اک لفظ عشق

از: اریج شاہ

https://primeurdunovels.com/

اک لفظ عشق
اریج شاہ
مکمل ناول
PRIME URDU NOVELS

وہ رو رہی تھی ہر رات کی طرح آج بھی رات کے تین بج رہے تھےوہ تہجد کی نماز پڑھتی تھی کیونکہ تہجد کی نماز پڑھنے والے کے سارے گناہ معاف کئے جاتے ہیں
ہو سکتا ہے اس کا گناہ بھی قابل معافی بن جائے اور اس کو بھی معافی مل جائے تین سال سے ہر رات اس نے اپنے رب کے سامنے رو رو کر اپنے لیے دعا مانگی
تھی
ہر رات وہ روتی تھی اپنے رب کے سامنے اپنی کی گئی ہے غلطی کی معافی مانگتی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے معاف کیا جا سکے لیکن اسے اپنے رب پر یقین تھا کہ وہ اسے اس کے اپنوں کے دل میں اس کے لئے تھوڑا سا رحم ڈال دے گا
شاید اتنا کہ وہ اسے دیکھ کر منہ نہ پھیرے
وہ اس شخص سے بے حد محبت کرتی تھی جس نے اسے زندگی کی ہر خوشی دی تھی وہ رات رات بھر جاکر کام کرتا تھا تاکہ اس کی ہر خواہش کو پورا کر سکے اس نے میڈیکل میں ایڈمیشن لینا تھا اس نے اپنی اوقات سے بڑھ کر اس کی خواہش کا احترام کیا

مگر اس نے اس شخص کو دھوکہ دیا

دھوکا

دھوکا ہی تو تھا غلطی جرم گناہ تین سال سے وہ ہمت جمع کر رہی تھی

کہ کیسے وہ شخص کا سامنا کرے گی کیا وہ اسی دیکھنا پسند کرے گا

اس سے ویسی ہی محبت کرے گا

کیا وہ اسے اپنے سینے سے لگائے گا جسے ہمیشہ لگاتا تھا

اے اللہ مجھے معاف کر دے مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے اے اللہ میں گناہ گار ہوں مجھے آپ کی ضرورت ہے اللہ مجھے میری اپنے چاہنے مجھے ہمت دے کہ میں اپنے آپنوں کا سامنا کر سکو وہ رو رہی تھی تین سال سے ہر رات دعا مانگ رہی تھی کیونکہ وہ بس اتنا ہی کر سکتی تھی

بیڈ کی سائیڈ خالی تھی اس کا دو ماہ کا بیٹاسعد اس کے ساتھ ہی سو رہا تھا مہراج جانتا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے اس وقت وہ ہمیشہ کی طرح باہر لان میں نماز پڑھ رہی ہو گی یہ کوئی نئ بات نہیں تھی وہ ہمیشہ سے تہجد کی نماز ضرور پڑھتی تھی کیونکہ

تہجد کی نمازا سے سکون دیتی تھی وہ جانتا تھا کہ اس گناہ میں اکیلی نہیں ہے وہ شریک ہے مگر پھر بھی ایسا احساس جرم کا اتنا شکار نہیں تھا کہ اپنے آپ کو اگنور کر دیں

وہ جانتا تھا کہ اس وقت اس کی جان سے پیاری بیوی نے رو رو کر اپنی آنکھوں کا حشر کر لیا ہو گا

وہ کبھی سمجھ نہیں پایا تھا

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

کہ وہ اس کو احساس جرم سے کیسے باہر نکالے

وہ ہر کوشش تو کر چکا تھا محبت غصہ ہر طریقہ جس سے وہ اسے سمجھا سکتا

لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا

اب بس وہ اپنا غم خود تک رکھتی یا صرف اللہ سے کہتی تھی

یہ اس کے بس میں تھا

وہ محبت کرتا تھا حد سے زیادہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا

شادی کے شروع شروع میں معافی بھی مانگ چکا تھا جسے اس نے یہ کہہ کر قبول کیا تھا کہ جتنی غلطی آپ کی تھی اتنی ہی غلطی میری بھی تھی

آیت کی بات سے مہراج کا احساس جرم تو کم ہو گیا تھا لیکن

آیت کا احساس جرم بڑتا جا رہا تھا

مہراج نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی کہ ہماری فیملی ہے ہمارا ایک بچہ ہے

جس کے بعد آیت نے مہراج سے اس موضوع پر بات کرنا چھوڑ دیا تھا

اب مہراج کو نیند نہیں آنی تھی اس لئے اس نے کمبل ایک طرف پھینکا اور باہر نکل گیا.

دعا مانگنے کے بعد اس نے جیسے ہی اپنی سائیڈ میں دیکھا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے دیکھتے ہی مسکرایا

اتنی لمبی دعا میں میں بھی شامل ہوں کہ نہیں نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے پوچھا

وہ مسکرا دی بھیگی آنکھوں سے

میرے سب عزیز شامل ہیں

ہاں سب عزیز جن میں میں سب سے آخر میں آتا ہو وہ کوئی شکوہ نہیں کر رہا تھا

کیونکہ وہ آیت کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا تھا

نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں آپ کیوں آئے میں بس آنے ہی والی تھی اس نے بات بدلی

کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا تم نہیں آئی تو میں نے سوچا میں بھی دیکھ لوں

چلیں اب سونے صبح مجھے بہت ضروری میٹنگ میں جانا ہے

اسے اپنے ساتھ لیے وہ کمرے میں آیا

وہ اکثر رات میں جاگ جاتا تھا اور اسے اندر نہ پاکر باہر آجاتا آیت جانتی تھی کہ وہ اس کی نماز تہجد سے باخبر ہے

آیت نے اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں

کچھ ہی دیر میں آیت بے خبر اس کی باہوں میں سو رہی تھی
لیکن وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی نہیں سویا آیت کی سرخ آنکھوں نے اسے بے چین کیا تھا

سلمان صاحب نے فیصلہ کر لیا تھا کہ سالار سے اس کی شادی کے بارے میں بات ضرور کریں گے
وہ 29 سال کا ہونے والا تھا وکالت کر چکا تھا
وکالت کرنے کے بعد بھی اس میں اپنا خاندانی بزنس ہی سنبھالا تھا
کیونکہ سلمان صاحب دل کے مریض تھے اور کروڑوں کی جائیداد ورکرز کے حوالے نہیں کر سکتے تھےاس لیے پڑھائی کے دوران ہی سالار کو بتا چکے تھے کہ
وہ چاہے کچھ بھی کرلے کرنا اس کو بزنس ہی ہو گا
اور شاید یہ پہلی بات تھی جو ان کے اکلوتے بیٹے نے مانی تھی
اب وہ چاہتے تھے سالار شادی کرلے اور اپنا گھر بسائے
لیکن کسی کی بات ماننا اس نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھاخاص طور پر مسٹر اور مسز سلمان کی
سالار کی سرگرمیاں کچھ اور ہی تھی اس کی اپنی زندگی کی ایک روٹین تھی
وہ شراب پیتا تھا سگریٹ پیتا تھا

اور کبھی کبھار جوا بھی کھیلتا تھا

یہ سب باتیں اس کے لئے کوئی بری عادت نہ تھی

وہ بے شک ایک بہت خوبصورت مرد تھا

وہ جہاں بھی جاتا لڑکیوں کی ایک لمبی لائن اس کے انتظار میں ملتی

لڑکیاں خود اس کا انتظار کرتی

وہ ان سب میں سے کسی ایک کا انتخاب کرتا

وہ خود سے کسی لڑکی کے پاس نہیں جاتا تھا

کیوں کہ اس کی کبھی ضرورت ہی پیش نہ آئی تھی

خوبصورت سے خوبصورت ترین لڑکی اس کے قدموں میں ڈھیر ہونے کو تیار رہتی

وہ ضدی تھا حد سے بڑھ کر ضدی

وہ جو چیز چاہتا اس کو حاصل کرنا اس کا مقصد بن جاتا

وہ جس چیز پہ ہاتھ رکھتا وہ اس کی ملکیت ہوتی

اس کی زندگی میں نہیں لفظ کا کبھی استعمال نہیں ہوا تھا

وہ بزنس نہیں کرتا اگر اس کا دوست احمد اسے نہیں کہتا

سالار کے بس کی بات ہی نہیں بزنس کرنا

سالار کے غصے اور ضد نے سلمان صاحب کے بزنس کو
پانچ سال میں دبئی اور کویت میں پھیلایا تھا اور اب ان کا بزنس ترکی میں بھی پھیل رہا تھا
سلمان صاحب کو اپنے اکلوتے بیٹے پر بہت فخر تھا

سیرت سے کہو چلے مجھے دیر ہو رہی ہے حاشر نے گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے کہا
جی آرہی ہے آج اس کا رزلٹ ہے نا اس لئے ڈری ہوئی ہے منت نے مسکراتے ہوئے کہا
ہاں میں جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ ڈری ہوئی ہو گی
اچھے نمبروں سے پاس ہو گئی تو کالج میں ایڈمشن آسانی سے مل جائے گا
حاشر نے سوچتے ہوئے بتایا لیکن وہ تو آگے میڈیکل میں ایڈمیشن
منت کی بات حاشر کے ہاتھ کے اشارے سے رک گئی
میں فیصلہ کر چکا ہوں
بہت اچھا کالج ہے اور اس میں صرف لڑکیاں پڑتی ہیں
آپ کو اپنی بہن پہ یقین کرنا چاہیے منت یہ نہیں کہنا چاہتی تھی
مگر پھر بھی خود کو روک نہیں پائیں
بھائی میں تیار ہوں چلیں سفید یونیفارم میں بڑی سی کالی چادر لیے وہ تیار کھڑی تھی

حاشر منت سے کچھ کہتے کہتے رک گیا

منت جانتی تھی کہ وہ کیا کہنے والا ہے اور دروازے سے باہر نکل گیا

بھابھی وش می

سیرت نے منت کو گلے لگاتے ہوئے کہا

تم بیکار میں ڈر رہی ہو گڑیا تمہارا رزلٹ بیسٹ ہو گا ان شاء اللہ

انشاءاللہ بس آپ کی دعائیں چاہیے بھابھی

اگر A+ رزلٹ آیا تو میڈیکل کالج میں ایڈمیشن مل جائے گا

سیرت کی بات سن کر منت کے مسکراتے لب بچ گئے

وہ اس وقت اسے یہ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ

جس میڈیکل میں ایڈمیشن لینے کے لئے اس نے دن رات ایک کر رہی ہے

حاشر ہونے ہی نہیں دے گا

چل یار ایسے ہی ڈرتی رہو گی تو ہمیں رزلٹ کا پتہ ہی نہیں چلے گا

شکر ہے کہ آج جونیئر کالج سے ہماری جان چھوٹ جائے گی

حنا نے سیرت کو گھسیٹنے کی ایک اور ناکام کوشش کی

بس یار پانچ منٹ میں چلتے ہیں آیت الکرسی دعائیں علم اور پتا نہیں کیا کیا

دن رات ایک کرنے کے بعد سیرت آج رزلٹ والے دن

آیتوں اور درودوں کا ورد کر رہی تھی

کیوں کہ اے پلس لانے اور میڈیکل کالج میں ایڈمیشن لینے کے لئے اب دعاکے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

اس لئے صبح نو بجے سے دوپہر 1 بجے تک وہ آیتیں پڑھنے میں مصروف تھی ہر کوئی اپنا اپنا رزلٹ دیکھ کر آیا تھا مگر حنا کو وہ ہلنے نہیں دے رہی تھی صبح سے وہ کلاس روم میں بیٹھی تھی حنا کو اپنے نمبروں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا نمبرز کم ہو یا زیادہ اس کو تو بس یہ کولج چھوڑنا تھا کیوں کے ایک ہی سفید یونیفارم اور صبح آٹھ بجے کے اسمبلی سے وہ تنگ آ چکی تھیبس اب میں جارہی ہوں حنا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

نہیں نہیں صرف 5 منٹ اور سیرت نے التجا کی

میڈم آپ کے پانچ منٹ ختم نہیں ہو رہے میں تمہارا رزلٹ نہیں دیکھوں گی بس اپنا دیکھ کے آ جاؤ گی اس سے پہلے کہ سیرت اس کی مزید منتیں کرتی وہ کلاس روم سے باہر نکل گئ اور نا چاہتے ہوئے بھی سیرت کو اس کے پیچھے آنا پڑا آفس کے باہر لگا گرین پورٹ سب کا حال سنا رہا تھاکوئی خوش تھا تو کوئی اداس کوئی پارٹی پلان کر رہا تھا کوئی آنسو بہا رہا تھا

لیکن سیرت کو سب کے چہرے روتے ہوئے ہی نظر آ رہے تھے حنا رزلٹ چیک کر رہی تھی جبکہ سیرت اس کا ہاتھ تھا میں آنکھیں بند کیے کھڑی تھی

حنا اس کے حال سے اچھی طرح سے واقف تھی یہ ہر سال ہوتا تھاوہ ہمیشہ فاسٹ آتی تھی مگر اس کا ڈر اسے ہمیشہ خوفزدہ رکھتا

پچھلے سال جب حنا نے اس کا رزلٹ چیک کر اس کو بتایا کہ وہ فرسٹ آئی ہے تو خوف کی وجہ سے سیرت کپکپانے لگی

جس کی وجہ سے حناکو خوشی منانے سے زیادہ اسے ہسپتال لے جانے کی فکر ہونے لگی

اب وہ یہ رسک نہیں لے سکتی تھی اس لئے اس نے آرام سے اس کے کان کے قریب جا کر کہا مبارک ہو فیوچر ڈاکٹر A+ فرسٹ پوزیشن

بے یقینی سے سیرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے

حنا نے اپنی جان سے پیاری سہیلی کو گلے لگایا

آیت کوئی بچہ ایسے گلا پھاڑ پھاڑ کے نہیں روتا

آج مہراج کو چھٹی تھی اس لئے وہ سعد کو سنبھال رہا تھا

بچے ایسے ہی روتے ہیں وہ بنا پلٹے بولی

آیت سین میں لگے پودوں کی جگہ تبدیل کر رہی تھی اسے سعد کو چپ کرواتے دیکھ کر ہنسنے لگی

آیت یار میں سوچ رہا ہوں کہ لوگ اپنے بچوں کو پہلے ہنسنا اور بولنا سکھاتے ہیں لیکن ہمیں اس سے پہلے رونا سکھانا ہو گا

بہت خراب روتا ہے پورا منہ کھول کر

مہراج جانے کب سے اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ روتا ہی جا رہا تھا

غلطی بھی اس کی اپنی تھی

آیت4 5 ماہ سے کہہ رہی تھی کہ پودوں کی صفائی کرنی ہے مگر وقت نہیں ملتا

جس پر مہراج نے کہہ دیا آیت سارا دن کرتی کیا ہو

آیت نے کہا میں آپکا بچہ سنبھالتی ہوں

یہ کوئی کام سے کام ہے اتنا آسان کام ہے مہراج کا انداز دیکھ کر وہ اسے گھورنے لگی

اور دوسری غلطی یہ کہ مہراج کو یاد نہیں رہا کہ کل اتوار ہے

پھر کیا مہراج دنیا کا آسان ترین کام یعنی بچہ سنبھالنا کر رہا تھا

اور آیت پودوں کی صفائی کر رہی تھی

یہ نہیں تھا کہ مہراج کو اسے سمبھالنا نہیں آتا وہ آ کر اکثر اسے سنبھالتا تھا

اس سے پیار کرنا اسے فیٹ کرواتے وقت فیڈر کی بوتل تک تھا میں رکھتا تھا

مگر وہ اس کے دن کی روٹین سے ٹھیک سے واقف نہ تھا

اب وہ کچن میں اس کا دودھ بنا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسے سنبھالنے کی کوشش بھی کر رہا تھا

یا رآیت یہ بالکل تم پہ گیا ہے اس بات سے آیت کو جھٹکا لگا

کیونکہ یہ بات آج دو ماہ میں پہلی بار کہی گئی تھی

آج تک تو یہ آپ پر تھا اس کا ناک آنکھیں کان

ہونٹ سب آپ کے تھے تو آج یہ اچانک مجھ پہ کیسے چلا گیا

ہاں حسین شکل تو مجھ پہ ہے میں تو روتی شکل کی بات کر رہا ہوں

کیا کہا میں ہر وقت روتی شکل بنا کے گھومتی ہوں وہ ایک جھٹکے سے مری

نہیں نہیں میں اور آپ کو روتی شکل نہ نہ میں ایسا کر سکتا ہوں کیا

ڈرنے کی بھرپور ایکٹنگ کی جسے دیکھ کر وہ ہمیشہ کی طرح ہنسی تھی

اور یہی ہنسی تو مہراج کی جنت تھی

وہ رات ڈھائی بجے آیا اور صوفی پہ باپ کو دیکھ کر رک گیا

ڈیڈ آپ ٹھیک ہیں ابھی تک سوئے نہیں سالار نے پوچھا

میں نے آفس میں پیغام پہنچایا تھا کہ تم شام کو گھر جلدی انا لگتا ہے تمہیں ملا نہیں

سلمان صاحب نے اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا

نہیں مجھے میسج ملا تھا لیکن میں بزی تھا سالار نے انھی کے انداز میں جواب دیا

بیٹھوں یہاں مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے انھوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

جی کہیں سن رہا ہوں سالار نے ٹانگ پہ ٹانگ جماتے ہوئے کہا

میں نے تمہاری شادی کا فیصلہ کر لیا ہے انہوں نے بات کا آغاز کیا

یہ فیصلہ میں خود کر لوں گا ڈیڈ آپ کو ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں

جب مجھے کوئی لڑکی شادی کے لائق لگے گی تو کر لوں گا اس نے اٹھتے ہوئے کہا

اور کوئی بات ہے یا بس یہی کہنے کے لئے میرا انتظار کر رہے تھے

سالار میں سیریس ہو انہوں نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا

میں تمہاری شادی کرنا چاہتا ہوں اپنے پوتے پوتیوں کو دیکھنا چاہتا ہوں

سالارمیرے مرنے سے پہلے میری یہ خواہش پوری کر دو

آپ کو میری شکل سے لگ رہا ہے کہ میں مذاق کر رہا ہوں اینڈ پلیز مرنے سے پہلے والا

ڈرامہ بند کر دیں

مجھ پہ یہ اموشنل ڈرامے نہیں چلتے میں کوئی شوٹ فلم کا تھرڈ کلاس ایکٹر نہیں

اور ایک اور بات ایک دو بجے تک میرا ویٹ نہ کیا کریں میرا فون ہر وقت ان ہوتا ہے

آپ یہ بات فون پر بھی کرسکتے ہیں وہاں بھی میرا یہی جواب ہو گا گڈنائٹ

وہ یہ کہتے ہوئے سیڑھیاں پھلانگ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

اور سلمان صاحب اسے دیکھتے رہ گئے

اپنے بیٹے کی بدتمیزی اور تلخ لہجہ برداشت کرتے انہیں کہیں سال گزر چکے تھے

یہ اندازہ کرنا ان کے لیے مشکل نہ تھا

انہوں نے ہمیشہ اسے اگنور کیا اس کے ساتھ باپ جیسا رویہ نہ رکھ سکے

اس کے ساتھ وقت نہیں گزار سکیں جس سے سالار ان سے دور ہوتا چلا گیا

وہ یہ بات محسوس نہ کر سکے مگر اس بات کا احساس ہونے تب ہوا جب

سالار نے انہیں اگنور کرنا سیکھ لیا

وہ تو بہت خوش تھی کہ اس کی محنت رنگ لائی اور اب اپنی خواہش پوری کرے گی

مگر یہاں سب کچھ الٹا ہی ہو گیا دو گھنٹے سے مسلسل بھائی کے کمرے سے لڑائی کی آوازیں آ رہی تھی وہ اپنے بھائی سے ڈرتے ہوئے اپنے کمرے کی الماری کے پیچھے بنی ہوئی تھوڑی سی جگہ پر بیٹھی تھی

جیسے اس کا بھائی اسے ڈھونڈ رہا ہوں

کیوں کر رہے ہیں آپ اس کے ساتھ یہ سب کچھ آپ کی بہن ہے وہ اس پر یقین کرنا چاہیے آپ کو

اور آپ کی اس کو اس طرح سے ٹریٹ کررہے ہیں تو وہ دنیا کو کیسے فیس کرے گی

سب سے ڈری ڈری رہتی ہے ملتی نہیں کسی سے بات نہیں کرتی کسی سے ہمیشہ اپنے کمرے میں بند رہتی ہے

وہ اس کی بھابھی تھی جو اس کے لئے ماؤں کی طرح لڑ رہی تھی

اور دوسری طرف اس کا اپنا سگا بھائی جس کو باپ جگہ کھڑا ہونا چاہیے

لیکن وہ تو بھائی کی جگہ بھی کھڑا ہونے کو تیار نہ تھا

آوازیں مسلسل آتی رہی اور نہ جانے وہ کب سوگی

صبح اس کی آنکھ فجر کی اذانوں کے ساتھ کھلی

اور وہ یہ قبول کرچکی تھی کہ اب وہ کبھی ڈاکٹر نہیں بن سکتی

صبح ناشتے کے میز پر سوجی آنکھیں لیے وہ بیٹھی رہی اور حاشر اسے مسلسل دیکھتا رہا وہ جانتا تھا کہ

وہ میڈیکل میں اپنے بھائی کی خواہش کے لیے دن رات ایک کر رہی ہے مگر اب وہی بھائی اس کی رہ کی سب سے بڑی رکاوٹ تھا

میں میڈیکل کالج میں تمہارا ایڈمیشن کروا دوں گا مگر میری ایک شرط ہے اس کا لہجہ نرم تھا

مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے بھائی جو آپ کہیں میں کرونگی

اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا لیکن وہ جلدی بولی

ٹھیک ہے پھر کچھ دن بعد انکل طارق تمہیں حارث کے نام کی انگوٹھی پہنا کر جائیں گے اور دو ماہ بعد تمہارا نکاح ہو گا اور شادی میڈیکل کے بعد

حاشر نے پرسکون انداز میں کہا

جبکہ منت اور سیرت اس کا منہ دیکھتی رہ گئی

وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ فلم وہ کتنی سو بار دیکھ چکا ہے

مگر پھر بھی اسے ہر سنڈے یہی فلم دیکھنے کو ملتی تھی کیونکہ یہ آیت کی فلم پسند تھی

یہ بات الگ تھی کے مہراج کو اس فلم میں کوئی دلچسپی نہ تھی

مہراج نے تین سالوں میں جب بھی کوئی فلم دیکھنے کے بارے میں سوچا آیت نے ٹائٹینک ہی دیکھی

مہراج کو یہ فلم رٹ چکی تھی مگر آیت ہر بار ایسے دیکھتی جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو

ہر بار وہ اس پر ایسے تبصرہ کرتی جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو

جیسے لڑکی اچھی ایکٹر ہے سین بہت اچھے ہیں

اینڈنگ سیڈ کیوں ہے

اور خاص کر کے ہیرو کتنا ہینڈسم ہے

باقی سب تو ٹھیک لیکن آیت کا ہیرو کو ہینڈسم کہنا مہراج کو پسند نہیں تھا

ہیرو کو تو کیا مہراج کو اس کے منہ سے کسی بھی مرد کی تعریف اچھی نہیں لگتی تھی

آیت اور مہراج جب بھی یہ فلم ساتھ میں دیکھتے تو فلم کے بولڈ سین آیت آگے کر دیتی

کیونکہ ٹی وی ریموٹ پہ اس کی حکومت شادی کے پہلے دن سے تھی

ایک ہی تو سین ہے کام کا اس کو بھی آگے کر دیا مہراج نے کہا

ایک ہی پل میں آیت کے گال سرخ ہوئے

گندے آدمی آیت چیخ نے کر کہا

ایک زور دار قہقہہ لگا کر مہراج نے اس ایت کو اپنی طرف کھینچا

آیت جو اس کے قریب

بیٹھی تھی اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنی

میری جان اسے گندی نہیں رومینٹک باتیں کہتے ہیں وہ مہراج سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی

تین سال میں ایک بچے کی پیدائش کے بعد بھی آیت میراج سے روز اول کی طرح شرماتی تھی

اور شاید یہ بھی ایک وجہ تھی

جو ہر دن کے ساتھ مہراج کی آیت سے محبت بڑھتی جا رہی تھی

وہ نہا کر نکلا تھا انہیں اپنے کمرے میں دیکھ کر چلا اٹھا

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں آنے کی کس کی اجازت سے آپ یہاں آئیں

کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے نہ آیا کریں لیکن آپ کو شاید میری بات سمجھ نہیں آتی وہ بدتمیزی کی انتہا کر گیا تھا

مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی بیٹا

خبردار جو مجھے بیٹا کہہ کے پکارا یا کبھی مخاطب کرنے کی کوشش بھی کی

بیٹا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی سالار نے غصے میں ان کی بات کاٹی

بیٹا نہیں ہوں میں آپ کا سمجھیں آپ اب میری شکل دیکھنا بند کریں اور نکلیں میرے کمرے سے سالار کا بس نہیں چل رہا تھا کہ انھیں دھکے مار کر اپنے کمرے سے باہر نکالے سالار کی بدتمیزی سے ان کی آنکھیں بھر آئیں اور وہ روتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئی اپنے کمرے میں آتے ہوئے انھوں نے آنکھیں صاف کیں کیونکہ وہ سلمان صاحب کو ان کے بیٹے کی بدتمیزی کے بارے میں نہیں بتانا چاہتی تھی

لیکن پھر بھی ان کی آنکھیں سب بیان کر گئی

کیا ہوا اس نے کمرے سے نکال دیا

میں اس کو آپ کے طبیعت کی خرابی کے بارے میں بتانا چاہتی تھی لیکن اس نے مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دیا

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اسے میری طبیعت کے بارے میں کچھ بھی بتانے کی سلمان صاحب نے کہا

آخر سمجھتے کیوں نہیں سلمان آپ کی طبیعت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ آپ کو لندن جاکر علاج کروانا ہو گا اور آپ کا بیٹا کیا اس کو آپ کی حالت نظر نہیں آ رہی اب وہ شکوہ کر رہی تھی

آتی ہے نظر مگر وہ سا لا رہے نظر انداز کرنے میں ماہر ہے وہ مسکراتے ہوئے بولے جیسے ان کا بیٹا بہت فخریہ کام کر رہا ہو

لیکن سلمان وہ غلط کر رہا ہے اب وہ رونے لگی

اور جو ہم نے کیا وہ صحیح تھا وہ سمجھانے والے انداز میں بولے

لیکن وہ کچھ نہیں سمجھنا چاہتی تھی وہ بس اپنے شوہر کی زندگی چاہتی تھی اور اس کے لیے پھر اپنی بے عزتی کروانے کو بھی وہ تیار تھی

وہ حسین لگ رہی تھی گلابی رنگ کی فینسی فراک میں گلابی چوڑیوں سے سجی کلائیاں آنکھوں میں لگا کاجل چہرے پر پھیلی سرخی مہندی سے بھرپور ہاتھ اورہاتھ کی تیسری انگلی میں حارث کے نام کی انگوٹھی وہ بلاشبہ بے حد حسین تھی

وہ خوش تھی کیونکہ اس کا بھائی خوش تھا خوش تھا یا شاید خوشی سے پاگل ہو رہا تھا آج صرف اس کی منگنی تھی لیکن تیاری اس طرح سے کی گئی تھی کہ جیسے یہاں پہ کوئی شادی ہو

طارق انکل نے صاف صاف کہ دیا ہو وہ جتنا چاہے پڑھ سکتی ہے دو ماہ بعد اسکا نکاح تھا اور پھر دو سال بعد شادی طارق انکل نے کہا تھا کہ وہ لندن میں اس کا ایڈمیشن کروائیں گے

وہاں وہ اپنی میڈیکل کمپلیٹ کر سکتی ہے اس کے بھائی نے اس کے لیے بالکل صحیح فیصلہ کیا تھا

منگنی سے پہلے حاشر نے اس سے بہت بار پوچھا دیکھو گڑیا اگر تمیں کوئی پسند ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو میں تمہاری شادی وہی کروں گا جہاں تم کہو گی لیکن اس نے ہر بار یہی کہا کہ وہ حاشر کے فیصلے سے بہت خوش ہے اسے کوئی پسند نہ تھا اور اگر کوئی ہوتا تو شاید وہ آج حاشر کی خوشی کے آگے اسے چھوڑ دیتی اج سارا دن حاشر کے چہرے پر مسکراہٹ ایک سیکنڈ کے لئے بھی غائب نہ ہوئی

تم نے مہندی نہیں لگائی سب مہمانوں کے جانے کے بعد منت سے پوچھا آپ نے دیکھا ہی نہیں یہ دیکھیں منت نے دونوں ہاتھ حاشر کے آگے پھیلائے جو حاشر نے تھام لئے ہاں مہندی تو لگائی لیکن میرا نام تو کہیں نہیں ہے ہتھیلی کے بیچ میں صاف نظر آتے ہوئے اپنے نام کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ شرارت سے بولا

ارے یہ دیکھیں نہ اگر ہاتھ حاشر کے ہاتھ میں نہ ہوتے تو وہ شاید انگلی کی مدد سے بھی بتاتی کہاں مجھے نظر نہیں آرہا بتاؤ نہ منت کا سارا دھیان اپنے ہاتھوں پر تھا اس لیے اس کی شرارت دیکھ نہی پائی

ہاتھ چھوڑیں میں دکھاتی ہوں وہ ہاتھ دیکھتے ہوئے بولی کیونکہ اس کے ہاتھوں پر حاشر کی گرفت سخت ہو رہی تھی

نہ ہاتھ تو نہیں چھوٹے گے آج حاشر نے اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا منت کو جسے اس کا پرانا حاشر مل گیا جس کے سینے پر اس نے اپنا سر رکھ دیا

نئی جگہ نیا کالج نیے لوگ اور یہاں اس کی جان سے پیاری سہیلی ہیں حنا بھی نہیں تھی اور یہاں لڑکے بھی تھے

ابھی تک کسی نے بھی اس سے بات نہیں کی تھی اور کسی لڑکے سے تو اس کو بات کرنی بھی نہیں تھی کیونکہ یہ حاشر کا آرڈر تھا اور اس کا آرڈر فالو نہ کرکے وہ اس کے موڈ کا رسک نہیں لے سکتی تھی اپنا آپ بڑی سی چادر میں ڈھکے ہوئے وہ کلاس روم میں آئی

چادر کی وجہ سے اس کے کپڑے نظر نہیں آ رہے تھے کیونکہ چادر ضرورت سے زیادہ بڑی تھی جو کہ وہ اکثر گھر سے باہر نکلتے ہوئے لیتی تھی

جی بیٹا آپ کو کس سے ملنا ہے شاید وہ ٹیچر تھے جو کے سامنے کھڑی 13 14 سالہ لڑکی کو دیکھ کر بولے شاید انہیں لگا کہ وہ کسی اسٹوڈنٹ سے ملنے آئی ہے

سر میں سیرت قریشی ہوں نیو اسٹوڈنٹ میرا ایڈمیشن ہوا ہے وہ بہت دھیمی آواز میں بولی سر کو لگا شاید انہیں سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے

سر سے پاؤں تک کالی چادر ڈھکی اس خوبصورت لڑکی کو دیکھنے لگے

کیا آپ تھرڈ ایئر کی اسٹوڈنٹ ہیں سر نے غور سے اسے دیکھا اوپری ہونٹ پر نقطہ نما تل چھوٹی سی ناک خوبصورت آواز گال پر پڑھتے ڈمپل اور بہت چھوٹی سی تھی دیکھنے میں

آپ کی عمر کیا ہے بیٹا یہ سوال آج تک انہوں نے اپنے کسی اسٹوڈنٹ سے نہیں پوچھا تھا

سر دو ماہ بعد 18 سال کی ہو جاؤں گی وہ بہت معصومیت سے بولی آواز بے حد ب کم تھی

بیٹا آپ اپنے دوستوں کو اپنا تعارف کروائیں سر نے پوری کلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

وہ کلاس کے بیچ میں کھڑی ہوتے ہوئے بولی میرا نام سیرت قریشی ہے آواز بہت کم تھی پریٹی گل اگر آپ کی اتج کے ساتھ آپ کی آواز کافی میچ کرتی ہے پوری کلاس ہنسنے لگی

میم اونچا بولیں آواز یہاں تک نہیں آ رہی فرنٹ لائن میں بیٹھا ہوا لڑکا جلدی سے بولا

ایسا لگتا ہے جیسے ایٹ کلاس کی اسٹوڈنٹ ہے اس بار کوئی لڑکی بولی اور سب ہنسنے لگے

نہیں سر میں سر تھرڈ ایئر کی اسٹوڈنٹ ہوں وہ اپنا یقین دلانے کے لیے سر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

جیسے اسے ابھی تھرڈ ایئر سے نکال کر ایٹ کلاس میں چھوڑ کے آ جائیں گے اور اس کی معصومیت پر ساری کلاس قہقہے لگا کر ہنسنے لگے یہ سب ہنسی مذاق صرف عارف صاحب کی کلاس میں ہی چلتا تھا کیونکہ وہ حسب سٹوڈنٹ کے ساتھ کافی فرینڈلی تھے لیکن وہ سمجھ چکے تھے کہ سب ہنسی مذاق سیرت کو اچھا نہیں لگا اس لئے ان کی روب دار آواز نے ساری کلاس کو خاموش کر دیا

سب لوگ بہت برے ہیں کہتے ہیں کہ میں اتنی چھوٹی سی ہوں اور میری آواز بھی چھوٹے بچوں جیسی ہے

سب کہتے ہیں تم تھرڈ ایئر کی نہیں بلکہ ایٹ کلاس کی

اسٹوڈنٹ ہوں

سر کے جانے کے بعد بھی سب نے میرا بہت مذاق اڑایا سر نے سب کو چپ کرا دیا

وہ جب سے آئی تھی روئے جا رہی تھی اور منت کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کی باتوں پر پریشان ہو یا ہنسے

کوئی بات نہیں شروع شروع میں سب ایسے ہی کرتے ہیں سب تمہارے دوست بن جائیں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

مجھے نہیں چاہیے وہ سارے دوست میری ایک ہی دوست کافی ہے وہ منہ بسور کر بولی

حنا میری بیسٹ فرینڈ ہے وہ کبھی میرا مذاق نہیں اڑاتی آج اسے حنا کی شدت سے یاد آئی

ہاں میری جان اس کے مارکس اتنے اچھے نہیں ہیں کہ میڈیکل کالج میں ایڈمیشن مل سکے وہ افسوس سے بولی

اس کو کونسا میڈیکل میں آنا تھا اس کو سفید یونیفارم سے جان چھڑانی تھی کیا ہو جاتا اگر وہ تھوڑا اور پڑھ لیتی تھوڑی اور محنت کر لیتی تو ہم دونوں ساتھ میڈیکل میں آتی کوئی مجھے کچھ کہتا تو وہ تو وہ اس کا منہ توڑ دیتی

لیکن اسے تو کوئی فرق نہیں پڑتا پاس یا فیل ہونے سے مارکس کم ہو یا زیادہ ہو سے تو سفید یونیفارم سے جان چھڑانی تھی

اب اسے رونے کا ایک اور بہانہ مل گیا جس پر منت سر پکڑ کر بیٹھ گئی

اب حنا کو کیا پتا تھا کہ زندگی کے دوسرے موڑ پر ہی اسے اپنی بیسٹ فرینڈ کی ضرورت پڑے گی

ورنہ وہ اب تھوڑی محنت اور کرتی اپنی معصوم دوست کے لئے

گڑیا تم میرا سر کھانا بند کرو اور جاکر اپنی دوست کو فون کرو اور اسے سب کچھ بتا دو منت کو اپنی جان چھڑانے کے لئے یہی ایک راستہ نظر آیا

اب وہ حنا کو فون کر کے آج دن کی ساری باتیں بتا چکی تھی کیا

ان کی ہمت کیسے ہوئی میری سہیلی کا مذاق اڑانے کی حنا کا دوستی والا خون ایک پل میں جوش مارنے لگا برے ائے میری سہیلی کا مذاق اڑانے والے ایک ایک کو دیکھ لوں گی

تم فکر مت کرو سب کو نانی نا یاد دلا دی تو میرا نام حنا نہیں حناغصے سے نیلی پیلی ہو کر بولی

بس پھر کیا تھا سیرت خوش ہو گی یہی تو وہ چاہتی تھی کہ نہ حنا اس کے دکھ میں شامل ہو اپنی غمگین کہانی حنا کو سنا کر سیرت پر سکون ہو گئی

سالار مجھے چاچو کی طبیعت کافی خراب لگتی ہے مہراج نے کہا

ہاں تو انہیں ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے نہ لیکن انہیں تو ڈرامے کرنے کی عادت ہے سالار نے لاپروائی سے کہا

سالار تجھے ذرا سا احساس نہیں ہے وہ تیرے بابا ہیں مہراج کو دکھ ہوا

اگر انہوں نے کبھی میرا احساس کیا ہوتا تو آج میں بھی ان کا احساس ضرور کرتا لیکن اب نہیں اندازمیں اب بھی لا پروائی تھی

سالار خوش قسمت ہے کہ والدین حیات ہیں لیکن تو ہے کہ اس نے بات ادھوری چھوڑ دی کیونکہ وہ اپنی مثال نہیں دینا چاہتا تھا

والدین نہیں صرف والد صاحب اگر یہی ڈرامہ جاری رہا تو وہ بھی وہ بات کرتے کرتے رک گیا شاید اسے اپنی بات کی گہرائی کا اندازہ ہو گیا تھا

سالار اگر انھیں کچھ ہو گیا تو کیا تجھے دکھ نہیں ہو گا مہراج کبھی ایسا سوال نہیں کرتا تھا جو اس کی تکلیف کا باعث بنے مگر وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ وہ اپنے بابا کا احساس کرے

کچھ ہو گیا اگر تو وہ اتنا ہی بولا

پھر سوچنے لگا تو کیا میری ماں بھی تو مر گئی تھی مجھے تو کچھ نہیں ہوا تو باپ کے مرنے سے کیا ہو جائے گا

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا پھر سگریٹ جلالی مہراج کچھ نہیں بولا کیونکہ اسے برا لگا

ہاں اگر تجھے کچھ ہو گیا تو وہ کتنی ہی دیر اس کی آنکھوں میں سنجیدگی سے دیکھتا رہا پھر بولا تو میں مر جاؤں گا سالار دل پر ہاتھ رکھ کے بولا مہراج نے مسکراتے ہوئے اسے گلے لگایا

ایک ہی تو دوست تھا اس کا وہ بچپن سے اچھے برے سب کام مل کر کرتے تھے اس کی اور مہراج کے بچپن سے ایک ہی روٹین تھی

لیکن اب مہراج بدل چکا تھا مہراج کو آیت سے محبت ہو گئی آیت ایک سیدھی سادی مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھنے والی لڑکی تھی آیت کو سالار کی بری عادتوں کی وجہ سے اس سے چڑ تھی

لیکن آیت کو پھر بھی سہنا پڑتا کیونکہ وہ صرف مہراج کا دوست نہیں بلکہ اس کا چچازاد بھائی بھی تھا وہ مہراج کو سالار سے کم ملنے دیتی تھی کیونکہ آیت کو ڈر تھا کہ کہیں مہراج پھر سے شراب نوشی نا شروع کر دے

شروع شروع میں سالار کو بہت برا لگا سالار کو اس دنیا میں اپنے دوست سے عزیز کچھ نہ تھا لیکن پھر وہ سمجھ گیا کہ وہ آیت سے بہت محبت کرتا ہے اور اس کے بغیر رہنا مہراج کے لئے ممکن نہ تھا

اس لئے وہ بھی اب اس سے کم ہی ملتا تھا

لیکن جب بھی ملتا آیت کو اس کی خبر ضرور دیتا کیونکہ اس کو آیت کو چڑانے میں بہت مزا آتا تھا اور آیت ہمیشہ کہتی کے سالار مہراج کا دوست نہیں بلکہ اس کی سوتن ہے جو اس کے شوہر کے ساتھ الفی کی طرح چپکی ہوئی ہے

لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ سالار کے لئے بھی بہت عزیز تھی جس نے اس کے دوست کی ساری زندگی ہی بدل دی

آج آیت بہت خوبصورت لگ رہی تھی کھلے بال آنکھوں میں گہرا کاجل لگائے اور آنکھوں کا کاجل ہی تو مہراج کی کمزوری تھا

جو اس کی خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کر دیتا اور مہراج کو بے خود کرتی اور اوپر سے سرخ رنگ کا سوٹ

سرخ رنگ مہراج کا فیورٹ کلر تھا

اور یہ کلر اسے تب اچھا لگا تھا جب اس نے پہلی بار آیت کو اس کلر نے دیکھا تھا

آپ کہاں سے آ رہے ہیں اس وقت . دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے پوچھ رہی تھی

وہ آج اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ مہراج ا آج اسے کبھی نہ بتاتا کہ وہ اس وقت کہاں سے آرہا ہے لیکن مہراج کو لگا کہ شاید وہ جانتی ہے کہ وہ اس وقت کہاں سے آرہا ہے

یاروہ میں راستے سے جا رہا تھا کہ اچانک آپ مہراج کو کوئی بات نہیں سوج رہی تھی

کہ آپ کو اچانک سالار بھائی نظر آئے جو آپ کو زبردستی اپنے آفس میں لے گئے وغیرہ وغیرہ بنائے بہانے

ایک تو وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے یہاں سے یہ انداز مہراج کو خود پر کنٹرول کرنا مشکل لگا

اب چپ چاپ کیوں کھڑے ہیں وہ اسے بڑی بڑی آنکھوں سے ڈرانے کی کوشش کرنے لگی

میں سوچ رہا ہوں تمہیں کیسے پتہ چلا وہ حیران ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا

مجھے کیسے پتا چلا آپ کے عزیزو جان دوست نے خود فون کرکے مجھے بتایا کہ آپ کے سپیشل سگریٹ اس کے آفس میں رہ گئے ہیں اب وہ غصے میں اس کو بتانے لگی

اس کا مطلب تھا کہ آگ خود سالار نے لگائی ہے خیر اس کو تو وہ صبح دیکھ لے گا لیکن اس وقت اسے اپنی جان سے پیاری بیوی کو منانا زیادہ ضروری تھا

یار وہ اتنا برا نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھتی ہو وہ ہمیشہ کی طرح اس کی طرف سے صفائی دیتے ہوئے بولا

اگر اتنا ہی اچھا ہے تو اس کے پاس جا کر رہیں گھر کیوں آتے ہیں وہ غصے سے بولی

سوری میری جان آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا اس نے ہر بار کی طرح پہلے معافی مانگی اور آج تو معافی مانگنا ضروری بھی بہت تھا

کوئی سوری نہیں وہ غصے میں بولتی ہوئی کمرے میں آگئی

ایک میں ہوں جو آپ کا سارا دن انتظار کرتی ہو آپ کا گھر سنبھالتی ہوں آپ کا بیٹا سنبھالتی ہوں اس خیال سے کیا آپ سارا دن کام کر کے تھک گئے ہوں گے آپ کے لئے تیار ہو کے بیٹھتی ہوں اور آپ کو اپنے آوارہ دوستوں سے فرصت ہی نہیں ملتی وہ بیڈ کے بیچوں بیچ کشن کی مدد سے آل اوسی(L O C) لائن بنانے لگی جس کا مطلب سمجھتے ہی مہراج کو تو جیسے کرنٹ لگا

وہ میرا دوست ہے کوئی تمہاری سوتن نہیں کہ اس کے پاس جانے کے بعد میں تمہارے پاس نہیں آ سکتا

وہ میری سوتن ہے جو ہر وقت الفی کی طرح آپ کے ساتھ چپکا رہتا ہے غصے سے کہا اور اس کے اس معصومیت پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا

اوراب آپ بیڈ کی اس سائیڈ پر تین دن تک نہیں آہیں گے اگر غلطی سے بھی آپ کا ہاتھ اس طرف آیا تو تین دن چار دن میں بدل جائیں گے وہ وارن کر رہی تھی

لیکن یار تین دن بہت زیادہ ہیں اس نے صلح کا جھنڈا لہرایا

تو ٹھیک ہے پھر چار دن وہ احسان جتانے والے انداز میں بولی

آیت دماغ خراب ہو گیا کیا بول رہی ہو

ٹھیک ہے پانچ دن اب آیت کو اس کو چڑانے میں مزا آنے لگا

یار آیت مجھ پر رحم کرو وہ مینت والے انداز میں بولا

چھ دن آیت نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے کہا

لیکن اس سے پہلے مہراج کچھ بولتا چھ دن سات دن میں بدل گے اس نے خاموشی سے اپنا سر سرہانے پر گرا دیا سات دن سوچ کر رہ گیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری سہیلی کو تنگ کرنے کی اس نے لڑکے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

لیکن لڑکے کا دھیان اس کی باتوں پر نہیں بلکہ اس کے چہرے پر تھا جسے دیکھ کر وہ مسلسل ڈیٹھوں کی طرح مسکرائے جا رہا تھا

وہ مذاق اڑانے والے اسٹوڈنٹس کی تو وہ اچھی خاصی کر چکی تھی ویسے تو ارم کافی تیز لڑکی تھی لیکن حنا نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا

سیرت برے ناز والے انداز میں مسکرائے جا رہی تھی کہ جیسے بتا رہی ہو کہ میرا فرینڈ بیگراونڈ بہت مضبوط ہے

سب نے اسے سوری بول دیا کیوں کہ سب کو ہی حنا سے جان چھڑانی تھی حنا کے جاتے ہی زاویار جیسے کسی حصار سے باہر نکلا یہ آپ کی کیا لگتی ہے پریٹی گرل پوچھے بغیر نہ رہ سکا

وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے کمال کی ہے نہ اس نے بڑے ناز سے کہا

جی ہاں محترمہ ہیں تو کمال کی زاویار بولا ویسے سوری میں مزاق کر رہا تھا لیکن آپ نے سیریس لے لیا زاویار نے کبھی کسی کو سوری نہیں بولا تھا لیکن آج اس نے یہ لفظ استعمال کیا صرف اس لڑکی کے لئے جو جانے کیا کیا بول کے گئی اور وہ صرف اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہ گیا

کوئی بات نہیں وہ کیا ہے کہ پہلے کبھی کسی نے میرے ساتھ ایسا مذاق نہیں کیا اس نے اس کی معذرت کو قبول کر لیا

تو پھر ہم آج سے فرینڈز زاویار نے کہا تو وہ سوچنے لگی دوستی کرنے کی اجازت اسے تھی نہیں اور وہ بھی خاص کر کے کسی لڑکے سے ایم سوری میں دوست نہیں بناتی

میرے لئے میری دوست کافی اس نے حنا کے بارے میں بتایا

اور زاویار کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ اسے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ حنا کے بارے میں جاننا چاہتا ہے

زاویار نے کبھی کوئی گرل فرینڈ نہیں بنائی تھی کیونکہ وہ اپنے جذبات اپنی لائف پارٹنر کے لئے رکھنا چاہتا تھا اور آج جیسے اسے وہ لڑکی مل گئی جس کے بارے میں جاننے کے لیے اس کے پاس سیرت کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا

کھولو پلیز دروازہ کھولو

وہ تین دن سے اس کمرے میں بند تھی

تمہیں اللہ کا واسطہ پلیز مجھے باہر نکالو یہاں سے تین دن سے وہ یہ دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی لیکن باہر کے لوگ بہرے تھے یا شاید بے حس کمرے کا دروازہ کھلتا اور ایک آدمی اندر آتا کھانا رکھتا اور چلا جاتا وہ اس کے سامنے گر گراتی روتی لیکن شاید وہ انسان نہیں بلکہ کوئی پتھر تھا یا شائد کوئی ربورٹ جو اپنا کام چپ چاپ کرکے واپس چلا جاتا ہے

پھر ایک اورعورت اس کے سامنے روتے گڑگڑاتے منتیں کرتی

تمہیں اللہ کا واسطہ بی بی کھانا کھا لو ورنہ شاہ سائیں ہمیں مار دیں گے

وہ عورت کی باتوں پر دھیان نہیں دیتی پھر اسے احساس ہوا کہ شاید وہ عورت بھی مجبور ہے اس نے اس عورت کے ہاتھ تھامیں پلیز مجھے یہاں سے نکالو تم جو کہو گی میں وہ کروں گی بس مجھے یہاں سے باہر نکالو مجھے اس کمرے سے باہر نکالو وہ اس عورت کے ہاتھ تھام کے منتیں کرنے لگی

نہیں بی بی جی میں آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتی بس کھانا لے کے آ سکتی ہوں مجھے تو بات کرنے کی اجازت نہیں میرا ایک ہی بچہ ہے اگر میں نے آپ کی مدد کی تو شاہ سائیں میرے بیٹے کو مار دیں گے وہ عورت بری طرح سے رونے لگی

لیکن میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارے شاہ سائیں کا کیوں مجھے یہاں قید کر رکھا ہے

وہ ایسے جرم کی سزا کاٹ رہی تھی جس کے بارے میں وہ جانتی تک نہیں تھی

کیوں لایا ہے وہ مجھے یہاں کیا چاہتا ہے وہ مجھ سے یہ کون سی جگہ ہے میں کہاں ہوں منتیں کر کر کے وہ روز کی طرح آج بھی چلی گئی اور آج بھی اس نے اسے کچھ نہیں بتایا

یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا ایسا لگتا تھا جیسے یہ کوئی محل ہے جس کے اندر یہ ایک کمرہ ہے اس کمرے میں ضرورت کی ہر شے موجود تھی تین دن پہلے جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو اس کمرے میں ہی پایا

تین وقت کا کھانا دیا جاتا ڈیزائنر کپڑے جوتے ہر چیز جو ایک عورت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس نے ان چیزوں کو دیکھا تک نہ تھا تین دن سے وہی نکاح والا جوڑا پہنا ہوا تھا جو ایک ہفتہ پہلے بہت پسند سے بازار سے لے کے آئی تھی

وہ دن رات اس کمرے کا دروازہ بجاتی رہتی لیکن باہر سے کسی کی آواز نہ آتی پھر اس سے اندازہ ہو گیا کہ یہاں صرف شاہ سائیں کے غلام رہتے ہیں جو کسی کی منتیں نہیں سنتے

اور وہ شخص جو اسے یہاں لے کے آیا تھا نہ جانے وہ کہاں تھا شاید وہ اپنی جیت کا جشن منا رہا ہو گا اس نے دل میں سوچا

کتنے غرور سے اس شخص نے کہا تھا

شاہ جس چیز کو چاہتا ہے اسے حاصل کرلیتا ہے کسی سے مانگتا نہیں اپنی چیزیں چھین لیتا ہے لیکن اس دن اس شخص کو وہ یہ نہیں بتا پائی کہ وہ کوئی چیز نہیں بلکہ ایک جیتی جاگتی انسان ہے اور وہ اس کی نہیں بلکہ وہ تو کسی اور کی ہونے جا رہی تھی تین دن گزر گئے

کیا کیا سوچا ہو گا سب نے کہ وہ گھر سے بھاگ گئی لیکن وہ تو نہیں بھاگی اسے تو اٹھایا گیا تھا شاہ نے کہا تھا کہ

شاہ جس چیز کو پسند کرتا ہے وہ اس کی ملکیت ہوتی ہے تو کیا اب وہ شاہ کی ملکیت. تھی نہیں میں نہیں ہوں کسی کی ملکیت وہ سوچ کر رہ گی

مجھے نہیں رہنا یہاں مجھے یہاں سے نکلنا ہو گا رونے دھونے سے کچھ نہیں ہو گا میرے اپنوں پے ناجانے کیا بیت رہی ہو گی میں نہیں ہونے دوں گی اپنے ساتھ ایسا میں یہاں نہیں رہوں گی کیا حالت ہو گی ان کی مجھے اپنے گھر جانا ہو گا

لیکن کیسے یہی سوچتے سوچتے اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑی جہاں کھانا رکھا گیا تھا تین دن سے رونے دھونے کی وجہ سے اس کو بھوک کا احساس نہ ہوا لیکن اب جب اس کا دماغ کام

کرنا شروع ہوا تو اسے بھوک لگنے لگی بس اس نے ٹیبل سے کھانا اٹھایا اور چند ہی لقمے لیے تھے کہ اسے اپنے گھر والوں کی یاد آنے لگی اس کی بھوک مر گی وہ اٹھی اور کمرے کا جائزہ لینے لگی ہو سکتا ہے اس دروازے کے علاوہ بھی یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ ہو وہ ہر طرف نظریں گمانے لگی لیکن کوئی راستہ نہ تھا

سوچ سوچ کے ایک ترکیب سوجھی

اور اب اس ترکیب پر عمل کرنے کے لئے رات کا وقت ہونا بہت ضروری تھا اس کمرے میں رہنے کے بعد سے پتہ نہیں چلتا کہ کب دن ہوتا اور کب رات کیونکہ اس کمرے میں کوئی گھڑی موجود نہ تھی

لیکن اس گھر کے وفادار نوکر وقت پر اسے کھانا دینے آتے اور اب رات کا کھانا آنے والا تھا

اس کا باپ اس کالج میں خیراتی رقم دیتا تھا ہر سال جس کی وجہ سے اکثر اسے اس کالج میں آنا پڑتا اسی کام کے سلسلے میں آج پھر وہ اس کالج میں آیا تھا

صبح کالج کے پرنسپل کو چیک دے کے جب وہ واپس جانے لگا تو اس کا دھیان لائبریری سے آتی ہوئی آواز کی طرف چلا گا

ہماری غزل ہے تصور تمہارا

تمہارے بنا اب نا جینا گوارہ

تمہیں یوں ہی چاہیں گے

جب تک ہے دم

وہ اس لڑکی کو دیکھنا چاہتا تھا ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کیوں کہ لڑکیاں ہی سالار کو دیکھنے کے لئے اس پہ مر مٹتی تھی لیکن آج پہلی بار سالار کے دل میں کسی لڑکی کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی تھی بہت کوشش کے بعد بھی وہ اسے دیکھ نہیں پایا کیونکہ اس کے اور اس کے درمیان کتابوں کی ایک دیوار تھی اس نے ایک کتاب نکالی جس سے تھوڑی سی جگہ سے وہ لڑکی تھوڑی سی نظر آئی اس لڑکی کی اس کی طرف پیٹھ تھی وہ شاید مسکرا رہی تھی اور وہ خوبصورت آواز اس طرف آرہی تھی سالار کا دل شدت سے چاہا کہ وہ اس کا نام لے کر پکارے اس لڑکی کے ہنسنے کی آواز آئی وہ باتیں کرتے ہوئے وہ ذرا سا آگے پیچھے دیکھ رہی تھی جب سالار نے اس کا آدھا چہرہ دیکھا اور اس کی گال کے خوبصورت ڈمپل میں اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا نظر آیا بیٹھے بیٹھے اس کے بال زمین کو چھو رہے تھے لیکن اس نے اپنے اوپر کالی سی بڑی سی چادر کر رکھی تھی

جس کی وجہ سے وہ مکمل اس کے بال نہیں دیکھ پایا وہ اسے دیکھتے کے لئے آگے آیا اس کا فون بجنے لگا فون بند کرتے ہوئے دیکھا اب کوئی نہیں تھا لائبریری کے دوسرے دروازے کی

طرف گیا جہاں سے ابھی ابھی کچھ لڑکیاں نکل رہی تھی اور اب وہ لڑکیاں کالج کی بھیڑ میں کہیں گم ہو گئی وہ کتنی ہی دیر اس لڑکی کو ڈھونڈتا رہا لیکن کوئی نہ ملا

لائبریری سے نکل کر سیدھے گھر آئی

کیونکہ آج منت کی برتھ ڈے تھی جسے وہ اسپیشل بنانا چاہتی تھی

وہ صبح نہیں آنا چاہتی تھی لیکن ایک امپورٹنٹ لیکچر کی وجہ سے اسے آنا پڑا

وہ حنا کے ساتھ گھر آئی اور سارا گھر سجایا حاشر اس کے آنے سے پہلے ہی منت کو لے کر کہیں باہر چلا گیا کیونکہ وہ منت کو سرپرائز دینے والے تھے

آج خلافِ معمول حاشر نے بھی آفس سے چھٹی کی تھی تین سال میں اس گھر میں کسی کی سالگرہ نہیں منائی گئی تھی سالگرہ تو کیا اس گھر میں تو کوئی خوشی ہی نہیں منائی گئی تھی اس لیے منت کو کوئی امید نہ تھی اور نہ ہی سے یاد تھا کہ آج کے دن وہ پیدا ہوئی تھی

حاشر نے کہا تھا کہ آج اسے آفس میں کوئی خاص کام نہیں اسی لئے وہ صبح سے گھر پہ تھا اور اسے رومینٹیک انداز میں چھیڑ رہا تھا

آج کل حاشر بہت خوش تھا جب سے سیرت کی منگنی ہوئی تھی اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا پچھلے ایک ماہ سے حاشر اپنے پرانے انداز میں لوٹ آیا تھا حاشر کے ساتھ جب اس کی

شادی ہوئی تو وہ بالکل نہیں جانتی تھی وہ بس اتنا جانتی تھی کہ اس کا باپ بیمار اور اس کے بھائیوں کو آوارہ گردیوں سے فرصت نہیں شادی کے شروع میں ہی حاشر نے اتنا پیار دیا کہ اس سے کبھی اندازہ نہ ہو سکا کہ یہ شادی زبردستی کی گئی ہے

اپنا بڑا سا گھر چھوڑ کر وہ تین کمروں کے مکان میں آ گئی اسے پتہ نہ تھا کے گھر کیا ہوتا ہے یہاں آنے کے بعد وہ اس گھر کی ہو کر رہ گئی یہاں اس سے نہ باپ کا ڈر تھا اور نہ ہی بھائیوں کا وہ یہاں آزاد ہو گئی تھی منت کے بھائیوں نے کبھی گھر سے باہر نہیں نکلنے دیا اور وہ 14 سال کی تھی جب اس کی ماں چل بسی

تو اس نے پڑھنے کی بہت کوشش کی لیکن اس کے بھائیوں اور باپ نے اس کی پڑھائی بھی روک دی وہ بمشکل میٹرک کر پائی اسے پڑھنے کا بہت شوق تھا لیکن بھائی اور باپ کے ڈر کی وجہ سے کہ وہ اپنی خواہش پوری نہیں کر پائی

اور محض 18 سال کی عمر میں وہ حاشر کے ساتھ اس کے گھر آ گئی

وہ رات کو گھر میں داخل ہوئے گھر میں مکمل اندھیرا

تھا اس کے قدم رکھتے ہی ہر طرف لائیٹیں اون کر دی گئی

سب نے برتھ ڈے وش کرتے ہوئے گفٹ دیا

میں تمہیں اپنا گفٹ رات کو دوں گا حاشر نے اس کے کان کے قریب سر گوشی کرتے ہوئے کہا جس پر وہ شرمائی

سالار نے آج تک کسی لڑکی کے بارے میں نہیں سوچا تھا
کیونکہ سالار کے حساب سے یہ کام تو لڑکیوں کا تھا
اس لئے وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہا تھا ایسی لڑکی کے بارے میں سوچنا جس کا مکمل چہرہ تک اس نے نہیں دیکھا تھا
آخر ایسا کیوں ہو رہا تھا
کوئی بھی بات ہوتی تو سوچ اس کی طرف چلی جاتی
جسکی صرف ایک جھلک دیکھی تھی اور اس کی سوچ سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی کتنی خوبصورت آواز تھی اس لڑکی کی سالار کا دل چاہا کہ اس کی آواز سے اپنا نام سنے لیکن اس کا دل کیوں اسکی طرف کھینچتا جا رہا تھا سالار یہ سمجھنے سے قاصر تھا
ایک سیکنڈ کے لئے اس کے سر سے اس کی چادر گری اور گرتے گرتے اس نے اسے تھام لیا
ایک پل کے لئے اس کی نظر اس کے بالوں پر گئی جو بیٹھے بیٹھے زمین کو چھو رہے تھے

نجانے کیوں اس کا دل اس کے بال دیکھنے کی خواہش کر بیٹھا ایسا کیا تھا اس لڑکی میں کیوں میرا دل بار باراس کے بارے میں سوچنے لگا ہے آخر کیوں

آج کام میں اس کا بالکل دل نہیں لگ رہا تھا سالار مکمل طور پر ڈسٹرب ہو چکا تھا

خوبصورت سے خوبصورت لڑکی جو کام نہ کر سکیں وہ کام ایک اندیکھی لڑکی کر گئی ایک چھوٹی سی لڑکی نے سالار کو اپنے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا اور آج وہ لڑکی سالار کو شکست دے گی

جسے وہ قبول نہیں کر پا رہا تھا میں تمہیں دیکھوں گا میں تمھیں ڈھونڈ کر رہا ہو گا سالار نے اپنے بالوں کو مٹھی میں لیتے ہوئے سوچا

کیا ہوا آیت اتنی چپ چاپ کیوں ہو

مہراج جب سے گھر آیا تھا آیت اسی طرح چپ چاپ بیٹھی تھی

کیا ہوا میری جان اگر کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ مہراج نے بہت محبت سے کہا

نہیں کچھ نہیں بس سر میں تھوڑا درد ہے آیت نے بہانہ بنایا

میری جان کے سر میں درد ہے تو یہ آپ کا خادم کیوں ہے میڈم مہراج اپنے ہاتھوں سے اس کا سر دبانے لگا

نہیں اتنا بھی درد نہیں ہے کہ اپنے خادم کو تکلیف دوں آیت نے مہراج کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

لیکن آپ کا یہ خادم تو آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہے نا میڈم وہ اس کا سر اپنے گود میں رکھتے ہوئے بولا

میں ٹھیک ہوں مہراج آیت نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا

میرے ہوتے ہوئے تم کبھی خراب ہو بھی نہیں سکتی مہراج نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

اس کا سر دباتا رہا تھوڑی دیر میں آیت نیند میں چلی گئی مہراج جانتا تھا کہ آیت کیوں پریشان ہے

لیکن آیت کے سامنے وہ اس بات کا اظہار کر کے اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا یہی سوچتے سوچتے آیت کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے لیٹ گیا

نیند تو خیر اسے آنی نہیں تھی کیونکہ آج پھر وہ آیت کی آنسو سے روئی سرخ آنکھیں دیکھ چکا تھا

دروازے کھلتے ہی دیکھا کہ بی بی فرش پر گری پڑی ہے

خالد بابا کے ہاتھ پیر پھول گئے

وہ بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئے اٹھو بی بی جی کیا ہو گیا ہے آپ کو

بابا بہت پریشان ہو گئے

یا اللہ شاہ سائیں تو ہماری جان نکال دیں گے

اگر بی بی جی کو کچھ ہو گیا تو شاہ صاحب تو ہمیں مار دیں گے

قمر!!!!!

بابا اپنے بیٹے قمر کو آواز دیتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے

اسی جیسے ہی محسوس ہوا کہ کمرے میں کوئی دوسرا موجود نہیں ہے اس نے جھٹ اپنی آنکھیں کھول دی

اور کمرے سے باہر نکلی

دور دور تک کوئی نظر نہ آیا وہ بھاگتے ہوئے ایک جگہ جا کے چھپ گئی

بابا سے پہلے ان کا بیٹا قمر دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا

اور خالی کمرہ دیکھ کر حیران رہ گیا

بابا اس کمرے میں تو کوئی نہیں ہے بی بی کہاں گئی

ابھی جب میں اس کمرے سے گیا تو یہی فرش پر بے ہوش پڑی تھی

لیکن اب کہاں ہیں قمر نے پوچھا

قمر کہیں بی بی جی بھاگ تو نہیں گئی

بابا کو اندیشہ ہوا

بھاگ بھی گئی ہیں تو ابھی تک حویلی سے دور نہ گئی ہو گی

چلو ڈھونڈتے ہیں اسے پہلے شاہ سائیں کو خبر پہنچ جائے ہم بی بی کو حویلی واپس لے آئیں

سب کے سب لوگ پریشان تھے بلکہ خوف زدہ تھے

اسے یہ تو سمجھ آگیا تھا کہ اس کے یہاں سے جانے سے اس حویلی کے نوکروں پر طوفان ضرور آئے گا

لیکن وہ جان چکی تھی کہ اسے یہاں پہ ہمدردی مہنگی پڑے گی اسے جلد از جلد اپنے گھر واپس جانا تھا

اس لئے وہ حویلی میں ہی چھپی رہی رات 9 بجے کا وقت تھا

جب حویلی میں سناٹا چھا گیا

اس وقت حویلی میں کوئی نہ تھا یا شاید سب کے سب سو چکے تھے اس نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حویلی سے نکلنے کی کوشش کی

وہ جیسے ہی حویلی سے باہر جا رہی تھی

اسے دور سے آتی گاڑی نظر آئی جسے دیکھ کے وہ فورا ہی چھپ گئی

گاڑی سیدھے حویلی کے اندر آ کر رکی

تھوڑی دیر پہلے چھایا ہوا سناٹا ختم ہو گیا

نوکروں کی ایک لمبی قطار آکر اس گاڑی کے سامنے رکی جیسے کوئی پاکستانی آرمی کے فوجی کے نوجوان ہو اسے حیرت نے گھیرا

کون تھا یہ

پھر کوئی گاڑی سے باہر نکلا

سفید قمیض شلوار اور کاندھے پر چادر کوئی بڑی شان کے ساتھ نوکروں کی قطار کے سامنے آ کر کھڑا ہوا

لیکن وہ اسے دیکھ نہیں پا رہی تھی جس جگہ اب وہ چھپ کر بیٹھی تھی وہ کافی تنگ تھی آسانی سے باہر کا منظر دیکھا نہیں جا سکتا تھا

کہاں گئی ہے وہ کسی نے بہت غصے سے پوچھا

وہی آواز یہ کیسے نا پہچانتی یہ وہی تھا جو اسے یہاں لے کے آیا تھا

میں پوچھتا ہوں

کہ کہاں ہے کوئی جواب نہ ملنے پر وہ پھر سے دھاڑتے ہوئے بولا

سائیں ہمیں نہیں پتا ہم نے پورا گاؤں چھان مارا کوئی نوکر ہمت کر کے بولا تھا لیکن ایک زناٹے دار طمانچے نے اس کی زبان بند کر دی

وقوف آدمی پرپورے گاؤں میں ڈھونڈنے سے پہلے تم اس حویلی میں اسے ڈھونڈتے سب کے سامنے سے حویلی سے کیسے نکل سکتی تھی

تم سب کے ہوتے ہوئے

یہاں سے غائب ہوئی تو ہوئی کیسے

اب تک تو وہ یہاں پر نہیں ہو گی اس کے کسی وفادار نوکر نے کہا

فکر نہ کریں جائے گی کہاں ڈھونڈ نکالیں گے سائیں مجھے دو گھنٹے کا وقت دیں دو گھنٹے کے اندر واپس اس حویلی میں لے کے آوں گا

نہیں مزمل اب اسے ڈھونڈنے میں خود جاؤں گا

لیکن اس سے پہلے ان حرام خوروں کو سخت سے سخت سزا دوں گا

نہ سائیں ہمیں معاف کر دیجئے ہم سے غلطی ہو گئی آئندہ ایسا نہیں ہو گا

خالد باباشاہ کے قدموں میں گر گڑا کے معافی مانگ رہا تھا

شاہ نے کسی ظالم بادشاہ کی طرح ٹھوکر مارتے ہوئے کہا

غلطی کی معافی کا مطلب ہے کہ غلطی کرنے کا ایک اور موقع دینا اور شاہ کبھی کسی کو دوسرا موقع نہیں دیتا

مزمل ان سب کے ساتھ وہی کرو جو اس حویلی کے غداروں کے ساتھ کیا جاتا ہے اس کا مطلب اس حویلی کے غدداروں کے لئے بھی ایک خاص سزا تجویز کی گئی تھی

اسے ان سب پر بہت ترس آیا

لیکن کے ساتھ ہمدردی کر کے وہ اپنی جان اور مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی ایک بار پھر سے حویلی میں خاموشی چھا گئی ہر طرف رات کا سناٹا چھا چکا تھا یہی وقت تھا اس کا حویلی سے نکلنے کا وہ اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس حویلی سے باہر نکلی

تو آپ ہمارے کالج کے اسٹوڈنٹ نہیں ہیں تو اس دن میری کلاس میں کیسے بیٹھے ہوئے تھے

وہ اسے پورے ایک مہینے بعد نظر آیا اسے دیکھتے ہی وہ اس کے قریب آ کر پوچھنے لگی

آپ کو نہیں لگتا پہلے سلام اور پھر کلام کرنا چاہیے زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا

ایم سوری اسنے سلام دیتے ہوئے کہا

آپ کے ٹیچر میرے ماموں ہیں اور اس دن میں انہیں سے ملنے کے لئے آیا تھا ہم دونوں لنچ پہ جانے والے تھے اس لئے انہوں نے کہا کہ جب تک وہ فارغ نہیں ہو جاتے میں ان کی کلاس میں بیٹھوں

اور اس سے اگلے دن جب ہی حنا آئی تھی اس دن بھی تو اب کالج میں تھے نہ سیرت نے پھر سے پوچھا

دراصل میں دیائیوں کی فیکٹری میں کام کرتا ہوں جس کی وجہ سے اکثر مجھے ماموں سے کام پر جاتا ہےتو کلاس میں آ جاتا ہوں اور اس سلسلے میں ماموں میری کافی مدد کرتے ہیں میں اکثر یہاں آتا رہتا ہوں

اوکے سیرت کو اپنے سوالوں کا جواب ملا تو وہ پر سکون ہو گئی

آپ کو دیکھ کر لگتا نہیں تھا کیا آپ اسٹوڈنٹ ہیں

زاویار دیکھنے میں سٹوڈنٹ بالکل نہیں لگتا تھا

ویسے تھرڈ ائیر کی سٹوڈنٹ تو آپ بھی نہیں لگتی

ہم مجھے پتہ ہے کہ میں 8 کلاس کی سٹوڈنٹ لگتی ہو سیرت نے منہ بنایا

ہاہاہاہا زاویار آپ کی سہیلی کیا کرتی ہیں آج کل ویسے بھی آج تو وہ صرف سیرت سے ملنے کے لئے ہی کالج میں آیا تھا کیونکہ وہ حنا کے بارے میں جاننا چاہتا تھا

وہ بھی پڑھتی ہے مگر دوسرے کالج میں سیرت نے منہ بناتے ہوئے بتایا

تو آپ اس سے کہیں نہ کہ وہ اس کالج میں ایڈمیشن لے لے زاویار نے بات میں سے بات نکالی

اسے سائنس میں کوئی انٹریسٹ نہیں اور ویسے بھی اس کے مارکس زیادہ نہیں ہیں کہ وہ ایڈمیشن لے سکے

ویسے وہ رہتی کہاں ہیں زاویار نے اپنے مطلب کی بات کرتے ہوئے کہا

کیوں

ایسے ہی پوچھ رہا ہوں

میرے گھر کے پاس ہی رہتی ہے

ابھی زاویار سیرت سے اور بھی کچھ پوچھنا چاہتا تھا

کہ اس کی کلاس شروع ہو گی

مسٹر زاویار پھر ملینگے

وہ کہہ کر چلی گئی

یہ سالی صاحبہ تو کچھ بتاتی ہی نہیں زاویار مسکراتے ہوئے بڑبڑایا

ہماری غزل ہے تصور تمہارا

تمہارے بنااب نا جینا گوارہ

تمہیں یوں ہی چاہیں گے

جب تک ہے دم.....

اس کی آواز بے شک بہت خوبصورت تھی وہ اس کے بالکل قریب کھڑا تھا

اس نے اشارے سے اسے اپنے اور قریب بلایا

وہ اس کے قریب آیا اور انچ بھر کا فاصلہ بھی ختم کر دیا

اس سے پہلے کہ وہ اس پہ جھکتا اس نے اسے دھکا مارا اور دور بھاگی

وہ دور جاتی اس نے اس کا بازو پکڑا اور غصے سے قریب کر لیا

اس کے قریب بہت قریب کھکھلا کر ہنسی

اپنا ہاتھ چھڑا کے پھر سے دور بھاگ گئی

دور کیوں جا رہی ہو مجھ سے

میری جان میرے پاس آؤ اس نے بلاتے ہوئے کہا

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھا

آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نہ سالار وہ اس کے دل پہ ہاتھ رکھے پوچھ رہی تھی

ہاں بہت بہت زیادہ میں تم سے محبت نہیں میں تم سے عشق

کرنے لگا ہوں بے حد بے شمار بے پناہ سے اسے اپنی باہوں میں سمیٹا

تم میرے لیے اس دنیا میں آئی ہو تمہیں پانے کے لیے کچھ بھی کر گزروں گا

اس کا چہرہ کیوں نہیں دیکھ پا رہا تھا

وہ اس کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا وہ کوئی اس سے دور تو نہیں تھی

اس نے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا تھا

تو کیوں اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا

تم کرتی ہو مجھ سے محبت اس نے پھر

بولو نہ چپ کیوں ہو وہ خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھتی رہی لیکن سالار اسے دیکھ نہیں پایا وہ

اسے دیکھنا چاہتا تھا

اس کی آنکھ کھل گئی وہ اپنے بستر پر تھا

یہ خواب تھا کیا میں خواب دیکھ رہا تھا ہاں شاید اس نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا

وہ ایک مہینے سے اسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا

وہ اس کے خوابوں میں آ پہنچی

ایک مہینہ ہو گیا تھا اسے دیکھے وہ دوبارہ اس کالج میں نہیں گیا کیونکہ اسے لگتا تھا کہ وہ صرف ایک انٹرکشن ہے شاہدہ وہ اسکو دیکھ نہیں پایا اس دن بہت کوشش کے باوجود بھی اس لئے سکتا ہے کہ وہ بار بار اس کے زہین سوار ہو رہی ہے

اتنا کہ وہ اس حد تک ڈسٹرب ہو گیا کہ وہ کام تک نہیں کر پا رہا تھا تو کیا مجھے اس لڑکی سے محبت ہو گئی ہے

کیا میں چاہنے لگا ہوں اس نے اپنے آپ سے سوال کیا

نہیں میرے ساتھ یہ سب کچھ نہیں ہو سکتا اس نے پھر اپنے دل کو جھٹلایا

پھر دماغ اور دل کی جنگ لڑنے لگا

وہ جاکر شیشے کے سامنے کھڑا ہو گیا سنو تم جو کوئی بھی ہو لمبے بال ڈمپل سے مجھے متاثر نہیں کر سکتی

میں نہیں چاہتا تمہیں وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھ رہا تھا لیکن اپنی ہی آنکھوں میں اس نے اس لڑکی کا عکس دکھائی دیا

نہیں کرتا تم سے محبت

مجھے نہیں ہو سکتی تم سے محبت

میں محبت ہونے نہیں دوں گا

نہیں کرتا میں تم سے محبت اس نے اپنے دل کو جھٹلایا پھر اسے اپنی آنکھوں میں ایک بار پھر اجنبیت محسوس ہوئی

پھر دماغ اور دل کی جنگ لڑنے لگا

اسے اپنی آنکھوں میں ایک بار پھر عکس دکھائی دے رہا تھا

میں نہیں کرتا تم سے محبت میں تم سے عشق کرتا ہوں

تم میری ہو صرف سالار کی وہ مسکرایا بلکہ کھل کر ہنسا

آج اسے اس کی زندگی کا مقصد مل چکا تھا میں تم سے ملنے آ رہا ہوں میری جان تیار ہو جاؤ

مسکراتے ہوئے آئینے میں اپنا عکس دیکھ کر وہ اپنے کپڑے اٹھا کے واش روم میں گھس گیا

سلیمان صاحب آج بھی اس حادثے سے باہر نہیں نکل پائے تھے

جس میں ان کی جان سے پیاری بیوی عائشہ کی جان چلی گئی تھی

اور ان کی معصوم بچی عنایہ جس کی آج تک خبر نہ ملی تھی

وہ جانتے تھے کہ ان کی بیٹی جہاں بھی ہے زندہ ہے

17 سال گزر گئے اس کو ڈھونڈتے ہوئے لیکن عنایہ نہیں ملی

انہیں تو بس اتنا ہی یاد تھا کہ عنایہ کو ایک 12' 13 سالہ لڑکا لے کر گیا تھا

لیکن وہ کون تھا

نشے میں ہونے کی وجہ سے انہیں ٹھیک سے یاد بھی نہیں تھا

جب انہیں ہوش آیا ایک لڑکا جس کی گود میں ایک بچہ تھا

اور ہاتھ میں ان کی بیٹی کا ہاتھ وہ عنایہ کو پکارنے کی کوشش کرتے رہے

اس نے نہیں سنا

ان کی چار سالہ بیٹی ان سے دور ہو گی

اور 12' سالہ بیٹا تھا

کے بعد سالار اپنے باپ سے نفرت کرنے لگا

جن کی وجہ سے اس نے اپنی ماں اور بہن کو کھویا تھا

اور سارہ انہیں اولاد کی خوشی کبھی نہ دے سکی

بھاگتے بھاگتے وہ بری طرح لڑکھڑائی

اس کی ساری چوڑیاں ٹوٹ چکی تھی

لیکن ہمت نہ ہاری اٹھی اور پھر بھاگنے لگی

تھوڑی اور آگے آئی تو سینڈل کی وجہ سے پاؤں میں درد ہونے لگا

سینڈل وہی اتار کر پھر بھاگنے لگی

یہ سوچے بغیر کہ وہ اپنے پیچھے نشان چھوڑ رہی ہے

کسی چیز سے اس کا عروسی دوپٹہ اٹک گیا دوپٹہ نکالنے کی کوشش میں دوپٹہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

کتنی چاہت سے وہ اسے خرید کے لائی تھی

اور کتنی بے دردی سے اس کی موت کا سامان بن رہا تھا

مٹی کی کچی سی سڑک سے بھاگتے بھاگتے وہ آخر کار روڈ پر پہنچی

یا اللہ آپ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

وہ یقینا یہاں سے کوئی نہ کوئی لفٹ مل جائے گی

چلتے چلتے وہ تھک گئی

لیکن اس نے ہمت نہ ہاری

کیونکہ اسے کسی بھی حال میں اپنے گھر پہنچنا تھا

یہی سوچتے سوچتے ایک بار پھر اس کی آنکھیں بھر آئیں

چلتے چلتے اسے سامنے سے آتی ایک گاڑی نظر آئی

اس کے لیے امید کی کرن سے کم نہ لگی لیکن اگلے ہی پل اسے احساس ہوا

کہ وہ گاڑی کوئی امید کی کرن نہیں بلکہ اس کی موت کا سامان ہے
گاڑی تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی وہ پیچھے کی طرف بھاگنے لگی
لیکن یہ کیا اسی رفتار سے ایک اور گاڑی اس طرف سے بھی آ رہی تھی
اسنے چاروں طرف نظریں گھمائیں آگے پیچھے سے دو گاڑیاں آ رہی تھی
ایک طرف جنگل اور دوسری طرف کسی گاؤں کی طرف جاتا کچا راستہ تھا
وہ کچے راستے کی طرف بھاگی
لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ آزادی ختم ہو چکی ہے سامنے سے شاہ آتا نظر آیا
شاہ اسے دیکھ کر ایک شاطرانہ مسکراہٹ مسکرایا
وہ اس کی طرف بڑھنے لگا
پلیز مجھے جانے دو میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا کیوں میرے پیچھے پڑے ہو
فرار کی ساری راہیں بند ہوتے دیکھ کر اب وہ منتوں پہ آ گئی تھی
جانے دو میرے گھر والے میرا انتظار کر رہے ہوں گے
وہ لوگ مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا ترس کھاؤ مجھ پر لیکن اس کی منتیں سن کون رہا تھا وہ لوگ جو اس کے ساتھ تھےوہ تو کسی
ربورٹ کی طرح کھڑے تھے

ایک شاہ ہی تھا جو مسکراہٹ لیے اس کی طرف دیکھ رہا تھا

چلا چلا کر اس کے گلے میں درد ہونے لگا تھا

شاہ قدم در قدم اس کی طرف بڑھ رہا تھا اور وہ پیچھے کی طرف اپنے قدم بڑھا رہی تھی

اس سے پہلے کہ اس کے قریب پہنچتا وہ جنگل کی طرف بھاگ گئی

گھنے جنگل میں وہ ایک ہی پل میں نظروں سے اوجھل ہو گئی

شاہ جنگل کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس کا وفادار نوکر مزمل سامنے آیا

شاہ ساہیں یہ جنگل بہت خطرناک ہے آپ آگے مت جائیں

آپ کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے

ہاں میری جان کو خطرہ ہو سکتا اور میری جان اس جنگل میں جا چکی ہے

مزمل بی کچھ اور کہتا وہ جنگل کی طرف بڑھ گیا

آپ کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا

وہ دو گھنٹے سے پرنسپل کے آفس میں بیٹھا تھا

اب پرنسپل کو سالار کی دماغی حالت پر شک ہونے لگا تھا

کیونکہ وہ پچھلے دو گھنٹے سے ایک ہی بات نہ جانے کتنی بار دہرا چکا تھا

ساڈے گیارا بجے اسکی میٹنگ تھی جس کے لیے اسے آفس جانا تھا

پرنسپل تھا جو اس کی بات کو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا اب سالار کو غصہ آنے لگا تھا

سالار کرسی سے اٹھ اور باہر جانے لگا پرنسپل نے روکنے کی بالکل کوشش نہیں کی بس اسے دیکھتا رہا

جیسے کہہ رہا ہو باہر جاکے خود ہی ڈھونڈ لو

سالار کو خود پہ حیرت ہو رہی تھی کہ وہ کسی لڑکی کو اس طرح سے ڈھونڈ رہا ہے

وہ بھی جسے اس نے دیکھا تک نہیں

لیکن وہ اپنے جذبے کو محبت نہیں بلکہ عشق کا نام دے چکا تھا

اس لئے ایک بار تو کیا ہزار بار بھی وہ لڑکی کو ڈھونڈ سکتا تھا

پہلی بار سالار کسی لڑکی کے لئے اتنا ڈسٹرب ہوا تھا لیکن اسے حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہو رہی تھی

کیونکہ وہ اس تلاش میں بےزار نہیں ہو رہا تھا

اس کا جنون صرف اس لڑکی کو دیکھنے کا نہیں بلکہ حاصل کرنے کا تھا

آفس سے باہر آیا تو کالج لڑکوں اور لڑکیوں سے بھرا ہوا تھا

ہر طرف جوڑیوں کی صورت میں سٹوڈنٹس کھڑے تھے

اسے اس وقت تک یہ کالج کم اور Lovers Point Park

زیادہ لگ رہا تھا

بہت ساری لڑکیاں اس کی طرف دیکھ رہی تھی

لڑکیوں کو بنا کوئی رسپونس دیے وہ آگے بڑھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ دیکھے جانے کے قابل ہے

وہ جانتا تھا کہ وہ اتنی شاندار شخصیت کا مالک ہے

کی لڑکیاں اس کے آگے پیچھے دیوانہ بن گھومیں

لیکن آج وہ خود کسی کا دیوانہ بن کے اس کالج میں گھوم رہا تھا

نہ جانے کیوں اس لڑکی کو ڈھونڈنے میں سے سکون مل رہا تھا

جب سے اس لڑکی کی آواز سنی تھی اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ خود اپنے منہ سے اس کا نام پکارے

وہ اپنی محبت کا اظہار کرانا چاہتا تھا وہ اپنا خواب پورا کرنا چاہتا تھا جو اس دن اس نے ادھورا دیکھا تھا

سالار چاہتا تھا وہ اس کے لیے مسکرائے

آگے بڑھتے ہوئے سے مائیک میں کسی کی آواز سنائی دی

یہ آوازوہ کیسے نہ پہچانتا وہ بھاگتے ہوئے ہال کی طرف آیا

وہ جیسے ہی ہال میں پہنچا تو بہت سارے اسٹوڈنٹ باہر کی طرف نکل رہے تھے

اب حال حالی تھا

پیون کے علاوہ حال میں کوئی نہ تھا سنو جو لڑکی ا بھی یہاں پر مائیک میں کچھ بول رہی تھی وہ کون ہے

پیون نے سر سے پاؤں تک سالار کا جائزہ لیا

یہ شکل سے بہت امیر لگ رہا تھا

صاحب جی اس نے کچھ کہتے کہتے اپنے ہاتھ سے سر کھجایا

جی میں نہیں جانتا برے سٹائل سے کہا

سالار فوراً ہی اس کی بات کا مطلب سمجھ گیا

سالار نے جیب سے اپنا والٹ کالا

چار پانچ نوٹ نکال کر اس کی طرف برائے جو پیون نے شرماتے ہوئے پکڑے

صاحب جی وہ لڑکی اسے کالج میں پڑھتی ہے

میں یہ نہیں جاننا چاہتا کہ وہ اس کالج میں پڑھتی ہے کہ نہیں مجھے بس یہ بتاؤ کہ وہ لڑکی اس وقت کہاں ہے

اور کہاں رہتی ہے کون اسے لینے کے لئے آتا ہے سب بتاؤ مجھے

سالار جلد سے جلد اس کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتا تھا

ارے صاحب جی اس کالج میں ہزار لڑکیاں ہیں مجھے کیا پتا کون کس کے ساتھ جاتی ہے آپ مجھے دو دن کا وقت دیں

دو دن میں میں آپ کو اس کی ساری انفارمیشن نکال کے دے دوں گا

ٹھیک ہے تمہارے پاس دو دن ہے دو دن کے اندر اندر میں اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ جاننا ہے

اور اگر تم دو دن کے اندر مجھے اس لڑکی کے انفارمیشن نہ دے سکے تو

جس ہاتھ سے تم نے مجھ سے پیسے لیے ہیں وہ ہاتھ ساری زندگی کسی کام کے قابل نہیں رہے گا

سالار نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا

سالار کی آنکھوں کی سرخی اور اس کے دھمکی دیتے انداز سے پیون فورن ڈرا

فکر نہ کریں میں دو دن میں آپ کو سارے انفارمیشن دے دوں گا آپ مجھے اپنا نمبر دے دیں

سالار اسے اپنا نمبر دے کر آفس آیا کیونکہ اسکی میٹنگ تھی

تم جو بھی ہو بس کچھ دن میں تم صرف میری ہو جاؤ گی
تمہارا نام جو بھی ہو لیکن کچھ دن میں سالار کے نام سے جانی پہچانی جاؤ گی

اس نے بیڈ سے اٹھا کے وہ گفٹ کھولا
اس کے اندر بہت خوبصورت جھمکے تھے
اسے بچپن سے ہی جولری میں سب سے زیادہ جھمکے پسند تھے
منت کو خوشی کے ساتھ ساتھ حیرت بھی ہو رہی تھی
کیوں کہ حاشر نے پچھلے کچھ سالوں سے اپنے ساتھ ساتھ سیرت اور منت کو بھی نظر انداز کر دیا تھا
منت تو خوشی سے پھولے نہ سمائی اور جھٹ سے فیصلہ کر لیا کہ یہ جھمکے وہ سیرت کے نکاح میں پہنے گی
پھر اس کی نظر گفٹ کے ساتھ رکھے چھوٹے سے کارڈ پر گی
جس پر تحریر تھا
میری زندگی کو خوبصورت بنانے کے لئے شکریہ happy wedding anniversary
آج منت اورحاشر کی شادی کی چھٹی سالگرہ تھی

منت یہ بات کو کیسے بھول گی

سچ تو یہ تھا کہ جب سے حاشر نے اپنی ذات کو اگنور کرنا شروع کیا تھا منت اپنے آپ کو کہیں بھول لگی تھی

اور پچھلے تین سال سے انہوں نے کون سی خوشی ساتھ منائی تھی جو یہ یاد رہتی

وہ کمرے سے باہر نکلی تو سامنے سے سیرت آ رہی تھی سیرت تمہارے بھائی کہاں ہے

بھائی کو میں نے چھت کی طرف جاتے دیکھا ہے سیرت نے بتایا

بھابی آپ کے ہاتھ میں کیا ہے سیرت نے اس کے ہاتھ میں رکھیں گفٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

تمہارے بھائی نے شادی کی سالگرہ کا تحفہ دیا ہے اس نے شرماتے ہوئے بتایا

یہ تو بہت خوبصورت ہے جلدی سے پہن کے دکھائیں نہ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی سیرت اسے پہنانے لگی

ماشاءاللہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں آپ بھائی کو دکھا کر آہیں

سیرت شرارت سے کہتے ہوئے مسکرائی

بھائی چھت پہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں

سیرت جانتی تھی کہ اس کی منگنی کے بعد اس کا بھائی بالکل پہلے جیسا ہو گیا ہے

پہلے کی طرح ہنستا ہے بولتا ہے اس کے ساتھ گھنٹوں باتیں کرتا ہے

تین سال پہلے اس سیاہ رات کے بعد حاشر بالکل بدل چکا تھا

ایک نرم دل انسان پتھر بن چکا تھا

وہ شخص جو سب کو اپنی محبتوں سے اپنی طرف کھینچتا تھا اپنی سرد مہری سے سب کو دور کر گیا

اور اگر اس سب میں زیادہ کسی کی ذات کو اگنور کیا تھا تو اس کی پیاری سی بیوی کو

جو حاشر کے نام سے ہستی تھی مسکراتی تھی جیتی تھی

وہ حاشر کی دیوانی تھی اس پے مرتی تھی

اس کا خیال رکھتی

اپنی زندگی میں کتنے ہیں دیوانے لڑکے دیکھے تھے

جو لڑکیوں کے آگے پیچھے گھومتے ان کے کا دل جیتنے کی کوشش کرتے

لیکن اپنے بھائی کی دیوانی منت جیسی لڑکی کہی نہیں دیکھی تھی

وہ چھت پہ آئی تو حاشر چھت کی دیوار پہ بازو رکھے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا

پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو وہ مسکرایا

گفٹ کیسا لگا حاشر نے پوچھا

بہت پیارا وہ چہکتے ہوئے بولی

پیاری سی بیوی کو مد نظر رکھتے ہوئے خریدا ہے

منت مسکراتے ہوئے آگے بڑھی اور پیچھے سے اس کو اپنی باہوں میں لیا

تھینکیو منت نے حاشر کے گرد باہوں کا گھیرا بناتے ہوئے کہا

منت کا سر حشر کی پیٹ پے تھا اور دونوں بازوں سے اس کے گرد لپیٹے تھے

حاشر مڑا اور اسے اپنے سینے سے لگایا

تمہیں پتا ہے تمہارے کتنے تھینکیو مجھ پر ادھار ہیں میں نے تو کبھی نہیں کہا

تم کیوں کہتی ہو حاشر اس کے گرد گھیرا بناتے ہوئے بولا

بہت پیاری لگ رہی ہو حاشر نے کانوں کے جھمکے کو چھیڑتے ہوئے کہا

سیرت نے پہنا دیے میں اس کے نکاح میں پہننے والی تھی

ہاں سیرت کا نکاح یہ لفظ اس کے لیے سکون تھا

خیر میرا گفٹ اس نے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے شرارت سے کہا

آپ کا گفٹ وہ کنفیوز ہو کے بولی

ہاں تو تم میرا گفٹ نہیں لائیں

حاشر میں بھول گئی تھی وہ نظریں جھکائے انگلیاں ہاتھوں میں مروڑتے ہوئے اپنا اقرار جرم کر رہی تھی

حاشر کو منت پر ٹوٹ کے پیار آیا کھینچ کے اسے اپنے سینے سے لگایا

کوئی بات نہیں میری جان پچھلے تین سال سے میں بھی تو بھولا ہوا تھا نہ

منت نے کبھی اس سے شکایت نہ کی تھی لیکن ایک آنسو آیا

یہ آنسو کوئی شکوہ شکایت نہیں بلکہ منت کی خوشی کا تھا

منت نے اپنا منہ حاشر کے سینے میں چھپایا اور سکون سے آنکھیں بند کر لیں

تو یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ تجھے اس سے محبت ہے مہراج نے یہ سوال دسویں بار پوچھا تھا

تو اور یہ کیا ہے اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تو نے اس کی آواز سنی ہواور تجھے اچھی لگی ہو

مہراج نے ایک بار پھر سے سمجھانا چاہا

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ سالار نے کہا ہو کے اسے کسی سے محبت ہو گئی ہے

ورنہ وہ کہیں لڑکیوں سے ملتا تھا

مہراج تو ٹھیک سے اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا کہ اس کی کتنی گرل فرینڈز رہ چکی ہیں

اور کتنی اب بھی اس سے ملتی ہیں

لیکن پھر کسی لڑکی کو پہلی نظر میں دیکھ کر محبت کا دعوی کرنا مہراج کی سمجھ سے باہر تھا

مہراج جانتا تھا کہ سالار ایک جنونی انسان ہے محبت کا دعوی مہراج کو ہضم نہیں ہو رہا تھا

ہاں مجھے بس اس کی آواز اچھی لگی اس لیے وہ میرے خوابوں میں آ رہی ہے مہراج تو سمجھ کیوں نہیں رہا میں نے اسے اپنے خوابوں میں دیکھا ہے

مہراج مجھے لگتا ہے کہ اسے میرے لیے بنایا گیا ہے اللہ تعالی نے اسے میرے لئے بھیجا ہے تو بتا اگر یہ محبت نہیں ہے تو پھر کیا ہے

سوچ صرف سوچ تو اس کے بارے میں سوچتا ہے اس لیے وہ تیرے خواب میں آگئی اور کچھ نہیں مہراج نے وجہ بتائی

نہیں میں کسی کے نہیں سوچتا حسین سے حسین ہی کیوں نہ ہو

میں نے آج تک کسی لڑکی کے بارے میں نہیں سوچا

آج تک کوئی لڑکی میرے خوابوں میں نہیں آئی مہراج وہ بے بسی سے بولا

تجسس بھی تو ہو سکتا ہے اسے دیکھنے کا مہراج نے پھر وجہ بنائی

کمینے تجھے سمجھ کیوں نہیں آ رہا کہ مجھے محبت ہو گئی ہے وہ غصے سے چلایا

جس پر کچن میں چائے بناتی آیت تپ گئی

اتنی بھی تمیز نہیں ہے اس بندے کو کہ کسی کے گھر میں بیٹھا ہے

اگر یہ مہراج کا بیسٹ فرینڈ نہ ہوتا تو ہاتھ پکڑ کے گھر سے باہر نکال دیتی

یار کیا کر رہا ہے آہستہ بول آیت سن لے گئی مہراج نے اشارے سے کہا

ہاں آیت بھابی جب تجھے ان سے محبت ہوئی تھی تو تجھے کیسا محسوس ہوتا تھا

سالار تو میرے حالات سے ناواقف تو نہیں

ہاں میرے یار میرے ساتھ وہی ہو رہا ہے نہ مجھے ساری رات نیند آتی ہے نہ دن سکون سے گزرتا ہے

بس دل کرتا ہے وہ میرے سامنے بیٹھی رہے اور میں اسے دیکھتا رہوں

مہراج میرا دل چلا چلا کے کہہ رہا ہے کہ مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے

یہ محبت ہے نہ مہراج وہ مہراج کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یقین سے پوچھ رہا تھا

مہراج نے مسکرا کر اسرار میں سر ہلایا

میں آپ کو کتنی بار بتا چکی ہوں کہ میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی میری ایک ہی دوست کافی ہے

جی میری پیاری بہنا میں جانتا ہوں کے آپ لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی اور آپ کے لئے ایک ہی دوست کافی ہے مگر وہ اس کالج میں نہیں ہیں

زاویار نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

لیکن میں جب چاہے اسے یہاں بلا سکتی ہو سیرت نے کہا

یعنی کہ آپ میری دوستی قبول نہیں کر رہی ہے آپ کا آخری فیصلہ ہے زاویار مسکراتے ہوئے کہا

جی ہاں یہ میرا آخری فیصلہ ہے سیرت نے منہ بسورتے ہوئے کہا

اس کا مطلب تھا کہ حنا کی انفرمیشن نکالنا یہاں ناممکن کاموں میں سے ایک ہے

خیر گاتی بہت اچھا ہے آپ

آپ نے کہا ں سنا سیرت کو حیرانگی ہوئی

کچھ دن پہلے آپ ہال میں کچھ گارہی تھی میں اس دن آیا تھا لیکن واپس چلا گیا تھا

تھینک یو سیرت نے مسکراتے ہوئے کہا

ویسے ایک بات پوچھوں آپ سے مائنڈ تو نہیں کریں گی

نہیں پوچھے سیرت نے مسکراتے ہوئے کہا میں مائنڈ نہیں کروں گی

ویسے تو آپ چپ چپ رہتی ہیں لیکن گاتے ہوئے آپ میں اتنی انرجی کہاں سے آگی

ہال میں سب کے سامنے آپ کی آواز واقع ہی بہت خوب صورت ہے اس میں سچے دل سے کہا

میں بچپن سے ہی گاتی ہوں مجھے گانا بہت اچھا لگتا ہے پتا نہیں گاتے وقت مجھ میں اتنی انرجی کہاں سے آ جاتی ہے مجھے کچھ نظر ہی نہیں آتا

اس نے مسکراتے ہوئے اپنی کیفیت بتائیں

دو دن کے بجائے تین دن گذر گیا سے اس کی کوئی خبر نہ ملی

وہ کئی بار اس پیون کو فون کر چکا تھا پیون ہر بار یہی کہتا کہ وہ آج کسی بھی حال میں ساری انفارمیشن نکال لے گا

سالار نے آج تک کسی کا انتظار نہیں کیا لیکن اس لڑکی کے لیے اس کے انتظار بھی کرنا پڑ رہا تھا

3 بجے کے قریب وہ اپنے آفس میں کام کر رہا تھا جب اس کو اس پیون کی کال آئی

سالار بے تابی سے اس کی کال کا انتظار کر رہا تھا

جی صاحب جی کیسے ہیں

بکواس بند کرو اور انفارمیشن دو مجھے سالار غصے سے بولا

جی جی سر جی وہ لڑکی تھرڈ ائیر کی اسٹوڈنٹ ہے

ڈاکٹر بننا چاہتی ہے

جس کالج میں پہلے پڑھتی تھی وہ اسے ٹاپ کر کے آئی ہے

مجھے یہ سب کچھ نہیں جاننا بتاؤ اس لڑکی کا نام کیا ہے

جی اس کا نام سیرت قریشی ہے

فیملی میں ایک بھائی اور بھابی ہے

لینے اور چھوڑنے اس کا بھائی آتا ہے

اور سر جی یہاں کہیں پاس ہی رہتی ہے گھر کا نہیں پتا مجھے

ٹھیک ہے ٹھیک ہے اتنی انفرمیشن بہت تمیں تمہارے کام کی قیمت مل جائے گی

اب پیون کے مطلب کی بات کی تو وہ کھل اٹھا

جی جی سر جی بہت شکریہ اگر کوئی اور کام ہو ابھی پیون بول ہی رہا تھا کہ سالار نے فون بند کر دیا

سیرت قریشی اس نے آج زندگی میں پہلی بار اتنی محبت سے کسی کا نام لیا تھا

پھر رکا نہیں سیرت قریشی نہیں سیرت سالار

یہ بہتر ہے بلکہ بہترین ہے

پھر اپنی بات پر قہقہ لگا کر ہنسا

مزمل میرے یار ایک بات تو بتاؤ اس لڑکی میں ایسا کیا ہے جو شاہ سائیں اس کے اس طرح سے پیچھے پڑے ہیں

جب آصف نے اس لڑکی کے لیے شاہ سائیں کی فکر دیکھی تو وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا

تجھے نہیں پتہ اس لڑکی سے محبت کرتے ہیں وہ مزمل نے بتایا

ہاہاہاہا سائیں اور محبت "محبت "وہاں ہوتی ہے جہاں "دل" ہو

شاہ سائیں کے سینے میں پتھر ہے پتھر " دل" نہیں

اور تجھے کیا لگتا ہے شاہ سائیں کسی بھی لڑکی کی محبت میں پڑ جائیں گے مجھے تو نہیں لگتا کہ وہ لڑکی 18 سال کی بھی ہے

آصف نے مزمل کی بات کو ٹالنا چاہا

آصف اللہ چاہے تو پتھر کے سینے میں بھی "محبت" پیدا کر دے شاہ سائیں تو پھر انسان ہیں

تجھے واقعی لگتا کہ شاہ سائیں اس لڑکی سے محبت کرتے ہیں

نہ صرف محبت نہیں یہ عشق ہے یہ جنون ہے ان کا

میں دعوے سے کہ سکتا ہوں آصف اگر شاہ سائیں کو وہ لڑکی نہ ملی یا تو مر جائیں گے یا مار دیں گے

میں نے بچپن سے شاہ سائیں کو دیکھا ہے وہ جس چیز کو چاہتے ہیں اسے حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر گزرتے ہیں

اور اس لڑکی کے لئے جو جذبہ ان کے دل میں جگا ہے اسے وہ عشق کا نام بھی دے چکے ہیں

سیرت منت اورحاشر کے ساتھ بازار آئی تھی اپنے نکاح کی شاپنگ کرنے کے لیے اسے ایک عروسی جوڑا بہت پسند آ رہا تھا

بھابھی یہ کتنا خوبصورت ہے لال جوڑے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ ایک بار پھر بولی

بھابھی میں یہی ڈریس پہنوں گی دیکھیں تو صحیح کتنا حسین ہے وہ بالکل بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی

ٹھیک ہے بھائی میری گڑیا کو یہی ڈریس پسند ہےتو ہم یہی لیں گے منت نےاسے خوش کرتے ہوئے کہا

یہ ہوئی نہ بات وہ لہنگا پیک کروا کر باقی چیزیں خریدنے لگی

مجھے سمجھ میں نہیں آتا یار تم عورتوں نے شاپنگ کرنی ہےتو مجھے ساتھ کیوں لٹکا کے لائی ہو پہلے تو حاشر برداشت کرتا رہا لیکن اب اس کی برداشت سے باہر ہو گیا کیونکہ اب وہ دونوں جیولری لے رہی تھی

بھائی میں نے کہا تھا نہ اپنے نکاح پہ ہر چیز اپنی مرضی سے لونگی

گڑیا میں جانتا ہوں یہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے کیوں اپنے ساتھ لے کے آئی ہو

تم لوگ دونوں کر لیتی شوپنگ بیکار میں میں نے بھی آفس سے چھٹی کر لی

لیکن حاشر آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ ہمارے ساتھ شوپنگ پے آئیگے

منت نے کبھی بھی حاشر کے بغیر گھر سے باہر نہیں جاتی تھی اس لیے حاشر نےرات کو اس سے شاپنگ کروانے کا وعدہ کیا

اب پچھتا رہا تھا کیونکہ سیرت کو کوئی بھی چیز آسانی سے پسند نہیں آتی تھی

ٹھیک ہے تم دونوں شاپنگ کرو تب تک میں جاکر گاڑی میں بیٹھتا ہوں

وہ مزید ان دونوں کے ساتھ اپنا سر چھپانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لئے جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا

کیونکہ یہ بات تو پکی تھی کہ سیرت اور منت کی شاپنگ آج کی تاریخ میں ختم نہیں ہونے والی

وہ نجانے کتنی ہی دیر سے گاڑی میں بیٹھا تھا کہ نظر سامنے کے منظر پر پڑے

حاشر کی آنکھوں میں اچانک سرخی پیدا ہونے لگی

یہ تو بس وہی جانتا تھا کہ یہ منظر اسکے لئے کتنا تکلیف دہ ہے

آج تین سال بعد وہ سے دیکھ رہا تھا

یہی تو وہ منظر تھا جس کی وجہ سے حاشر تین سال سے کھل کر مسکرا نہیں سکا

حاشر اس کی آنکھوں میں آنسو صاف دیکھ رہا تھا

لیکن اگلے ہی پل اس نے نفرت سے نظر پھیرتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی

اور منت کو فون کر کے کہا

بہت ہو گئی شاپنگ جتنی کر لیں آپ چلوں باقی بعد میں کر لینا

وہ فون پر اتنے غصے سے داڑھا تھا کہ منت بنا سوچے سمجھے سیرت کا ہاتھ پکڑ کر شاپنگ مال سے باہر آگئی

اوہو بھابی کیا ہو گیا ابھی تو ہم نے شاپنگ کی ہی نہیں ہے

نہیں سیرت چلو تمہارے بھائی کو غصہ آرہا ہے

لیکن بھابھی ابھی تھوڑی دیر پہلے تو بھائی کافی خوشگوار موڈ میں تھے

ہاں سیرت پر پتہ نہیں اچانک سے انہیں کیا ہو گیا اس سے پہلے کوئی طوفان آئے چلو یہاں سے چلتے ہیں

آیت بے تحاشہ روئی تھی رات کے 3 بج رہے تھے

سویا تو مہراج بھی نہ تھا آج

آیت تہجد پڑھ رہی تھی وہ آج رات کمرے میں بھی نہ آئی

رات اس نے کھانا تک نہ کھایا تھا

مہراج بہت ڈسٹرب تھا

نہ جانے کتنی ہی بار جا کے آیت کو دیکھا تھا

جب بھی دیکھا وہ رو رہی تھی مہراج کی ہمت نہ ہوئی کہ وہاں سے جا کے بات کریں

اسے تو نفرت ہو رہی تھی اس شخص سے جس نے اسے دیکھ کر منہ پھیر لیا

پھر سوچا وہ شخص حق پر تھا

اس کا حق بنتا ہے کہ وہ آیت کے ساتھ اس سے بھی بدتر سلوک کریں

تین سال گزر چکے تھے لیکن وہ غم آج بھی تازہ تھا

آیت نے اس شخص کو دھوکا دیا تھا جو اس کی ایک مسکراہٹ پر اپنی جان دینے کو تیار تھا

جو اس کی ایک ایک خواہش پوری کرنے کے لیے نہ جانے کتنی راتیں جاگ کر کام کرتا

وہ اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دیتا تھا لیکن آج وہ روتی رہی اور اس شخص نے اپنا

منہ پھیر لیا

مہراج کا دل کیا کہ وہ جا کر اس سے بات کرے

اتنی سردی میں وہ باہر بیٹھی تھی

وہ اسے سمجھا کر کمرے میں لانا چاہتا تھا

وہ جانتا تھا کہ اس گھر کا ماحول کچھ دے ایسا ہی رہے گا

آیت اس سے ناراض رہے گی سرد مہری دکھائے گی

وہ زیادہ سے زیادہ کوشش کرے گی کہ وہ اس سے بات نہ کے

ایسا ہی ہونا تھا وہ ایسا ہی ہوتا آیا تھا ہمیشہ سے

آیت جب بھی اداس ہوتی وہ مہراج سے بات کرنا چھوڑ دیتی

طنز کرتی سرد مہری دکھاتی منہ پھیر لیتی

ہر بات میں غلطیاں نکالتی

اسے احساس دلانے کی کوشش کرتی کہ وہ غلط تھا

غلط تو آیت بھی تھی

وہ بھی غلطیاں نکال سکتا تھا

وہ بھی منہ پھیر سکتا تھا

طنز کے تیر چلا سکتا تھا

لیکن اسے طنز کرنا آتا کہاں تھا اسے تو بس محبت کرنی آتی تھی وہ بھی صرف آیت سے بے شمار بے پناہ

وہ اندھیرے کالے جنگل میں بھاگ رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی منزل کیا ہے
وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا یہ سفر کہاں ختم ہونے والا ہے
بھاگتے بھاگتے اس کے پیر دکھنے لگے تھے ننگے پیر جنگل میں بھاگتے میں جانے کتنے ہی کانٹے اس کے پاؤں میں چھپ چکے تھے
لیکن اس سے اپنی پرواہ کہاں تھی اسے تو اپنے گھر جانا تھا
اسے فکر تھی تواس صرف اس بات کہ اسکے گھر والے اس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے
جنگل میں عجیب عجیب آوازیں آ رہی تھیں
کبھی کوئی آواز اس کے بالکل قریب سے آتی تو کبھی کوئی بہت دور سے
وہ بچپن سے ڈر پوک تھی اسے جانوروں کی آوازوں سے ڈر لگتا تھا
بجلی کے کڑکنے سے ڈر لگتا
تھا اندھیرے سے ڈر لگتا تھا

لیکن آج وہ شخص اسے ایسے مقام پہ لے کے آیا تھا جہاں ڈر کے علاوہ کچھ نہ تھا

ڈر کے مارے وہ یہ اپنی آواز تک نہیں کھول پارہی تھی

کیونکہ اس کی آواز سن کر کوئی نہ کوئی جنگلی جانور اسے اپنا نوالہ بنا جائے گا

لیکن جانور جو انسان کی خوشبو تک سونگ لیتے ہیں سے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ابھی تک کسی جانور نے اس پر حملہ کیوں نہیں کیا

جبکہ اس جنگل سے خطرناک ترین جانوروں کی آوازیں آ رہی تھیں

اس نے کبھی کسی سے نفرت نہیں کی تھی لیکن آج پہلی بار اسے کسی سے نفرت محسوس ہو رہی تھی

تو کیا اس شخص نے اسے اپنے گھر والوں کی نظروں میں گرا دیا ہو گا کیا وہ لوگ اس پر یقین کریں گے

جب ان کو بتائی گئی کہ وہ گھر سے بھاگی نہیں تھی بلکہ اسے اٹھایا گیا تھا تو کیا وہ لوگ اس پر یقین کریں گے

وہ کبھی اکیلے گھر سے باہر نہیں نکلی تھی اور آج اس پر جنگل میں وہ اکیلی تھی

یا پھر ہزاروں کی تعداد میں جانور

خوف سے شدید سردی میں بھی اس کے ماتھے پر پسینہ تھا

بھاگتے بھاگتے تھک کے وہ ایک درخت کے نیچے آ بیٹھی

لیکن اگلے ہی پل اپنے پیروں پہ کوئی چیز چلتی ہوئی محسوس ہوئی

وہ چیخنا نہیں چاہتی تھی لیکن خوف سے اس کی چیخ نکلی

اس کی چیخ کے ساتھ ہی چاروں طرف سے جنگل میں جنگلی جانوروں کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں

ان آوازوں سے جنگل کے جانوروں کی تعداد کا اندازہ کرنا آسان نہ تھا

اس نے اپنے پیروں پہ کوئی چیز چبتی ہوئی محسوس ہوئی یقینا

اسے کسی سانپ نے ڈسا تھا

پھر زہر اس کے جسم میں پھیلنے لگا اور وہ آہستہ آہستہ بے ہوش ہوگئی

یہ تم کیا کہہ رہی ہو حنا کیا سچ میں تمہاری شادی ہونے جا رہی ہے

مجھے یقین نہیں آرہا سیرت کو حیرانگی کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہو رہی تھی

ہاں میری شادی ہونے جا رہی ہے

وہ بھی تیرے نکاح سے دو دن پہلے

اور اس میں زیادہ خوش ہونے والی کوئی بات نہیں ہے

کیونکہ اس دنیا میں ایک اور حسین ترین کنواری لڑکی کی کمی ہونے والی ہے

حنا بڑے اسٹائل سے اپنے آگے آئے ہوئے بال پیچھے کرتے ہوئے بولی

نہیں حنا شادی کرنے سے کوئی مرتا تو نہیں ہے سیرت نے معصومیت سے کہا

اورحناکا دل چاہا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے

آوبے وقوفوں کی سردارنی

کنواری لڑکی کم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں شادی شدہ ہو جاؤں گی نہ کہ میں مر جاؤں گی

مجھے لگا تمہاری مرضی کے خلاف تمہاری شادی کی جا رہی ہے اس لیے تم مرنا چاہتی ہو

یار سیرت ذرا سی بات پر میں کیوں مروگی

حنانے شادی جیسے سنگین مسئلے کو ذرا سی بات کرار دیا

حناتمہیں کیا ذرا بھی فرق نہیں پڑتا اس بات سے کہ جس آدمی کے ساتھ تمہاری شادی ہونے والی ہے اسے تم نے دیکھا تک نہیں

حنا جیسی بولڈ لڑکی کا شادی کے لیے اس طرح سے ہاں کر دینا سیرت کو حیران کر گیا

وہ لڑکی جو ایک لپسٹک بھی ہزار بار چیک کرنے کے بعد لیتی ہے وہ

شادی کے لیے جہاں اس کے ماں باپ نے کہا وہ یہاں کر دی

سیرت مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں جانتی ہوں کہ میری لائف کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں ہو سکتا

میرے بابا نے ہمیشہ میری ساری باتیں مانی ہیں اور میں جانتی ہوں کہ میرے پاپا نے میرے لئے اپنے جیسا ہی کوئی ڈھونڈا ہو گا

اور میں مانتی ہوں کہ جو انسان خود غلط نہیں ہوتا اس کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں ہوتا

اور میں تو ہمیشہ اس بات سے ایگری کرتی ہوں کہ جہاں میرے پاپا کہیں گے میں وہی شادی کروگی

لیکن حنا ایک بار تمہارے بابا کو تم سے پوچھنا چاہیے تھا اس بارے میں

او میری جان ہم پٹھان ھے پٹھان ہم شادی کے سلسلے میں لڑکیوں سے نہیں پوچھتا

حنا پٹھان خاندان سے تعلق رکھتی تھی لیکن اس کی اردو بہت صاف تھی

حناکو ہر چیز کی آزادی تھی لیکن اس کی شادی کا فیصلہ اس کے بابا کریں گے یہ بات ہمشہ سے جانتی تھی

اس لیے وہ اس چیز کے لیے ہمیشہ سے تیار تھی

زاویار نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کو اس کی محبت اتنی آسانی سے مل جائے گی

اگلے ہفتے زاویار کا نکاح تھا جس کے لیے وہ بہت خوش تھا

یقین نہیں آرہا تھا کہ جس لڑکی نے پہلی ہی نظر میں اسے محبت کا مفہوم سمجھا دیا اگلے ہفتے وہ اس کی زندگی میں شامل ہونے جا رہی ہے

زاویار نے سیرت کو باتوں میں لگا کر حنا کی انفارمیشن نکلوائیں

اور فوراً ہی اس کے گھر اپنا رشتہ بھیج دیا

حیرانگی تو تب ہوئی جب حنا کے بابا اور زاویار کے بابا سکول کے زمانے سے کلاس فیلو نکلے

تو پھر کیا تھا زاویار کے بابا نے حنا کا رشتہ مانگا

ویسے تو ہی حنا کے لیے کہیں رشتے آئے تھے لیکن انہیں کوئی بھی اتنا بہتر نہ لگا

لیکن جب انہیں یہ پتہ چلا کہ زاویار نہ صرف حنا کا طلبگار ہے بلکہ اس کی محبت میں مبتلا ہے تو وہ خوش ہو گے

اور اس رشتے کے لئے ہاں کر دی

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ زاویار اگلے ہی ہفتے تین ماہ کے لیے کینیڈا جانے والا تھا

اور وہ لوگ چاہتے تھے کہ وہ حنا کی شادی کر دے تاکہ زاویار اور حنا دونوں کینیڈا جائے

لیکن حنا کے بابا نے ان کا یہ مسئلہ حل کر دیا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ جلد سے جلد اپنی بیٹی کو اس کے گھر میں بستا ہوا دیکھیں

زاویار کے سارے مسائل حل ہوگئے تھے توحنا کا سب سے بڑا مسئلہ سامنے آیا

بابا کو اتنی جلدی کیا تھی یار میرا مینی کیور پیڈی کیور فشیل کتنا کچھ کرنا ہے میں نے

بابا کو تو لڑکیوں کی پرابلمس کا پتا ہی نہیں ہے کتنے مسائل ہوتے ہیں دلہن کے

پھر کیا تھا حنا میڈم اپنا بیگ اٹھا کر اپنے پیاری سی سہیلی کا ہاتھ تھام کر

جس کا اپنا نکاح اس کے نکاح کے دو دن بعد تھا بیوٹی پالر چلی گی

آیت تین دن سے کھانا برائے نام کھا رہی تھی

وہ ہر وقت پریشان رہتی ہر وقت روتی رہتی

اور سعد پر بھی کم دھیان دیتی

جس پر مہراج کو غصہ بہت آتا تھا لیکن اس کی ذہنی کیفیت کے مد نظر اگنور کر دیتا

وہ جتنا ہو سکے خود ہی سعد کا خیال رکھتا

تین دن سے ٹھیک سے کھانا نہ کھانے کی وجہ سے آج اس کی طبیعت زیادہ بگڑ گئی

مہراج نے گھر پر ہی ڈاکٹر بلوا کر اسے ڈرپ لگوائی تھی

مہراج اور آیت تین دن سے ایک دوسرے کو صرف ضرورت کے وقت ہی مخاطب کرتے

مہراج اپنے آپ کو قصوروار سمجھتا اور آیت

کو بھی ساری غلطی مہراج کی ہی لگتی تھی

ایت جانتی تھی کہ جتنی غلطی مہراج کی ہے اتنی ہی اس کی بھی ہے

لیکن پھر بھی جب بھی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوتا وہ سارا الزام مہراج کو دیتی

اور مہراج کو اس سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ تو بس یہ چاہتا تھا کہ اس کی آیت خوش رہے

لیکن اس بار آیت نے مہراج سے کچھ نہیں کہا اس نے تو اس سے بات تک کرنا چھوڑ دی

شاید اسی لیے اس نے کھانا کھانا بھی چھوڑ دیا تھا

اپنے دل میں غبار رکھنے کی وجہ سے آیت کی طبیعت بہت خراب ہوگئی

جب اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو مٹی کے ایک کمرے میں پایا

صاف ستھری چارپائی اور چادر کے اوپر سردی کے باعث ڈبل رضائی رکھی گئی تھی

کمرہ صاف ستھرا اور حالی تھا

کمرے میں دو دروازے تھے ایک جو گھر کے اندر جاتا تھا اور ایک باہر

وہ ہمت کر کے اٹھی اور باہر کی طرف دیکھا جہاں بہت تیز بارش ہو رہی تھی اور کچھ مرد آپس میں باتیں کر رہے تھے

یقینا وہ شاہ کے آدمی تھے اس کا مطلب تھا کہ اس کی آزادی ختم ہو چکی ہے

وہ اٹھی اور گھر کے اندر جانے والے دروازے کی طرف آئی

جہاں تھوڑے سے فاصلے پر ایک اور کمرہ تھا جو شاید کچن تھا جس میں آگ جل رہی تھی

وہ آگے نہیں گئی بلکہ واپسی اسی کمرے میں آ کر چارپائی پر لیٹ گئی

اور سوچنے لگی کہ اب وہ یہاں سے کس طرح سے نکلے گئی نکل بھی پائے گی یا نہیں کیا اب وہ اپنے گھر واپس پہنچ پائے گی

وہ بچپن سے پری اور دیو کی کہانی سنتی آئی تھی

جس میں دیو پری کو اٹھا کر لے جاتا ہے

اور ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھتا ہے پھر ایک شہزادہ آ کر اسے چھوڑ آتا ہے

اس وقت پریوں اور دیو کی وہ کہانی اسے اپنی زندگی جیسی لگ رہی تھی

کیا اسے چھڑانے کے لیے بھی کوئی شہزادہ آئے گا یا وہ ہمیشہ ہمیشہ اس دیو کی قید میں رہے گی

تھکن کے احساس کے ساتھ بے بسی سے وہ اور رونے لگی

کیونکہ رونے کے علاوہ اب وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

پھر روتے روتے اسے یاد آیا

کہ جنگل میں بے ہوش ہونے سے پہلے کسی چیز نے اسے کاٹا تھا

وہ اٹھی اور اپنا پیر دیکھنے لگی جہاں اسے سانپ نے ڈسا تھا

جہاں دو سوراخ نما چھوٹے چھوٹے سے نشان تھے

اسے پھر سے وہ ڈارونی رات یاد آنے لگی

وہ ہمیشہ سے ڈر پوک تھی اس کو لگتا تھا کہ اگر بجلی زیادہ کر کی تو اسے آگ لگ جائے گی

اگر گھر پر اکیلی رہے گئی تو ڈر جائے گی

اگر کوئی چھپکلی یا کاکروچ سامنے آ گیا تو اس کا کیا ہو گا

لیکن اس رات سب کچھ ہوا بجلی بھی چمکیں

وہ اکیلی بھی تھی

اور نہ جانے کتنے ہی جانور تھے اس جنگل میں

لیکن پھر بھی وہ زندہ تھی اسے کچھ نہ ہوا

اپنے پیر کا نشان دیکھ کر وہ پھر سے بے اختیار رونے لگی

اگر کوئی آج اس کا اپنا اس کے ساتھ ہوتا تو اسے اپنے سینے سے لگا کر چپ کروا تا

ہاں اگر کوئی ہوتا وہ پھر سے رونے لگی

بی بی جی آپ کو ہوش آگیا ایک عورت اس کمرے میں آئی اور اس کو دیکھتے ہوئے بولی

اسے دیکھ کر وہ اٹھ کر بیٹھنے لگی لیکن عورت نے اٹھنے نہیں دیا

ابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

یہ کون سی جگہ ہے اس نے کمرے کے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

بی بی جی یہ میرا گھر ہے

آپ کو سانپ نے ڈس لیا تھا بی بی جی

اور پھر اتنی بارش ہے کہ بارش کی وجہ سے راستے ہی بند ہو گے

کوئی ڈاکٹر کوئی طبیب نہ ملا آپ کے علاج کے لیے

شاہ سائیں تو بالکل کملے ہوگئے تھے

ایسا لگتا تھا کہ اگر آپ کو کچھ ہوگیا تو یا تو مر جائیں گے یا مار دیں گے

مگر اللہ نے برا رحم کیا بی بی جی آپ کی جان بھی بچ گئی اور شاہ سائیں کے ہاتھوں ہماری بھی

آپ کے سارے جسم میں زہر پھیلتا جارہا تھا شاہ سائیں نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر آپ

کے پیر سے زہر نکال کر آپ کی جان بچائی

اس کے بعد شاہ سائیں کی اپنی طبیعت بھی خراب ہو گئی لیکن انہوں نے پرواہ نہ کی

جب تک انہیں یہ یقین نہ ہو گیا کہ اب آپ ٹھیک ہیں وہ اس کرسی سے نہ اٹھائیں

عورت نے پاس رکھی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

کوئی کسی کے پیچھے اتنے خطرناک جنگل میں جاتا ہے کیا

کوئی اپنی جان خطرے میں ڈال کر کسی دوسرے کی جان بچاتا ہے

نہ بی بی جی یہ سب کچھ عشق کرواتا ہے

اور شاہ سائیں تو اپنے عشق کے امتحان میں اوّل درجے سے پاس ہو گئے ہیں

تین دن سے مسلسل بارش ہو رہی ہے یہاں

جس رات آپ کو یہاں لایا گیا اس رات بھی بہت بارش تھی

حویلی تک جانے کے سب راستے بند تھے اسی لئے شاہ سائیں نے اپنی خدمت کا شرف مجھے

بخشا ہماری تو نسلیں بھی شاہ سائیں کی غلام ہیں

میرا میاں شاہ سائیں کے لیے کام کرتا ہے

وہ نہ جانے کتنی ہی دیر سے اس عورت کی باتیں سن رہی تھی

پھر بولی مجھے گھر جانا ہے

جی بی بی جی میں ابھی شاہ سائیں سے کہتی ہوں وہ اپنے ساتھ آپ کو حویلی لے جائیں گے

ویسے تو ابھی تک راستے کھلے نہیں لیکن شاہ سائیں اپنے راستے خود ہی بنا لیتے ہیں وہ آپ کے

ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے

مجھے حویلی نہیں اپنے گھر جانا ہے وہ خاصہ اونچی آواز میں بولی

یقینا باہر کھڑے چار ہٹے کٹے مردوں نے یہ بات سن لی ہو گی

شاہ کو بھی یہ بات پتہ چل گئی ہو گی کہ وہ ہوش میں آ چکی ہے

وہ بے اختیار اپنی غلطی پر پچھتائی

ارے بی بی کیا کر رہی ہو شاہ سائیں تمہیں اپنی حویلی کی رانی بنا کر رکھنا چاہتے ہیں اور تم اپنے گھر جانے کے بات کر رہی ہو

اس عورت کے شوہر نے سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس بی بی کا سر گھوما ہوا ہے

شاہ سائیں اسے دنیا کی ہر خوشی دینا چاہتے ہیں

اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتے ہیں

اور یہ لڑکی ان سے بھاگ رہی ہے

شاہ سائیں کے جنون کی ایک جھلک وہ عورت اپنے سامنے دیکھ چکی تھی

وہ جانتی تھی کہ شاہ اس لڑکی کے عشق میں کچھ بھی کر جائے گا

اس لیے اس کو سمجھاتے ہوئے بولی دیکھو بی بی شاہ سائیں وہ انسان ہے جو خود سے بھی محبت نہ کرے وہ تم سے محبت کر بیٹھا ہے

وہ ایک بادشاہ ہے اور تمہیں اپنی ملکہ بنانا چاہتا ہے

وہ کوئی بادشاہ نہیں ہے بلکہ ایک جن ہے ایک دیو ہے جو مجھے اٹھا لایا ہے

اور آب مجھے واپس نہیں جانے دے رہا کمرے میں قدم رکھتے شاہ کے کانوں میں یہ بات پہنچ چکی تھی

تقریبا چھ بجے وہ گھر واپس آیا جب سے آیت کی طبیعت خراب ہوئی تھی وہ جلدی کر واپس آ جاتا تھا

ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا آیت سے بات نہیں کر رہی تھی

جب وہ گھر واپس آیا تو آیت کیچن میں کچھ کر رہی تھی ساتھ سعد سے باتیں کر رہی تھی

اس کا مطلب تھا کہ اب آیت کا مزید اداس رہنے کا کوئی ارادہ نہ تھا مہراج کو خوشی ہوئی

شکر ہے آیت اپنی پرانی روٹین میں واپس آگئ وہ بھی خوشی خوشی کیچن میں آگیا

ارے واہ بڑے مزے کی خوشبو آرہی ہے کیا بنا ہے

اس نے فورا ڈش کا ڈکن اٹھاتے ہوئے بریانی دیکھی ارے واہ آج تو مزے ہو گئے

مہراج مسکرا کے بولا

آج آیت کسی اجڑی حالت میں نہ تھی

بلکہ کافی اچھے طریقے سے تیار اس کا انتظار کر رہی تھی

آج سارا بیگم دوپہر میں اس کے گھر آئی تھی جو مہراج کی چاچی تھی

آیت ہمیشہ سے ان سے اپنے دل کی ہر بات کہہ دیتی تھی

یہ بات الگ ہے کہ مہراج کے چاچا سے اس کی کبھی تفصیلی بات نہ ہوئی تھی

چاچی نے اسے سمجھایا کہ وہ اپنے اور مہراج کے ساتھ غلط کر رہی ہے

جو ہو چکا ہے اب اسے ٹھیک نہیں کیا جاسکتا لیکن جو کچھ ٹھیک ہے اسے غلط کرنا بھی کوئی عقلمندی نہیں

مہراج جو بات اس سے تین سالوں سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا وہ سارا چاچی کچھ ہی لمحوں میں سمجھا گی

کیونکہ سچ ہے کہ ایک عورت کا درد صرف ایک عورت ہی سمجھ سکتی ہے

اس نے خود سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ مہراج اور سعد کو اور تکلیف نہیں دے گی

اللہ نے اسے اچھا محبت کرنے والا شوہر اور ایک پیارا سا بیٹا عطا کیا ہے

ان کی بے قدری کر کے وہ اللہ کی نظروں میں گنہگار ہو رہی ہے

اور اب وہ مزید ان رشتوں کی نافرمانی نہیں کرے گی

بلکہ مہراج کے ساتھ ایک خوبصورت زندگی گزارے گی

مہراج نیچے آیا تو آیت نے مسکرا کے اس کا استقبال کیا

کیابات ہے بیوی آج تو مسکرا مسکرا کر قتل ہی کر دو گی

مہراج کی بات پر آیت نے مسکرانا بند کیا اور منہ بسور کر کرسی پر بیٹھ گئی

اچھا اچھا سوری یار موڈ ٹھیک کرو نا

کتنے دنوں بعد تمہیں مسکراتے دیکھا ہے

تمہاری مسکراہٹ نے اتنے دنوں کی تھکن اتر دی آیت پھر مسکرائی

غضب ڈھا رہی ہے مہراج میں آیت کی تیاری پر ایک بھرپور نظر ڈالتے ہوئے کہا

میں تو ہر روز غضب ڈھاتی ہوں آیت نے ایک سٹائل سے مہراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

ہاں جی بالکل آپ تو کئی سالوں سے میرے دل پہ بجلیاں گرا رہی ہیں

مہراج نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں پر رکھا

آئی لو یو آیت آئی لو یو ویری مچ پلیز ہمیشہ ایسی ہی رہا کرو

اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے مہراج نے کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا

اور آیت ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر احساس جرم میں گر گئی

آیت کو یہ بات کبھی سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ جب بھی وہ اداس ہوتی ہے وہ مہراج کو تکلیف کیوں دیتی ہے

لیکن اب اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا چاہے کچھ بھی ہوجائے تو اب مہراج کو کوئی تکلیف نہیں دے گی

وہ میں تمہیں بتانا بھول گیا میرا کزن ہے نا اس کی دو دن بعد منگنی ہے

تم چلوگی نا

نہیں مہراج آپکو پتہ تو ہے مجھے زیادہ لوگوں میں گھبراہٹ ہوتی ہے

ہاں آیت مگر گھر کا فنکشن ہے تمہیں چلنا تو پڑے گا نا میں تمہیں جلدی واپس چھوڑ جاؤں گا اور پھر اگلے ہفتے شادی بھی ہے

ٹھیک ہے نا میں شادی میں چلی جاؤں گی آپ پلیز منگنی پہ اکیلے چلے جائیں

آیت زیادہ لوگوں کی موجودگی میں اکثر گھبرا جاتی تھی اس لیے مہراج نے اسے مزید فورس نہ کیا

چلو ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی

کیا بات ہے حاشر کچھ دنوں سے آپ کا موڈ بہت خراب ہے

کچھ دنوں سے حاشر بہت غصے میں رہنے لگا تھا

پہلے تو اس کے غصے سے ڈر کی وجہ سے منت نے اس سے کچھ نہ پوچھا لیکن آج اس کا غصہ کچھ کم لگ رہا تھا

اس لیے اس نے ہمت کر کر حاشر سے پوچھ ہی لیا وہ پریشان کیوں ہے

حاشر منت سے کبھی کچھ نہیں چھپاتا تھا

ہاں مگر وقتی غصے کی وجہ سے منت اس سے کچھ نہ پوچھتی

منت میں نے ایک ہفتہ پہلے اسے بازار میں دیکھا تھا حاشر نے وجہ بتائیں

جس دن ہم شاپنگ پہ گئے تھے کسی آدمی کا ہاتھ پکڑا تھا اس آدمی کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بچہ بھی تھا یقینا وہ بچہ اسی کا تھا

منت کچھ نہیں بولی آج تین سال بعد حاشر نے اس کا ذکر کیا تھا

سیرت کہاں ہے

وہ حنا ہے نہ سیرت کی سہیلی اس کی منگنی ہے دو دن بعد اور ایک ہفتے بعد اس کا نکاح ہماری سیرت سے دو دن پہلے اس کا نکاح ہو گا

بس اسی لئے دونوں بازاروں اور پالروں کے چکر کاٹتے رہی ہیں

منت نے مسکراتے ہوئے بتایا اور سیرت کے نکاح کا سن کر حاشر ایک بار پھر سے جئے اٹھا

کچھ دیر پہلے والا غصہ اور پریشانی اب کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی

تم بھی چل جاتی پالر میرا بھی کچھ فائدہ ہوجاتا حاشر نے اسے اپنی باہوں میں لیتے ہوئے کہا

کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں جس کو متاثر کرناچاہتی ہوں وہ پہلے ہی مجھ سے بہت زیادہ متاثر ہیں

اور انہیں مزید متاثر کرکے میں اپنی جان مشکل میں نہیں ڈال سکتی

اس کی بات سن کر حاشر نے زوردار قہقہ لگایا

اور اس کو باہوں میں لے کر اس کے کندھے سے بال ہٹائے

اس سے پہلے کہ وہ اس پر مزید جھک کر کوئی شرارت کرتا زوردار دروازہ بجا

حاشر منت سے دور ہٹا

آگئی آپ کی زلزلہ بہن منت مسکراتے ہوئے گیٹ کی طرف گئی

وہ ہمیشہ سے دروازہ بہت زور سے بجاتی تھی تاکہ اس کی آمد کا سب کو پتہ چل جائے گا

میں آگئی سیرت نے کسی معصوم چھوٹے سے بچے کی طرح باہیں پھیلا کر اپنے ہی آنے کی خوشی منائی

اس کے پیچھے پیچھے حنا حاشر کو سلام کرکے سیرت کے کمرے میں گھس گئی

ہاں سیرت پرسوں منگنی ہے ہم کل آخری چکر لگائیں گے بازار کا

حنا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

اس کا مطلب ہے ایک اور چکر مر گئے یار سیرت نے بےزار ہوتے ہوئے کہا

ہاں یار تم ہی تو کہہ رہی تھی کہ مہندی کے ڈریس کے میچنگ کھسے لینے ہیں تمہیں

یار کھسے بھی لینے ہیں وہ بازار جانے کا دل بھی نہیں کر رہا سیرت نے منہ بسورتے ہوئے کہا

کل آخری چکر تمہارے کھسے کے نام حنا نے اسے انداز میں کہا کہ سیرت کو لگا کہ حنا نے

اپنی آدھی جائیداد اس کے نام کر دی ہے

بھابھی بھوک لگی ہے سیرت کمرے سے باہر نکلتے کسی بچے کی طرح بھابھی کے کندھے سے

چپکی

ہاں میری گڑیا دو منٹ میں کھانا لگاتی ہوں سیرت نے اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا

آج ایک بار پھر سے حنا اور سیرت بازار میں تھی

سیرت نہ جانے کتنی دیر سے بھوک بھوک کر رہی تھی جس کا حنا کوئی اثر نہیں لے رہی تھی

کیونکہ جس جگہ وہ تھی وہاں سے ہوٹل بہت دور تھا

اس لئے اس کی بھوک بھوک کی گردان کو نظر انداز کرکے وہ اگلی دکان میں گھس گئے

یہ ایک جیولری شاپ تھی حنا کو اپنی بھابھی کے لئے کچھ جیولری لینی تھی

دوکان میں ہر طرح کی جیولری تھی لیکن سیرت کی نظر ایک لاکٹ پہ آکر رکی

جس میں بہت ہی خوبصورتی سے S لکھا گیا تھا

سیرت کو اپنے دل کے بہت قریب لگا لیکن جب اس نے اس لاکٹ کی قیمت پوچھی

تب سیرت کو اندازہ ہو گیا کہ وہ لاکٹ بچوں کے لئے نہیں ہے

یار ہے تو یہ بہت خوبصورت اور بہت مہنگا بھی ہے

کوئی بات نہیں یار ایک لاکٹ ملے نہیں گا تو کیا مر جاؤں گی سیرت نے کسی بڑی بری

عورت کی طرح کہا

لیکن کاش مل جاتا پھر منہ بسور کر ویسے ہی بچوں کی طرح بولی

ایکسکیوز می میڈم شاپ کیپر ان کے پاس آیا

جی انکل سیرت اور حنا دونوں گھڑی ہو گی

کیا آپ دونوں میں سے کسی نے آج بالیاں خریدی ہیں

جی ہاں میری فرینڈ سیرت نے خریدی ہیں حنا نے جواب دیا

میڈم آج ہمارے یہاں ایک قراندازی تھی جو یہ بالیاں خریدے گا اسے ہماری طرف سے

ایک تحفہ دیا جائے گا

کیسا تحفہ سیرت خوشی سے اچھلی

کیونکہ اسے ہمیشہ سے قراندازی میں حصہ لینے کا بہت شوق تھا

بلکہ کہی بار قراندازی میں اس نے حصہ بھی لیا لیکن افسوس کبھی جیت نہیں پائی

میڈم یہ تحفہ آپ کے لیے یہ وہی لاکٹ تھا جسے ابھی پسند کر کے آئی تھی اور مہنگا ہونے کی وجہ سے خرید نہیں سکی تھی

یا اللہ آپ نے میری اتنی جلدی سن لی

وہ خوشی سے پاگل ہوئی جا رہی تھی لیکن اسے یقین نہیں آیا

انکل آپ صرف 16 ہزار کی بالیوں کے بدلے اتنا مہنگا گفٹ دے رہے ہیں

جی بیٹا قراندازی تو قراندازی ہے شاپ کیپر نے بہت پیار کا جواب دیا

تو میں اسے لے لوں لاکٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جی بیٹا یہ آپ کا ہے اب آپ اسے لے سکتی ہیں

سیرت نے فورا اسے لے لیا

اب وہ گھر جا کر یہ سب کچھ بھابھی کو بتانا چاہتی تھی

اس کے بعد سیرت کو اس دکان کی ایک رسید بھی دی گئی

جس پر علانیہ طور پر وہ قراندازی جیتی تھی

ہاں بھائی اب بتاؤ کتنے کا تھا تمہارا لاکٹ جیسے ہی حنا اور سیرت کو دکان

سے باہر نکلیں سالار چلتا ہوا دکاندار کے پاس آیا

کل مہراج اور سالار کے کزن کی منگنی تھی

اس لئے وہ تحفہ میں کچھ خریدنے کے لئے اس دکان میں آیا تھا

تووہی میٹھی آواز اسے اپنے کانوں میں پڑتی محسوس ہوئی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پلٹنا بھول گیا پلکیں جھپکنا بھول گئی تو دل کو دھڑکنا یاد نہ رہا

یہ وہی تھی اس کی محبت اس کی تلاش اس کا سکون تھا

وہ کسی معمولی سی چیز کو حسرت سے دیکھ رہی تھی

سالار کی ہونے والی بیوی اور معمولی معمولی چیزوں کے لیے اتنی پریشان ہو رہی ہے اور یہ تو صرف ایک ذرا سا لاکٹ تھا اپنی محبت کے لیے ساری دنیا خریدنا چاہتا تھا

سالار نے فورا دکاندار سے بات کی اور وہ لاکٹ اس کے لیے خریدا

اور ایک جھوٹی کہانی کے سہارے یہ لاکٹ اس تک پہنچا دیا

سیرت کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

اور یہ وہ پہلی خوشی تھی جو سالار نے اپنی وجہ سے سیرت کے چہرے پر دیکھی تھی

سالار جیولرز شاپ سے نکل کر ان دونوں کے پیچھے آیا

وہ دونوں کسی ہوٹل کے اندر گئی

وہ دونوں ایک ٹیبل پر بیٹھی تھی سالار بھی اس کے قریب والے ٹیبل پر بیٹھ گیا

سالار ابھی تک یقین نہیں کر پا رہا تھا جس لڑکی کو پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے وہ اسے یہاں ملے گی اور وہ اس کی سوچ سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہو گی

تھوڑی دیر میں کھانا کھا کر اب وہ پالر کی طرف جا رہی تھی

ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے ایک آوارہ لڑکا سیرت کے ہاتھ سے ہاتھ ٹچ کرکے کے آگے گیا

سیرت اچانک رک کر غصے سے اس لڑکے کو دیکھنے لگی جو ابھی اس کے پاس سے گزرا

کیا ہوا سیرت حنا نے اسے روکتے ہوئے دیکھا تو پوچھا

حنا اس لڑکے نے مجھے ٹچ کیا

اس کی اتنی ہمت حنا فورن غصے سے سے آگے بڑھی مگر سیرت نے اس کا ہاتھ تھام لیا

چھوڑو نہ دفعہ کرو ایسے لوگوں کے منہ نہیں لگتے وہ حنا کا ہاتھ تھام کا زبردستی اسے لے کر جانے لگی

سیرت نے حنا سے تو اس لڑکے کو بچا لیا لیکن سالار سے نہیں بچا پائی

وہ ابھی تھوڑی سی اگے گی تھی کہ پیچھے سے شور کی آواز آنے لگی کوئی اس لڑکے کو برے طریقے سے پیٹ رہا تھا

وہ دیکھ سیرت جس نے ابھی تجھے ٹچ کیا اس کا برا حال ہو رہا ہے لگتا ہے اس نے کسی اور کے ساتھ بھی یہ حرکت کی ہے تبھی درگت بن رہی ہے اچھا ہے ایسے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے میری طرف سے اور مارو سڑک کے پار کھڑی حنا جوش سے بولی

نہیں حنا اس بےچارے کو درد ہو رہا ہو گا اب سیرت کو یہ بات کون سمجھاتا کہ اس طرح کے لڑکے بیچارے نہیں ہوتے یار مجھے تو اس پر بہت ترس آ رہا ہے مجھ سے دیکھا نہیں جانا چل یہاں سے چلتے ہیں سیرت نے زبردستی حنا کا ہاتھ تھاما اور اپنے ساتھ لے کر جانے لگی

نہیں سیرت ذرا رک مجھے اس آدمی کی بینڈ بجتی دیکھنی ہے

حنا نے اسے روکتے ہوئے کہا

نہیں چل حنا مجھ سے یہ دیکھا نہیں جا رہا پلیز چل نا کوئی ان کو بول کے اسے اس طرح سے نہ مارے

یار سیرت تو اپنے ننھے سے دل کے ساتھ نہ کہیں بھی آیا جایا مت کر

اور اگر غلطی سے آتی ہے تو اپنا دل مضبوط کر لیا کر

سیرت میری جان یہ دنیا ایسی نہیں ہے جیسی دیکھتی ہے تجھے اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہیے

حنا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

تو خود کو جتنا کمزور سمجھے گی دنیا تجھے اتنا ہی کمزور کر دے گی

اور اگر تو خود مضبوط ہو جائے گی تو تجھے کوئی بھی توڑ نہیں پائے گا اب چل یہاں سے چلتے چلتے اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے

اسی پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی آدمی جو ابھی اس لڑکے کو پیٹ رہا تھا

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر حنا کے ساتھ چل دی

سالار کھل کر مسکرایا کیونکہ اس کی محبت میں اتنی شدت تھی کہ

اتنی دور سے بھی سیرت نے اسے محسوس کر لیا

تم میری ہو سیرت بہت جلدی تمہیں پورے حق سے اپنی زندگی میں شامل کر لوں گا

اس کے بعد نہ تو تمہیں کوئی بری نظر سے دیکھ پائے گا اور نہ ہی برے انداز میں کوئی ہاتھ لگائے گا

یہ سوچتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ لڑکا زمین پر پڑا تھا

اور اس کے ہاتھ سے برے طرح سے خون نکل رہا تھا جب

سالار اس کے قریب آیا اس کے اسی ہاتھ پہ اپنا پیر رکھا

اور بہت برے طریقے سے اسے کچھلا

وہ لڑکا درد سے چلا اٹھا

اور اس کی چیخیں سالار کو سکون دے رہی تھی

مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے سارا بیگم سڑھیاں چھڑ رہی تھی جب سالار کی آواز ان کے کانوں میں پڑی

سالار انہیں کبھی خود سے مخاطب نہیں کرتا تھا

لیکن آج سیرت کے لیے اسے یہ بھی کرنا پڑا تھا

جو شاید وہ مر کر بھی نہ کرتا

سلمان سے بات کرنے کے لیے سالاد نے کبھی بھی تہمت نہ باندھی تھی

اسی لیے انہیں اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ ان سے بات نہیں کر رہا

سارا بیگم خاموشی سے سیڑھیاں اتر کر سلمان صاحب کے ساتھ صوفے پہ آ بیٹھی

سالار نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور کچھ ڈھونڈ کر موبائل ٹیبل پر ان کے سامنے رکھ دیا

اس لڑکی کا نام سیرت ہے میڈیکل کالج کے تھرڈ ایئر میں پڑتی ہے

سلمان صاحب نے موبائل اٹھا کر تصویر دیکھی

یہ ایک بہت ہی خوبصورت لڑکی کی تصویر تھی

ہاں بیٹا ٹھیک ہے لیکن یہ سب کچھ تم ہمیں کیوں بتا رہے ہو

کیونکہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ جب مجھے کوئی لڑکی شادی کے لائق لگے گی تب میں آپ کو بتاؤں گا

لیکن بیٹا یہ سلمان سب کچھ بول رہے تھے کہ سالار بولا

بابا مجھے یہ چاہیے

آج 17 سال بعد سالار نے ایک بار پھر سے انہیں بابا کہہ کر پکارا

ورنہ کبھی ڈیڈ کبھی سلمان صاحب اور کبھی مسٹر سلمان کہہ کر پکارتا

بابا میں دو دن بعد ترکی جارہا ہوں میں چاہتا ہوں جب میں واپس آؤں تو یہ صرف میری ہو جائے

سلمان صاحب کچھ نہیں بولے کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی ضدی طبیعت سے واقف تھے

ایسا ہو گا نہ بابا سالار نے امید بھری نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا

ہاں بیٹھا ضرور ہو گا کیوں نہیں ہو گا

بس کل زاویار کے منگنی ہو جائے پھر ہم اس کے گھر جاتے ہیں

کیا خیال ہے سارا بیگم چلوگی نہ میرے ساتھ انھوں نے موبائل سارا بیگم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

سارہ بیگم نے موبائل میں اس تصویر کو دیکھا جس میں ایک بہت ہی معصوم کم عمر سی لڑکی تھی

پھر اس سخت گیر انسان کو دیکھا

جس کی مرضی کے خلاف اگر اس کے گندے کپڑے بھی بیڈ سے اٹھا لیے جائیں

تو آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے

انھیں بے اختیار اس معصوم بچی پر رحم آیا

سلمان بہت کم عمر نہیں لگتی یہ بہت دھیمی آواز میں اعتراض کیا

ارے کیا کم عمر بتا تو رہا ہے میڈیکل کے تیسرے سال میں ہے

سلمان لیکن پھر بھی یہ لڑکی 18 سال کی نہیں لگتی انہوں نے پھر سے بھی اعتراض کیا

سالار سیرت کے معاملے میں کوئی بھی اعتراض نہیں چاہتا تھا

اسی لئے سارا بیگم کی بات پر موڈ آف ہو گیا

18 سال کا اچار ڈالنا ہے آپ نے وہ بدتمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا

لیکن سیرت کے معاملے میں اسے کوئی بھی دخل اندازی ہرگز پسند نہ تھی

نہیں بیٹا میرا وہ مطلب نہیں تھا تم تو ماشاء اللہ 29 سال کی ہوگئی ہے ہو اس کی تو چھوٹی سی

سارہ بولتے بولتے رک گی کیونکہ سالار کی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو چکی تھی

وہ بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کئے بیٹھا تھا

بابا مجھے سیرت چاہیے

سارا بیگم کو مکمل اگنور کر کے وہ سلمان صاحب سے مخاطب ہوا

بیٹا سلمان کچھ کہنا چاہتے تھے

بابا مجھے سیرت چاہیے کسی بھی قیمت پر کسی بھی حال میں

وہ چلاتے ہوئے بولا اور سامنے آئی ہر چیز پر ٹھوکر مار کے وہ باہر نکل گیا

جبکہ سلمان ایک بار پھر سے اپنے بیٹے کی حددرجہ بدتمیزی پر اپنی بیگم سارہ سے شرمندہ تھے

خدا کا شکر ہے کہ آج کی تاریخ میں آپ کی تشریف آوری ہوگی سیرت میڈم

حنا اپنے شرارے سے الجھتی ہوئی سیرت سے ملی

ایک سو ایک بار فون کیا اور ہر بار بھابھی نے اٹھایا

اور انہوں نے بتایا کہ تو حاشر بھائی کے ساتھ گھر سے نکل چکی ہے اور کچھ نہیں یارتو اپنا فون بھی لے لے

ھاں بھائی نے وعدہ کیا ہے کہ اس برتھ ڈے پر وہ مجھے فون لے کر دیں گے

سیرت نے اپنی خوشی حنا کے ساتھ شئیر کی

او بیوقوفوں کی سردارنی اب تجھے اپنے بھائی سے نہیں اپنے میاں سے پیسے نکلوانے ہیں

وہ کیسے سیرت نے حیرت سے کہا

اوہو بیوقوف لڑکی نکاح کے بعد وہ تجھے ایک موبائل بھی نہیں دے گا کیا

حنا نے حیرت سے منہ کھولا

مجھے کیا پتا سیرت نے معصومیت سے جواب دیا

کیاپتہ نہیں سیرت نکاح کے بعد سارے ہی ہزبنڈ اپنی وائف کو موبائل دیتے ہیں

میری بات الگ ہے میرے نکاح کے ساتھ رخصتی بھی تو ہو رہی ہے نہ

مجھے اگر نہیں دے گا تو میں اس سے زبردستی نکلوا لوں گی

لیکن تیری بات الگ ھے

اسی لئے اس سے تجھے گفٹ میں فون دینا تو چاہیے اب دیکھتے ہیں دیتا ہے کہ نہیں

اور اگر نہیں دیا تو سیرت نے پھر پوچھا

تو تم میرے والالےلینا میں نے تو ویسے بھی نیالینا ہے اور ویسے بھی کینیڈا میں جا کے ہنی مو ن کی پکچر بھی تجھے سینڈ کرو گی نہ

ویسے دلھا بھائی کرتے کیا ہے سیرت نے پوچھا

کافی امیر ہے کوئی دوائیوں کی فیکٹری ہے اس کی حنا نے سیرت کو آنکھ مارتے ہوئے بتایا

بیچارے تجھ سے شادی کر کے تو کنگال ہی ہو جائیں گے

حنا کھل کھلا کر ہنسی تو یار ہم لڑکیاں ان لڑکوں سے شادی کرتی ہی کیوں ہیں

کیوں سیرت نے حیرت سے پوچھا

ان لڑکوں کو کنگال کرنے کے لیے

حنا نے پھر سے آنکھ ماری جس پے سیرت بھی کھل کھلا اٹھی

ویسی کیسی لگ رہی ہوں میں حنا نے اپنا عکس آئینے میں دیکھا

بالکل پری جیسی سیرت نے حنا سے چھپکتے ہوئے حنا کے موبائل سے سیلفی لی

پری تو تم لگ رہی ہو میری جان حنا نے سیرت کے لاکٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

یہ تم نے پہن بھی لیا

ہاں تو دیکھنے کے لیے لیا تھا کیا سیرت نے اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے لاکٹ پر انگلی پھیری

بہت خوبصورت لگ رہی ہو ماشاء اللہ ایسا لگتا ہے یہ تمہارے لئے ہی بنایا گیا ہے حنا نے دل سے تعریف کی

تھنکیو سیرت نے مسکراتے ہوئے کہا

آیت جب کمرے میں داخل ہوئی تو مہراج کو فل تیار ہوا دیکھا

اور آج وہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا تھا

ہو تو اس کا مطلب اگر میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی تو اس طرح سے تیار ہوکے جائیں گے

آیت تیوری چراتے ہوئے آگے بڑھی

کیوں میں نے کیا کیا آیت. مہراج کو کچھ سمجھ نہیں آیا

یہ آپ اپنی لک دیکھ رہے ہیں آیت نے اس کی تیاری پر چوٹ کرتے ہوئے کہا

کیوں کیا ہے اس لک کو مہراج کو ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں آیا

مہراج وہ سفید رنگ پر نہ مکھیاں بہت آتی ہیں آیت نے مہراج کے کرتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

آیت نے بہانہ بنایا کیونکہ وہ اسے بتانا نہیں چاہتی تھی اسے بتائےے کہ وہ بہت زیادہ ھنڈسم لگ رہا ہے

آیت اس موسم میں مکھیاں ہوتی ہی نہیں ھیں مہراج یاد دلایا

مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کس موسم میں مکھی ہوتی ہے اور کس موسم میں نہیں جائیں کپڑے چینج کیجیے

کیامطلب ابھی سالار آرہا ہو گا اور تم کہہ رہی ہو چینج کرو

ہاں کہہ رہی ہوں چینج کریں آپ بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے

آیت کے اندر والی جیلس بیوی جاگ چکی تھی جو ہرگز آپ نے اتنے ہینڈسم شوہر اس لک میں کہیں نہیں بیجنے والی تھی

مہراج نے ایک نظر شیشے کی طرف دیکھا پھر حیرت سے آیت کی طرف دیکھا

پھر وجہ سمجھ کر خود ہی مسکرا دیا

سیریسلی آیت

مہراج نے ایت کی طرف دیکھا جو نظریں نیچے کئے کھڑی تھی

ابھی وہ کچھ کہتا کہ سالار کی آمد ہوگی

اسے دیکھتے ہی وہ کمرے سے باہر آئےے

آج تو بہت پیارا لگ رہا ہے تو

سالار نے کھلے دل سے مہراج کی تعریف کی جس پر مہراج نےایت کی طرف دیکھا اور مسکرایا

آیت نظریں چرا گئی

تو بھی بہت پیارے لگ رہے ہو

آئی نو سالار نے ہمیشہ والا جواب دیا

چل چلتے ہیں سالار نے کہا

ہاں تو چل میں اپنے موبائل لے کے آیا

مہراج کے کہنے پر آیت اس کا موبائل لینے کمرے میں آگئی

آیت نے اسے موبائل لا کر دیا جس میں اس نے آیت کا ہاتھ پکڑا

فکر مت کرو بیوی مکھیوں کے بیچ میں جا کر بھی تمہارا ہی شوہر رہوں گا اور اگر کسی مکھی نے زیادہ تنگ کیا نہ تو ماتھے پہ لکھ دوں گا کہ میں شادی شدہ ہوں

مہراج کی بات پر آیت بھی مسکرا دی

حنا دولہا بھائی اور ان کی فیملی باہر آگئے ہیں سیرت نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بتایا

تو نے دیکھا اسے کیسا دکھتا ہے حنا شادی کے شروعات میں بالکل انجان بنی ہوئی تھی اب تجسس سے پوچھنے لگی

میں نیچے نہیں گئی بس اوپر سے ان کو آتے دیکھا تو تجھے بتانے آگئی سیرت کو شاید دلہا دیکھنے سے زیادہ حنا کو بتانے کی جلدی تھی

سیرت تو بھی نہ یہ میرا فون لے کے جا اور اس کی دو تین اچھی سی پکچرز لے کے آ

حنا نے اسے اپنا فون تھماتے ہوئے کہا جو کے سیرت فورا مان گئی

جاتے جاتے وہ ایڑیوں کے بل مڑی حنا تمھیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا نہ

سیرت نے معصومیت سے کہا جس پر حنا کے گال لال ٹماٹر ہوگئے

جو بھی تھا حنا ایک مشرقی لڑکی تھی جس نے ابھی تک اپنے دل میں کسی کو جگہ نہ دی تھی

اس نے کبھی بھی کسی لڑکے کے بارے میں نہیں سوچا تھا

وہ ہمیشہ سے اپنے فیوچر ہسبنڈ کو ہی اپنا سب کچھ مانتی آئی تھی

تو اب جاتی ہے نیچے یا دھکے مار کر بھیجوں حنا نے شرم کو چھپاتے ہوئے غصہ دکھایا

سیرت کھکھلا کر ہنسی

ابھی لے کے آتی ہوں

پیارے سے دولہا بھائی کی پیاری سی پکچرز میں اپنی پیاری سی سہیلی کو اتنے پیار سے دکھاؤں گی کہ میری پیاری سی سہیلی کو میرے پیارے سے دولہا بھائی پیارے لگنے لگیں گے

سیرت شرارت سے کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی

جبکہ حنا شرماتے ہوئے اپنا عکس آئینے میں دیکھنے لگی

تم جو بھی ہو میرے لیے بہت خاص ہو حنا دل ہی دل میں زاویار سے مخاطب اپنے دل کی بات کہہ گئی

آج ایک اندیکھا بندہ حنا کے دل کے سب سے زیادہ قریب تھا

وہ تیز تیز سیڑھیاں اترتی رھی تھی اچانک بری طرح سے کسی سے ٹکرائی

ہاتھ نہ صرف اس کے کرتے میں اٹکا بلکہ اس کا بریسلیٹ اس کے گلے پر زخم کر گیا

سیرت ابھی اپنے ڈریس سنبھال رہی تھی کہ نظر اس کی گردن پر پڑی

جہاں سے خون کی ایک پتلی سے لکیر واضع ہو چکی تھی

یہ یقینا سیرت کے اس طرح جلد بازی میں ہاتھ کھینچنے کی وجہ سے ہوا تھا

آئی ایم سوری مجھے دھیان نہیں تھا اس کی گردن سے خون نکلتا دیکھ کر سیرت کورونا آنے لگا

جس پر مہراج اس معصوم سی لڑکی کو دیکھ کر مسکرایا

اٹس اوکے کوئی بات نہیں میں بھی دھیان میں نہیں تھا غلطی میری ہے

نہیں غلطی آپ کی نہیں یہ میری وجہ سے ہوا ہے آپ کو بہت درد ہو رہا ہو گا سیرت کی آنکھوں میں اچانک پانی آیا

کیونکہ مہراج کو اچھا خاصا گہرا زخم آیا تھا

سیرت تھی ہی ایسی اس سے کسی کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی تھی

لیکن وہ پھر بھی ڈاکٹر بننا چاھتی تھی

مجھے دھیان دینا چاہیے تھا بے دھیانی میں سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ آپ کو لگ گ ئی ی

سیرت بہت شرمندہ تھی

اٹس اوکے سسٹر ہو جاتا ہے مجھے درد نہیں ہو رہا آپ رونا بند کریں

آپ نے مجھے بہن کہا اور میں کتنی بری بہن ہوں کہ بھائی کو پہلی ہی ملاقات میں چھوٹ دے دی

سیرت کو اب ایک نئی بات پر رونا آ رہا تھا جس پر مہراج مسکرائے جا رہا تھا

جی میں نے آپ کو بہن کہا ہے اور میری بہن بلکل بھی بری نہیں ہے بلکہ بہت کیوٹ ہے اور اب آپ کا یہ بھائی آپ کو روتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا سو پلیز رونا بند کریں مہراج کی کوئی بہن نہیں تھی

اس لڑکی کو دیکھتے ہیں اسے بہن کی کمی کا شدت سے احساس ہوا تو اسے اپنی بہن کہ دیا

مہراج اسے بہلانے کے لیے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا جب زاو یار اس کے قریب آ کے کھڑا ہوا

ہائے پیاری بہنا کیسی ہو زاویار نے مسکراتے ہوئے سیرت کو سے پوچھا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اسے دیکھ کر خوشی کے ساتھ حیرت بھی ہوئی

کیوں میں یہاں نہیں آ سکتا تھا زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا ہے خیر ان سے ملو یہ ہیں

میرے کزن مہراج شاہ

زاویار نے مہراج کا تعارف کروایا

میں ان سے مل چکی ہوں بلکہ میں آپ سے کہوں گی کہ آپ ان سے ملیں یہ ہیں میرے

بھائی مہراج شاہ

سیرت نے ابھی تھوڑی دیر بننے والے اس پیارے سے رشتے کو نام دیتے ہوئے کہا

جس پر مہر آج بھی خوش دلی سے مسکرایا

تو آپ نے انہیں اپنی بہن بنا لیا اچھا کیا ویسے بھی آپ کی بیگم بہت خطرناک ہے زاویار نے

آنکھ مارتے ہوئے کہا

جس پر مہراج کھل کر ھنسا

خیر آپ کی سھیلی کیسی ھیں زاوٴ یار نے مطلب کا سوال پوچھا

وہ اپنے کمرے میں ہے یہ اس کا تو گھر ہے سیرت نے بتانا ضروری سمجھا

اور آج اسی کی ہی تو منگنی ہے سیرت نے یہ بتانا اور بھی زیادہ ضروری سمجھا

کیونکہ اب تک وہ جتنی بھی بار زاو یار سے ملی تھی اس نے حنا کے بارے میں ضرور پوچھا تھا

سیرت اس سے کوئی بھی بات کرتی وہ بات کو گھما کر حنا کی طرف لے آتا

یہ آپ کیا کہہ رہی ھیں حنا کی منگنی زاویار نے حیرت سے منہ کھولا

اور اس کا منہ کھلا دیکھ کر مہراج کا منہ بھی کھل گیا

وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے وہ تو مجھ سے محبت کرتی ہے وہ مجھے دھوکا نہیں دے سکتی

کیسے کر سکتی ہے مجھ سے محبت کے وعدے کر کے کہ وہ کسی اور سے منگنی کر رہی

زاویار چہرے پر اداسی پھیلایے آنکھوں میں شرارت لئے پوچھ رہا تھا

جس کو سیرت کے لیے سمجھنا تقریبا ناممکن تھا

دیکھیں زاو یار آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے وہ آپ سے پیار نہیں کرتی

سیرت نے فورا زاویار کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی جس پر مہر آج بھی مسکرایا

کیونکہ وہ زاویار کے شرارت کو سمجھ چکا تھا

آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہیں کہ وہ مجھ سے پیار نہیں کرتی اس نے آپ کو یہ بات نہیں بتائی ہو گی

زاویار کی باتیں اس وقت سیرت کی سمجھ سے بالکل باہر تھی لیکن مہراج سمجھ چکا تھا

جی نہیں وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے اور مجھ سے کوئی بات نہیں چھپاتی وہ کسی لڑکے سے پیار نہیں کرتی

اگر ایسا کچھ ہو گا بھی تو وہ سب سے پہلے مجھے بتائے گی سیرت نے منہ بسورتے ہوئے کہا

بہتر ہو گا کہ آپ اپنی یہ غلط فہمی دور کر دیں وہ اپنی منگنی سے بہت خوش ہے

وہ لڑکی جو کالج میں بالکل بولتی بھی نہیں تھی آج اپنی دوست کی وکالت کر رہی تھی

اور خبردار جو آپ نے اس کی منگنی میں کچھ بھی گڑ بڑ کرنے کی کوشش کی وہ اپنی شادی سے بہت خوش ہے

یہ سن کر زاویار کے سارے اندشے دور ہو گے جو اس کی بہن دریا نے اس کے دل میں ڈالے تھے

کہ حنا کی شادی زبردستی کی جا رہی ہے اور وہ اس شادی سے خوش نہیں ہے

اللہ کا شکر ہے سالی بہنا تم نے میرے سارے اندشے دور کر دیئے

سالی بہنا سیرت نے حیرت سے منہ کھولا

کیوں کے زاویار جب بھی اس سے ملتا تھا بہنا کہہ کر پکارتا تھا اور آج اس نے سالی کا اضافہ کر دیا تھا

جی ہاں سالی بہنا آپ کی پیاری دوست کی منگنی آج آپ کے اس پیارے بھائی کے ساتھ ہے

کیا سیرت خوشی اور حیرت سے اچھلی جس پر زاویار اور مہراج کا قہقہہ بے ساختہ تھا

سیرت کا منہ حیرت سے کھل گیا میں ابھی حنا کو بتا کے آتی ہوں

ابھی زاویار اس کو روک کر کچھ اور کہتا کہ وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر بھاگ گئی

مہراج آپ منگنی انجوائے کریں نا مجھے کیوں بار بار فون کر رہے ہیں یہ مہراج کی کوئی دسویں کال تھی

یار میں تمہیں بہت زیادہ مس کر رہا ہوں یہاں بہت سارے کپلز جو ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے ہیں

اور ایک میں ہوں تمہارے نہ انے کا ماتم منا رہا ہوں

اور دوسری بات یہاں پر ایک سے ایک حسین لڑکی ہے

جن سے بات کرنا تو دور تم نے دیکھنے تک کو منع کر دیا ہے

مہراج میرے ساتھ اس طرح سے بات نہ کریں ورنہ میں ابھی آپ کو واپس بلا لوں گی آیت نے دھمکی دی

پلیز بلا لو نا مہراج نے آہ بھر کر کہا یار بہت بورنگ پارٹی ہے مہراج نے بتایا

سالار بھائی کہاں ہیں آیت نے پوچھا کیوں کہ وہ سالار کی کمپنی میں کبھی بور نہیں ہوتا

یار سالار کے پیچھے کچھ لڑکیاں پڑ گئی ہیں وہ اپنی گاڑی میں جاکر بیٹھا ہوا ہے

کیا سالار بھائی کے پیچھے لڑکیاں پڑی ہیں اور وہ چھپ کر گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں

آیت نے حیرت سے کہا

ہاں یار اسے جب سے محبت ہوئی ہے وہ کسی لڑکی کی طرف دیکھتا تک نہیں ہے

وہ تو بس اسی لڑکی کے بارے میں سوچتا رہتا ہے نجانے کون ہے

وہ خوش قسمت لڑکی جس نے سالار جیسے بندے کو بدل دیا

اور آج تو دریا بھی آئی ہوئی سالار مر جائے لیکن کبھی اس کے سامنے نہ آئے مہراج نے

سالار کے چھپنے کی دوسری وجہ بھی بتا دی

در یا اور زاویار ان کی پھوپھو کے بچے تھے دریا بچپن سے ہی سالار سے محبت کرتی تھی

لیکن سالار کو بالکل پسند نہ تھی عجیب سی چڑ تھی اس لڑکی سے اسے

حالانکے سالار خود بھی ایک فلرٹ انسان تھا لیکن دریا کی بے باکی سے اسے نفرت تھی

سالار آپ یہاں ہیں میں ہر جگہ آپ کو ڈھونڈ رہی ہوں مجھ سے چھپ کر بیٹھے تھے دریا نے

آخر سالار کو ڈھونڈ ہی لیا

کیسی ہو دریا سالار نے اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے پوچھا

آپ کے عشق میں پاگل دریا نے بے باکی سے کہا

جس پر سالار کی پیشانی کی رگیں سامنے ابھر آئیں

تمہیں پتا ہے دریا میں عمر میں تم سے پانچ سال بڑا ہوں اسی لئے

جب بھی مجھ سے ملو تو عزت سے بھائی کہہ کر نکل جاؤ

سالار نے اسے شرم دلانے کی ایک ناکام کوشش کی

ٹھیک ہے سالار اپنے سے بڑے لوگوں کی عزت کی جاتی ہے میں مانتی ہوں لیکن ہر کسی کو بھائی نہیں بنایا جاتا دریاسالار کی سوچ سے زیادہ ڈھیٹ تھی

اور اس کو شرم دلانا آسان کام نہ تھا

بکواس بند کرو دریا اگر یہ ساری باتیں تمہارے بابا کو پتہ چل جائے وہ تمیں کھڑے کھڑے شوٹ کر دیں

سالار نے غصے سے سامنے کھڑی خوبصورت مگر بے باک لڑکی کو دیکھا

میں تو پہلے ہی آپ کے پیار میں مکمل مر چکی ہوں ایک بار اور سہی

دریا تم میری اکلوتی پھوپھو کی اکلوتی بیٹی ہو

اور میں تمہیں ان لڑکیوں میں ہرگز شامل نہیں کرنا چاہتا جن کے ساتھ میں ایک ہفتے سے زیادہ وقت نہیں گزرتا

اور جہاں تک بات ہے شادی کی تو ایک بات کان کھول کر سن لو کم از کم میں تم سے شادی نہیں کرنے والا

سالار نے"" تم ""پر زور دیتے ہوئے کہا

اور ویسے بھی میں اپنے لئے لڑکی تلاش کر چکا ہوں اس لیے تم کسی اور کو ڈھونڈو

پہلی تو دریا کو سالار کی باتوں پر غصہ آ رہا تھا جب سالار نے یہ کہا کہ وہ کسی اور کو ڈھونڈ چکا ہے

تو دریا غصے سے چلا اٹھی کون ہے وہ چڑیل میں اس کا منہ توڑ دوں گی

جان سے مار دوں گی اسے دریا غصے سے دھاڑتے ہوئے بولی

وہ کوئی چڑیل نہیں بلکہ ایک بہت ہی خوبصورت پری ہے اور اس کو نقصان پہنچانے کے بارے میں اگر تم نے سوچا بھی تو میں تمہارا نام صفحہ ہستی سے مٹا دوں گا

سالار اس سے تیز آواز میں دھاڑتے ہوئے وہاں سے نکل گیا

سالار نے آج تک دریا سے اس لہجے میں بات نہ کی تھی سالار کا غصہ دیکھ کر دریا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

کسی ایک لڑکی کے لئے سالار کا اتنا فکرمند ہونا دریا کو ہضم نہ ہوا

کون سا زاویار وہی جو ہر وقت میرے بارے میں پوچھتا رہتا تھا تجھ سے حنا نے سوچتے ہوئے کہا

اس نے اپنا کام کر دکھایا مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ تمہارے بارے میں اس لئے مجھ سے پوچھتا تھا سیرت نے کہا

یار اس کی تو میں نے بے عزتی کر دی تھی کہیں اسی کا بدلہ لینے کے لیے تو مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا

میرا مطلب ہے ناولز میں ہیرو ہیروئن سے بدلہ لینے کے لیے شادی کر لیتا ہے حنانے فکر مندی سے کہا

لیکن ناولز میں تو ہیرو کو اینڈ پہ ہیروئن سے پیار ہوجاتا ہے نہ سیرت نے سوچتے ہوئے کہا

لیکن اس سے پہلے وہ سے بہت ناراض رہتا ہے اور اس پر بہت ظلم کرتا ہے حنانے فکر مندی سے کہا

اوہوحنا اب بس کر یہ کوئی ناول نہیں ہے اور نہ تو کوئی ہیروئن

زاویار بہت اچھا انسان ہے اور ویسے بھی تو اللہ میاں تجھ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں وہ تیرے ساتھ کبھی کچھ غلط کر ہی نہیں سکتے سیرت نے حنا کی کہیں بار کہی ہوئی بات دہرائی

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ پہلی ہی نظر میں میرا دیوانہ ہو گیا ہو اور اب میں ھوں بھی تو اتنی خوبصورت کہ کوئی بھی مجھ سے پیار کر بیٹھے

حنا نے ایک ادا سے کہا

جس پر سیرت نے بڑی معصومیت سے حنا کی ہاں میں ہاں ملائی

وہ نیچے آئی تو اچانک کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اسے تنہائی میں ایک جگہ لے گیا

اچانک ہونے والے اس حملے کے لیے وہ تیار نہ تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے

یہ کیا کر رہی ہو تم کبھی ادھر جا رہی ہو کبھی ادھر جا رہی ہو آخر اتناخوبصورت لگنے کی کیا تک بنتی ہےمجھے ہرگز پسند نہیں ہے کہ میرے ہونے والی بیوی اس طرح سے سج سنور کر دوسروں کی توجہ کا مرکز بنے

سالار بولے جا رہا تھا لیکن سیرت حیرانگی سے اسے دیکھے جا رہی تھی

اور یہ اتنی ڈارک لپسٹک تم نے کیوں لگائی ہے اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی سالار نے اپنے آنگوٹھے کی مدد سے اس کی لپسٹک مٹا دی

سالار کی اس جرات سیرت کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

اور یہ دوپٹہ اس نے اس کے گلے میں ڈالے دوپٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

سیرت پریشانی سے اپنے دوپٹے کی طرف دیکھنے لگی جس کی سیفٹی پن سالار کھولے جا رہا تھا

دوپٹہ ہمیشہ سر پہ اچھا لگتا ہے میری جان گلے میں تو پٹہ بھی ہوتا ہے

سالار نے اس کا دوپٹہ سر ڈالتے ہوئے کہا

پھر سالار کی نظر اس کے لاکٹ پہ گئی جو شاہد اسی کے لیے بنایا گیا تھا

بہت خوبصورت لگ رہی ہو میری جان لیکن تمہیں اس طرح سے دیکھنے کا حق صرف میرا ہے یہ سب کچھ تم میرے بیڈروم میں آکر کرنا

سیرت کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ آدمی کون ہے اور اس سے اس طرح سے بات کیوں کر رہا ہے پھر ہمت کرکے بولی

آپ .....کون..... ہیں الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے

آئی ایم یور فیوچر ہسبنڈ ہنڈسم ہوں نا مگر صرف تمہارا ہوں

میں اپنے آپ کو صرف تمہارا سوچ کے آپ نے اپنا خیال رکھنے لگا ہوں

آج سے تم بھی اپنے آپ کو میرا سوچ کر اپنا خیال رکھو گی

سالار کی بات سن کر سیرت کو جھٹکا لگا کیونکہ یہ آدمی حارث تو ہرگز نہیں تھا

سالارنے سیرت کا ہاتھ تھاما اور اس کے ہاتھ کی تیسری انگلی سے حارث کے نام کی انگوٹھی اتار کر اس کے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ دی

اس کے ہاتھ کی تیسری انگلی کوسالار نے اپنے منہ میں ڈالا سالار کی اس جرات پر سیرت کانپ کر رہ گئی

اپنا ہاتھ سے سالارکے ہاتھ سے چھڑانے کی کوشش کی جسے سالار نے ناکام بنادیا

پھر اپنی جیب سے ایک انگوٹھی نکال کر سیرت کی انگلی میں پہنائی

سیرت کے اندر تکلیف کی ایک لہر اٹھی کیونکہ انگوٹھی اس کو بہت تنگ تھی

لیکن پھر بھی وہ اس کی انگلی پر چڑھ چکی تھی

یہ انگوٹھی تمہارے ہاتھ سے کبھی الگ نہیں ہوگی

اور آج سے تم میری ہو اس بات کو اچھے طریقے سے سمجھ کر اپنے آپ کو میرے لئے تیار کرلو

سالار نے سیرت کی پیشانی پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی اور وہاں سے چلا گیا جبکہ سیرت کتنی ہی دیر اسی حالت میں کھڑی رہی

سیرت نہ جانے کتنی ہی دیر سالار کے بارے میں سوچتی رہی وہ سب کچھ حنا کو بتانا چاہتی تھی لیکن آج نہیں

وہ جانتی تھی یہ سب کچھ سن کر حنا پریشان ہو جائے گی اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ حنا آج پریشان ہو

اسی لیے وہ فی الحال حنا کو کچھ بھی بتانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی

لیکن پھر وہ سوچنے لگی کہ اس آدمی نے اسے یہ ساری باتیں کیوں کہیں ہو سکتا ہے یہ اس کو کوئی غلط فہمی ہو

یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ کسی اور کو سمجھ کر اس سے یہ ساری باتیں کہہ گیا ہو

سیرت نے تو آج سے پہلے اس آدمی کو دیکھا تک نہیں تھا اگر دیکھا بھی تھا تو اسے یاد نہیں تھا

لیکن پھر اس کی نظر انگوٹھی پر پڑی جس کو نہ جانے کتنی ہی بار اترنے کی کوشش کر چکی تھی لیکن یہ انگوٹھی بھی شاید اس شخص کی طرح بہت ڈھیٹ تھی

جو اترنے کا نام نہیں لے رہی تھی

اسے بار بار شک ہورہا تھا کہ کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے

لیکن بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی اسے کوئی نہ ملا

نہ جانے کیوں اس سے اس شخص سے ڈر لگنے لگا

اور اسی ڈر کی وجہ سے اسے رونا آ رہا تھا

اپنی ہی سوچ میں وہ پریشان کھڑی تھی جب مہراج نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

اس نے مڑ کر مہراج کو دیکھا تو نظر اس کی گردن پر گئی جہاں پر بینڈیج ہوا تھا

آپ کو پتہ ہے بھائی آج آپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں اسی لئے آپ کو کسی کی نظر لگ گئی ہے آپ کو سفید کپڑے نہیں پہننا چاہیے تھے

سیرت نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ حاشر کے علاوہ کسی اور کو اس طرح سے مخاطب کرکے بلائے گئی

اس کے بات پر مہراج نے قہقہہ لگایا تم ٹھیک کہہ رہی ہو تمہاری بھابھی نے بھی مجھے منع کیا تھا لیکن میں نے نہیں مانا

اسی لئے تو کہتے ہیں کہ بیویوں کی ساری باتیں ماننی چاہیے اس نے مسکراتے ہوئے کہا

مہراج سے باتوں میں لگ کر وہ تھوڑی دیر پہلے والے اس شخص کو مکمل بھول چکی تھی

لیکن کوئی تھا جو اسے مہراج کے ساتھ اس طرح سے باتوں میں لگے بہت غور سے دیکھ رہا تھا

لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ مہراج کو اتنے اچھے طریقے سے جانتی کیسے ہے

کمرے میں قدم رکھتے شاہ نے یہ ساری باتیں سن لی تھی

شاہ کو دیکھ کر وہ عورت کھڑی ہو گی

شاہ سائیں میں بی بی جی کو کھلانے کے لیے آئی تھی اس نے فروٹس کی ٹوکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ہاں ٹھیک ہے تم جاؤ یہاں سے

شاہ نے کہا وہ عورت باہر نکل گئی

تو کیا کہہ رہی تھی تم میں کوئی جن ہوں دیو ہو جو تمہیں اٹھا لایا ہوں

آب شاہ اس کی طرف بڑھنے لگا

شاہ کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ چارپائی سے اٹھ گئی

اگر میں جن یا دیو ہوں پھر تو کوئی شہزادہ بھی ضرور آئے گا اس پری کو اپنے ساتھ لے کے جانے کے لیے افسوس شاہ کوئی شہزادہ آنے ہی نہیں دے گا

اگر کوئی آہی گیا تو اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے وہ حویلی کے کتوں کے آگے پھینکے گا

کیونکہ اس کہانی کا شہزادہ شاہ خود بننا چاہتا ہے جو تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے

نہیں عشق جنوں دیوانگی یا شاید اس سے بھی اوپر شاہ تمہیں لے کر بہت آگے بڑھ چکا ہے اب اگر کوئی تمہیں شاہ سے دور کرے گا تو شاہ اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا

شاہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہا تھا جب کہ وہ لڑکی بس روئے جا رہی تھی

شاہ نے بے اختیار اسے چھونے کی کوشش کی

وہ پیچھے ہٹی

کیونکہ تم کوئی عام لڑکی نہیں ہو بلکہ شاہ کی محبت ہو

مجھے جانے دیں میں قسم کھاتی ہوں میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی شاہ کی بات کو مکمل اگنور کر کے پھر بولی

آپ مجھے گھر چھوڑ آئے ہم پولیس کے پاس بھی نہیں جائیں گے اسے لگا تھا شاید شاہ پولیس کے نام سے ڈر جائے گا لیکن پولیس کی بات پہ شاہ نے بے اختیار قہقہ لگایا

میری جان یہاں کی پولیس بھی شاہ کے ٹکروں پہ ناچتی ہے

سو پولیس والوں کو تم ایک سائیڈ پر رکھ کر صرف اپنی اور میری بات کرو

میرے گھر والے مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے پلیز مجھے جانے دیں یہاں سے وہ پھر سے رونے لگی

جبکہ شاہ کی نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

اتنے دنوں سے میں تمہارا چہرہ دیکھ رہا ہوں لیکن آج تک مجھے تمہارا یہ

خوصورت تل نظر کیوں نہیں آیا

شاہ نے اس کے اوپری ہونٹ پہ نکتہ نما تل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اب سمجھ میں آیا تم اتنی خوبصورت ہو یہ تل تمہاری حفاظت کے لئے لگایا گیا ہے تاکہ تمہیں کسی کی نظر نہ لگ جائے

شاہ نے اپنے پاس سے ہی اپنی بات کی وضاحت کی

شاہ نے اپنے انگوٹھے کی مدد سے اس تل کو چھونا چاہا اس سے پہلے اسکا ہاتھ اس کے چہرے کی طرف جاتا اسکا زوردار طماچہ شاہ کے گال پڑا

جو اس نے اپنی ساری قوت جمع کر کے مارا تھا

شاہ غصے سے اس کی طرف بڑھا

میں اس سے زیادہ زور سے مار سکتی تھی لیکن آپ کے برے ہونے کا لحاظ کر گی اسے جلدی ہی احساس ہوگیا کہ اس کا طماچہ اتنا بھی زور دار نہ تھا

جس پر غصے سے آگے بڑتے شاہ نے بے اختیار قہقہہ لگایا

میری جان تمہارا اتنا ہی احسان کافی ہے کہ تم نے خود مجھے چھوا ہے

ہاں لیکن اگر تم مجھے اس سے زیادہ زور سے مارنا چاہتی ہو تو اپنے ہاتھوں کو تکلیف دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

شاہ فروٹس کی ٹوکری میں رکھی گئی چھری کو اٹھا کر لایا

اور اس کا ہاتھ تھام کر اس کے ہاتھ میں چھری رکھ دی

اب اگر تمہارا مجھے مارنے کا دل کرے تو اپنے ہاتھوں کو تکلیف مت دینا

اس نے چھری مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام لی

میں... س..چ میں ..مارد وں.. گی وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی

ہاں تمہاری ہمت سے باخوبی واقف ہوں میں

میں,, سچ .... کہہ رہی ہوں ..میں مار,, دوں گی وہ پھر سے اسے یقین دلانے کے لئے بولی

یہ آدمی پہلے ہی تمہارے پیار میں مارا پڑا ہے اور کتنی بار ماروں گی

شاہ یہ کہہ کر موڑا اور اپنے موبائل پر آنے والی کال سننے لگا

جب شاہ کو اپنے کندھے پر کوئی چیز چبھتی ہوئی محسوس ہوئی

یہ وہی چھری تھی جو یقینا آدھی شاہ کے کندھے کے اندر جا چکی تھی

شاہ بے یقینی سے اسے دیکھا جو سسکیاں روکے رونے میں مصروف تھی

خون دیکھ کر اس کے رونے میں مزید شدت آئی

ایم سوری میں یہ نہیں چاہتی تھی وہ بے اختیار معافی مانگنے لگی

معاف کر دیجئے وہ ایک ایک قدم پیچھے بڑھانے لگی

میں نے کہا تھا میں مار دوں گی آپ نہیں مانے وہ رندی ہوئی آواز میں بولی

دیکھا اب لگی نہ وہ یہ سب کہتے شاہ کو معصومیت کی ایک تصویر لگ رہی تھی

معاف کر دیجئے مجھے میں آپ کو مارنا نہیں چاہتی تھی لیکن آپ مجھے جانے نہیں دے رہے

شاہ کے چار نوکر کمرے کے باہر شاہ کا انتظار کر رہے تھے اسے اس حالت میں دیکھ کر اندر آ گئے

شاہ سائیں آپ کو کیا ہو گیا مزمل فورن شاہ کی طرف بڑا جبکہ سب لوگوں کو اس کی طرف متوجہ دیکھ کر وہ کمرے سے باہر نکلے لگی

اگلے ہی پل چاروں میں سے کسی ایک نے اس کا ہاتھ تھام لیا

لیکن شاہ کی بگڑتی حالت دیکھ کر ہاتھ چھوڑ کر وہ بھی شاہ کی طرف متوجہ ہوا

اپنے آپ کو آزاد پا کر وہ کمرے سے باہر بھاگ گئی

سب کا دھیان شاہ کی طرف لگ گیا

طارق نے شاہ کو تھامنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے شاہ نے اس کا بازو دبوچ لیا تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی ہاتھ کیسے لگایا تم نے اس سے شاہ نے غصے سے کہا

شاہ سائیں وہ بھاگ رہی تھی طارق سمجھ چکا تھا کہ شاہ کس لیے غصہ کر رہا ہے

طارق کچھ اور کہتا کہ شاہ نے اپنے کندھے سے چھری نکالی اور بے دردی سے طارق کی کلائی پر چار پانچ بار چلا دی

طارق درد سے چلا اٹھا

اگر تم میرے وفادار ملازم نہ ہوتے طارق تو میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا

شاہ اسے دور پھینک کر کمرے سے باہر نکلا

شاہ کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ

اس کے کندھے پر چوٹ لگی ہے اور اس کے سارے کپڑے خون سے لت پت ہیں

مزمل شاہ کے پیچھے دوڑا لیکن اس سے پہلے شاہ گاڑی لے گیا

وہ بارش میں وہ بھاگ رہی تھی

وہ پوری طرح بھیگ چکی تھی اسے کسی بھی حالت میں شاہ کی پہنچ سے دور نکلنا تھااس کی سانس بری طرح سے پھول چکی تھی

بھاگتے بھاگتے اس کے قریب سے تیز رفتار سے ایک گاڑی نکلی اور اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی

فرنٹ ڈور کھول کر شاہ گاڑی سے باہر نکلا

اور اس کے قریب آ کر اس کا بازو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اسے گاڑی میں بٹھایا

اب بھاگنا بند کرو آنا تو آخر تمہیں میرے پاس ہی ہے

گاڑی کا دروازہ بند کرکے شاہ اپنی طرف آیا اور فل سپیڈ میں گاڑی آگے برادی

پلیز مجھے جانے دیں مجھے میرے گھر جانا ہے میرے گھر والے مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی

لیکن کون تھا وہاں جو اس کے رونے کی پرواہ کرتا

اسے اس کے اپنوں سے ملا تا

شاہ تو چپ چاپ بے حس بنا اپنی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

تین دن کے بعد آج وہ پھر وہیں پر تھی جہاں سے تین دن پہلے رات کے اندھیرے میں وہ بھاگی تھی گاڑی رک گئ

وہ اس کا ہاتھ تھام کر گھسیٹتے ہوئے حویلی کے اندر لے گیا

لا کر اسے بیڈ پر پٹکا

بہت شوق ہے تمیں بھاگنے کا بس بھاگ لیا جتنا بھاگ سکتی تھی تم

اب تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی کیونکہ اب شاہ تمہں یہاں سے کہیں جانے ہی نہیں دے گا

ایک بات کان کھول کر سن لو اور سمجھ لو

اب سے تم صرف شاہ کو سوچوں گی صرف شاہ کو چاہوں گی ائی بات سمجھ میں

کہ اب سے تم صرف شاہ کی ملکیت ہو

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے سے وارن کرتا ہوے بیڈ پر پٹک کر کمرے سے باہر نکل گیا

ایک بار پھر سے رونا اس کا مقدر بن گیا

شاہ سائیں یہ ڈاکٹر صاحب ہیں آپ کے علاج کیلئے آئے ہیں یہاں مزمل نے بتایا

شاہ مزمل کی طرف بڑھا اور اس سے فرسٹ ایڈ باکس لیا

اور پھر اسی کمرے میں آگیا

اسے پھر سے اس کمرے میں دیکھ کر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

بیٹھی رہو میری جان تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس نے اس کا ہاتھ تھام کے بٹھایا

ابھی کچھ دیر پہلے جو شاہ کمرے سے غصے سے باہر نکلا تھا

یہ آدمی اس آدمی سے بالکل الگ تھا شاہ نے اسے محبت سے بیڈ پر بٹھایا

اور خود زمین پر بیٹھ کے اس کے پیر کا زخم دیکھنے لگا

جو شاید بھاگنے کی وجہ سے اسے لگا تھا

لیکن وہ سمجھ نہیں پائی کہ اتنے غصے میں وہ اسے وہاں سے یہاں حویلی میں لے کر آیا تھا.

یہ زخم آخر اس نے کب اس کے پیر پے دیکھا تھا

جبکہ جو زخم اس نے شاہ کے کندھے پر دیا تھا وہ اس کے زخم سے کہیں زیادہ گہرا تھا

لیکن شاہ کو اس زخم کی پرواہ نہ تھی

اس نے کن آنکھوں سے اس کے کندھے کی طرف دیکھا جہاں سے شاید ابھی بھی خون بہہ رہا تھا

کیونکہ شاہ کا کرتا پوری طرح سے خون میں لت پت ہو چکا تھا

شاہ بہت احتیاط سے اس کے پیر پر پٹی بندھی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا

اب تم آرام کرو اور اب رونا مت

یہ کہہ کر اس کا گال تھپتھپا کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا

جبکہ ایک بار پھر سے وہ اپنی بے بسی پر رونے لگی

.

آج شام سے ہی بارش ہورہی تھی اور منت بارش کی دیوانی تھی

اسے بارش میں بھیگنے کا حد سے زیادہ شوق تھا

پہلے تو حاشر بھی اس کا یہ شوق پورا کرنے میں اس کا خوب ساتھ دیتا

لیکن جب حاشر کا لہجہ سخت ہوا تو منت نے اس سے اپنی باتیں کہنا چھوڑ دیا

نہ تو وہ فرمائشیں کرتی تھی اور نہ ہی وہ ضدی تھی

وہ حاشر سے بے انتہا محبت کرتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی کوئی بھی بات کبھی بھی

حاشر کو تکلیف دے

وہ حاشر کی خوشی میں خوش رہتی تھی

منت جب سارا کام ختم کر کے کمرے میں آئی تو

حاشر گھوڑے بیچے سو رہا تھا

منت منہ بسور کر رہ گئی

کیونکہ بارش منت کی کمزوری تھی اور

اکیلے اس وقت چھت پہ جانے سے اسے ڈر لگ رہا تھا

اورسیرت بھی صبح صبح ہی سو گئی تھی

کیوں‌کہ آج حنا کا نکاح ہوا تھا

جس وجہ سے وہ سارا دن حنا کے گھر پر رہیں اور کافی تھک گی اس لیے منت نے اسے ڈسٹرب نہیں کیا اور

ویسے بھی وہ بارش اور بجلی چمکنے سے ڈرتی تھی

اس نے دو تین بار حاشر کو آواز دی

لیکن کیوئی جواب نہ ملا سو وہ بھی لیٹ گ ئی اس پیارے سے موسم میں نیند تو آنی نھیں تھی

رات ایک بج گیا منت کو نیند نہ آئی

حاشر ایک اور کوشش ____ حاشر نے شاید نہ اٹھنے کی قسم کھا رکھی تھی

حاشر_____ اس بار بہت لاڈ سے اس کے کندھے پر سر رکھ کر بولی

جی میری جان__ حاشر سیدھا ہوا اور محبت سے اس کا سر اپنے سینے پر رکھا

وہ ابھی تک نیند میں تھا حاشر کی یہ عادت بہت پرانی تھی وہ نیند میں بھی منت کو بہت محبت سے پکارتا تھا

حاشر اٹھ جائیں نہ پلیز

منت نے حاشر کی شرٹ کو مٹھی میں لیتے ہوئے ہلکا سا جھنجوڑا

جی جان اٹھ گیا اس نے محبت سے اس کی طرف دیکھتے ہو گا

صبح ہو گی کیا حاشر نے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

نہیں منت نے مسکراتے ہوئے بتایا

پھر کیوں جگایا طبیعت ٹھیک ہے نہ تمہاری حاشر کو اس کی فکر لگ گئی

ہاں میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے منت نے مسکراتے ہوئے بتایا

تو پھر حاشر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

حاشر باہر بارش ہو رہی ہے منت ایکسائٹمنٹ میں بولی

پہلی بار ہو رہی ہے حاشر اسی کے انداز میں بولا

نہیں پہلی بار تو نہیں ہو رہی لیکن بہت دنوں کے بعد ہو رہی ہے اور وہ بھی رات کو اسی لیے میں نے آپ کو جگایا

منت سو جاؤ _____

حاشر نے منت کی بات کاٹتے ہوئے نرمی سے اس کا گال تھپتھپایا

حاشر صرف آدھا گھنٹہ ہم جلدی واپس آجائیں گے پھر میں آپ کو بالکل ڈسٹرب نہیں کروں گی

منت سو جاؤ شاباش حاشر نے پھر اس کی بات کاٹی

اس کے بعد منت کچھ نہیں بولی بس منہ بسور کر دوسری طرف منہ کیے لیٹ گئی

منت کبھی بھی حاشر سے روٹھتی نہیں تھی اور نہ ہی دوسری طرف کروٹ لے کے سوتی تھی

حاشر کو لگا کہ شاید آج ہو اس سے ناراض ہو گئی ہے

اسی سوچ کو لے کر حاشر کو عجیب سی بے چینی محسوس ہوئی

منت _____حاشر نے پکارا

سو جائیں؟حاشر اب میں آپکو ڈسٹرب نہیں کروں گی

منت نے اسی طرح لیٹے لیٹے جواب دیا

صرف 20 منٹ منت اس سے اوپر ایک سیکنڈ بھی نہیں یہ کہ کر وہ رکا نہیں بلکہ کمرے سے باہر نکل گیا

منت فورا بستر سے نکلی اور حاشر کے پیچھے بھاگی کہیں وہ اپنا ارادہ بدل ہی دے

اس چھت پہ صرف ایک ہی کمرہ تھا

حاشر وہی کمرے کی ایک کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ منت بارش میں چلی گئی

اور اس کچھ ہی سیکنڈ میں بارش منت کو پوری طرح بھیگا گ ئی ی

حاشر خمارآلود منت کے بھیگے وجود کو دیکھنے لگا

وہ بارش میں کھیلتی کوئی ننھی سی بچی لگ رہی تھی

جب حاشر کے ساتھ اس کی شادی ہوئی تب اس کی عمر کھیلنے کودنے والی ہی تھی

حاشر کو یہی لگتا تھا کہ اسکے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے پہلے اس کو پالنا پڑے گا
لیکن پھر حاشر کو بہت جلدی احساس ہوگیا کہ وہ کوئی نہ سمجھ نہیں بچی جیسی نہیں ہے
بلکہ وہ ایک مکمل شریک حیات ہے جس کے ساتھ حاشر اپنی ہر بات شیئر کر سکتا ہے
بھگتے ہوئے منت کو احساس ہی نہ ہوا کہ کب حاشر اس کے پاس آیا اسے کھینچ کے اپنے مزید قریب کر لیا
مجھے دیوانہ کرنے لائی ہوں اپنے ساتھ حاشر نے منت کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے کہا
میں تو خود بارش کی دیوانی ہو ں آپ کو کیا دیوانا کروں گی
منت سیدھا ہو کے اس کے کاندھوں پہ اپنے ہاتھ رکھے
اچھا تو تم بارش کی دیوانی ہو اور مجھے لگا کہ تم میری دیوانی ہو
حاشر نے شرارت سے کہتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اسکی تھوڑی کو اونچا کیا
اور اس کے نازک پنکھڑیوں جیسے لبوں پر اپنےلب رکھے خود کو سیراب کیا
اس کی گردن کے حسین تل کو اپنے لبوں سے چھوا
اور اس کے حسین سراپے میں کھونے لگا
اچانک بادل گرجے اور زور دار چیخ کی آواز سنائی دی

وہ ہوش کی دنیا میں آئے

___"سیرت"___

دونوں بے ساختہ بولے

اور نیچے کی طرف بھاگے

دونوں بھاگتے ہوئے سیرت کے کمرے میں آئے سیرت کسی معصوم سے چھوٹے بچے کی طرح اپنی الماری کے پیچھے بنی تھوڑی سی جگہ پر ڈر کے بیٹھی تھی

سیرت میری جان کیا ہوا حاشر دوڑتے ہوئے اس کے قریب آیا

بھائی مجھے آگ لگ جائے گی بجلی کڑک رہی ہے وہ ڈری ہوئی تھی

میں جل جاؤں گی آگ لگ جائے گی

نہیں میرا بچہ کوئی آگ نہیں لگی

کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نہ ہ تمہارے ساتھ حاشر نے اسے اپنے سینے سے لگایا

بھائی بارش بجلی آگ_____

میں جل جاؤنگی___ میں مر جاؤں گی__

وہ روئے جا رہی تھی__

کچھ نہیں ہو گا میرا بچہ میں ہوں نہ تمہارے ساتھ

بہادر بنو میری جان منت نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

بھائی مجھے آپ دونوں کے ساتھ سونا ہے

سیرت روتے ہوئے حاشر کے گلے لگ گئی

ہاں میرا بچہ کیوں نہیں تم دونوں میں یہاں پہ سو جاؤ

حاشر نے محبت سے اس کے آنسو صاف کیے

کچھ نہیں ہو گا میری جان یہ تو قدرت کا ایک نظام ہے جو چلتا رہتا ہے اس میں رونے والی کونسی بات ہے

منت اسے سمجھاتے ہوئے بیڈ پر لے کے آئی

بھابھی آپ کے کپڑے کیوں بھیگے ہیں اور بھائی کے بھی اس کا ڈر کم ہوا تو دھیان ان کے کپڑوں پر چلا گیا

منت حاشر کو دیکھنے لگی جیسے پوچھ رہی ہو کے اب کیا جواب دوں

اس کے کپڑے چھت پے رہ گئے تھے حاشر نے بات بنائی

تو آپ نے وہی بھیگے کپڑے پہن لیے سیرت نے معصومیت سے کہا

میں نے کپڑے سکھانے کے لئے چھت پر ڈالے تھے جو میں بھول گئی

ان کو اتارنے کے لئے گئی تھی اس لئے کپڑے بھیگ گئے میرے حاشر نے منت کی جھوٹ پر اس کو داد دی

اور آپ سیرت نے حاشر سے پوچھا

میں بارش میں بھیگنے گیا تھاحاشر نے سچ بولا

اس سے پہلے سیرت کچھ بولتی

حاشر نے سیرت کا ہاتھ پکڑا اور اب تمہیں بھی لے کے جا رہا ہوں اور گھسیٹتے ہوئے چھت پے لے آیا

نہیں بھائی بارش میں بھیگ جاؤ گی بجلی کر کے بھی تم مجھے ڈر لگے گا سیرت نے پھر سے رونا شروع کر دیا

کچھ نہیں ہو گا تمیں تمہارا بھائی تمہارے ساتھ ہے اس نے بھائی والامان دیا

پھر وہ تینوں بارش میں خوب بھیگے جو20 منٹ کا وقت حاشر نےمنت کو دیا تھا وہ نجانے کب کا پورا ہو چکا تھا

کبھی بجلی کڑکتی کی تو سیرت حاشر کے سینے میں اپنا سر چھپا لیتی

جہاں بجلی کا ڈر ختم ہو جاتا

سیر ت نے بہت عرصے بعد اس طرح سے بارش کو انجوائے کیا تھا

کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ دسمبر کی بارشوں کی اس سردی میں وہ تینوں چھت پر اس طرح سے بھیگ رہے ہیں

یہ حسین اور مکمل منظر تھا یا شاید مکمل نہ تھا کوئی کمی تو تھی

آج زاویار کی بارات تھی

زاویار کو سالار پر بہت غصہ تھا وہ اس سے ناراض نہیں تھا

پر اس نے کہا تھا کہ اس کی شادی کی ہر تقریب میں شامل ہو گا

سالاراس کی شادی میں شامل نہ تھا بلکہ وہ تو منگنی والے دن ترکی جا چکا تھا

منگنی والے دن ہی وہ سالار سے فون پر بات کر کے اس پر اپنا غصہ نکال چکا تھا

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سالار موڈی انسان ہے

جب اس کا موڈ ہوتا ہے تو سب سے اچھے سے بات کرتا اور اگر موڈ نہیں ہوتا تو کسی کو پوچھتا تک نہیں ہے

لیکن وہ اپنی چھوٹی بہن دریا سے بے انتہا محبت کرتا تھا

اور دریا کی سالار کے ساتھ دلی وابستگی کے بارے میں بھی اچھے سے جانتا تھا

اور اپنی بہن کی خوشی کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا

اسی لیے وہ سالار کے ہر قسم کے رویے کو برداشت کر لیتا

بھائی آپ تیار ہیں وہ سالار کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جب دریا آئی

دریا میں بالکل تیار ہوں دیکھو کیسا لگ رہا ہے تمہارا بھائی زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا

بھائی آپ تو بہت ہینڈسم لگ رہے ہو مجھے لگتا ہے کہ

پرانے زمانے میں لڑکیاں شادی والے دن بہت خوبصورت لگتی تھی اس لیے انہیں ڈولی میں چھپا کر سسرال بھیجا جاتا تھا

تاکہ انہیں کسی کی نظر نہ لگے لیکن مجھے لگتا ہے کہ آج آپ کو ڈولی میں چھپا کر آپ کے سسرال روانہ کرنا پڑے گا تاکہ آپ کو کسی کی نظر نہ لگے

دریا نے مسکراتے ہوئے کہا

تھینکیو دریا لیکن تمہاری بھابھی سے تو کم ہی اچھا لگوں اس نے تو پہلی نظر میں اپنے حسن کا دیوانہ بنا دیا ہے

ہاں بھابی بہت خوبصورت ہے دریا نے دل سے تعریف کی

آخر پسند کس کی ہے زاویار نے اپنے کرتے کے کالر کھڑے کرتے ہوئے کہا

میرے بیسٹ بھائی کی بیسٹ چوئس ہے

دریانے زاویار کے گلے لگتے ہوئے کہا

حنا کا پمپل والا مسئلہ بیوٹیشن نے حل کر دیا

بیوٹیشن نے اس طرح سے میک اپ کیا کہ وہ پمپل نظر ہی نہ آئے

لیکن پھر بھی حناخوش نہیں تھی

کیونکہ آج اسے ان عورتوں اور اپنے آپ میں کوئی فرق نظر نہیں آرہا تھا جو

خوبصورت نہیں ہوتی لیکن میک اپ کی وجہ سے خوبصورت نظر آتی ہیں

اسے لوگوں کی مثالیں یاد آنے لگی جن پر وہ اکثر ہستی تھی

کہ لڑکی صرف شادی والے دن خوبصورت نظر آتی ہے

بعد میں ماسی لگتی ہے

پھر حنا کی رخصتی کا وقت بھی آگیا

جب حنا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے اپنوں کو چھوڑ کر سسرال آگئی

جہاں زاویار کی بیوی کے بہت خوبصورت ہونے کے بہت چرچے تھے

سعد کی طبیت خراب تھی جس کی وجہ سے آیت نے شادی پے جانے سے انکار کر دیا

اور ویسے بھی مہراج جانتا تھا کہ آیت گھبرا جاتی ہے

اس لیے اس نے زیادہ فورس نہیں کیا

وہ یہی چاہتا تھا کہ اس وقت آیت صرف سعد پر دھیان دے جس کی طبیعت خراب ہے

مہراج شادی میں بھی بہت پریشان رہا وہ ہر وقت سالار کے بارے میں ہی سوچتا رہا

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ صحیح ہے یا غلط

اپنے چاچو سے کیا ہوا وعدہ نبھائیں سالار سے دوستی

جب آیت کو پانے کا ہر راستہ بند ہو گیا تھا تب سالار نے اس کی مدد کی تھی

تب سالار اس کے ساتھ کھڑا اپنی دوستی نبھا رہا تھا

اور مہراج کی شادی میں سب سے بڑا ہاتھ سالار کا تھا

جب جب مہراج آیت کی یادوں میں بکھرتا سالار نے اسے سہارا دیا تھا

سالار کے سینے سے لگ کر وہ آیت کے نام سے روتا تھا

اور آج سالار اسی موڑ پر کھڑا تھا

جہاں اسے ایک دوست کی ضرورت تھی

سالار ایک جنونی انسان تھا اپنی پسند کی چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر جانے والا

جب سالار نے مہراج کو یہ بتایا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو شادی میں اس سے باتیں کر رہی تھی تو

تب مہراج کو سالار کی پسند پر خوشی کے ساتھ ساتھ حیرانگی بھی ہوئی

کل سیرت کا نکاح تھا اور مہراج نے سوچ لیا تھا کہ

وہ سالار سے کچھ نہیں چھپائے گا

یہی سوچتے ہوئے اس نے فون نکالا اور سالار کو فون کرنے لگا

اسے زاویار کے کمرے میں لایا گیا

آج اس کمرے کو بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ بھی کیا گیا تھا

ہر چیز کی خوبصورتی دیکھتے ہوئے پتا نہیں کیوں حنا کو اپنی خوبصورتی کم لگی

کتنے ہی لوگوں نے میری تعریف کی لیکن یہ سب جھوٹ ہے

میں بالکل خوبصورت نہیں ہوں میرے فیس پہ کتنا بڑا پمپل ہے

یہ حنا کی زندگی کا پہلا پمپل تھا پتا نہیں یہ کبھی جائے گا یا نہیں حنا اپنے پمپل کا رونا رو رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی

اتنے ہیوی میک اوور کی وجہ سے حنا کی گردن پہلے جھکی ہوئی تھی

اسے آتے دیکھ کر اور جھک گی

زاویار نے بڑی محبت سے حنا کو سلام کرتے ہوئے اس کے برابر آ بیٹھا

اور چاہت سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

پتہ ہے میں نے جب سے تمہیں دیکھا ہے مجھے تم سے پیار ہو گیا تم دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی ہو

میری نظر میں اس دنیا کی سب خوبصورتی تم پہ آ کے ختم ہو جاتی ہے حنا کا سر اور جھک گیا

اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے

کیونکہ اسے زاویار کی یہ تعریف بھی جھوٹی لگ رہی تھی

حنا نے زاویار کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے

زہے نصیب سو بار کہیں کیا کہنا چاہتی ہیں آپ زاویار نے پھر سے اس کا ہاتھ تھام لیا

میں آپ کو دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتی زاویار میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں حنا کی بات پر زاویار کو جیسے کرنٹ لگا

کیسا دھوکہ.....

اس نے ایک ہی سیکنڈ میں حنا کا ہاتھ چھوڑ دیا حنا بیڈ سے اٹھ گئی

کہاں جا رہی ہو تم زاویار نہیں سے اٹھتے دیکھتے ہوئے پوچھا

میں ابھی آئی یہ کہہ کر وہ واشروم میں چلی گئی

نہ جانے کیوں زاویار کو دریا کے اندشے سچے لگنے لگے

اگر اس کی شادی زبردستی کی گئی ہوئی تو

ہوسکتا ہے وہ اس شادی سے خوش نہ ہو کتنے اندشے زاویار کے ذہن میں گھومنے لگے

زاویارکو اس پر غصہ آنے لگا

اگر حناشادی سے خوش نہیں تھی تو یہ بتا سکتی تھی

میں کونسا اس سے زبردستی شادی کر لیتا میں پہلے اس کی خواہش کا احترام کرتا

زاویار کورہ رہ کرحنا پے غصہ آ رہا تھا

تقریبا پانچ منٹ کے بعد وہ منہ دھوکر واش روم سے باہر آگئی

اور کسی مجرم کی طرح سر جھکا کے اس کے سامنے کھڑی ہوگئی

زاویار حیرانگی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا

کیونکہ زاویار کے ذہن میں ابھی تک وہ لفظ دھوکہ گردش کررہا تھا جوحنا تھوڑی دیر پہلے استعمال کرکے واش روم میں گئی تھی

تم اس طرح سے کیوں کھڑی ہو کچھ بولتی کیوں نہیں ہو تم

کونسی بات بتانا چاہتی ہو کونسا دھوکا دے رہی ہو تم مجھے

زاویار نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش شادی کی پہلی رات اس طرح سے بات کرے گی

یہ دھوکا ہی تو ہے حنا دھیرے سے منمنائی

اور اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا

میں بالکل بھی خوبصورت نہیں ہوں دیکھیں میرے چہرے پر کتنا بڑا پمپل ہے اس نے معصومیت سے کہا

جس پر زاویار کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

میں آپ کو دھوکا نہیں دے سکتی آپ کو لگتا ہے کہ میں خوبصورت ہوں اسی لئے آپ نے مجھ سے شادی کی لیکن میں بالکل بھی خوبصورت نہیں ہوں میری ساری خوبصورتی پمپل کھا گیا

آج رات اب میری بہت ساری تعریف کریں گے لیکن جب صبح اٹھیں گے تب کہیں گے رات کو تو کوئی اور لڑکی تھی ابھی یہ کوئی اور آ گئی ہے

پھر آپ کہیں گے کہ میں نے آپ کو دھوکا دیا لیکن میں آپ کو دھوکا نہیں دینا چاہتی

زاویار حیرانگی اور بے یقینی کی ملی جلی کیفیت میں بیڈ پر آکر بیٹھ گیا

زاویار نے اس کے چہرے پہ دیکھا جہاں پہ ایک نکتہ نما پمپل تھا

تو یہ وہ دھوکا تھا جو تم مجھے نہیں دینا چاہتی تھی

حنا نے زور زور سے گردن ہاں میں ہلائی

اس کے لئے تم نے پچھلے پندرہ منٹ سے مجھے سولی پر لٹکا کر رکھا تھا

حنانے گردن جھکا لی

پر اب تو دھوکا ہو گیا میرے ساتھ اب میں کیا کروں

زاویار نے دلچسپی سے پوچھا

دوسری شادی کرلیں وہ بھی مجھ سے زیادہ حسین لڑکی سے

حنا نے اس کی پریشانی دور کرتے ہوئے کہا

جس پرزاویار نے زور دار قہقہہ لگایا

میری جان اس دنیا میں میری نظروں میں تم سے زیادہ حسین اور کوئی نہیں ہے

اوریہ پمپل تمہارے حسن کو بالکل بگاڑ نہیں سکتا

اور ایسا ایک کیا بیس پیمپز بھی نکل آئے تب بھی تمہیں دنیا کے سب سے خوبصورت کہوں گا

زاویار نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

20 جبکہ حنا کی سوئی بیس پے اٹک گی

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا تمہیں کیوں پیمپز نکلے گیے یہ بھی چلا جائے گا کچھ دن میں

زاویار کو اس کی روتی شکل دیکھ اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ اپنی سکن کے معاملے میں کافی ٹچی ہے

تو میں حوبصورت ہوں نہ حنا نے بے یقینی سے پوچھا

محترمہ منگنی والے دن تمہیں کہا تھا کہ میں تمہیں لفظوں میں نہیں بتاؤں گا

بلکہ عمل کر کے دکھاؤں گا کہ تم کتنی حسین ہو

یہ کہتے ہوئے زاویار اس کے چہرے پر جھکا

مجھے نیند آرہی ہے حنا نے شرماتے ہوئے کہا

ایسی کی تیسی تمہاری نیند کی زاویار نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لے کے آیا

تو اب بتانا شروع کروں کہ تم کتنی حسین ہو حنا کے چہرے جھکتے ہوئے اس نے شرارت سے کہا

حنا نے شرماتے ہوئے اسکے سینے میں اپنا منہ چھپایا

اور یہ حسین رات آہستہ آہستہ اپنے منزل کی طرف رواں ہوئی

بی بی کچھ کھا لو آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا

اس طرح سے بھوکے رہ کر تو آپ بیمار پڑ جاؤ گی

اچھا ہے.... مارجاؤں گی جان چھوٹ جائے گی تمہارے شاہ سائیں سے مجھے کچھ نہیں کھانا آپ پلیز کھانا یہاں سے لے جائے

نہ بی بی جی کچھ کھا لیں آپ کمزور جان کب تک بھوکی بیٹھی رہیں گی

جب تک تمہارے شاہ سائیں سے میری جان نہیں چھوٹ جاتی تب تک

شاہ کو پتہ چل چکا تھا کہ وہ کل سے کچھ نہیں کھا رہی اس لیے وہ اس کے کمرے میں آیا اور دروازے پر کھڑا اس کی ساری باتیں سن چکا تھا

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ عورت اٹھ کر کھڑی ہوگئی جبکہ اس نے منہ پھیر لیا

تم جاؤ یہاں سے شاہ عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

عورت کمرے سے باہر نکل گئی

ہاں تو کیا کہہ رہی تھی تم مجھ سے جان چھڑانا چاہتی ہو

نہیں چھڑا پاؤ گی کبھی بھی نہیں

اسی لیے یہ نخرے بند کرو اور چپ چاپ کھانا کھاؤ شاہ نے سخت لہجے میں کہا

مجھے کچھ نہیں کھانا پلیز آپ یہ یہاں سے لے جائیں

وہ دھیمی آواز میں منمنائی جو شاہ نے سن لی

ٹھیک ہے میری جان اگر تم نے کھانا نہیں کھانا تو میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا لیکن

جب تک تم کھانا نہیں کھاؤ گی اس حویلی کے کسی نوکر کو کھانے کا ایک لقمہ بھی نہیں دیا جائے گا

وہ بے بسی سی شاہ کو دیکھنے لگی یہ انسان کتنا گر سکتا ہے

مجھے پتا ہے تمہیں میرے بار بار کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ہاں لیکن اس حویلی کے نوکر بھوکے مر جائیں اس بات سے تو فرق پڑے گا

بیچارے غریبوں نے کل سے ایک نوالہ تک نہیں کھایا

بھوکی رہ کر نہ صرف تمہاری جان چھوٹے گی بلکہ

اس حویلی سے اور بھی بہت ساری لاشیں اٹھیں گی

ہاں کیا نام ہے قمر اس کا بیٹا چھوٹا سات سال کا ہے کل سے بھوکا بیٹھا ہے بیچارہ

تمہیں کیا تم نے تو بس اپنی جان چھڑانی ہے

شاہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا

آپ پلیز ان سب کو کھانا دے دیجئے میں کھانا کھاؤں گی

ہاں میری جان کیوں نہیں پہلے تم کھانا کھاؤ جتنا تم کھاؤ گی اسی حساب سے ان کو بھی دیا جائے گا

میرا مطلب ہے اگر تم ایک دونوالے لوگی تو اسی حساب سے ہرایک کوایک دونوالے دے دیے جائیں گے

لیکن اگر تم پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ گی تو اسی حساب سے اس گھر کے سارے لوگوں کو پیٹ بھر کر کھانا دیا جائے گا

شاہ واقعہ ہی ایک سخت دل بے رحم اور بے حس شخص ثابت ہوا تھا

سالار کو سب کچھ پتہ چل چکا تھا مہراج نےاسے فون پر سیرت کے بارے میں بتا دیا تھا

سالارغصے سے آگ بگولہ ہو رہا تھا اس کے ماں باپ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں

خیرماں تو پھر سوتیلی تھی باپ تو اس کا اپنا تھا اس کا سگا تھا

اتنی آسانی سے وہ اس کی خوشیوں کا جنازہ نکال رہا تھا اور وہ بھی اسے خبر تک نہ ہونے دی

آج شام 4 بجے سیرت کا نکاح تھا

لیکن اس نکاح کی خبر سنتے ہی سالاربارہ بجے کی فلائٹ سے پاکستان واپس آ چکا تھا

سالار مجھے لگتا ہے کہ ہمیں سیرت کے بھائی سے اس بارے میں بات کرنی چاہئے

ہم ایک بار پھر سیرت کا ہاتھ مانگنے جاتے ہیں

مہراج کو سالار کا غصہ دیکھ کر کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

وہ میری ہے مہراج اور شاہ اپنی چیزیں کسی سے نہیں مانگتا

سالار غصے سے دھاڑا

آخر کہنا کیا چاہتے ہو تم مہراج نے کہا

نہیں اب میرے کہنے کو کچھ باقی رہا ہے اور نہ ہی تمہارے سننے کو مہراج

اب تجھے وہ کرنا ہو گا جو میں نے تیرے لئے کیا تھا

لیکن سالار اس سب میں آیت کی مرضی شامل تھی لیکن سیرت اس بارے میں کچھ نہیں جانتی

وہ جانتی ہے میں اسے بتا چکا ہوں کہ میں اسے چاہتا ہوں یہاں تک کہ اس کے ہاتھ میں میرے نام کے انگوٹھی بھی ہے

وہ میری ہے میں اسے کسی اور کا نہیں ہونے دے سکتا

تو یہ بتا کے تو میرا ساتھ دے گا یا نہیں

سالارنے غصے سے کہا

جس کا جواب دینے کی بجائے مہراج نظریں نیچے کر لی

جس کا مطلب سالار فورن سمجھ چکا تھا

تجھ پر اپنا احسان نہیں جتاوں گا مگر تیرے راستہ بدلنے سے تکلیف ہوئی

یہ کہ کر سالار مہراج کے گھر سے باہر نکل آیا

مہراج نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی

کیونکہ وہ اس کی ضدی طبیت غصے سے اچھی طرح سے واقف تھا

گھر جانے کے بجائے اس نے اپنے وفادار نوکر اور بچپن کے دوست کو فون کیا

السلام علیکم سائیں آپ کو آج میری یاد کیسے آگئی مزمل نے ہمیشہ کی طرح ادب سے کہا

صرف یاد نہیں تمہاری ضرورت بھی ہے شہر آجاؤ سالارنے کہا

جی سائیں میں ابھی شہر کے لئے نکلتا ہوں

مزمل نے ہمیشہ کی طرح شاہ کے حکم کی تکمیل کی

اسے مہراج پہ بہت یقین تھا وہ کبھی بھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گا

سالار نے ہر برے وقت میں مہراج کا ساتھ دیا تھا

اور وہ مہراج سے بھی ایسی ہی امید رکھتا تھا

مگر اس کے لیے مہراج کا یہی احسان کافی تھا کہ اس نے سیرت کے نکاح سے پہلے اس سے باخبر کر دیا

حاشر آج بہت خوش تھا

نکاح کے سارے انتظامات اس نے خود اپنی نگرانی میں کروائے تھے

وہ کسی کام میں ہی لگا تھا کہ منت اس کے سر پہ آ کر کھڑی ہو گئی

بنی سنوری منت آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی

بس میں یہ سارا کام ختم کروا کے آ رہا ہوں اس کے خوبصورت سراپے پر نظر ڈال کر مسکراتے ہوئے جواب دیا

یہ سب کچھ ہوتا رہے گا حاشر پہلے آپ چلیے تیار ہو جائے ابھی حارث اور اس کے والدین آ رہے ہوں گے

تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں تیار ہو کر آتا ہوں

آج حاشر منت کی ہر بات مان رہا تھا

آج تو حاشر کی ہر بات ہی نرالی تھی

پہلے میں ایک بار سیرت کو دیکھ کے آتا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا

شاید بہن کو دلہن بنے دیکھنے کی خواہش اس کے دل میں تھی

کمرے میں دستک دے کر وہ کمرے کے اندر آیا تو سیرت شیشے کے سامنے کھڑی تھی

اور حنا اس کا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی

اسے آتے دیکھ کر سیرت مسکرائی

کیسی لگ رہی ہوں میں بھائی سیرت نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

بہت خوبصورت حاشر نے بھاری آواز میں جواب دیا

نجانے کیوں سیرت کو لگا کے حاشر آنسو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے

سیرت بنا کچھ بولے حاشر کے سینے سے آ لگی

حاشر نے بھی اپنے سینے سے لگایا

پلیز.. پلیز.. پلیز.. اب اس وقت نہ ایموشنل سین مت سٹارٹ کیجئے گا

کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ آپ لوگوں کے اس سین میں بیس ہزار کا میک اپ ضائع ہو جائے

حنا کی بات پہ حاشر اور سیرت دونوں مسکرا کے الگ ہوئے

خوش ہو سیرت حاشر نے یہ سوال نجانے کل سے کتنی بار کیا تھا

بہت ....سیرت نے ہر بار والا جواب دیا

سیرت اگر نکاح سے ایک سیکنڈ پہلے بھی تیرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ حارث تجھے خوش نہیں رکھ سکتا تو

تو مجھے بتائے گی تیرا بھائی تب بھی تیری مرضی کے خلاف فیصلہ نہیں سنائے گا

نہیں بھائی میں بہت خوش ہوں آپ میری بالکل فکر نہ کریں سیرت نے کہا

آپ یہ کیا ماسی بن کی گھوم رہے ہو

سیرت نے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس نے ٹروزر کے اوپر لمبا سا کرتا پہن رکھا تھا

بھائی یہ آپ نے کیا نیا فیشن بنا رکھا ہے حنانے بات میں حصہ لیا

لگتا ہے ابھی تک آپ کی نظر منت بھابھی پر نہیں پڑی

ہاں منت بھابھی کتنی پیاری لگ رہی ہیں نہ آج بھائی آپ نے انہیں دیکھا

سیرت نے خوش ہو کر کہا

حاشر کے ذہن میں منت کا حسین سراپا آیا

آج وہ واقعہ ہی غضب ڈھا رہی تھی

اور بھائی آج آپ ان کے ساتھ اس طرح سے کھڑے بالکل اچھے نہیں لگیں گے

بالکل کام والی ماسی لگ رہے ہیں حنانے دل کھول کھول کر تعریف کی

تم ٹھیک کہہ رہی ہو حنا ایسے تو میں اس کے ساتھ اچھا نہیں لگوں لیکن وہ کیا ہے نہ کہ وہ میری پرسنل پراپرٹی ہے

کھڑا تو اسے میرے ساتھ ہی ہونا پڑے گا میں کیسا بھی کیوں نہ دیکھوں

ہاں لیکن پھر بھی میں اس حلیے کو درست ضرور کروں گا تاکہ

میں اس کے ساتھ کھڑا قابل قبول لگوں

حاشر مسکراتا ہوا کمرے سے نکلا اور اپنے کمرے میں تیار ہونے چلا گیا

جلدی سے میری اچھی اچھی کچھ تصویریں بناؤ____

سیرت نے اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے حنا سے کہا

حنا سیرت کی تصویریں بنا رہی تھی جب سیرت کو اچانک خیال آیا

یار تمہارے پمپل کو دیکھ کر جیجو بھائی نے کیا کہا

سیرت کی بات سن کر حنا شرمائی

وہ کہتے ہیں کہ پمپل سے کچھ نہیں ہوتا بندہ دل سے خوبصورت ہونا چاہیے اور ان کی نظر میں " میں سب سے زیادہ خوبصورت ہوں

حنا کے انداز میں زاویار کا بخشا غرور تھا

اس کا مطلب اگر تمہارا پمپل کبھی نہ جایئے تو ان کو کوئی فرق نہیں پڑے گا سیرت نے حیرت سے پوچھا

زاویار کو کوئی فرق نہیں پڑتا مگر یہ پمپل ضرور جائے گا حنا نے بے ساختہ کہا

ہاں ہاں ضرور جائے گا پہلے یہ تو بتاؤ کہ جیجو بھائی آئین گے نہ میرے نکاح پر

انہوں نے کہا تھا کہ وہ نکاح سے پہلے پہنچ جائیں گے اب تک تو باہر ابھی گئے ہوں گے حنا نے مسکراتے ہوئے کہا

اچھا یہ بتانا کہ کل جیجو بھائی نے تجھے منہ دکھائی میں کیا دیا

کب سے بتا تو رہی ہوں حنا کا ہاتھ بار بار گردن پہ کیوں جا رہا تھا پہلے تو سیرت سمجھی ہی نہیں

کتنی پیاری چین ہے خود منہ سے نہیں بتا سکتی تھی سیرت نے غصے سے گھورا

یار مجھے شرم آرہی تھی نہ حنا نے شرماتے ہوئے کہا

مجھے پتا تھا جیجو بھائی تجھ سے بہت پیار کریں گے

کالج میں بھی لگتا تھا کہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے

مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ تیری شادی ان کے ساتھ ہوگی اگر پتہ ہوتا تو میں تیرے بارے میں بھی سب کچھ بتا دیتی

سیرت اپنی باتوں میں یہ بھول چکی تھی کہ آج کی دلہن سیرت ہے

اچھا کیا تم نے نہیں بتایاب مجھے جاننے کی اور بھی زیادہ کوشش کریں گے

حنا کی شرمیلی مسکراہٹ سے سیرت اسکی خوشی کا اندازہ باآسانی لگا سکتی تھی

حناسیرت تیار ہوگئی تو پلیز تھوڑی سی مدد کرا دو میری

منت نے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا

جی بھابھی یہ تیار ہوگی ہے

بھابی میں کیا یہاں اکیلی کمرے میں بیٹھی رہوں سیرت نے منہ بنایا

ہاں میں نے کہا تھا کہ پورے پاکستان میں صرف ایک لڑکی دوست بناؤ منت اسی کے انداز میں بولی

پلیز اسے مت لے کے جائے نہ سیرت نے حنا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

سیرت 5 منٹ میں باہر نکاح شروع ہونے والا ہے بہت سارے کام ہیں

تھوڑی دیر میں مرد حضرات کے ساتھ مولوی صاحب کمرے میں آئیں گے

اس لیے مجھے حنا کی مدد کی ضرورت ہے

اب تم اس کا ہاتھ چھوڑو منت نے حنا کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ باہر لے کے جانے لگی

پتا نہیں مجھے اتنا ڈر کیوں لگ رہا ہے آج

سیرت نے دل ہی دل میں سوچا

سیرت اپنے کمرے میں بیٹھی تھی باہر شور مچا ہوا تھا
چھوٹے چھوٹے بچے اس کے کمرے تک آتے دلہن یکھ کر واپس بھاگ جاتے
کیسی دلہن ہوں میں جو اپنے کمرے میں بالکل اکیلی بیٹھی ہوں
سیرت دل ہی دل میں سوچ رہی تھی
پھر اچانک باہر حاموشی چھا گئی
اور کسی کی نہیں بس مولوی صاحب کی آواز آرہی تھی
شاید نکاح شروع ہو چکا تھا
اج میں ساری زندگی کے لیے کسی کے نام لکھ دی جاؤں گی
یہی سوچتے ہوئے اسے پیچھے سے اچانک کسی چیز کی آواز آئی
جیسے اسکے کمرے کی کھڑکی سے کوئی اندر آیا ہو
اس نے مڑ کر دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی
کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا اور وہ اپنے ہوش سے بیگانہ ہو گی

بے ہوش ہونے سے پہلے اگر اسے کچھ یاد تھا تو بس یہ کہ کوئی اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر اسی کھڑکی سے باہر لے گیا ہے

سالار شاہ جیت چکا تھا ہمیشہ کی طرح

وہ جس چیز کو چاہتا اسے حاصل کرلیتا آج بھی یہی ہوا تھا

آج وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کو حاصل کر لایا تھا

ہوش حواس سے بیگانہ وجود اب تک اس کی باہوں میں تھا

تقریب شروع ہوتے ہی سب لوگ نکاح کی طرف متوجہ ہوگئے

سالار کی نظر ایک ایک لمحے پر تھی

سالار نے سب سوچ کر رکھا تھا کہ اب وہ کیا کرنے والا ہے

وہ سیرت کو بے ہوش نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرکے لانا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ سیرت اس وقت یہ نہیں چاہے گی

اس لیے اس نے اظہارمحبت بعد پر رکھ دیا

اس سب کے دوران سالار اگر کچھ نہیں بھولا تھا تو وہ تھی سیرت کی کالی چادر

جو اس کے بیڈ پر پڑی تھی اور یہی وہ چادر تھی جس میں سالار نے پہلی بار سیرت کو دیکھا تھا

سالار اسے گھر لے جانے کے بجائے حویلی کی طرف لے کے آیا تھا

اب اپنی خوشیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی شامل نہیں کرنا چاہتا تھا

خیر سارہ سے تو اسے ویسے بھی کوئی محبت نہ تھی

لیکن اس کے باپ نے بھی اس کو دھوکہ دیا تھا

اس لیے اب سالار کی نظروں میں اس کے باپ کو اس کی خوشیوں میں شامل ہونے کا کوئی حق نہ تھا

لیکن وہ دوست جس سے وہ اپنی زندگی کی ہر خوشی شیئر کرتا تھا

ساتھ تو اس نے بھی نہ دیا تھا اس کا

جو بھی ہو سالار اس سے ناراض نہیں تھا اس لیے فون نکالا اور اسے فون کرنے لگا

مہراج نے جب سالار کی طرف سے آنے والی کال کو دیکھا تو پریشان ہو گیا

اب تک تو سیرت کا نکاح ہو چکا ہو گا تو سالار بہت زیادہ پریشان ہو گا یہی سوچتے ہوئے اس نے کال اٹینڈ کرلی

ہیلو سالار تو ٹھیک ہے نا فون اٹھاتے ہی مہراج نے بے چینی سے پوچھا

جس پر سالار نے زور دار قہقہ لگایا

مجھے کیا ہو گا جگر میں تو بالکل ٹھیک ہوں سالار بہت خوش لگ رہا تھا

مہراج کو کچھ عجیب لگا

سالار تو ٹھیک ہے نا اس نے پھر سے پوچھا

جس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہوجائے مہراج شاہ وہ خوش ہی ہوتا ہے

سالار کے خوشی سے دہکتے انداز پر مہراج کو کچھ گڑ بڑ لگی

سالار تونے کیا کیا ہے مہراج نے غصے سے پوچھا

یعنی کے میرے جگر کو پتہ ہے کہ میں نے کچھ کر دیا ہے سالار کی آواز میں اب بھی خوشی مہک رہی تھی

سالار تو نے سیرت کے ساتھ کچھ گڑ بڑ تو نہیں کی مہراج نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے غصے سے پوچھا

گڑ بڑ سے کیامراد ہے تیری سالار مہراج کی بات کو سمجھتے ہوئے غصے سے بولا

سالاروہ معصوم ہے بے قصور ہے چھوڑ دے اسے

مہراج کو زندگی میں پہلی بار سالار پہ اتنا غصہ آ رہا تھا

ہاہاہا کوئی چانس نہیں ہے جگر اس کو چھوڑنے کا یہ تو میری زندگی ہے ہمیشہ میرے ساتھ رہے

سالار تو اس وقت کہاں ہے مہراج نے غصے سے پوچھا

تجھے تو نہیں بتاؤں گا سالار نے اسی کے انداز میں جواب دیا

اس سے پہلے مہراج کچھ اور کہتا اس نے فون بند کر دیا

دیکھو جاناں کیسا بھائی ہے تمہارا ذرا خوشی نہیں ہوتی اسے میری خوشی میں

اس نے سیرت کے بے ہوش وجود کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

سالاررات دیر سے حویلی پہنچا تھا

اسے حویلی کے باہر دیکھتے ہیں سارے نوکر الرٹ ہوگئے

اس نے احتیاط سے سیرت کو اٹھایا اور حویلی کے اندر لے کر جانے لگا

سیرت کو اٹھا کر اپنے کمرے میں لے کے آیا تھا اسے بیڈ پر احتیاط سے لیٹآیا

پھر اس کے چہرے کو دیکھنے لگا نہ جانے کیوں سالار کا دل نہیں چاہا کہ وہ اس کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹائے

تم صرف میری ہو صرف میری شاہ تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دے گا اس نے بے اختیار اس کے ہاتھ کو چوما

تمہیں پتا ہے میں تمہیں بہت پیار دوں گا اب شاہ کو کچھ نہیں چاہئے وہ جو چاہتا تھا اسے مل گیا

تمہیں پتا ہے میری جان آج تک میں نے جو چاہا مجھے نہیں ملا

لیکن آب مجھے کچھ نہیں چاہیئے کیونکہ تم مل گئی ہو

شاہ زندگی کی ہر خوشی تم سے شروع کرے گا تم بھی ختم کردے گا

شاہ تمہیں اتنا چاہے گا کہ تم سب کو بھلا دو گی

صرف شاہ یاد رہے گا صرف اس کو چاہو گی سالار نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دیوانہ وار کہا

میری ہو تم صرف میری سالار نے بے اختیار اس کے ماتھے کو چومنا چاہا

پھر رکا نہیں اب تو نکاح کے بعد ہی تمہارے پاس آؤں گا

تب پروین(نوکرانی) کمرے کے اندر آئی

جی سائیں آپ نے بلایا

دیکھو مجھے ایک ضروری کام کے لیے شہر جانا ہے تب تک تم بی بی کا خیال رکھنا

صاحب جی یہ بی بی کون ہے پروین نے نظریں گاڑے سیرت کے وجود کی طرف دیکھا

شاہ کو ناگوار گزرا خبر دار جو آنکھ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا شاہ غصے سے دھاڑا

نہ سائیں پہلے کبھی کوئی لڑکی یہاں لے کر نہیں آیے اس لئے پوچھا

یہ میری جان ہے اس کا خیال رکھنا اگر اس کو اتنی سی بھی تکلیف پہنچی تو میں تمہیں زمین میں گاڑدوں گا

اس کا بہت خیال رکھنا میں کل تک اس کے کپڑے جوتے اور باقی سامان لے آؤں گا

نجانے کیوں شاہ کو سیرت کا سرخ جوڑا کسی کانٹے کی طرح چبھ رہا تھا

اسی لئے وہ اس کو دیکھنے تک سے گریز کر رہا تھا

کیونکہ حارث کے نام سے سجی لڑکی صرف شاہ کی

ہے

شاہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا

ہائے ہائے شکل سے تو کتنی معصوم لگتی تھی اور کرتوت دیکھو اس کے ایک عورت نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا

کیا بتاؤں بہن مجھے تو لڑکے پے ترس آرہا ہے بیچارہ

کتنی مشکل سے بہنیں پالی تھی بیچارے نے

دونوں بہنیں بھاگ گئی اپنے عاشقوں کے ساتھ

دوسری عورت پہلی عورت کے کان میں خاصہ اونچا بولی

دونوں.... پہلی عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا

بہن کیا بتاؤ دو بہنیں تھیں بیچارے کی دونوں بھاگ گئی وہ بھی نکاح والے دن

ہائے بیچارہ بھائی دیکھو کسی کے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہا

ہائے ہائے تماشا لگ گیا ہے اس کا

دونوں بہن نے سر میں خاک ڈال دی اس کے تو

یار شکل سے تو اتنی معصوم لگتی تھی جیسے کچھ جانتی ہی نہیں

بنی تو ایسی رہتی تھی جیسے دنیا جہان کی کچھ خبر ہی نہیں ابھی کل ہی پیدا ہوئی ہے

شکر ہے میں اپنی بیٹی کو شادی میں نہیں لائی

ورنہ کیا سیکھتی میری معصوم بچی عورت نے بڑے اسٹائل میں کہا

کون کون جانے کیا کیا بول کر چلا گیا حاشر نے سر نہیں اٹھایا

سب لوگ اپنے اپنے گھر جا چکے تھے رات کے بارہ بج رہے تھے

چار بجے سے شروع ہوا طوفان رک چکا تھا

حاشر کچھ نہ بولا وہ چپ تھا

حاشر نہ رویا نہ کچھ کہا بس بت بن کر بیٹھا رہا

کیوں روتا وہ کون سا اس کے ساتھ یہ سب کچھ پہلی بار ہوا تھا

کون سا اس کا اعتبار پہلی بار ٹوٹا تھا

کونسا یہ دھوکہ پہلی بار ہوا تھا

کون سی یہ رات پہلی بار آئی تھی

کونسا یہ طوفان پہلی بار آکے گزرا تھا

تین سال پہلے بھی تو ایک ایسی ہی رات تھی

ایسے ہی طوفان آیا تھا

ایسے ہی اس کا اعتبارٹوٹا تھا

ایسے ہی کسی نے اسے پہلے بھی دھوکا دیا تھا

غیر تو وہ بھی نہ تھی اس کی اپنی تھی اس کے دل کی دھڑکن تھی اسکی بہن تھی

جس کی ہر خواہش پوری کرنا وہ اپنا پہلا فرض سمجھتا تھا

حاشر اس کی ایک خواہش پوری کرنے کے لیے ساری ساری رات جاگ کر کام کرتا

بھیا سب کے پاس لیپ ٹاپ ہے صرف میرے پاس نہیں کتنا اداس ہو کر اس نے کہا تھا

اور حاشر اسی رات اپنا خون بیچ کر اس کے لیے لیپ ٹاپ لے کر آیا تھا

اس دن آیت کی چہرے کی ہنسی دیکھ کر وہ اپنا درد بھول گیا تھا

آیت اور سیرت کی ایک مسکراہٹ میں حاشر کی جان تھی

منت نہ جانے کتنی ہی دیر سے دور بیٹھی حاشر کو دیکھ رہی تھی

اسے ڈر تھا کہ آج بھی حاشر ٹوٹے گا جیسے تین سال پہلے ٹوٹا تھا

منت کو ہمیشہ سے لگتا تھا کہ اس سب میں شاید آیت کی کوئی غلطی نہ ہو

وہ لڑکا ہی شاہد بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ لے گیا ہو

لیکن آج سیرت کی اس حرکت پر اس کو آیت غلط لگی تھی

اگر آیت اتنی ہمت نہ کرتی تو شاید سیرت میں بھی اتنی ہمت کبھی نہ آتی

حاشر نے آیت کی شادی سے پہلے اس سے اس کی مرضی نہیں جانی تھی لیکن

سیرت سے تو اس نے ہزار بار پوچھا تھا کہ وہ یہ شادی کرنا چاہتی ہے کہ نہیں

ہر بار سیرت نے کہا کہ اس سے اس کے بھائی کے فیصلے پر بھروسہ ہے

اور پھر آج سیرت نے حاشر کا بھروسا توڑ دیا

بلکہ سیرت نے آج حاشر کو ہی توڑ دیا

منت ہمت جمع کر کے اٹھی اور حاشر کے پاس آکر بیٹھ گئی

حاشر نے بے ساختہ اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا

اس وقت حاشر کو بھی سہارے کی ضرورت تھی

تم نے دیکھا نہ ان دونوں نے کیا "کیا میرے ساتھ حاشر کا لہجہ بکھرا ہوا تھا

منت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

منت میں نے کیا بگاڑا تھا ان دونوں کا میں نے ان کی ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کی

جو مجھ سے بن پڑا میں نے کیا

اپنی اولاد کے پیار میں میں اپنی بہنوں کو اگنور نہ کر دوں اس لیے

میں بچہ تک دنیا میں نہیں لایا اور انہوں نے کیا کیا میرے ساتھ

وہ آیت ساڑھے چار سال کی تھی اور سیرت صرف چھ مہینے کی تھی

جب ماما بابا کا ایکسیڈنٹ ہوا

میں نے کبھی ان دونوں کو ماں باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی ان دونوں نے کیا کیا

حاشر کی آنکھوں سے آنسو گرا جو اس نے فورا صاف کر دیا

اس کے بعد حاشر نہیں رکا

گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر سے باہر نکلنے لگا

حاشر کہاں جارہے ہیں منت نے پوچھا

منت میں نے تمہیں اپنی بہنیوں کی وجہ سے بہت اگنور کیا ہے

دعا کرو اگر میں زندہ واپس آگیا تو صرف تمہارے لئے آؤں گا یہ کہہ کر گھر سے باہر نکل گیا

لیکن حاشر کی بات سن کر منت کے قدموں سے زمین نکل چکی تھی

حاشر پلیز مت جائے وہ رونے لگی

پلیز مجھے چھوڑ کے نہ جائے وہ دروازے سے باہر نکلی جب تک وہ باہر نکلتی تب تک حاشر کی گاڑی نظروں سے اوجھل ہوگئ

وہ لوگ جب سے واپس آئے تھے حنا خاموش بیٹھی تھی

سیرت کے گھر سے بھاگنے والی بات پر یقین تو زاویار کو بھی نہ تھا

معصوم سی لڑکی اس طرح سے اچانک اپنے گھر سے کیسے بھاگ سکتی ہے

حنا سیرت نے تمہیں اس بارے میں کچھ بتایا تھا زاویار نے آخرکار اس بارے میں بات کی

زاویار آپ کو لگتا ہے کہ سیرت ایسا کچھ کرسکتی ہے حنا نے بے یقینی سے کہا

نہیں میری جان مجھے نہیں لگتا وہ لڑکی جو کالج میں کسی لڑکے سے بات تک نہیں کرتی اس طرح سے کسی کے ساتھ نہیں بھاگ سکتی ہے

زاویارنے حنا ک یقین دلانے کی کوشش کی

میری سیرت ایسی نہیں ہے اس کے ساتھ ضرور کچھ غلط ہوا ہے حنا بے اختیار رونے لگی

حاشر بھائی نے ایک پل میں مان لیا کہ وہ گھر سے بھاگ گئی حاشر بھائی کو اس پر یقین کرنا چاہیے تھا نا

اس کے لئے پولیس میں رپورٹ کروانی چاہیے تھی لیکن وہ تو خاموش ہو گے نہ خود کچھ کر رہے ہیں نہ کچھ کرنے دیں رہے ہیں

حنا سیرت کے لیے بہت پریشان تھی جس کی وجہ سے زاویار بھی پریشان ہو گیا تھا

کل ان دونوں کا ولیمہ تھا اور پرسوں انہیں کینیڈا کے لئے جانا تھا

سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ حنا کو اس حالت میں اپنے ساتھ کیسے لے کر جائے

زاویار تو پولیس میں رپورٹ بھی کروانا چاہتا تھا لیکن

حاشر نے اسے منع کر دیا

زاویار جانتا تھا ایسے وقت میں

لوگ اپنے ہمدرد کو پی اپنا تماشائی سمجھتے ہیں

اس لیے زاویار نے زیادہ زور نہیں دیا

زاویار کو سب سے زیادہ غصہ تو حارث کے باپ پہ آیا تھا جس نے کہا تھا کہ

سیرت کے بھاگنے یا نہ بھاگنے سے ان کے بزنس پے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے

جبکہ حارث نے عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا تھا بابا یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے

زاویار کو سیرت کے لئے برا تو لگ رہا تھا لیکن اس وقت اسے صرف حنا سے مطلب تھا

جو نجانے کب سے روئے جارہی تھی کہ نہ بس کر دو یار وہ اٹھ کے اس کے قریب آیا

اور اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ کر اسے دلاسہ دینے لگا

حنا دعا کرو تمہاری سہیلی جہاں بھی ہو بالکل ٹھیک ہو اس کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو

گاڑی فل سپیڈ میں چل رہی تھی اس وقت حاشر کو کوئی ہوش نہ تھا

وہ کہاں جا رہا ہے کیوں جارہا ہے وہ کچھ نہیں جانتا تھا

بس بے مقصد سڑک پر گاڑی دورائے جا رہا تھا

اگر جانتا تھا تو بس اتنا کہ اس کی بہنوں نے اسے دھوکا دیا ہے

اس کا یقین توڑا ہے

حاشر وعدہ کرو اگر میں نہ رہا تو تم اپنی بہنوں کا خیال مجھ سے بھی اچھے طریقے سے رکھو گے

حاشر کے کانوں میں اس کے باپ کے الفاظ گھونج رہے تھے

ایکسیڈنٹ سے ایک ہفتہ پہلے انہوں نے حاشر کو اپنے پاس بلا کے کہا تھا

حاشر اپنی بہنوں کا خیال رکھنا بہت خیال تم بھائی نہیں باپ بن کر دکھانا

حاشر میری بیٹیوں کو کسی چیز کے لیے ترسنے مت دینا

کسی بات کا ڈر تھا شاہد ان کی اولاد کی یتیم ہونے کا ڈر

اس دن ایک 13 سال کا بچہ تڑپ تڑپ کے اپنے باپ کے سینے سے لگ کر رویا تھا

اس کے بعد تو حاشر اپنے باپ کی موت پر بھی نہ رویا تھا کیونکہ اس نے اپنی بہنوں کے آنسو صاف کرنے تھے

اور اس کے بعد تین سال پہلے جب آیت گھر سے بھاگی تھی اس کے لئے رویا تھا

اور آج اس کا دل رو رہا تھا

چلا چلا کر پھوٹ پھوٹ کر کسی معصوم بچے کی طرح اس کا دل رویا تھا

گاڑی فل سپیڈ میں چل رہی تھی سامنے سے ایک تیز رفتار ٹرک آکر اس کی گاڑی کے ساتھ لگا

حاشر کی گاڑی بری طرح سے گھومی اور ایک پہاڑی سے نیچے گرنے لگی

اور یہ وہ وقت تھا جب اس کو نہ ایت کا خیال آیا نہ سیرت کا

اگر اس کو کسی کا خیال آیا تو صرف منت کا جو اس کے نام پہ جیتی تھی

دعا کرو اگر میں زندہ واپس آگیا تو صرف تمہارے لئے آؤنگا

کچھ دیر پہلے والے اپنے ہی الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے

حاشر پلیز مت جائے پلیز مجھے چھوڑ کے نہ جائے وہ چلا رہی تھی رو رہی تھی اور حاشر کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگی

ایک بہت ہی برے خواب کے زیر اثر آیت کی آنکھ کھلی

اس کے ساتھ سویا مہراج اچانک اٹھا کیا ہو گیا ہے آیت

اس کی حالت دیکھ کر وہ فورا اٹھا

آیت برے طرح سے کانپ رہی تھی اور اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا

مہراج حاشر بھائی کو کچھ ہو گیا ہے میں نے بہت برا خواب

دیکھا ہے مہراج میرے بھائی کو کچھ نہ ہو

آیت کیا ہو گیا ہے اس طرح سے کیوں گھبرا رہی ہو یہ ایک صرف برا خواب

تھا اور کچھ نہیں

مہراج حاشر بھائی بہت رو رہے تھے اور مجھے چھوڑ کے جا رہے تھے

آیت روتے روتے بول رہی تھی

آیت کچھ نہیں ہو گا صرف ایک خواب ہے

تم لیٹ جاؤ کچھ نہیں ہو گا مہراج نے اسے اپنے ساتھ لگایا

مہراج مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میرے بھائی کو کچھ نہیں ہو گا نا اس نے یقین سے پوچھا

کچھ نہیں ہو گا آیت صرف ایک برا خواب تھا خواب سمجھ کر بھول جاؤ اسے سمجھانے لگا

صرف ایک برا خواب تھا کچھ نہیں ہو گا میرے بھائی کو

اس نے یقین بے یقینی کی کیفیت میں جواب دیا

ماضی

آج شاہ حویلی میں رونق لگی تھی شاہ حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا کیونکہ آج خاندان بھر یہاں جمع کیا ہوا تھا

اور4سالہ عنایہ کے انگلی میں زاویار کے نام کی انگوٹھی پہنائی گئی جب کے سات سالہ دریا کی انگلی میں سالار کے نام کی انگوٹھی بھی پہنائی گئی

ارے یہ کیا بھائی صاحب آپ لوگ ابھی جا رہے ہیں کچھ دن رک جاتے بچے ایک سال کے بعد حویلی آئے ہیں اور کچھ نہیں تو گاؤں ہی گھوم لیتے سلمان اور عثمان بزنس کی غرض سے حویلی چھوڑ کر شہر شفٹ ہوگئے تھے جبکہ ان کی بہن شازیہ کی شادی ہی گاؤں میں ہی کی گئی تھی جبکہ ان کی دوسری بہن شاکر صاحب کی بیوی تھی

وہ لوگ جب بھی گاوں آتے تو جلدی ہی واپس لوٹ جاتے اسی لئے شازیہ کا دل چاہا کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ گزارے

ارے میری بہن اتنے دن تو روکے ہیں اب ہمیں واپس جانا چاہیے عثمان صاحب نے بہن کو سمجھانے کی کوشش کی جبکہ مہراج اپنی پھپھو سے لپٹ گیا بابا میں نہیں جاؤنگا جب تک چھٹیاں ختم نہیں ہوجاتی میں واپس نہیں جاؤں گا مہراج نے لاڑ سے اپنی پھوپھو کے گرد گھیرا بناتے ہوئے کہا

جس پر عثمان صاحب مسکرا دیئے

ٹھیک ہے میری جان جب تک تمہاری چھٹیاں ختم نہیں ہوجاتی تم یہاہی رہو اب خوش انہوں نے بیٹے کو بہلاتے ہوئے کہا

ان کی بات سن کر مہراج خوش ہوگیا

جبکہ سلمان صاحب کی حالت دیکھ کر عثمان کو بہت غصہ آرہا تھا کیونکہ وہ ابھی اپنے دوستوں سے مل کر واپس لوٹے تھے اور شراب کے نشے میں دھند تھے

سلمان یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے میں نے تمہیں منع کیا تھا ہم واپس شہر جائیں گے اس حالت میں تم کیسے جاؤ گے شہر عثمان صاحب نے چلاتے ہوئے سلمان صاحب سے کہا

بھائی آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں آپ فکر نہ کریں میں آرام سے گاڑی چلا لوں گا اور میں اتنے بھی نشے میں نہیں ہوں

عثمان صاحب کو اس وقت اپنے بھائی پر بہت غصہ آرہا تھا جو اتنے نشے میں ہونے کے باوجود گاڑی ڈرائیو کرنے کی بات کر رہا تھا

پھر شام ہوتے ہی وہ لوگ شہر کی طرف نکل گئے بہت منع کرنے کے باوجود بھی سلمان گاڑی چلانے سے باز نہ آئے سلمان اپنے اپنی حالت دیکھئے اس حالت میں آپ گاڑی کیسے چلائیں گے عائشہ نے بھی اسے سمجھانے کی کوشش کی

اوہو عائشہ بچوں کی طرح ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں گاڑی چلا سکتاہوں

سلمان اور عثمان سب فرینٹ سیٹ پے تھے جبکہ عائشہ اور ہاجرہ پیچھے بیٹھی تھی سالار اورعنایہ کے ساتھ

بابا گاڑی تیز چلیں عنایہ نےلارڈ سے باپ کے گلے میں بازو ڈالے

آپ دیکھنا بیٹا بابا کس طرح تیز گاڑی چلاتے ہیں سلمان نے تیز کوحاصہ لمبا کرتے ہوئے کہا

ان کی بات سن کر جہان عنایہ خوش ہوگی ہیں کہ وہاں انہیں عثمان صاحب پریشان ہوگئے

کوئی ضرورت نہیں ہے تیز گاڑی چلانے کی تمہیں اجازت دے دیں یہی غنیمت جانو

اوہو بھائی جان آپ ابھی تک اسی بات کو لے کر بیٹھے ہیں سلمان صاحب جھنجلا کر بولے

سلمان تمہیں سمجھ میں نہیں آرہا کہ تم نشہ میں ہو تمہیں گاڑی چلانے کی اجازت دینی ہی نہیں چاہیے تھی کہ پتا نہیں کیا سوچ کے میں تمہیں گاڑی چلانے کی اجازت دے رہا ہوں

عثمان صاحب کو رہ رہ کر سلمان پر غصہ آ رہا تھا

عثمان صاحب کی بات کو سیریس نہ لیتے ہوئے سلمان صاحب نے گاڑی کی سپیڈ تیز کردی

بس یہی چاہتے تھے نا آپ کے آپ کے خاندان میں میری بے عزتی ہو اسی لیے اپنے ساتھ لے کر گئے تھے نہ مجھے

دیکھ لیا آپ نے آپ کے گھر والوں نے مجھے کس طرح سے نظر انداز کیا ماریہ کو رہ رہ کر اپنے شوہر زمان پر غصہ آ رہا تھا

ماریا کیوں ذرا ذرا سی باتوں کو دل پہ لگا کے بیٹھ جاتی ہو زمان نےماریہ کو سمجھانے کی کوشش کی

زمان اور ماریہ کی شادی کو 14 سال ہونے جا رہے تھے ان کے تین بچے تھے لیکن آج تک زمان کی فیملی نے ماریہ کو قبول نہ کیا تھا کیوں کہ زمان کی شادی اسکی خالہ زاد کے ساتھ ہونے والی تھی لیکن اس نے اس کو ٹھکرا کے اپنے آفس کی لڑکی سے شادی کرلی جس کی وجہ سے انہوں نے کبھی بھی ماریا کو قبول نہ کیا

مجھے افسوس اس بات کا نہیں ہے کہ وہ لوگ مجھے نہیں اپنا رہے لیکن ماریا نے اپنے بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تو ان کی اولاد ہیں ان کا خون ہیں ان کی طرف تو وہ دیکھتے بھی نہیں ہیں آپ کی اماں آپ کو دیکھتے ہیں آپ سے لپٹ گئی لیکن حاشر بھی تو ان کا بچہ ہے ان کا پوتا ہے آپ نے دیکھا انہوں نے حاشر کی طرف دیکھنا تک گوارا نہ کیا سیرت اور آیت سو چکی تھی جبکہ حاشر جاگ رہا تھا لیکن ماں باپ کی بات کے بیچ میں بولنا گوارا نہ کیا اس لیے آنکھیں بند کر کے سوتا ہوا بن گیا

حاشر پہلے پہلے اس چیز کو بہت نوٹ کرتا تھا کہ بابا کے خاندان والے ان لوگوں سے محبت نہیں کرتے لیکن پھر اسے آہستہ آہستہ سمجھ میں آ گیا کہ اس کی ماں من چاہی ہونے کی سزا بھگت رہی ہے

زمان اور ماریا نے شادی کے بعد اس خاندان کو منانے کی بہت کوشش کی لیکن ان لوگوں نے یہی شرط رکھی کہ جب تک وہ ماریا کو نہیں طلاق دیتے تب تک وہ انہیں معاف نہیں کریں گے زمان صاحب نے ماریہ کو نہ چھوڑا جس کی وجہ سے ماریا خاندان بھر میں نفرت کا نشانہ بن گئی شادی کے ایک سال بعد انہیں حاشر کے روپ میں خوشیاں نصیب ہوئی لیکن پھر آٹھ سال تک وہ ماں نہ بن پائیں آٹھ سال بعد آیت کی آمد نے ان کی خوشیوں کو دوبالا کیا کچھ ماہ پہلے سیرت نے انکا خاندان مکمل کر دیا

ان کی ایک چھوٹی سی فیملی تھی جس کے ساتھ زمان اور ماریا خوش تھے لیکن اس بات سے بے خبر کے ان کی خوشیاں سے چند دن کی ہے اس دن وہ لوگ شادی کی ترکیب سے واپس گھر لوٹ رہے تھے جب ایک تیز تر از گاڑی انکی گاڑی سے ٹکرائی

اس سے پہلے کہ زمان گاڑی سنبھالنے کی کوشش کرتے گاڑی کھائی سے نیچے گرنے لگی جھٹکا اتنا خطرناک تھا کہ کسی کو بھی سنبھلنے کا موقع نہ ملا زمان جتنی گاڑی سنبھالنے کی کوشش کرتے وہ اتنی ہی کھائی کی طرف نکلتی جا رہی تھی گاڑی کی فرنٹ سائیڈ ساری نیچے کی طرف تھی زمان سمجھ چکے تھے کہ اس حادثے میں ان کا بچنا اب ممکن نہیں ہے اس لیے انہوں نے حاشر کو بچانا ضروری سمجھا کیونکہ حاشر کا گاڑی سے نکلنا آسان تھا جبکہ فرنٹ سیٹ پر ہونے کی وجہ سے سلمان اور ماریہ گاڑی سے نیچے نہیں اتر سکے زمان نے سمبھلتے ہوئے حاشر سے نیچے اترنے کے لیے کہا

لیکن وہ نہیں مان رہا تھا حاشر بیٹا میری بات سمجھنے کی کوشش کرو تمہیں نیچے اترنا ہو گا حاشر کو منا کے کسی طرح سے اسے گاڑی سے نیچے اتارا حاشر نے سب سے پہلے سیرت کو گاڑی سے باہر نکالا اور آیت کو نکالنے کی کوشش کرنے لگا جب اس کا دھیان سامنے دوسری گاڑی کی طرف گیا اس سے ایسا محسوس ہورہا تھا کہ دوسری گاڑی میں موجود سب کے سب افراد مر

چکے ہیں جبکہ زمان اور اپنی گاڑی کو نہیں سنبھال پائے اور گاڑی کھائی میں جا گری حاشر چاہ کر بھی اپنے ماں باپ کو نہیں بچا پایا

حاشر نجانے کتنی ہی دیر اس کھائی میں اپنے ماں باپ کی گاڑی کو دیکھتا رہا یہ تینوں بہن بھائی یتیم ہوگئے لیکن کس کو پرواہ تھی حاشر کو اپنی دادی اور تایا سے کوئی امید نہ تھی اس لیے وہ سمجھ چکا تھا کہ اب اس کی بہنوں کی ذمہ داری اس نے خود ہی اٹھانی ہے

اتنے زور دار جھٹکے سے سلمان صاحب سنبھل نہ پائے جب انھیں ہوش آیا تو انھوں نے سب سے پہلے سالار کی طرف دیکھا جس کا سر شیشے سے بری طرح سے ٹکرا چکا تھا وہ اس زوردار جھٹکے کی وجہ سے پچھلی سیٹ سے آگے آ گیا تھا جبکہ سلمان عائشہ اور ہاجرہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو چکے تھے انہوں نے عنایہ کو ڈھونڈنا چاہا لیکن عنایہ کہیں نہ تھی جب انہوں نے غور کیا تو ایک 13 سالہ لڑکا ان کی چار سالہ بیٹی کا ہاتھ تھام کر لے کے جا رہا تھاانہوں نے اس پکارنے کی کوشش کی لیکن عنایہ نے نہ سنا

کچھ ہی دیر میں اس جگہ بہت سارے لوگ جمع ہوگئے

جنہوں نے سالار اور سلمان کو بروقت ہسپتال پہنچا کر ان کی جان بچائی ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے سب سے پہلے سالار کے بارے میں پوچھا ڈاکٹر نے بتایا کہ سالار کو ابھی تک ہوش نہ آیا تھا اس حادثے کے بعد سالار تین ماہ تک کوما میں رہا

اور جب اسے ہوش آیا تو اسے اپنے باپ سے نفرت ہوگئی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ شراب پینے کی بری عادت کی وجہ سے اس نے اپنے تایا تائی عنایہ اور ماں کو کھو دیا بہت کوشش کے بعد بھی تو ڈاکٹرز سالار کے دماغ سے کانچ کے ٹکڑے نہ نکال پائے جس کی وجہ سے سالار کو اکثر ہی سر میں درد رہتا سالار جب بھی پریشان ہوتا یا کسی بات کی ٹینشن لیتا تو اس کے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگتی اسی لئے سلمان کوشش کرنے لگے کہ سالار کو ہر قسم کی پریشانی سے دور رکھا جائے اس کام میں مہراج نے بھی ان کا خوب ساتھ دیا سلمان صاحب مہراج کے ماں باپ کو واپس تو نہ لا

سکے لیکن ایک باپ بن کے اس کے سر پہ ہاتھ ضرور رکھا اور جب مہراج نے ہوش سنبھالا اس کے حصے کی جائیداد تک مہراج کے نام کردی سالار کو سنبھالنے کے لیے سلمان نے دوسری شادی کرلی لیکن سارا ایک اچھی ماں ثابت نہ ہو سکی

وہ آئے دن سالار کو مارتی پیٹتی جب بھی سلمان ملک سے باہر ہوتے سالار کے ساتھ بہت برا سلوک کرتی جس کی وجہ سے سالار کو اپنے باپ سے اور بھی زیادہ نفرت محسوس ہونے لگی سالار سلمان صاحب کو بتانے کی کوشش کرتا کہ سارا اچھی نہیں ہے

سلمان صاحب اس کی کوئی بات نہ سنتے جس کی وجہ سے سالار بدتمیز ہونے لگا سالار کی بد تمیزیاں دیکھتے ہوئے سلمان صاحب نے سالار کو خود سے دور کردیا اس دن سے سالار اپنے باپ سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے لگا

شادی کے چھ سال بعد بھی سارا کو اولاد نہ ہوئی تب انہیں سالار کا خیال آنے لگا ان کے دل میں ممتا جاگنے لگی تو سالار کے بارے میں سوچنے لگی لیکن تب تک سالار کوئی چھوٹا بچہ نا رہا تھا جوان کی ممتا کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا

سالار نے انکی ممتا کو ایسے ہی ٹکرایا جس طرح سے 6 سال پہلے انہوں نے اسے ٹھکرایا تھا

اب سالار کو نہ سارا میں کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی اپنے باپ میں سالار کا بس ایک ہی دوست تھا مہراج جس کے ساتھ وہ اپنے دل کی ہر بات شیئر کر دیتا مہر آج بھی ایسا ہی تھا وہ بھی سالار سے اپنی کوئی بات نہیں چھپاتا تھا وہ دونوں بچپن سے ساتھ تھے

سالار نے وکالت کے پیشہ اختیار کیا لیکن

اس کے دوست علی نے اسے چیلنج کیا کہ وہ کبھی بزنس نہیں سنبھال سکتا سالار کو کوئی چیلنج کرتا اور وہ اس سے پورا نہ کرتا یہ ممکن نہ تھا

سالار بچپن سے ہی بہت ضدی تھا اور اپنی ضد پوری کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد سے گزر جاتا سالار کو ہرانا آسان نہ تھا

کیوں کہ وہ جیتنے کے لیے کچھ بھی کر گزرتا تھا علی نے سلمان کے کہنے پر سالار کو چیلنج کیا تھا کہ وہ بزنس جوائن کرے جس کو سالار نے چیلنج سمجھ کر قبول کیا تھا اور آج وہ ملک کی مشہور بزنس مین میں سے ایک تھا

حاشر کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے کہاں جائے اپنی بہنوں کو کیا کھلایئے آیت کتنی بار اس سے اس کے بھوکا ہونے کا احساس دلا چکی تھی اور سیرت بیچاری تو اپنی بھوک بیان بھی نہیں کر سکتی تھی کیسے بچے تھے یہ جن کے ماں باپ کی لاشیں ان کے سامنے جل کر راکھ ہوگئی

یہ رات حاشر کی زندگی کی سب سے بھیانک رات تھی جسے وہ اپنی بہنوں کے ساتھ شیئر بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ نہ سمجھ تھی

چلتے چلتے وہ لوگ بازار کی طرف آگئے جہاں کھانے پینے کی بہت ساری دکانیں تھیں حاشر نے آیت کو ایک جگہ بٹھایا اور سیرت کو سنبھالنے کا کہا اور ایک دکان کی طرف آیا جو شاہد پکوڑوں کی دکان تھی اس نے دکاندار سے پکوڑے مانگے دکاندار نے پہلے اس کو غور سے دیکھا یہ شکل سے کافی شریف خاندان کا بچہ لگ رہا تھا

تم کہاں سے آئے ہو لڑکے تمہیں پہلے تو کبھی یہاں پے نہیں دیکھا دوکاندار نے کہا

انکل جی ہم کراچی کے رہنے والے ہیں یہاں ایک شادی پہ آئے تھے لیکن راستے میں ہمارا ایکسیڈنٹ ہوگیا اور میرے ماں باپ انتقال کرگئے وہاں میری دو بہنیں ہیں جو دو دن سے بھوکی ہیں اس نے آیت اور سیرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا دکاندار کو حاشر پر بہت ترس آیا

لیکن بیٹا تمہارے آگے پیچھے کوئی تو ہو گا نہ کوئی تایا چاچا کوئی ماموں خالہ

انکل اگر آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں تو پلیز ہمیں ہمارے گھر چھوڑ دیں

وہ لوگ دو دن سے یہاں دھکے کھا رہے تھے جو جانتے بھی نہیں تھے کہ وہ کون سے شہر میں ہیں

ہاں بیٹا میں تم لوگوں کی مدد ضرور کروں گا مجھے بس اپنے گھر کا پتہ بتا دو

اس ہمدرد انسان نے ان لوگوں کی مدد کرنے کے بارے میں سوچ رکھا تھا اس لئے فورا ہی ان کو گھر پہنچانے کے لیے بھی تیار ہو گیا

گھر آنے کے بعد ان لوگوں کے لیے ایک نیا امتحان شروع ہو چکا تھا حاشر کا تایا ان کے گھر آیا تھا جس نے کہا تھا کہ وہ ان لوگوں کا گھر بیچ کر ان کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں رکھے گا جس پر حاشر نے صاف انکار کر دیا لیکن حاشر کی بات کو انہوں نے کسی کھاتے میں نہ لیتے ہوئے اس کی کوئی بات نہ مانی حاشر بہت کوشش کے باوجود بھی اپنا گھر نہ بچا سکا اس کے تایا نے اپنی من مانی کرتے ہوئے اس کا گھر تک بیچ دیا اور جب حاشر نے تایا کے گھر جانے سے انکار کر دیا تو صاف لفظوں میں کہہ دیا" یہی مرو "
پر بیچے گئے مکان اور باقی چیزوں کی رقم کو اپنے ساتھ لے گیا وہ تینوں یتیم اپنے ہی گھر سے بے گھر ہو گے اور انکے ساتھ ایسا کرنے والا کوئی غیر نہیں ان کا خونی رشتہ تھا حاشر یہی سوچ رہا تھا کہ اگر آج اس کا باپ زندہ ہوتا تو اس کو کتنی تکلیف ہوتی کہ اس کے اپنے بھائی نے اس کی سگی اولاد کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے

کراچی میں ایک بہت ہی بڑا پلازہ بنایا جارہا تھا حاشر نے اپنی بہنوں کی بھوک مٹانے کے لیے وہاں پر مزدوری کردی شروع کردیا حاشر پڑھائی میں بہت اچھا تھا لیکن فی الحال اسے اپنی بہنوں کی تربیت کے بارے میں سوچنا تھا اسی لیے سکول چھوڑ کر مزدوری شروع کردی حاشر سارا دن مزدوری کرتا اور وہی اپنی بہنوں کو بھی اپنے ساتھ ہی رکھتا وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی آیت اور سیرت کو اپنے آپ سے دور نہیں کرتا کیونکہ اس نے اپنے بابا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی بہنوں کا خیال رکھے گا سارا دن پلازے میں مزدوری کرنے کے بعد حاشر نے پلازے کے مالک سے رات کو وہی رکنے کی اجازت لے لی وہ ساری رات سردی میں کانپتے رہتے ان کے پاس سردی کم کرنے کے لئے چادریں بھی نا تھی جس کی وجہ سے حاشر نے اپنی سونے کی چین بیچ دیں سونے کے اس چین کو کوڑیوں کے دام خرید کر آدمی نے انہیں ہلکی ہلکی تین چادریں پکڑا دیں حاشر اس بات کو لے کر خوش تھا کہ اب اسکی بہنیں سردی میں نہیں سوئنگی حاشر بہت محنتی اور بہت ایمانداری سے اپنا کام کرتا تھا چھوٹا بچہ ہونے کی وجہ سے اس سے بہت مشقت کا کام کرنا مشکل تھا لیکن پھر بھی وہ برے آدمیوں کے مقابلے میں برابر کام کرتا تھا جس کو پلازہ کامالک بہت نوٹ بھی کرتا تھا اور وہ حاشر کے کام سے خوش بھی بہت تھا اسے یہ لڑکا بہت اچھا لگتا جوہر تھوڑی دیر میں اپنی بہنوں کے پاس جاتا حاشر کے ہاتھوں اور پیروں پر نجانے کتنے زخم تھے جو وہ اپنی بہنوں سے چھپا کر

رکھتا تھا لیکن یہ زخم پلازہ کے مالک کی نظروں سے نہ چھپتے ایک دن پلازہ کے مالک نے اسے بخشش کے طور پر کچھ رقم دینے کے بارے میں سوچا جسے حاشر نے لینے سے صاف انکار کر دیا حاشر نے کہا کہ اس کے بابا کہا کرتے تھے کہ وہ ہمیشہ اپنی اولاد کو حلال کھلانا چاہتے ہیں اور وہ بھی اپنی بہنوں کو اپنے ہاتھوں کی محنت سے کما کر کھلائے گا

حاشر خود ایک بچہ تھا لیکن اس برے وقت میں وہ اپنی بہنوں کا باپ بن گیا
ایک رات کچھ شرابی لوگ اس پلازے کے اندر آئے چار سالہ چھوٹی سی معصوم بچی کو غلط نگاہ سے دیکھنے لگے حاشر کو اس وقت بہت غصہ آیا اگر اسے کچھ یاد تھا تو یہ کہ اس کی بہن کے ساتھ کچھ غلط ہونے والا ہے اس کڑے وقت میں اسے وقت سے پہلے بڑا کر دیا تھا حاشر نے کسی بہادر انسان کی طرح ان لوگوں کا مقابلہ کرکے اپنی بہن آیت کو بچایا اور اسی دن فیصلہ کرلیا کہ اب وہاں لوگ اس پلازے میں نہیں رہیں گے صبح اس نے یہ ساری باتیں جب مالک کو بتائیں تو اسے بہت افسوس ہوا اسے حاشر بہت پسند تھا کیونکہ حاشر بہت ایمانداری سے اپنا کام کرتا تھا پلازہ کے مالک نے حاشر کو ایک کمرے کا مکان کرائے پر لے کر دیا اور پھر ایک دن وہ پلازہ مکمل ہوگیا جس کی وجہ سے حاشر کی مزدوری چھوٹ گئی اور وہ ایک بار پھر سے اپنی بہنوں کے لیے کوئی کام ڈھونڈنے لگا

بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی حاشر کو دوبارہ کوئی نوکری نہ ملی

اس کا کم عمر ہونے کی وجہ سے کوئی اسے اپنے ساتھ کام پر نہیں رکھ رہا تھا نوکری ڈھونڈتے ہوئے آج اس کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا

لیکن ہر شام وہ مایوس ہی گھر واپس لوٹ رہا تھا

آج راستے میں اسے پلازہ کے وہی مالک ملے جنہوں نے اسے پہلے کام دیا تھا اس نے ادب سے انہیں سلام کیا

ارے حاشر بیٹا کہاں گم ہوتے ہو ایک ہفتے سے تمہاری راہ دیکھ رہا ہوں تم کام پر دوبارہ کیوں نہیں آئے

انکل کام تو ختم ہو گیا تھا پلازے مکمل ہوچکا تھا اب میں وہاں آکر کیا کرتا حاشر نے حیرت سے پوچھا

اچھا تو تم اتنے دنوں سے کیا کر رہے ہو انکل نے دوبارہ سوال کیا

کوئی اور کام تلاش کر رہا ہوں حاشر نے جواب دیا

کوئی ضرورت نہیں ہے اس طرح سے دھکے کھانے کی میں نے تمہارے لئے کام ڈھونڈ لیا ہے

اور یہ کام تمہارے پہلے کام سے زیادہ آسان اور اور زیادہ تنخواہ والا ہے

حاشر یہ سن کر بہت خوش ہوگیا اس کا مطلب تھا کہ اب اس سے مزید دھکے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

انکل بتائے مجھے کیا کام ہے میں کل سے ہی کام پر آجاؤں گا

مشکل کام نہیں ہے بیٹا بہت آسان ہے اور اس کام میں تمہارے لیے کتنا وقت نکل آئے گا کہ تم اپنی پڑھائی بھی دوبارہ سے شروع کر سکو گے اور اپنی بہنوں کا خیال بھی اچھے سے رکھ پاؤ گے بس پلازے میں جو دکاندار ہیں انھیں دن میں چائے اور دوپہر کا کھانا ہوٹل سے لاکر تمہیں دینا ہو گا ہر دکاندار اس کام کا تمہیں الگ سے پیسے دے گا

پلازے میں کل 40 دکانیں ہیں اور ہر دکاندار تو میں دن کا 20 سے 30 روپے دے گا جس سے تمہارا گزرو بسر آسانی سے ہوجائے گا کیا کہتے ہو کروگے نہ یہ کام انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا

ہاں ضرور کروں گا میں کل سے ہی آجاؤں گا

۔پھر حاشر نے اسی پلازے میں کام شروع کر دیا وہ ہر روز دن کے وقت سب دکانداروں کے لیے کھانا لاتا

اور شام میں ان کو چائے دیتا اور ہر دکاندار اس سے اسکے پر کم ادا کرتا پلازے کا مالک حاشر کی مدد کرنا چاہتا تھا لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

کہ آخر وہ حاشر کی مدد کس طرح سے کرے اسی لیے اس نے اپنے پلازے کے دکانداروں سے اس بارے میں بات کی اور

سب کو حاشر کے بارے میں جان کر خوشی ہوئی جو اتنے تنگ حالات امیں بھی خیرات لینا پسند نہیں کرتا تھا

حاشر کی ماما ہمیشہ کہتی تھی کہ اللہ فرشتوں کو انسانوں کے روپ میں بھیجتا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہ تھا کہ پلازے کاملک حاشر کے لیے فرشتہ ثابت ہوا تھا

حاشر د بارہ سکول تو نہ جا سکا لیکن پلازے کے مالک نے اسے ایک سکول میں امتحانات دلوائے

حاشر کے بابا کا خواب تھا کہ حاشر ایک ڈاکٹر بنےاور انسانیت کی خدمت کرے لیکن حاشر اپنے بابا کا خواب پورا نہ کر سکا اور اسی لئے حاشر نے یہ خواب آیت کے ذریعے پورا کرنے کے بارے میں سوچا تھا

حاشر نےFA پرائیویٹ کیا

تو اسے اسکول میں اچھی جاب مل گئ

جہاں تنخواہ بھی کافی اچھی تھی ساتھ ساتھ حاشر نے اپنی پڑھائی بھی جاری رکھیں کیوں کہ اس کا مقصد ایک سکول میں جاب کرنا ہرگز نہ تھا

وہ اپنی بہنوں کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا ہمیشہ ان کے مستقبل کے بارے میں سوچتا رہتا

اس نے اپنے بابا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی بہنوں کو کسی چیز کے لیے ترسنے نہیں دے گا

اس لئے اسکی بہنیں جس چیز کی خواہش کرتی

وہ کسی بھی حال میں لاکر دیتا

آیت کی زیادہ تر خواہشیں اس کی پڑھائی کے ریلیٹڈ ہوتے

جبکہ سیرت کی خواہشیں بھی اس کی طرح معصوم تھی

حاشر چاہے کتنا بھی تھکا ہوا ہوتا وہ اپنی بہنوں کے ساتھ وقت ضرور گزارتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بہنیں کسی بھی قسم کی احساس کمتری کا شکار ہو

ایم اے کرنے کے بعد حاشر نے بزنس کے چند ایک شارٹ کورسز کیے

جس کے بعد اسے ایک بہت بڑی کمپنی میں اچھی جاب مل گئ

اب وہ اپنی بہنوں کی خواہشیں اور بھی آسانی سے پوری کر سکتا تھا

ان سب چیزوں میں اگر وہ کسی چیز کو نہیں بھولا تو وہ تھا پلازے کا مالک جس نے اس کے کڑے وقت میں اس کا سب سے زیادہ ساتھ نبھایا تھا

وہ اکثر اس سے ملنے جاتا اور کافی وقت ان کے ساتھ گزارتا

پھر ایک دن پلازے کا مالک اپنا پلازہ بیچ کر ملتان شفٹ ہو گیا

کیونکہ پلازے کے مالک کا بیٹا ایک کار ایکسیڈنٹ میں اپنی جان گنوا بیٹھا

اس لیے اب وہ لوگ اس شہر میں نہیں رہنا چاہتے تھے لیکن پھر بھی پلازے کے مالک نے حاشر سے رابطہ ختم نہ کیا

حاشر میں اسے اپنا بیٹا نظر آتا تھا اور حاشر بھی اس کی بہت عزت کرتا تھا

کمپنی میں جاب کرتے کرتے حاشر نے ایک سستا سا پلاٹ لے کر اپنا گھر بنوایا

اس کی کمپنی کا مالک حاشر کے کام سے بہت خوش تھا حاشر بہت ذہین انسان تھا اور اس کی ذہانت سے اس کی کمپنی بھرپور فائدہ اٹھا رہی تھی کمپنی کا مالک حاشر کو بہت پسند کرتا تھا

لیکن وہ اکثر بہت بیمار رہتا تھا حاشر نے اپنی بہنوں کا خیال رکھنے کے لیے گھر میں ایک ماسی کو کام پر رکھا جوان ہی سہی اور غلط کی پہچان سکھائے

حاشر کے باس کی طبیعت بہت خراب تھی انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا
جس کی وجہ سے اس کے آفس کے سب ہی ممبرز انہیں ملنے ہسپتال گئے تھے حاشر بھی انکی تمنداری کے لیے ہسپتال پھول لے کر گیا جب انہوں نے حاشر کو اپنے پاس بلایا اور مینت والے انداز میں بولے

حاشر میں جانتا ہوں کہ میں نہیں بچوں گا میرا آخری وقت آگیا ہے میں ساری زندگی اپنے کام کے بارے میں ہی سوچتا رہا کبھی اپنے گھر پر اپنے بچوں پر دھیان ہی نہیں دے سکا میں اپنے بچوں کی ہر خواہش پوری کرنا چاہتا تھا اور میں نے کی بھی انہیں دولت کی کمی محسوس نہیں ہونے دی ان کی خواہشات پوری کرکے میں یہ سوچتا رہا کہ میں اپنا فرض نبھا رہا ہوں لیکن میں یہ نہیں سمجھ پایا کہ ان کی خواہش پوری کرنا میرا فرض نہیں بلکہ انہیں ٹھیک تربیت دینا میرا فرض ہے لیکن اب بہت دیر ہوچکی ہے حاشر تین سال پہلے میری بیوی انتقال کرگئ ۔ اور میں یہ سمجھ کر بے فکر ہوگیا کہ میرے بچے آپ سمجھدار ہیں وہ اپنا صحیح غلط سمجھ سکتے ہیں لیکن میں غلط تھا حاشر میرے بڑے بیٹے نے امریکا میں کسی عیسائی لڑکی سے شادی کرلی جبکہ دوسرا تین بار جیل جا چکا ہے جبکہ تیسرا بیٹا ہوسٹل میں پڑھتا ہے حاشر مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ میں نے اپنی ساری جائیداد اپنے بیٹوں کے نام کردی اور بیٹی کے لیے کچھ نہ چھوڑا حاشر میری بیٹی بہت معصوم ہے وہ صحیح غلط کی پہچان نہیں جانتی مجھے ڈر ہے کہ کہ

میرے بعد میری بچی کو اس کا حق دیا بھی جائے گا کہ نہیں اس کے بھائی میرے سامنے اس سے ٹھیک سے بات نہیں کرتے میں کیسے مانوں کہ میرے جانے کے بعد یہ لوگ میری بیٹی کا خیال رکھیں گے

حاشر کے باس نہ جانے کب سے بولے جارہے تھے اور حاشر ان کی بات کا مقصد ڈھونڈنے میں لگا تھا

لیکن سر یہ سب کچھ آپ مجھے کیوں بتا رہے ہیں حاشر نے آخرکار پوچھا

کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تم میری بیٹی کا ہاتھ تھام لو اس کے سائبان بن جاؤ حاشر تم اپنی بہنوں کا اتنا خیال رکھتے ہو میں صرف تم پر یقین کر سکتا ہوں

سر آپ کیا کہہ رہے ہیں حاشر ان کی بات سن کر حیران رہ گیا

حاشر بیٹا پلیز انکار مت کرنا یہ ایک مرتے ہوئے باپ کی التجا سمجھ لو میں جانتا ہوں تمہاری زندگی میں کوئی لڑکی نہیں ہے میری بیٹی تمہارے لیے ایک بہت اچھی ہمسفر ثابت ہوگی میں تم سے وعدہ کرتا ہوں انہوں نے اس کے ہاتھ تھام لئے

سر میں کیسے ۔۔۔؟میں نے تو ابھی تک اس بارے میں سوچا تک نہیں ہے حاشر نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی

دیکھو بیٹا میں اٹھ کر تمہارے پیر پکڑ نہیں سسکتا لیکن میرے بندھے ہاتھوں کی طرف دیکھو

سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں اس نے فورا ان کے ہاتھ کھولے پلیز مجھے شرمندہ نہ کریں ٹینشن لینے کی وجہ سے حاشر کے باس کی طبیعت اور بھی زیادہ بگھر رہی تھی

ٹھیک ہے سر میں آپ کی بیٹی سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اس کے سامنے ایک مرتا ہ ا بآپ جس کی آخری خواہش پوری کرنا بہت نہ فرض سمجھتا تھا

۔نکاح بالکل سادگی سے کروایا گیا اس سے پہلے اس نے کبھی منت کو نہیں دیکھا تھا ہاں لیکن یہ بات وہ جانتا تھا کہ منت کی مرضی کے خلاف اس کی شادی کی جا رہی ہے نکاح کے بعد فورا ہی اس کے ساتھ منت کو رخصت کر دیا گیا یہ بات اس کا اس نے ابھی تک آیت اور سیرت کو بھی نہیں بتائی تھی بس فون پر ان کو اتنا کہا تھا کہ وہ دونوں سو جائیں وہ لیٹ گھر واپس آئے گا سفر میں منت بالکل حاموش اس کے ساتھ بیٹھی رہی اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ منت انتہائی خوبصورت تھی لیکن وہ محض 18 سال کی تھی اور یہی بات حاشر کی پریشانی تھی کی ابھی سے دو بہنوں کے ساتھ ساتھ بیوی بھی پالنی پڑے گی منت بچپن سے ہی فلموں ڈراموں اور ناولوں کی حددرجہ شوقین تھی اسے لگتا تھا کہ اس شادی کرنے اس کا کوئی شہزادہ آئے گا لیکن آیا بھی تو کون اس کے باپ کے آفس کا ایک ورکر ۔۔۔

اس کے باپ اور بھائی اسے کبھی گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے تھے کراچی جیسے بڑے شہر میں رہنے کے باوجود اس نے کبھی سمندر نہیں دیکھا تھا اور اب جن حالات اس کی شادی ہوئی تھی وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ اس کا شوہر اسے کسی نوکر کی طرح رکھے گا جو اس سے دو وقت کی روٹی تو دے دے گا لیکن ہر بات پر طعنے مارے گا بیس منٹ کے اس راستے میں منت نے نہ جانے کتنی بار نگاہیں اٹھا کے حاشر کی طرف دیکھا جو حاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا جسے کوئی پرواہ ہی نہ تھی کے اس کے پہلو میں اس کی نئ نویلی دلہن بیٹھی ہے پھر ایک جگہ گاڑی روکی اور حاشر گاڑی سے اتر کر باہر چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور گاڑی پر جسے سٹارٹ ھوگی وہ کہاں گیا اور کیا کیا منت نے جاننا ضروری نہ سمجھا

وہ لوگ گھر پر پہنچے تو آیت اور سیرت نہ جانے کب سے سوچکی تھی ۔

آیت اورسیرت شاید سوچکی ہیں ان سے تمہاری ملاقات اب صبح ہی ہوگی تم اس کمرے میں چلو میں انہیں دیکھ کر آتا ہوں حاشر یہ کہہ کر دوسرے کمرے میں چل دیا اور یہ پہلی بات تھی جو اتنی دیر میں اس نے منت سے کی تھی

اس کا لہجہ بہت نرم تھا منت کو اچھا لگا کہ اس نے منت سے کوئی سخت بات کرنے کے بجائے اپنا لہجہ نرم رکھا وہ اس کمرے میں آگئی شاید یہ کمرہ حاشر کے استعمال میں تھا یہی

سوچ کر وہ وہیں بیٹھ گئی کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی حاشر کمرے میں کافی دیر کے بعد آیا

منت یہی سوچ رہی تھی کہ آخر یہ شخص اس سے کس طرح سے بات کرے گا اس پر اپنا احسان جتائے گا کہ اس کے باپ نے رو رو کر مینت کر کہ اس کی شادی حاشر سے کروائی ہے اور وہ اپنے آپ کو اس گھر کا مالک نہیں بلکہ ایک نوکر ہی سمجھے

منت ہمیشہ سے لو میرج کرنا چاہتی تھی لیکن اس کے بھائیو اور باپ نے میٹرک کے بعد اسے پڑھنے ہی نہ دیا اور نہ ہی کبھی گھر سے نکلنے دیا

اور کتنے چھوٹے چھوٹے خواب جو منت اپنے لئے دیکھا کرتی تھی

اللہ نا کرے کہ حاشر کی زندگی میں کوئی اور لڑکی ہو یہ نہ ہو کہ وہ کسی اور کے خواب اجاڑ کے بیٹھی ہوں کیونکہ یہ سچ تھا کہ جتنی زبردستی شادی کے لئے اس پر کی گئی تھی اتنی ہی حاشر پر بھی کی گئی تھی کیا حاشر اس سے اپنائے گا کیا اس سے محبت کرے گا یہی سوچ منت کو اندر تک خالی کر گئی تھی

حاشر جب کمرے میں آیا تو منت انہی سوچوں میں گم تھی

ایم سوری وہ دروازے کھلے تھے اور لائٹس بھی اون تھی ان کو آف کرتے ہوئے ٹائم لگ گیا وہ اس کے پاس آ کر بیٹھا اور آپنے دیر سے آنے کا سبب بتانے لگا

منت میں سمجھ سکتا ہوں تمہارے لیے یہ سب کچھ بہت نیا ہو گا

سچ کہوں تو میں نے بھی اپنے بارے میں ایسا کبھی نہیں سوچا تھا بلکہ میں نے تو کبھی شادی کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا حاشر مسکراتے ہوئے بولا

منت میں تم سے اپنی پرانی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں چھپاؤں گا میری زندگی کا ایک ہی مقصد رہا ہے کہ میں اپنی بہنوں کو خوش رکھوں ان کی ہر خواہش پوری کروں اور آگے بھی میری زندگی کا یہی مقصد رہے گا

میری زندگی میں میری بہنوں کے علاوہ کبھی کوئی عورت نہیں آئی اور اب تمہارے علاوہ کوئی نہیں آئے گی منت میں سمجھ سکتا ہوں کہ اس رشتے کے لئے تمہارے ساتھ زبردستی کی گئی ہے

میں تم سے نہیں کہوں گا کہ زبردستی کے اس رشتے کو تم نبھاؤ اگر تم چاہو گی تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا اگر تمہیں کوئی مجھ سے بہتر ملے تو میں خود تمہاری شادی اس کے ساتھ کرواؤں گا اور اگر تم کسی اور کو چاہتی ہو تو بھی وہ تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو

زبردستی کے رشتوں کو نبھانا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اگر تمہیں پھر بھی لگتا ہے کہ میں تمہارے قابل ہوں اور تم میرے ساتھ خوش رہ سکتی ہو تو میں تمہیں اپنی زندگی میں ویلکم کرتا ہوں حاشر نے اپنی باہیں پھیلائیں

منت جو اپنے دل میں نجانے کیا کیا اندیشے پالے بیٹھی تھی کہ وہ اسے نوکروں کی طرح ٹریٹ کرے گا وہ اس پر اپنا احسان جتائے گا کہ اس کے باپ نے اس کی منتیں کر کے اس سے شادی کروائیں

منت کو ڈھیروں رونا آیا اور ایک پل کی بھی دیری نہ کرتے ہوئے وہ اس کی باہوں میں سما گئ اور حاشر قریشی' منت کی زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری شخص تھا وہ نا تو کسی کہانی کا شہزادہ تھا اور نہ ہی کسی فلم کا ہیرو لیکن پھر بھی وہ منت کو اپنا دیوانہ کر گیا

از۔۔اریج شاہ

صبح جب منت کی آنکھ کھلی تو حاشر بے خبر سو رہا تھا منت فریش ہو کے آئی تب بھی حاشر ایسے ہی سو رہا تھا اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ باہر کیسے جائے باہر سے کچھ لوگوں کی آواز آ تو رہی تھی لیکن حاشر کے علاوہ وہ یہاں کسی کو نہیں جانتی تھی اب اگر ایسے ہی وہ

منہ اٹھا کے باہر چلی جائے تو سب اس سے سوال پوچھیں گے کہ وہ کون ہے اور یہاں کیا کر رہی ہے

پہلے اس کا دل چاہا کہ وہ حاشر کو جگالے لیکن پھر اسے حاشر سے شرم آ رہی تھی

کل رات حا شرنے اسے اپنے دل کی ہر بات بتائی جو وہ ہمیشہ سے کسی سے شیئر کرنا چاہتا تھا اور پھر اسے گاڑی سے نکلنے کی وجہ بھی بتائی اس وقت حاشر منت کے لئے گفٹ لینے گیا تھا جو کل رات اس نے اسے پہنا یا بھی تھا پچھلے ایک گھنٹے سے وہ بے مقصد کمرے میں گھوم رہی تھی آخرکار اس نے بہت ساری ہمت جمع کی اور خود کر کمرے سے باہر نکل آئی

وہ کمرے سے باہر آئی تو کچن سے کچھ لوگوں کی آوازیں آرہی تھی وہ وہی آگئی

جہاں دو لڑکیاں فل یونیفارم میں بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی اور ایک عورت ناشتہ بنا رہی تھی

اس نے انہیں سلام کیا

جبکہ سیرت اور آیت اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی کہ آخر یہ ہے کون اور کہاں سے آئی ہے کیونکہ مین ڈور تو بند ہے

کون ہیں آپ اور کہاں سے آئی ہیں رشیدہ(نوکرانی) نے پوچھا

دروازہ تو بند ہے آپ اندر کیسے آئی انہوں نے پھر سوال کیا جب کہ منت کنفیوز ہو چکی تھی

وہ میں۔ ۔۔وہ مجھے ۔۔۔حاشر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان سوال کا کیا جواب دے

کیا آپ کو بھائی یہاں لے کے آئے ہیں سیرت نے معصومیت سے پاس آ کر پوچھا

جی منت نے اور کچھ نہ کہا

لیکن آپ ہیں کون اور بھائی آپ کو اپنے ساتھ کیوں لائے ہیں اب کے سوال آیت کی طرف سے آیا

اوہو آہی آپ کو نہیں پتا بھائی نے کہا تھا کہ وہ ہمارے لئے پری لے کے آئیں گے یہ پری ہی تو ہیں۔۔ آپ پری ہیں نہ۔۔؟؟ سیرت نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنی بہن کی عقل پر ماتم کیا اور اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے خود بھی منت سے سوال پوچھ لیا

جبکہ آیت اتنی چھوٹی بچی نہ تھی کے پریوں کی کہانی پر یقین کر لیتی

گڑیا یہ پری ویڑی کچھ نہیں ہوتا آپ بتائیں کون ہے آپ اور کہاں سے آئی ہیں اور بھائی آپ کو اپنے ساتھ لے کر کیوں آئے ہیں سیرت کو جواب دے کر اب وہ منت سے پوچھنے لگی

جبکہ منت کو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ اپنا تعارف کس طرح سے کروائے اگر یہاں حاشر ہوتا تو صاف صاف کہہ دیتا کہ یہ اس کی بیوی ہے

جی نہیں جی پری ہوتی ہے اور بھائی نے کہا تھا کہ وہ میرے لیے پری لائینگے اور وہ لے آئے ہیں ۔۔

سیرت فورا اس کے ساتھ چپک گئی کہی آیت اس کی پری کا ہاتھ پکڑ کے گھر سے باہر ہی نہ نکال دے

گڑیا یہ کوئی پری نہیں ہیں کیونکہ پریوں کے پر ہوتے ہیں جو کہ ان کے نہیں ہیں آیت نے سیرت کو لوجک دیا

جس پر سیرت سوچ میں پڑ گئی

میں بھائی سے پوچھو گی یہ کہ کر وہ کچن سے نکل کر فورا حاشر کے کمرے کی طرف بھاگ گئی جبکہ آیت اور منت بھی اس کے پیچھے آئی جب تک وہ کمرے میں پہنچی تب تک سیرت حاشر کے سرہانے بیٹھی اسے جگا چکی تھی

بھائی بتائیں نہ آپ میرے لئے پری لے آئے ہیں نہ اب اس نے دروازے پہ کھڑی منت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جسے دیکھ کر حاشر مسکرایا۔۔۔۔

ہاں میں نے تم سے وعدہ کیا تھا نہ میں تمہارے لئے پری لے کے آؤں گا وہی لے کے آیا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے سیرت کی ہاں میں ہاں ملائی

لیکن بھائی اس پری کے پر کہاں ہیں سیرت نے آیت والا لوجک دیتے ہوئے کہا
جس پر آیت بھی اس کے قریب آکر بیٹھی
۔پر۔ ۔۔۔۔۔اس میں پر کو حاصہ لمبا کیا جیسے جواب سوچ رہا ہو آیت کو تو خیر یہی لگا
پر میں نے کاٹ دیے حاشر نے سوچتے ہوئے کہا
کیوں کاٹ دیے سیرت نے معصومیت سے پوچھا
تاکہ یہ اُڑ نہ جائے حاشر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اب بہت ہوگئے تم دونوں کے
سوال چلو تم لوگوں کی وین آنے والی ہوگی اسکول جاؤ
سکول کا نام سنتے ہی سیرت منہ بسور کر اٹھ کر باہر جانے لگی جب کہ آیت نہیں اٹھی
تمہیں کیا الگ سے کہنا پڑے گا اس نے آیت کو کہا
نہیں پہلے یہ بتائیں کہ یہ کون ہیں اب ایت نے سیریس ہو کر پوچھا جیسے اسے یقین ہو کہ
کوئی پری نہیں ہوتی
اس کی بات پہ حاشر مسکرایا تمہاری بھابھی ہے اب خوش چلو سکول جاؤ
حاشر نے جواب دیا
بھابھی بھائی آپ نے شادی کرلی ہے آیت نے حیرانگی سے کہا جب گھر کے باہر ان کی اسکول
وین کا ہرن بجا

جس پر حاشر کی بچت ہو گی

اس دن کے بعد آیت حاشر سے کافی دن تک ناراض رہی کیونکہ اسکے اپنے بھائی کی شادی کو لے کر بہت سارے خواب تھے جو ادھورے رہ گئے

لیکن بعد میں جب اس سے پتا چلا کہ شادی کن حالات میں ہوئی ہے تو اس کی ناراضگی ختم ہو گی

جبکہ سیرت پہلے دن کی طرح اب بھی یہی مانتی تھی کہ منت اس کی پری ہے

اور تو اور وہ اپنے سکول کی سہیلی حنا کو بھی ساتھ لے کے آئی تھی کہ اس کے گھر میں پڑی آئی ہے

جس پر حنا نے بھی گھر جاکر اپنے بھائی سے پری مانگی لیکن افسوس کے حناکا بھائی اسے پری لاکر نہ دے سکا

منت کی شادی کے ایک مہینے بعد ہی اس کے والد انتقال کر گئے اس وقت حاشر نے اسے بہت سنبھالا اس کے والد کے انتقال کے فورا بعد ہی اس کے بھائی نے دھوم دھام سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا جس پر منت کو بہت دکھ ہوا

اپنے بھائیوں سے اسے کوئی امید نہ تھی جنہوں نے اس کی شادی کے بعد جھوٹے منہ بھی نہ پوچھا کہ جس لڑکے کے ساتھ اس کی بہن کی شادی کی گئی ہے وہ کون ہے اور تو اور اس کے بھائی نے اپنی شادی پہ اسے مہمانوں کی طرف بلایا

جس پر منت نے دکھی دل سے شادی پہ جانے سے انکار کر دیا لیکن حاشر نے اسے سمجھایا کہ وہ اسے اپنی بہن مانے یا نہ مانے لیکن وہ منت کا بھائی ہے اور منت اپنے بھائی کی شادی پر ضرور جائے گی

حاشر جو سمجھتا تھا کہ اسے اپنی بہنوں کے ساتھ اب منت کو بھی پالنا پڑے گا کیونکہ وہ بھی ایک چھوٹی بچی ہے یہ سوچ اس کی غلط ثابت ہو گئی کیونکہ منت ایک بہترین ہمسفر ثابت ہوچکی تھی وہ حاشر کی ہر ضرورت کا خیال رکھتی اور حاشر بھی اس سے اپنی ہر بات شیئر کرتا سیرت اور ایت بھی اس سے بہت پیار کرتی تھی

ان کی شادی کو 5 مہینے ہوئے تھے جب ایک دن اچانک منت کی طبیعت خراب ہوگئی جس پر رشیدہ نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ منت ماں بننے والی ہو یہ خبر سن کر منت بہت خوش ہوئی لیکن جب یہ نے حاشر کو بتائی تو وہ پریشان ہوگیا

دعا کرو ایسا کچھ نہ ہو منت میں فلحال کوئی بچہ نہیں چاہتا میرا مطلب ہے کہ صرف ابھی جب تک سیرت اور آیت کی شادی نہیں ہو جاتی

اس کی بات سن کر منت کے چہرے کا رنگ اڑ گیا

جسے حاشر نے فوراً نوٹ کرلیا میں جانتا ہوں میں تم سے بہت بڑی قربانی مانگ رہا ہو ں لیکن منت سیرت اور آیت بھی تو ہمارے بچے ہی ہیں نہ

بہت دیر بعد بھی جب منت کچھ نہ بولیں تو حاشر نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا

منت سمجھنے کی کوشش کرو میں نہیں چاہتا کہ میں اپنے بچوں کی وجہ سے اپنی بہنوں کو نظر انداز کر دوں

پھر جب منت کی رپورٹس آئی تو وہ پریگنٹ نہیں تھی یہ بات جان کر منت پر سکون ہو گی کیونکہ وہ حاشر کی پریشانی کی وجہ کبھی بھی نہیں بننا چاہتی تھی

کیونکہ وہ حاشر کیلئے اب کچھ بھی کر سکتی تھی اور وہ جانتی تھی کہ حاشر اپنی بہنوں کے لیے کچھ بھی کر گزرنے کو ہمیشہ تیار ہے گا

وقت گزرتا گیا اور ان کی شادی کو تین سال مکمل ہوگئے یہ تین سال منت کی زندگی کے خوبصورت ترین سال تھے

حاشر ہر بات میں سب سے پہلے منت کی مرضی پوچھتا لیکن منت نے کبھی بھی حاشر سے کوئی فرمائش نہیں کی وہ حاشر سے کبھی کچھ نہیں مانگتی

تھی اور جب حاشر اس بات کی وجہ پوچھتا تو وہ آگے سے کہتی کہ اس کی ہر ضرورت حاشر خودبخود پوری کر دیتا ہے

پھر ایک دن منت کے سب سے چھوٹے بھائی ارمان کا رشتہ آیت کے لیے آیا

ارمان ایک بہت قابل انسان تھا جو اپنے باپ کے بعد اس کا آفس بھی سنبھال رہا تھا حاشر کو بھی وہ بہت پسند تھا وہ اکثر منت سے ملنے ان کے گھر بھی آتا تھا اور منت ارمان کی آیت میں دلچسپی کے بارے میں بھی جانتی تھی

پھر حاشر نے ایک دن آیت کی منگنی ارمان سے کروا دی

کیونکہ شادی وہ آیت کی پڑھائی کے بعد کرنا چاہتا تھا لیکن ارمان نے حاشر کو یقین دلایا کہ وہ آیت کی پڑھائی نہیں روکے گا جس پر منگنی کی جگہ ان کی شادی کی تاریخ طے ہوگئی

آیت نے ارمان کے لیے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا لیکن ارمان ایک بہت اچھا انسان تھا یہ وہ جانتی تھی اور ایک لائف پارٹنر کے حساب سے وہ اس کے لئے پرفیکٹ تھا اور وہ اس شادی سے خوش بھی تھی لیکن اگر کوئی مسئلہ تھا تو وہ تھا مہراج شاہ کالج میں اسے تنگ کرنے والا

لڑکا جس کے بارے میں وہ حاشر کو کچھ نہیں بتا پا رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے حاشر کو کچھ بھی بتائے تو یہ نہ ہو کے کہ وہ اسکی کا کالج ہی چھڑوا دے

...

آیت نے جس دن سے کالج اسٹارٹ کیا تھا کالج کے کچھ آوارہ لڑکے اسے تنگ کرتے تھے آوارہ لڑکوں میں مہراج شاہ اور سالار شاہ سرفرست تھے اور باقی لڑکے انہی کے کالج کے لاسٹ ایئر کے اسٹوڈنٹس تھے

یہ دونوں دو سال پہلے اپنی پرھائی مکمل کرچکے تھے لیکن پھر بھی یہ کالج ان کے باپ کی خیرات سے چلتا تھا اس لیے جب ان کا دل چاہتا یہ منہ اٹھا کر یہاں چلے آتے

ایت کے کالج کے پہلے دن یہ لوگ سیڑھیوں پر کھڑے تھے اور نئے اسٹوڈنٹ کو آتے دیکھ کر ان کی شرارت سے آنکھیں چمک اٹھی ان لوگوں نے آیت اور اسکی دوست کو یہی سیڑھیوں پر کھڑا کر دیا

اور سینئر ہونے کا روعب جمانے لگے

ایک طرف آنکی کالج کی پہلی کلاس مس ہو رہی تھی اور دوسری طرف یہ دونوں انہیں تنگ کیے جا رہے تھے سالار نے اس کی فرینڈ نازیہ سے کہا کہ وہ اس کے لئے نیچے کینٹین سے

برگر لاکے دے کیونکہ اسے بہت بھوک لگی ہے جبکہ آیت کو گانا گانے کا بول کر مہراج ایک طرف ہوگیا آیت کو گانا گانا نہیں آتا تھا اسی لیے کنفیوز ہو گئی

اس کی جگہ سیرت ہوتی تو وہ گانا بھی گاتی اور سٹیپ بائی سٹیپ ڈانس بھی کرتی لیکن یہ آیت تھی جو ان کاموں سے کوسوں دور تھی اسے تو صرف پڑھنا آتا تھا وہ بہت محنتی تھی اسے کسی بھی حال میں ڈاکٹر بننا تھا کیونکہ یہ اس کے بھائی کی خواہش تھی اسے جیسا تیسا گانا آتا تھا اس نے سنایا جس پر سالار مہراج اور ان کے ساتھی ۔ہنس ہنس کے پاگل ہو رہے تھے

آیت کو ان لوگوں کی ہنسی پر رونا آ رہا تھا روتے اور گاتے ہوئے وہ باقاعدہ کانپ رہی تھی جس پر مہراج کی ہنسی کو بریک لگ گئی وہ جو آنکھیں بند کئے رونے اور گانے میں مصروف تھی مہراج اسے دیکھ رہا تھا

پھر آیت باقاعدہ رونے لگی تو مہراج نے سب کو چپ ہو جانے کے لیے کہہ دیا

سالار نے دونوں ہاتھوں اوپر کیے جیسے پوچھ رہا ہو کیا ہوا

کچھ نہیں تم دونوں جاؤ یہاں سے اس نے ان دونوں کو کہا جس پر آیت اور نازیہ فوراً اپنی کلاس کی طرف چل دی

کیا ہوگیا جگر کتنا مزا آ رہا تھا اورتو نے ان دونوں کو بیچ دیا سالار نے ان کے جانے کے بعد مہراج کی کلاس لی

چھوڑ نہ یار کتنی معصوم لڑکی تھی اور بیچاری روئے جارہی تھی اور ہم بے کار میں انہیں تنگ کررہے تھے یہ الفاظ مہراج کے منہ سے پہلی دفعہ نکلے تھے

جس پر سالار کا منہ پوری طرح کھل چکا تھا

یہ تُو کہہ رہا ہے مہراج تُو ۔جو خود بہانے ڈھونڈتا ہے نئے اسٹوڈنٹس کو تنگ کرنے کے

ہاں میرے بھائی میں کہہ رہا ہوں اور یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ ہر سٹوڈنٹ کو تنگ نہیں کرنا چاہئے کچھ بہت معصوم ہوتے ہیں اس نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

او۔ معصوم سٹوڈنٹس ۔اس نے معصوم کو خاصہ لمبا کھینچا ویسے مجھے نہیں لگتا کہ اس سے زیادہ معصوم اسٹوڈنٹ کبھی ہمارے کالج میں آئی ہے سالار نے جانچتے ہوئے کہا

ہاں تو میرے یار کچھ سٹوڈنٹس زیادہ بھی تو معصوم ہو سکتے ہیں نا وہ سالار کے کندھے پر ہاتھ رکھ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا

سالار کو یہ بات کچھ عجیب لگی کیونکہ اس سے پہلے مہراج نے کبھی کسی لڑکی کے بارے میں اس طرح سے کمنٹ نہیں کیا تھا

...

آیت نے اس بارے میں گھر میں کسی کو نہیں بتایا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے گھر والے ذرا ذرا سی بات پر پریشان ہوں

اس کو بس اپنی پڑھائی پر دھیان دینا تھا اس لیے وہ زیادہ باتوں پر کوئی خاص غور بھی نہ کرتی پھر آیت کو احساس ہوا کہ اس بات کے بارے میں اس نے گھر میں نہ بتا کر بہت بڑی غلطی تھی

کیونکہ اب وہی لڑکے اسے روز تنگ کرنے لگے تھے تنگ آکر اس نے پرنسپل سے شکایت کر دی

لیکن پرنسپل نے کوئی رسپونس نہیں دیا کیونکہ یہ ادارہ ان ہی کی فونڈز پہ چل رہا تھا آیت کو اس بات پر بہت غصہ آیا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

اس نے کہیں بار سوچا کہ یہ بات اسے حاشر کو بتا دینی چاہیے

لیکن پھر اسے ارمان کا خیال آتا جو آئے دن شادی کے لیے جلدی مچائے جا رہا تھا

اس سے ڈر تھا کہ کہیں ان سب باتوں کی وجہ سے اس کی شادی کی جلدی نہ ہو جائے

...

سالار کو لگتا تھا کہ مہراج آیت کو تنگ کرکے صرف اپنا ٹائم پاس کرتا ہے لیکن اس کی یہ غلط فہمی تب دور ہو گئی

جب مہراج سے گھر میں پوچھا گیا کہ وہ شادی کے بارے میں کیا سوچتا ہے

مہراج کا جواب یہ تھا کہ وہ اپنے لئے لڑکی پسند کر چکا ہے لیکن پہلے وہ خود اس سے بات کرے گا پھر اس کے گھر رشتہ بھیجے گا

سالار سوچ میں پڑگیا کہ یہ لڑکی ہے کون جسے سالار بھی نہیں جانتا

جب سالار نے مہراج سے پوچھا تو اس نے آیت کا نام لیا کہ وہ آیت سے شادی کرنا چاہتا ہے

تب سالار کو سمجھ میں آیا جو مہراج منتں کروانے کے بعد کالج کا ایک چکر لگاتا تھا اب روز وہاں کیوں جاتا ہے

سالار کو مہراج کی پسند اچھی لگی لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آیت مہراج سے بہت تنگ آ چکی ہے اور وہ ایک بار پرنسپل سے اس بارے میں شکایت بھی کر چکی ہے جس کا مہراج پر کوئی اثر نہیں ہوا

خیر جو بھی تھا آیت اس کی محبت تھی وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا اور سالار اس بات کو لے کر خوش تھا کہ اس کے دوست نے اپنے لیے ایک لڑکی ڈھونڈ لی ہے اور اپنی زندگی میں آئی پہلی لڑکی سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے

...

آیت کالج سے واپس لوٹ رہی تھی کہ راستے میں اچانک اس کے پاس ارمان کی گاڑی آ کررُکی

ارے آیت کیسی ہو تم اور یہاں پر کیا کر رہی ہو اس نے راستے میں دیکھا تو پوچھنے لگا

وہ میں کالج گی تھی آج ہماری بس نہیں آئی تو سوچ گھر قریب ہی ہے تم میں ایسی ہی چلے جاؤں

آیت نے بتایا

اچھا ہوا اسی بہانے تمہاری مجھ سے ملاقات ہو گی آؤ میں تمہیں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں ارمان نے آفر کی

نہیں میں چلی جاؤں گی آپ میری وجہ سے پریشان نہ ہوں

ایت نے معذرت کرنا چاہی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کا بھائی اس معاملے میں بہت سخت ہے

کیوں نہیں آیت ہماری شادی ہونے والی ہے تم منگیتر ہو میری اتنا تو کر ہی سکتا ہوں میں تمہارے لیے لڑکے تو اپنی منگیتروں کو لے لے کر گھومتے ہیں اور دیکھو تمہاری تو شکل بھی قسمت سے دیکھنا نصیب ہوتی ہے

ارمان نے بے باک انداز میں کہا

اب اس سے آگے آیت کیا بولتی مجبور ہوکر اس کی گاڑی میں بیٹھ گئ

ایک کپ کافی ہوجائے ارمان نے کہا

نہیں مجھے گھر جانا ہے آیت نے انکار کرنے کی کوشش کی

کیا ہوگیا ہے آیت کس زمانے کی لڑکی ہو تم یار منگیتر ہوں تمہارا شادی ہونے والی ہے ہماری اس طرح سے مجھ سے شرمانہ بند کرو مجھے شرمانے اور گھبرانے والی لڑکیاں بالکل پسند نہیں ہیں ارمان نے صاف صاف بات کی

ارمان پلیز آپ مجھے گھر چھوڑ آئیں میں نے گھر سے نہیں پوچھا اس معاملے میں

ایت نے وجہ بتائی

ہو تو ذرا سی بات ہے میں ابھی منت کو فون کر کے پوچھ لیتا ہوں اس نے جلدی سے اپنا فون نکالا اور اس کے گھر میں فون کرنے لگا

آیت اسے منع بھی نہ کر سکی

نہیں ارمان بھائی آپ آیت کو سیدھا گھر چھوڑیں منت نے صاف صاف کہا

منت کیا ہوگیا ہے تمہیں میں تھوڑی دیر میں اسے واپس گھر چھوڑ دوں گا نا ارمان نے منت کو منانے کی کوشش کی

نہیں ارمان بھائی اسے گھر چھوڑیں پلیز اس سے پہلے کہ حاشر آجائیں پلیز آپ اسے گھر چھوڑ دیں

حاشر کے ساتھ رہ رہ کر تم بھی اولڈ فیشن ہوگئی ہو میت تھوڑی دیر میں" میں آیت کو کھا نہیں جاؤں گا صرف ایک کافی کا سوال ہے

اسکی اولڈ فیشن والی بات پر منت سوچ کر رہ گئی کہ اپنی بہن کو اس نے کبھی گھر سے باہر نہیں نکلنے دیا اور آج آیت کو اپنے ساتھ باہر لے جانے پر اسے اولڈ فیشن کہہ رہا تھا

لیکن پھر بھی منت اپنی بات سے پیچھے نہ ہٹی اور آیت کو گھر بلا کر ہی دم لیا

جس پر آیت نے گھر آتے ہی اسے گلے لگ کر شکریہ ادا کیا

آیت کافی گھبرائی ہوئی تھی اس طرح سے پہلے وہ کسی کے ساتھ باہر نہیں گئی تھی جس کو منت اچھے سے سمجھ سکتی تھی

ایک بات کان کھول کر سن لو آیت آج کے بعد تم کسی غیر مرد کی گاڑی میں نہیں بیٹھو گی وہ تمہارا منگیتر ضرور ہے شوہر نہیں اور مرد سہی مینوں میں عورت کی عزت تب کرتا ہے جب وہ اس کی اپنی عزت ہو

آیت نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ارمان کی سگی بہن ہوکر اپنے بھائی کے لیے اس طرح سے بات کرے گی

بے شک وہ بہن سے زیادہ اچھی بھابھی تھی جو اپنی نند کو صحیح اورغلط کی پہچان سمجھا رہی تھی

آیت ابھی ابھی کالج گیٹ سے اندر ہوئی تھی کہ اس نے دیکھا کہ زمین پر پھولوں کی پتیاں بچھائی گئی

ہیں ضرور آج پھر کوئی مجنوں اپنی لیلی کو اظہار عشق کرنے جارہا تھا

خیر اسے کیا اسے تو اپنی پرھائی سے مطلب تھا بہت ہی خوبصورتی سے پتیاں راستے کی صورت میں زمین پر بچھائی گئی تھی اس نے سوچا کہ یہ پتیوں کے سائیڈ سے گزرے تاکہ کسی کا پلان خراب نہ ہو

اس لیے وہ اور نازیہ ایک سائیڈ سے گزر رہی تھی جہاں پتیوں بھرا خوبصورت راستہ ختم ہوا وہاں ایک بہت ہی خوبصورت پوسٹر لگا ہوا تھا

جس سے بڑے بڑے لفظوں میں" آئی لو یو "لکھا ہوا تھا آیت کو حیرانی ہوئی کیونکہ ان کے ادارے میں یہ سب کچھ الائیڈ نہیں تھا

پھر اس نے سوچا ضرور کوئی امیرزادہ ہو گا کیونکہ ایسی حرکتیں کوئی امیر زادہ ہی اس کالج میں کر سکتا ہے

وہ جیسے ہی سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگی اوپر سے سٹوڈنٹس نے اس پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی

تبھی مہراج شاہ ہاتھ میں انگوٹھی لیے اس کے سامنے آکر بیٹھا

آیت میں جانتا ہوں یہ سب کچھ تمہیں بہت عجیب لگ رہا ہو گا لیکن وہ کہتے ہیں نہ محبت میں سب جائز ہے تو اسی رول کو فالو کرتے ہوئے میں تم سے اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں

میں مہراج شاہ آیت قریشی کو اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے شادی کے لئے پرپوز کرتا ہوں یہ کہتے ہوئے مہراج نے آیت کا ہاتھ تھام جسے آیت نے فورا کھینچ لیا

مہراج اٹھ کر کھڑا ہو گیا

آیت۔۔۔

وہ کچھ کہتا آیت نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہ سب کہنے کی میرا روز سارا دن برباد کرکے تمہیں سکون نہیں ملا کہ اب تم ان حرکتوں پر اتر آئے

جتنا گھٹیا میں تمہیں سمجھتی تھی اس سے بھی زیادہ گھٹیا اور گرہوے انسان ہو

مہراج اس سے زیادہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ملا تو مجھے تنگ کرنے کے لئے کہ سارے کالج میں میرا تماشہ لگا دیا تم نے آیت بنا سوچے سمجھے اس کے جذبات کو اپنے پیروں تلے روندنے لگی تھی

نہیں آیت یہ کوئی مذاق نہیں ہے میں تمہیں تنگ کرنے کے لئے سب کچھ نہیں کہہ رہا میں سچ میں تم سے محبت کرتا ہوں میں سچ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں مہراج نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی

خبردار جو اپنی گندی زبان سے میرا نام بھی لیا تو ہو گے تم امیرزادے لیکن میری نظر میں تمہاری اوقات کسی سڑک پہ چلنے والے لوفر انسان سے کم نہیں ہے اور تم نے سوچا کہ کیسے کہ میں تمہاری باتوں میں آؤں گی

جاؤ مہراج شاہ کسی اور کے سامنے کرو یہ ڈرامے میں آیت قریشی تمہاری باتوں میں آنے والی نہیں ہوں اور آج کے بعد تم نے ایسی کوئی بھی گھٹیا حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا آیت نے انگلی اٹھا کر وارن کیا

آیت میں سچ میں تم سے محبت کرتا ہوں مہراج نے اپنے آگے پیچھے اسٹوڈنٹس کا ہجوم دیکھا اور دھیرے سے بولا

مہراج شاہ میں نے کہا نہ اپنی زبان سے میرا نام مت لینا آیت اونچی آواز میں دھاڑی جب سالار آگے بڑھا

تیری اوقات کیا ہے تودو ٹکے لڑکی میرے دوست کو ٹکرائے گی سالار غصے سے آگے آیا جب مہراج نے اسے تھام لیا

سالار چل یہاں سے مہراج دھیمی آواز میں غرایا اور سالار کو گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے گیا

تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے آیت یہ لڑکے اپنی بے عزتی بھولنے والے نہیں ہیں

مجھے تو لگتا ہے کہیں یہ تمہارے ساتھ کچھ ایسا ویسا نہ کر دیں اس کی کلاس فیلو نے اسے ڈرانے کی کوشش کی

ایسا ویسا سے کیا مطلب ہے تمہارا میں ڈرتی ہوں ان لوگوں سے تمہیں کیا لگتا ہے میں ان لوگوں کی باتوں میں آ جاؤ گی

""محبت""کتنی آسانی سے اس نے کہہ دیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے محبت کا مطلب بھی سمجھتا ہے ان کے نزدیک لڑکی کے ساتھ ٹائم پاس کرنا محبت ہے

یہ مت سمجھنا کے میرے ساتھ یہ کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ نہیں کرے گا وہ میرے ساتھ میں آج گھر جا کے بھائی کو سب کچھ بتاؤں گی بہت بڑی غلطی کی یہ سب کچھ حاشر بھائی سے چھپا کر بھائی کو نہیں بتایا اسی لئے یہ آدمی اس حد تک فری ہو گیا کہ سارے کالج کے سامنے اس نے میرا تماشہ بنایا سوچتا ہو گا دھبو سے لڑکی ہے اسی تو کچھ سمجھ ہی نہیں ہے کیوں نا اس سے بیوقوف بنا اس کا تماشہ بنایا جائے آخر انٹرٹینمنٹ بھی تو کوئی چیز ہے بیچارا تنگ کیا ہو گا میرے ساتھ چھوٹے چھوٹے پرینکز کر کے اسی لیے بڑا پرینک کرنا چاہتا تھا

لیکن آیت یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ سچ میں تم سے محبت کرتا ہوں مہراج نے آج تک کسی لڑکی سے بات تک نہیں کی تھی کالج میں اور تجھ سے اظہار محبت کر رہا ہے آیت اگر وہ سچ

میں تجھ سے پیار کرنے لگا تو زندگی بدل گئی بہت امیر آدمی ہے اس کی کلاس فیلو نے اسے سمجھانے کی کوشش کی جب آیت نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھاکر انگوٹھی دکھائی

یہ میری منگنی کی انگوٹھی ہے اور میری شادی ہونے والی اور یہ شادی میری اپنی مرضی سے ہورہی ہے جس سے میں بہت خوش ہوں ارمان بہت اچھا انسان ہے کم ازکم مہراج شاہ سے تو بہت اچھا مجھے محبت کرنے والا شوہر چاہیے دولت کا روعب جمانے والا نہیں

کوئی بھی امیر آدمی اپنے پیسے سے میرے دل میں اپنے لیے جگہ نہیں بنا سکتا اس نے اپنی کلاس فیلو کو جتلانے والے انداز میں کہا کہ دولت اور امیر ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اٹھ کر باہر آ گئی اس کی بس انے والی تھی

دو ٹکے کی لڑکی کی ہمت دیکھ مہراج شاہ کو انکار کر رہی ہے اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو تیرے پیر دھو دھو کر پیتی

سالار غصے سے نجانے کب سے آیت کے خلاف بولے جا رہا تھا

اور مہراج اس کی بات پر مسکرایا

ہمم اسی لیے شاید کوئی اور لڑکی نہیں ہے

مہراج نے اسے آیت کی اہمیت بتانا چاہی

اس آیت قریشی کی ہمت کیسے ہوئی انکار کرنے کی دو ٹکے کی لڑکی ۔۔۔۔۔

بس سالار کب سے ایک ہی لفظ بار بار بولے جا رہا ہے کتنی بار سمجھا یا وہ کو ئی دو ٹکے کے لڑکی نہیں مہراج شاہ کے دل میں بستی ہے مہراج نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

انکار کر دیا اس نے اب کیا کرے گا

کرنا کیا ہے شادی تو اسی سے کروں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے

مہراج نے پر سکون انداز میں کہا

اچھا اب گھر تو چل مجھے آفس بھی جانا ہے سالار نے کہا

آنے دے اسے ایک بار دیکھوں گا پھر چلا جاؤں گا ویسے صبح کافی غصے میں تھی تھپڑ بھی مار دیا مہراج نے اپنا گال سہلاتے ہوئے کہا ویسے ہاتھ بہت بھاری ہے تیری بھابھی کا

مہراج کی بات پر سالار بھی مسکرایا جب سیڑھوں سے آیت کو اترتے دیکھا

آیت ان کو اگنور کرتے ہوئے کالج گیٹ سے باہر نکلی جب وہ دونوں بھی اس کے پیچھے کالج سے باہر نکل آئے

ارمان کی گاڑی کو دیکھ کر آیت کو کچھ عجیب لگا ارمان اس کے کالج کے باہر کیا کر رہا تھا یہ سوچ کر وہ اس کی گاڑی کے قریب آئی

ارمان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں کسی سے ملنے آئے ہیں کیا آیت کو قطعی امید نہیں تھی کہ وہ اس سے ملنے یہاں آیا ہو گا

میں تم سے ملنے آیا ہوں آیت آج میں نے تمہارے بھائی سے لنچ کی اجازت مانگی ہے جو کہ میں تمہارے ساتھ کروں گا اور اس نے خوشی خوشی اجازت دے دی شکر ہے تمہارا بھائی میری بہن کی طرح اولڈ فیشن نہیں ہے

اس کی بات پر آیت کو دھکا لگا بھائی اور اس کو باہر کسی مرد کے ساتھ لنچ کرنے کے اجازت دیں یہ تو ناممکن سی بات تھی

یہ کیسے ہو سکتا ہے بھائی لنچ کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں

آیت کچھ کنفیوز ہوئی

تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے ٹھیک ہے یار میں ابھی حاشر بھائی کو فون کر کے پوچھ لیتا ہوں یہ کہتے ہوئے اپنا فون نکالا

نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے آیت اپنے پیچھے مہراج کو آتے دیکھ چکی تھی اور اس پر یہ ظاہر بھی کرنا چاہتی تھی کہ وہ ایک منگیتر رکھتی ہے

یہ کہتے ہوئے وہ ارمان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی جب مین گیٹ سے نازیہ نکلی

سنو لڑکی یہ بتاؤ وہ لڑکا اس کا بھائی ہے جو اسے لینے کے لئے آیا ہے مہراج نے غصے سے دھاڑتے ہوئے پوچھا

جی نہیں وہ ارمان بھائی ہیں اور آیت کی ان کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اور کچھ ہی مہینوں میں ان دونوں کی شادی ہے نازیہ نے بتایا

شادی ۔۔۔۔؟؟

جی ہاں شادی اور اب آپ پلیز اسے تنگ مت کیجئے گا کچھ مہینوں میں اس کی شادی ہے وہ اپنے منگیتر کو بہت پسند بھی کرتی ہے سو مجھے امید ہے کہ اب آپ اسے تنگ نہیں کریں گے نازیہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑ گی

مہراج ۔۔۔سالار نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

سالار اس کا منگیتر ہے مہراج جیسے خود کو یقین دلاتے ہوئے بولا

ڈونٹ وری نہیں رہے گا سالار کی بات پہ مہراج نے اسے بے ساختہ دیکھا

جو لڑکی میرے بھائی کو پسند ہے اس کی شادی صرف میرے بھائی کے ساتھ ہو گی سالار نے اسے یقین دلایا

سالار تو کیا کرنے والا ہے مہراج نے پوچھا

تیری خوشی کے لیے جو کرنا پڑا وہ سب سالار کہہ کر آگے بڑ کر

آیت نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ارمان سے ہوٹل کے کسی روم میں لے کے آئے گا۔۔۔۔

اب وہ اس کے ساتھ آنے پر پچھتا رہی تھی ۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ یہاں سے کیسے جائے ۔۔۔۔۔۔۔

ارمان میں نے کہا مجھے گھر جانا ہے پلیز مجھے گھر چھوڑ دیں آیت نے پھر اپنی بات دہرائی جو نہ جانے کتنی دیر سے کہہ چکی تھی لیکن ارمان کے کانوں پے جوں تک نہ رینگی

ڈارلنگ کیا ہوگیا ہم تھوڑی دیر وقت ساتھ گزاریں گے اور پھر تمہیں گھر چھوڑ آؤں گا ۔۔۔۔

ارمان کی بے باک نظریں آیت کے جسم سے آرپار ہو رہی تھی

ارمان آپ مجھے گھر چھوڑ کے آرہے ہیں یا میں خود چلی جاؤں دروازے کی طرف بڑھی جو لاک تھا

آیت ہماری شادی ہونے والی ہے میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو تھوڑی دیر وقت ساتھ گزارنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ارمان اس کی طرف بڑھا

بھابھی ٹھیک کہتی تھی اسے ارمان کے ساتھ گاڑی میں نہیں بیٹھنا چاہیے تھا

اب سوائے اپنی غلطی پر پچھتانے کے وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

ارمان پلیز دروازہ کھولیں مجھے گھر جانا ہے وہ باقاعدہ رونے لگی

نو ڈارلنگ اب دروازہ تب تک نہیں کھلے گا جب تک تم میری خواہش کو پورا نہیں کروں گی

یہ کہہ کر ارمان نے اسے اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا

ارمان پلیز چھوڑیں مجھے۔ مجھے گھر جانا ہے

میں نے کہا نہ تم تب تک نہیں جا سکتی جب تک میں تمہیں نہیں جانے دوں گا ہماری شادی ہونے والی ہے تھوڑا سا وقت میرے ساتھ گزار لو گی تو کیا ہو جائے گا جس دن سے تمہیں دیکھا ہے مدہوش کر رکھا ہے تم نے

اور شادی سے پہلے ایک بار کیا فرق پڑ جائے گا تمہیں ہاں وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

ارمان کاش مجھے اندازہ ہوتا کہ تم اتنے گھٹیا اور ذلیل انسان ہو میں کہتی ہوں دروازہ کھولو آیت غصے سے چلائی

تو نے مجھے گالی دی اوقات کیا ہے تیری اگر میں یہ دروازہ نہ کھولوں کبھی زندگی میں یہاں سے باہر نہیں جا پائے گی خیر جو بھی ہے اس وقت میرا موڈ خراب کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے

ارمان نے ایک بار پھر سے برے طریقے سے اپنے طرف کرنے کی کوشش کی جس پر آیت نے ہاتھ بے اختیار اس پر اٹھا جو اس کا گال لال کر گیا

تیری اتنی ہمت تو نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا ارمان نے آیت کو بالوں سے پکڑ کر کھینچا

سمجھ گیا تھا تو سیدھے طریقے سے نہیں مانے گی اس لیے تو یہ شادی کا ڈرامہ کیا سوچا تھا تھوڑا سا وقت تیرے ساتھ گزار کے شادی سے انکار کر دوں گا لیکن نہیں اب میں شادی ضرور کروں گا تو نے مجھے تھپڑ مارا میں اس تھپڑ کا بدلہ ضرور لونگا

میں تجھے ایک رات کی دلہن بناؤں گا اور پھر اگلے ہی دن تجھے طلاق دے کر واپس تیرے بھائی کے گھر بھیج دونگا تو نے ابھی مجھے جانا نہیں بہت بڑا پنگا لیا ہے یہ تھپڑ تجھے بہت بھاری پڑے گا

ارمان پلیز مجھے گھر جانے دیجیے آپ کو خدا کا واسطہ آیت روتے ہوئے اس کے پیروں میں گر گئی

نو ڈارلنگ نہ آج تو۔ تو میری پیاس

بجھجائے گی اس کے بعد ہی تجھے گھر جانے دوں گا

میرے پاس مت آنا ورنہ

ورنہ کیا کرے گی اس نے آیت کا دوپٹہ کھینچ کر ایک طرف پھینکا اور کھینچ کر اسے بیڈ پر پٹکا

آیت اپنا آپ بچانے کے لیے ہاتھ پیر چلانے لگی اس کے کرتے کے بازو پھٹ چکے تھے لیکن ارمان کے تھپڑ نے اسے جیسے بے جان کر دیا آیت بے تحاشا رونے اور چلانے لگی لیکن اس کی مدد کو کوئی نہیں آرہا تھا بس وہ اللہ سے دعا کر سکتی تھی

جب باہر سے دروازہ زور زور سے بجنے کی آواز آنے لگی

اب کون آگیا موڈ کی ماں بہن کرنے گندی گالی دے کر ارمان دروازے کی طرف بڑھا

دروازے پر کھڑا کسی سے بحث کرنے لگا آیت نے اپنے بدحواس ہوش کو سنبھالتے ہوئے اپنی چادر اٹھائی دروازے سے باہر نکلنے لگی

لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ اپنی ہی نظروں میں گری باہر کھڑا جو انسان ارمان سے اس کمرے کے لیے لڑ رہا تھا کہ وہ کمرہ اس کا ہے ہوٹل مینجمنٹ میں غلطی ہوئی ہے وہ کوئی اور نہیں مہراج شاہ تھا

آیت اس سے نظریں ملائے بغیر ہوٹل سے باہر بھاگ گئ

ارمان اس کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کتنے مان سے اس کی بھابھی نے ارمان کے نام کے انگوٹھی اس کے ہاتھ میں بھی پہنائی تھی

اور وہ شخص اتنا گرا ہوا تھا کہ صرف اس کے جسم کو حاصل کرنے کے لیے اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے اس سے شادی کررہا تھا

نہیں میں ایسے آدمی سے شادی نہیں کروں گی میں آج ہی جاکر بھائی کو سب کچھ بتا دوں گی میں بھائی کو بتاؤں گی کے ارمان کتنا گھٹیا اور گرا ہوا انسان ہے لیکن کیا بھائی میرا یقین کریں گے

کیا بھابھی میری بات ماننے گی کیا ان کا بھائی اتنا ذلیل انسان ہے

اپنی سوچوں میں گم ہو چلتے چلتے اپنے گھر کے قریب آکر گیٹ کے پاس روکی جب کسی نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچا

ارمان گھٹیا انسان چھوڑو مجھے آیت نے ارمان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی

ہاں تا کہ تو اپنے بھائی کو سب کچھ بتادے ایک بات کان کھول کر سن لے آیت

اگر تونے اپنے بھائی یا میری بہن کو کچھ بھی بتانے کی کوشش کی تو میں کہوں گا کہ جو کرنے کی میں کوشش کر رہا تھا وہ میں کر چکا ہوں پھر

آج ہی تیرا بھائی تیرا نکاح میرے ساتھ کروانے گا

یہ مت بھول کالج سے میرے ساتھ اپنی مرضی سے گئی تھی تو اگر مجھے اپنے بھائی کی نظروں میں گرانے کی کوشش کی تو عزت سے تو بھی جی نہیں پائے گی ۔۔۔اور ایک رات کی دلہن تو میں تجھے بنا کر رہوں گا

آیت ہوس کے پجاری انسان کو دیکھ رہی تھی یہ لوگ بھی عام انسانوں کے روپ میں چھپے ہوتے ہیں دنیا کی نظروں میں اتنا محترم انسان تھا ارمان اور اصل حقیقت کیا تھی کتنے مان سے اس کی بھابھی کہتی تھی کہ ارمان اس کے دونوں بھائیوں سے الگ ہے وہ مطلبی اور خود پرست نہیں ہیں

لیکن اس کی معصوم بھابھی کیا جانے کہ یہ شخص ہوس کا پجاری ہے جو اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے کسی بھی معصوم لڑکی کی زندگی تباہ کرنے کے لئے تیار ہے

چل ڈارلنگ اندر چلتے ہیں آیت کا ہاتھ بے دردی سے پکڑتے ہوئے اندر لے کے جا رہا تھا جب اس کی نظر اس کے منہ پر پڑی ارمان کے ہونٹے سے خون نکل رہا تھا اور آنکھ کے قریب جگہ نیلی پڑی تھی

آیت نے چاردانچھے سے اپنے آپ پر پھیلائیں تاکہ اس کے پھٹے کپڑے کسی کو نظر نہ آئے

اس کو اندر آتے دیکھ کر منت فورا اس کی طرف لپکی کہاں تھی تم دو بار حاشر تیرے کالج میں تیرا پتا کرکے آئے ہیں وقت دیکھا ہے تم نے ساڑھے چار بج رہے ہیں آیت

اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے منت نے اسکا چہرا دیکھا حددرجہ سرخ تھا رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں پوری طرح سوجی ہوئی تھی

منت کو لگا جیسے اپنا آپ چھپانے کی کوشش کر رہی ہو

آیت تو ٹھیک ہے نا اس سے پہلے منت کچھ اور کہتی آیت روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی

منت اس کے رونے کی وجہ سمجھ نہیں پا رہی تھی جب دروازے سے ارمان اندر آیا

منت آیت میرے ساتھ تھی ہم لنچ کرنے گئے تھے بیچاری راستے میں ڈر گئی

ارمان نے بات بنانے کی کوشش کی

ڈرگئی ایسا کیا ہوا کہ یہ ڈر گئی منت نے کچھ جانچتے ہوئے بھائی کی طرف دیکھا

وہ راستے میں ایک ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہی دیکھ کر بچاری ڈر گئی

ارمان نے بات بنائی تھی لیکن اسکے بعد آیت کا ایک سیکنڈ بھی وہاں رکنا مشکل ہو چکا تھا وہ

بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں جانے لگی جب راستے میں حاشر سے پوری طرح ٹکرائی

کیا ہوا آیت تو ٹھیک ہے نہ اس کی حالت دیکھ کر حاشر پریشان ہوا

لیکن آیت بنا کچھ بولے کمرے میں بھاگ گئی

۔آیت کو اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے بھائی حاشر نے اسے ارمان کے ساتھ جانے

کی اجازت دے دی

آج اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اسے اس میں حاشر کی غلطی نظر آرہی تھی

حاشر اسے اجازت نہیں دیتا تو وہ کبھی اس کے کالج میں آنے کی ہمت نہ کرتا

ارمان بھائی آپ کے چہرے پہ کیا ہوا منت نے ارمان سے پوچھا

وہ ہوٹل میں ایک لڑائی ہوگئی عجیب آدمی تھا بے وجہ مجھے مارنے لگا ارمان نے بتایا

مجھے تو بالکل پاگل لگ رہا تھا

شکر ہے ہوٹل والوں نے اسے پکڑ لیا ورنہ تو آج میری جان نکال دیتاارمان نے سو چا۔۔۔

ایسے ہی بے وجہ لڑنے لگا مجھ سے اگر ہوٹل میں زیادہ لوگ نہ ہوتے تو میں اسے بتاتا کہ

ارمان کیا چیز ہے

اب اسے کیا بتاتا مہراج نے جب آیت کو کمرے میں اس حالت سے نکلتے ہوئے دیکھا تب وہ

اپنے آپے سے باہر ہوگیا اور برے طریقے سے ارمان کو پیٹنے لگا اگر ہوٹل کے مینجمنٹ آکے ا

سے نہیں روکتی تو وہ ضرور اسے مار دیتا

اور ارمان کو لگ رہا تھا کہ وہ اس روم کی وجہ سے لڑ رہا ہے

اس کے بعد ارمان نے آیت کو ڈھونڈنا شروع کیا جب اسے کہیں نہیں ملی تو وہ گاڑی سیدھے

اس کے گھر کے قریب لے گیا آیت کو گھر ہی واپس آنا تھا

اس لیے وہ آیت کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی یہاں پہنچااور آیت کو ڈرا دھمکا کر منہ بند رکھنے

کے لئے کہہ دیا

حاشر کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آیت اس کی اجازت کے بغیر چھپ کر ارمان سے ملے گی یہ بات تو تب کھلی جب ارمان اپنی بھابھیوں اور بھائیوں کو ساتھ لے کر آیا ارمان کام کے سلسلے میں ملک سے باہر جانے والا تھا اور اس کی خواہش تھی کہ وہ اس سے شادی کر کے جائے گا

جلدی تو خیر اس نے شروع سے ہی بچا رکھی تھی لیکن آج جو بات حاشر کے سامنے کی تھی اس پر حاشر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے

حاشر بھائی وہ لڑکی ہے وہ صاف لفظوں میں آپ سے کہ نہیں سکتی

آیت بھی جلدی شادی کرنا چاہتی ہے پر آپ کیوں فکر کر رہے ہیں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آیت کی پڑھائی کا پورا دھیان رکھوں گا جتنا چاہے پڑھ سکتی ہے میں اسے پڑھائی کے معاملے میں کبھی نہیں روکوں گا

اب مزید چھپ چھپ کر میں نہیں مل سکتا اس لئے میں عزت سے آیت کو اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کے اسی جمعے کو آپ میرا اور آیت کا نکاح کر دے ہنگاموں والی شادی میں ویسے بھی نہیں کرنا چاہتا سادگی سے شادی کر لیتے ہیں اور ولیمہ میرے آنے کے

بعد دھوم دھام سے کرلیں گے اور آیت بھی اس بات کے لئے تیار ہے آج خود اس نے مجھ سے یہ سب کچھ کہا ہے

آیت کی شادی اسی ہفتے میں طے ہوچکی تھی حاشر کو ہر معاملے میں آیت کی خوشی چاہیے تھی وہ ارمان کو پسند کرتی ہے اس سے شادی کرنا چاہتی ہے تو وہ کیوں اپنی بہن کی خوشی میں رکاوٹ بنتا اسے ہرگز پسند نہیں تھا کہ اس کی بہن اس طرح سے ارمان سے باہر ملے اور جو کہانی ارمان نے حاشر کے سامنے بنائی تھی کہ وہ نجانے کتنی بار باہر کالج کے وقت میں اس سے مل چکا ہے حاشر کو اس بات پر یقین نہیں تھا لیکن آج جب وہ اسی کے ساتھ گھر واپس آئی وہ بھی شام ساڑھے چار بجے تو اسی یقین کرنا پڑا

اس طرح سے ان دونوں کی شادی طے ہوگئی جس پر آیت ایک دم خاموش ہو چکی تھی نہ اپنی پسندگی کا اظہار کیا اور نہ ہی ناراضگی کا لیکن جب اسے پتہ چلا کہ ارمان نے یہ کہانی بنا کے اس کے بھائی کے سامنے پیش کی ہے تو اسے ارمان پر بہت غصہ آیا اس کا بھائی اس کی خوشی چاہتا تھا اور اس کی خوشی کیلئے ارمان سے اس کی شادی کروا رہا تھا لیکن جب اسے پتہ چلے گا کہ ارمان کتنا بڑا پلان بنا رہا ہے صرف اپنے ہوس کو پورا کرنے کے لئے اسے صرف ایک رات کی دلہن بنا کے اپنے ساتھ لے کے جا رہا ہے اگلے دن ہی وہ اسے طلاق

دے دے گا اس کے بھائی کو کتنی تکلیف ہو گی لیکن یہ سب کچھ ہو اپنے بھائی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی ورنہ وہ اسکو اس کے بھائی کی نظروں میں گرا دے گا

وہ کیا کرے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

کل حاشر نے اسے کالج سے چھٹیاں لینے کے لیے کہا تھا اب وہ کالج جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی جب اسے مہراج یاد آیا کس طرح نظر ملائی کی وہ شخص سے

کتنے مان سے اس نے کہا تھا ارمان ہر لحاظ سے مہراج سے بہتر ہے

،مہراج اسے تنگ ضرور کرتا ہے لیکن کبھی گندی نظر سے اس کی طرف نہ دیکھا تھاب آیت سوچ رہی تھی کیا وہ اس شخص سے نظر ملا پائے گی جس کے سامنے وہ ایک غیر شخص کے ساتھ ایک ہوٹل کے کمرے سے نکلی تھی

آج نازیہ نہیں آئی تھی اس لئے اسے اکیلے ہی کالج جانا پڑ رہا تھا ابھی وہ کالج سے تھوڑی سی دور تھی جب اچانک اس کے سامنے گاڑی آکر روکی اسے امید نہیں تھی کل کے بعد ارمان اس کا سامنا کرے گا

وہ گاڑی سے اترا اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا آج بھی اس کا منہ سوجا ہوا تھا

شاید مہراج کے ہاتھوں پرنے والی مار نے اس پر بہت اثر کیا تھا

آیت بہت ترس آرہا ہے تم پر دیکھو نا ایک ہی دن میں تم نے اپنی کیا سے کیا حالت بنا لی ہے کوئی بات نہیں ابھی بھی تمہارے پاس موقع ہے وہ بالکل آیت کے قریب کھڑا تھا اس کے منہ سے بہت گندی بدبو آرہی تھی یقینا اس نے شراب پی رکھی تھی

اب بھی تم مجھ سے معافی مانگ لو اور تھوڑا سا وقت میرے ساتھ گزار لو نہ صرف میں تمہاری شادی لیٹ کروا دوں گا بلکہ تمہیں زندگی بر رانی بنا کے رکھوں گا

ارمان کی گھٹیا باتوں پر آیت کے ہاتھ پیر کانپنے لگے تھے اسے ابھی تک کل والی ارمان کی حرکت نہ بھولی تھی کے ارمان پھر سے اپنا آپ دکھانے اس کے سامنے آکر کھڑا ہو چکا تھا

ذرا سوچو آیت منت میری بہن ہے کبھی تم پر یقین نہیں کرے گی کیونکہ نند کتنی بھی اچھی ہو بھائی بھائی ہوتا ہے

اور تمہارا بھائی زرا سوچو جب تم اسے یہ بتاؤ گی کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا کرنے کی کوشش کی تو سوچو اس کی کیا حالت ہو گی

یہ سوچ ک کے کتنا بھی بے بس بھائی ہے وہ اپنی بہن کو بچا نہیں سکا یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی جیب سے اپنا فون باہر نکالا

اور اس کے سامنے ایک ویڈیو چلائی جس میں CCTV کیمرے میں اس کمرے کی فوٹیج تھی جس میں آیت اپنا آپ ارمان سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی

جانتی ہو آیت اگر تمہارے بھائی نے یہ ویڈیو دیکھ لی تو میں تو اس کی نظروں میں گر جاؤں گا لیکن وہ ساری زندگی اپنی آپ سے نظریں کیسے ملائے گا کیونکہ اگر میں ویڈیو بنوا سکتا ہوں تو یہ بھی ثابت کرسکتا ہوں کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوچکا تھا

ارمان کی باتیں سنتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ رونے لگی تھی

سوچو آیت کیاگزرے گی تمہارے بھائی پر یہ سوچ کے کہ وہ تمہاری عزت بچا نہیں پایا کیسے جیے کا غیرت مند انسان جو سر اٹھا کر چلتا ہے ارمان اپنی ایک ایک بات کسی کانٹے کی طرح آیت کے جسم میں چھوبو رہا تھا

اور آیت کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے قدموں سے زمین نکل چکی ہے تو کیا اسے اپنے بھائی کی غرور کو بچانے کے لئے اپنی عزت گنوانی پڑے گی آیت کا اس کے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل ہو چکا تھا جب ارمان کی نظر سامنے گئی جہاں مہراج اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا

اس سے دیکھتے ہی آرمان کے کانون میں مہراج کے کل والے الفاظ گنوجے

اگر آج کے بعد تم نے مجھے اپنی شکل بھی دکھائی تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا

مہراج اسے غصے سے گھور رہا تھا اب آیت کے سامنے تماشہ نہیں بنا سکتا تھا اسی لیے یہاں سے جانے میں ہی اپنی بہتری جانی

ٹھیک ہے جان اگلی ملاقات پھر میری بتائی ہوئی جگہ پر ہو گی

یہ کہہ کر ارمان اپنی گاڑی میں بیٹھ کر نکل گیا جبکہ مہراج پر نظر پڑتے ہی آیت جیسے پتھر کی ہو چکی تھی

سڑک بالکل سنسان تھی یہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا

صرف آیت مہراج اور گاڑی میں بیٹھا تیسرا وجود شاہد سالار تھا

ہمیشہ سے صرف اپنے دوست کی خوشی سے مطلب تھا

آیت یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس شخص سے نظریں کیسے ملاہیں اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ یہاں سنسان سڑک پر سے ملنے آجائے گا وہ اتنی دیر سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا یقینا نہیں چاہتا تھا کہ آیت پر کوئی بھی الزام لگے اس لیے وہ ان کے قریب نہیں آیا جبکہ آیت کے اتنے قریب کھڑے ارمان کو دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا تھا

قدم در قدم وہ آیت کے قریب آکر کھڑا ہو گیا

دیکھو آیت میں تمہیں کوئی طعنہ مارنے یا کوئی تکلیف پہنچانے نہیں آیا

اگر تم نے ایک اچھے اور نیک انسان سے شادی کرنی ہے تو ٹھیک ہے

لیکن اگر تم نے ارمان جیسے گھٹیا ذلیل بے غیرت اور نشائی آدمی سے شادی کرنی ہے تو مجھ میں کیا برائی ہے

یہ ساری خوبیاں تو مجھ میں بھی ہیں

کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ آدمی مجھ سے بہتر ہے کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ آدمی تمہارے قابل ہے مجھے نہیں لگتا کہ یہ آدمی تمہارے قابل ہے آیت یہ انسان کے روپ میں چھپا بھیڑیا ہے جو تمہیں برباد کر دے گا کیا تمہیں نظر نہیں آ رہا وہ صرف تمہارا استعمال کرنا چاہتا ہے

مہراج نے بے بسی سے سمجھانے کی کوشش کی

اب وہ مہراج کو کیا بتاتی کہ یہ بات تو وہ بھی جانتی ہے کے ارمان اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے لیکن وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی کہ یہ آدمی نہ صرف اس کو اس کے اپنوں کی نظروں میں گر آئے گا بلکہ ان کے سامنے اسے زندہ درگور کر دے گا

اس کے پاس وہ ویڈیو تھی اس کا بھائی وہ ویڈیو دیکھ لیتا جس میں کسی غیر کی نہیں بلکہ اس کی اپنی بہن کی عزت کو تار تار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے

کیا جاتا ارمان کا ....یہ سب کچھ کر کے بھی کچھ بھی نہیں وہ تو ویسے بھی کچھ دن میں اس ملک کو چھوڑ کر جانے والا تھا لیکن ایت وہ برباد ہو جاتی اس کا بھائی کبھی سر اٹھا کے جی نہیں

پائے گا ساری زندگی اپنی آپ سے نفرت کرے گا وہ انسان جو اپنی بہنوں کی ایک خواہش پہ اپنا آپ تک بیچنے کے لئے تیار تھا کیا اس کی بہن کیسے اس طرح سے رسوا کر سکتی تھی لیکن یہ باتیں وہ مہراج کو کیوں بتاتی کیا لگتا تھا وہ اس کا

مسیحا۔۔۔ہاں مسیحا تھا کل اسی نے تو آکر اس کی عزت بچائی تھی

وہ مہراج کو بتانا چاہتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا گیا ہے لیکن کس منہ سے بتاتی ابھی کل ہی تو اس کی محبت کو اس کے منہ پر مار کے آئی تھی وہ اس کے بعد خود سے نظریں ملانے کے قابل نہ رہی تھی

مہراج میرا راستہ چھوڑیں مجھے کالج جانا ہے آیت نے بے بسی سے مہراج کی طرف دیکھا جب کسی نے پیچھے سے آ سکے منہ پر رومال رکھا اور جیسے جیسے اس رومال کی مہک اس نے اپنے سانسوں میں اترتی محسوس کی وہ ہوش ہواس سے بھگا نہ ہو گی

تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے سالار کیا کیا ہے تو نے مہراج چلایا تھا سالار پر

وہی جو بہت پہلے کر دینا چاہیے تھا لیکن تو ٹائم پاس کر رہا تھا اپنی غلطی پر ذرا بھر شرمندہ نہ تھا

چل اب اٹھا اسے اور گاڑی میں ڈال

دماغ خراب ہو گیا ہے وہ کالج جانے کے لئے کہہ رہی تھی اور تم نے اسے بے ہوش کر دیا دیکھ بھائی یہ لڑکیاں بہت الٹی کھوپڑی کی ہوتی ہے سیدھی بات ان کے ذہن میں جاتی نہیں ہے اس لیے الٹے لوگوں کو ایسے ہی الٹے طریقے سے سیدھے راستے پر لایا جاتا ہے اب آٹھا اسے گاڑی میں ڈال

مہراج جانتا تھا کہ اس وقت سالار سے بحث کرنا بالکل بیکار ہے اسی لیے اس نے احتیاط سے آیت کو اٹھایا

سالار گاڑی ایک زیر تعمیر بلڈنگ کے اندر لے کے آیا تھا

سالار مجھے لگتا ہے ہمیں اسے واپس چھوڑ آنا چاہیے مہراج نے سمجھداری سے کام لیتے ہوئے کہا

ہاں لیکن اس کے لیے اس کا ہوش میں آنا ضروری ہے اور ہوش میں آنے کے بعد تیری بات سننا ضروری ہے جب تک یہ لڑکی ٹھنڈے دماغ سے تیری بات نہیں سنتی بلکہ تیرے پیار کو نہیں سمجھتی تب تک یہاں سے نہیں جا سکتی کیونکہ تب تک اس کو یہاں سے نہیں جانے دوں گا اب اٹھااسے اندر لے کے آ

یہ تو مہراج بھی جانتا تھا کہ سالار اپنی ضد کا پکا ہے وہ آیت کو یہاں سے تب تک نہیں جانے دے گا جب تک وہ مہراج کی بات نہ سن لے کیونکہ مہراج کے معاملے میں سالار بہت پوسزو تھا

اور وہ مہراج کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا اس لیے اسے اداس دیکھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

وہ دونوں کتنی ہی دیر سے آیت کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے

آیت کو ہوش میں آنے کے لئے تین گھنٹے لگ گئے مہراج چاہتا تھا کہ آیت کو جلدی ہوش آئیں تاکہ وہ اسے کالج واپس چھوڑ سکے کیونکہ وہ اسکی عزت پر حرف نہیں آنے دینا چاہتا تھا لیکن جب آیت کو ہوش آیا اس کے الفاظ سن کے مہراج کا سر چکرا چکا تھا آیت اسے اتنا گرا ہوا سمجھ سکتی ہے یہ مہراج نے کبھی نہ سوچا تھا

کس مقصد کے لیے لائے ہو مجھے یہاں پر مجھے لگ رہا تھا تم میں اور ارمان میں کوئی فرق ہے لیکن تم دونوں ایک جیسے ہو آیت کے الفاظ اس کے لئے زہر سے کم نہ تھے مہراج نے آج تک کسی لڑکی کی طرح گندی نظر سے نہ دیکھا تھا اور آیت کے لئے مہراج کے جذبات سچے تھے جو صرف اور صرف آیت کے لیے تھے

آیت اس کے سامنے بے تحاشا رو رہی تھی

خدا کے لئے مجھے باعزت میرے گھر جانے دو میں پہلے ہی اپنی زندگی سے تنگ آ چکی ہوں تم تو بہت امیر ہونا تمہیں کوئی بھی مل جائے گی جس کے ساتھ وقت گزار کر تم اپنے دل کو تسکین پہنچا لو گے

آیت میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو مہراج نے ایک قدم اس کی طرح بھریا

وہی رک جاو میں کہتی ہوں میرے پاس مت آنا ورنہ میں اپنے آپ کو ختم کر دوں گی آیت بے بسی کی انتہا پر تھی

مہراج کو آیت کی باتوں پر غصہ آ رہا تھا جو اسے اتنا گھٹیا سمجھ رہی تھی

آیت میں تمہارے ساتھ کچھ غلط کرنے کے لیے تمہیں یہاں نہیں لایا میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو مہراج نے اسے سمجھانا چاہا

میں کہتی ہوں دور رہو ورنہ میں مرجاونگی تمہیں خدا کا واسطہ ہے مجھ سے دور چلے جاؤ

آیت کے آنسو بہہ رہے تھے

اور اس کے ہر آنسو پے مہراج کو اپنی غیرت ڈوبتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

تم سے بہت محبت کرتا ہوں میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا وہ شخص تمہارے قابل نہیں ہے تم اس کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی آیت مجھے ایک موقع تو دو اپنی محبت کو ثابت

کرنے کا میری محبت تم سے صرف ایک موقع چاہتی ہے مہراج اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا بول رہا تھا

لیکن وہ اسے سننا نہیں چاہتی تھی اور نا ہی اس کی محبت پر یقین کرنا چاہتی تھی

خدا کے لئے مجھے میرے گھر چھوڑ دو اس ہفتے میری شادی ہے آیت نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے

جب کہ اس کی شادی کا سن کر مہراج کے پیروں تلے زمین نکل چکی تھی

نہیں آیت وہ شخص تمہارے قابل نہیں ہے میں نہیں ہونے دوں گا تمہاری شادی اس کے ساتھ تم مجھ سے شادی نہیں کرنی نہ سہی لیکن اس شخص کے ساتھ بھی تمہاری شادی نہیں ہونے دونگا میں تمہارے ہی ہاتھوں سے تمہاری زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا

مہراج غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا

کیوں نہیں تم کون ہو میرے کیا لگتے ہو میرے کچھ نہیں ہو تم کچھ بھی نہیں اور نہ ہی کبھی کچھ ہو سکتے ہو وہ شخص میرے قابل ہے یا نہیں اس کا فیصلہ کرنے والے تم کون ہوتے ہو میں ارمان سے شادی کروں گی اور ہر حال میں کروگی

ایت اسی کی طرح چلاتے ہوئے بولی

جب کہ اس کے آنسو ایک لہر کی طرح بہہ رہے تھے

میں تم سے اپنی محبت کو ثابت کرنے کا ایک موقع مانگتا ہوں مجھے یقین ہے کہ تم میری محبت پر یقین ضرور کرو گی

اور اگر نکاح سے ایک سیکنڈ پہلے بھی تم نے مجھ پر یقین کر لیا تو میں تمہاری شادی نہیں ہونے دوں گا یہ وعدہ ہے

مہراج شاہ کا مہراج نے سے یقین دلانے کی کوشش کی

ٹھیک ہے تم جو کچھ کر سکتے ہو کر لو

لیکن مجھے میرے گھر چھوڑو اس سے پہلے میرے بھائی کو پتہ چل جائے تمہیں جو کرنا ہے کرو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن یاد رکھو مجھے تم سے کبھی محبت نہیں ہو گی کیونکہ شادی میری ارمان کے ساتھ ہی ہو گی

ٹھیک ہے آیت . میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ رہا ہوں اور تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری شادی سے پہلے تمہیں اپنی محبت کا یقین دلانے کا تمہیں اتنا بے بس کر دوں گا کہ تم خود میرے پاس آو گی

مہراج نے اسے گھر چھوڑنے سے پہلے گاڑی میں اپنا کارڈ دیا تھا جس میں اس کا نمبر اور ایڈریس تھا

آیت تمہیں جب بھی میری ضرورت ہوئی تو اس نمبر پر فون کرنا مجھے یقین ہے تمہاری شادی سے پہلے تو میں اس نمبر کی ضرورت ضرور پڑے گی

تمہیں اس ارمان سے ڈرنے اور گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں

مہراج نے اسے اس کے گھر کی گلی کے پیچھے کی طرف چھوڑا

تاکہ انہیں کوئی اس کے ساتھ نہ دیکھیں

یہ بالکل سنسان اور ویران گلی تھی جب وہ گاڑی سے اترنے لگی تب مہراج نے کہا

تم فکر مت کرو آیت میں ہمیشہ تمہارے آس پاس رہوں گا میں اس اگلی سے کہیں نہیں جاؤں گا

جب تک مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ تم ارمان سے شادی کر لو گی

آپ بے کار میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں مہراج شاہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میری شادی ارمان کے ساتھ ہی ہو گی

اسی لیے بہتر ہو گا کہ آپ یہ اپنا وقت برباد نہ کریں

انسان کو بے مقصد چیزوں کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہئے کیونکہ بے مقصد چیزیں انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی بلکہ اس کا وقت اور قابلیت ضائع دیتی ہیں

آیت جسے تم بے مقصد کہہ رہی ہو وہ میری محبت ہے اور میری محبت میرا وقت اور میری قابلیت ضائع نہیں کرے گی اور جہاں تک فائدے کی بات ہے تو محبت میں نقصان اور فائدہ نہیں دیکھا جاتا اور مجھے یقین ہے کہ تم بہت جلد میرے قریب بہت قریب ہو گی اور میں تمہیں اس بات کا احساس دلاؤں گا جب تم ہمیشہ کے لئے میری اور صرف میری ہو کر میرے پاس آؤ گی مہراج کا اعتبار قابل دید تھا

آپ بے کار میں غلط فہمیاں پال رہے ہیں مہراج شاہ یقین کیجئے اس سے آپ کو کچھ حاصل نہیں ہو گا آیت نہیں چاہتی تھی کہ مہراج اس کے گھر کے آس پاس رہے

غلط فہمی ہے تو غلط فہمی ہی سہی لیکن میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا اب تم اپنے گھر جاؤ یہ نہ ہو کہ یہ سڑک پر کھڑے تمہیں کوئی میرے ساتھ دیکھ لے میں تو سچ بول دوں گا مگر تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہو گا

کیا سچ بولیں گے آپ آیت نے بے ساختہ پوچھا

یہی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں جواب واضح تھا

آیت کو سمجھ آ چکا تھا کہ یہاں پتھر پر سر مارنے سے کوئی فائدہ نہیں اسی لئے وہ آگے بھر گی اور مہراج اسی یقین پر وہیں کھڑا رہا کہ آیت اس کے پاس لوٹ کر ضرور آئے گی

گھر میں آیت کی شادی کی تیاریاں شروع ہوچکی تھی سیرت کو تو اپنے لیے کپڑے اور میچنگ جیولری کے علاوہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا وہ بیچاری تو سمجھ ہی نہیں سکتی تھی کہ اس کی بہن پر کیا بیت رہی ہے

وہ ہر دو منٹ بعد اسے کوئی نہ کوئی چیز دکھانے آ رہی تھی اور آیت بیچاری اپنی بہن کا دل کیسے توڑتی بے دلی سے ہی سہی وہ اس کے پسند کی ہر چیز دیکھتی

آیت کھڑکی کے پردے بند کرنے لگی تھی

کہ اس کی نظر گلی پر پڑی جہاں مہراج کی گاڑی کھڑی تھی اور گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کے وہ کھڑا تھا

یا خدایا یہ بندہ ساری دوپہر سے یہاں دھوپ میں کھڑا ہے اس کا مطلب ہے یہ یہی کھڑا رہے گا

اس کو میں انکار بھی کرچکی ہوں پر نہ جانے کون سی مٹی سے بنا ہے یہ آدمی

یا اللہ اسے امید کی کونسی ڈور تھمائی ہے آپ نے جو یہاں سے جانے کا نام نہیں لے رہا

کھڑکی کے پردے بند کرنے سے پہلے مہراج نے اسے دیکھ لیا تھا لیکن نہ تو اس نے کوئی اشارہ کیا نا ہی وہ مسکرایا اور ایک بار نظر اٹھانے کے بعد دوبارہ اسے دیکھا بھی نہیں

مہر آج تم یہ کیوں کر رہے ہو اس طرح بھوکے پیاسے میرے گھر کے باہر کھڑے رہنے سے تمہیں کیا مل جائے گا میں اپنا فیصلہ کبھی نہیں بدلوں گی یہ بات آخر تم سمجھتے کیوں نہیں ہو

اپنے خیالوں میں مہراج سے محاطب تھی

ناجانے کیوں بے اختیار اس کی آنسو گرے

جب سیرت نے اسے باہر آنے کے لئے آواز دی آیت نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے کیونکہ سے اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی خوشی دکھانی تھی اپنے آپ کو خوش ظاہر کرنا تھا

رات کا ایک بجا رہا تھا جب اچانک فون سے اس کی آنکھ کھلی

اس نے بے اختیار اپنے بائیں جانب سوئی ہوئی سیرت کو دیکھا اور پھر جلدی سے فون اٹھا لیا تھا کہ سیرت کی نیند خراب نہ ہو

ایت کیسی ہو کیا فیصلہ کیا تم نے تو آرہی ہو نہ میرے پاس ارمان کی بےباک آواز سن کر اسے اپنی بے احتیاری پر غصہ آیا

آپ نے اس وقت فون کیوں کیا ہے آیت جلدی جلدی فون بند کرنا چاہتی تھی

تمہیں بتانے کے لئے کہ جمعہ کے دن ہمارا نکاح اور اس سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی ورنہ تم جانتی ہو کہ پھر تمہارے ساتھ کیا ہو گا بھولو مت میں تمہاری ساری زندگی عذاب کر دوں گا

آیت مزید اس کی بے ہودا باتیں نہیں سن سکتی تھی اس لیے اس نے فون نہیں کاٹ دیا فون بند کر کے ایک سائیڈ پر رکھ کے سونے کے لئے لیٹ گئی پھر اچانک سے کچھ یاد آیا دوڈ کے کھڑکی کے پاس آئی کھڑکی کے پردے ہٹا کے دیکھا تو وہ

ا بھی تک وہیں کھڑا تھا

نجانے کیوں اسے اس پر ترس آیا صبح سے وہ بھوکا پیاسا ہی کھڑا تھا

شام سے تو آیت بھول چکی تھی اسے

آیت اپنے آپ کو قصوروار سمجھ رہی تھی لیکن وہ قصور وار نہیں تھی اس نے تو مہراج کو کوئی امید نہ دی تھی مہر آج تو اپنی مرضی سے یہاں کھڑا تھا

جانے کس احساس سے مہراج نے کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں آیت کی کھڑکی کھولے کھڑی تھی

آیت بے چین نظر آرہی تھی اور اس کی یہ بے چینی مہراج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لے آئی تھی

تم میرا انتظار ہو آیت اور وہ مثال ہے نہ کہ انتظار کا پھل میٹھا ہوتا ہے مجھے میرے پھل کا انتظار ہے

تمہاری بے چین بتا رہی ہے کہ بہت جلدی میرا انتظار ختم ہونے والا ہے

۔آیت کا دل چاہا اسے فون کرے اور کہے کہ وہ یہاں سے چلا جائے لیکن اسے فون کر کے اسے مزید کسی غلط فہمی میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی

کھڑے رہو یہی پر جب آگے سے کوئی رسپونس نہیں ملے گا تو خود ہی چلے جاو گے آیت نے یہی سوچتے ہوئے کھڑکی کا پردہ برابر کیا اور بند کر دی

مجھ سے اپنے آپ کو چھپا کے اپنے چہرے کے تاثرات چھپا لو گی لیکن اپنے دل کے نہیں مہراج مسکرایا

حاشر چاہتا تھا کہ آیت کی شادی کا ہر فنکشن کیا جائے مہندی۔ مایوں۔ بارات۔ نکاح۔ ولیمہ۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بہن کی کوئی بھی خواہش ادھوری رہے

اس لیے اس نے کافی شاندار انتظامات کروائے تھے

جس طریقے سے حاشر نے سارے انتظامات کروائے تھے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شادی اس طرح اچانک تہہ ہوئی ہے

آج شام اس کی مہندی کا فنکشن رکھا گیا تھا سارا دن بھی مصروف گزرا اور اب رات کا ایک بج رہا تھا۔۔

جب منت نے آرام کا اعلان سنایا

تبھی اچانک بارش شروع ہوگئی سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے جب آیت اپنے کمرے میں آئی تو سیرت کہیں نہیں تھی آج اس کی سہیلی حنا آئی ہوئی تھی تو وہ اس کے ساتھ گیسٹ روم میں سو رہی تھی

کپڑے تبدیل کرکے آرام کی غرض سے بیڈ پر لیٹی تھی جب اس ارمان کی باتیں یاد آنے لگیں

میں تمہیں صرف ایک رات کی دلہن بناؤں گا دوسری صبح میں تمہیں طلاق دے دوں گا ۔۔۔۔تمہارے بھائی کی ساری زندگی پچھتاوے میں گزرے گی کیسے نظریں ملائے گا وہ یہ سوچتے ہوئے اس نے اپنی بہن کی زندگی اپنے ہاتھ سے برباد کردی ۔۔۔۔کیا کبھی آپنے آپ کو معاف کر پائے گا وہ ۔نہیں ساری زندگی اپنے آپ سے نفرت کرے گا

نیند کا آنا مشکل ہو چکا تھا وہ آٹھ کر بیٹھ گئی بہت کوشش کے بعد بھی نیند نہ آئی تو اٹھ کر کھڑکی کے پاس آئی

کھڑکی کے باہر کا نظارہ ناقابل یقین تھا

مہراج اب ابھی تک یہی گاڑی کے باہر کھڑا تھا

یااللہ یہ گھر نہیں گیا اس نے کچھ کھایا بھی ہے کہ نہیں مہراج گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھ بند کیے کھڑا تھا

آیت کے لئے اس بات کا یقین کرنا ناممکن تھا کہ یہ شخص صرف اس کے لیے دھوپ اور بارش میں بھوکے پیاسے یہاں کھڑا ہے

اس کی حالت دیکھ کر آیت کورونا آنے لگا

تو وہاہی زمین پہ بیٹھ کے وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی

آج اس کے آنسو نا تو اپنے بھائی کی محبت میں تھے اور نہ ہی ارمان کی نفرت کے تھے

آج جو آنسواس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے

وہ صرف اور صرف مہراج کے نام کے تھے

اس کے فون پر انجان نمبر سے کال آرہی تھی لیکن اس وقت وہ کسی سے بھی بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں تھا یہاں تک کہ اس نے سالار سے بات بھی نہ تھی

کیونکہ اس معاملے میں سالار کے مشورے کچھ اور ہی تھے وہ مہراج سے کہہ رہا تھا کہ وہ آیت کو اٹھاکر اس سے زبردستی نکاح کرلے پھر آہستہ آہستہ آیت اس نکاح کو قبول کر لے گی

لیکن مہراج شاہ محبت میں زبردستی کا قائل نہیں تھا

اس لیے اب وہ سالار کا فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا

رات کے 3 بج رہے تھے بارش زوروشور سے ہو رہی تھی اور مہراج کا فون بار بار بج رہا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اس نے فون اٹھا لیا

سالار میں تجھے ایک بار سمجھا چکا ہوں مجھے بار بار فون مت کر تو کیوں ڈسٹرب کر رہا ہے وہ فون اٹھاتے ہی بولا

ڈسٹرب آپ کر رہے ہیں مجھے کیوں نہیں اپنے گھر چلے جاتے کیوں میرے گھر کے باہر اس طرح سے کھڑے ہیں مجھے بد نام کرنا چاہتے ہیں آیت کی آواز سن کر مہراج کو حیرت ہوئی

اگر میرا ارادہ تمہیں بد نام کرنے کا ہوتا آیت بی بی تو تمہارے گھر کے پیچھے نہیں بلکہ سامنے کھڑا ہوتا مہراج بنا لحاظ کیے بولا اسے آیت سے اس قسم کے رویہ کی امید نہ تھی

دیکھیں مسٹر مہراج شاہ مجھے میری نظر میں گرانا بند کریں میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ میں ارمان کے ساتھ بہت خوش ہوں آپ مجھے گلٹ فیل کروانا چاہتے ہیں تو یہ آپ کی غلط

فہمی ہے نہ تو مجھے آپ سے کوئی محبت ہے اور نہ ہی کبھی بھی ہو سکتی ہے اس لیے یہ جھوٹی محبت کا ڈرامہ بند کرے اور چلے جائیں مجھے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا

اگر تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو اس کا اثر لینا چھوڑ دو کیونکہ میں یہاں سے تب تک ہی نہیں جاؤں گا جب تک مجھے یقین ہو جاتا کہ تم ارمان سے شادی کرلو گی

ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی اگر آپ کو نہیں جانا تو نہ جا ہیں یہ کہہ کر آیت نے فون کاٹ دیا ایک بار پھر آیت کی آنکھوں میں آنسو بھر گے مہراج اس طرح سے کیوں کر رہا ہے کیوں نہیں چلا جاتا یہ یہاں سے اسے کیوں سمجھ نہیں آرہا کہ ارمان سے شادی کرنا میری مجبوری ہے

وہ نہیں جانتی تھی کہ مہراج کی تکلیف دیکھ کر اسے تکلیف کیوں ہو رہی ہے

آج آیت کی مہندی دھوم دھام سے کی گئی آیت کے ہاتھوں میں ارمان کے نام کی مہندی لگ چکی تھی

اس کے خوبصورت ہاتھ مکمل طور پر مہندی سے ڈھک چکے تھے

ساون کے موسم میں سارا دن کھڑی دھوپ نکلی رہتی ارو ساری رات بارشیں ہوتی اور گرمی نے الگ کہر مچا رکھا تھا

اور اس حالت میں اے سی میں رہنے والا آدمی اس کے گھر کے پیچھے کھڑا تھا

وہ جانتی تھی کہ کل کے بعد وہ یہاں پر نظر نہیں آئے گا وہ اس کے نکاح کا انتظار کر رہا تھا جب یہ ارمان کا ساتھ قبول کر لے گی وہ ہمیشہ کے لئے اس سے دور چلا جائے گا

آیت یہی تو چاہتی تھی کہ مہراج اس سے دور چلا جائے تو پھر سے اتنا برا کیوں لگ رہا تھا کیوں وہ اپنے دل کو بار بار سمجھا رہی تھی کہ مہراج کے ہونے یا نہ ہونے سے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن وہ اپنے آپ کو یہ سمجھانے میں نہ کامیاب تھی کیونکہ مہندی کی دلہن بنے نہ جانے کتنی بار کسی نہ کسی بہانے سے اپنے کمرے میں آ کر کھڑکی کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں مہراج ابھی تک کھڑا تھا

اب اسے مہراج پے غصہ آرہا تھا اور نہ ہی ترس کیونکہ اب اسے اپنے آپ پہ ترس آ رہا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کیا کر رہی ہے

کیوں اتنی محبت کرنے والے انسان کو چھوڑ کر ایک ناقدرے کے ہاتھ میں تھما رہی ہے

کیا اس شادی کے بعد اس کا بھائی کبھی فخر سے سر اٹھا پائے گا کیونکہ ہزار بار سوچنے کے باوجود بھی وہ ارمان کی بتائی ہوئی جگہ پر نہ جا پائی تھی

اب ارمان نے شادی کے بعد بھی اسے طلاق ہی دینی تھی یہ تو وہ سمجھ چکی تھی کہ ارمان وہ ویڈیو کبھی بھی اس کے بھائی کے سامنے نہیں لائے گا کیونکہ ایسا کرنے سے وہ خود پروبلم میں پھنس سکتا ہے

اور اگر آیت نے خود حاشر کو یہ سب کچھ بتا دیا تو ہو سکتا ہے وہ منت کو ہی چھوڑ دے نہیں وہ اپنی بھابھی کی زندگی کیسے تباہ ہونے دے سکتی ہے

بہت سوچنے کے بعد آخر کار وہ ایک حل پر پہنچ چکی تھی

رات تقریبا ساڑھے گیارہ بجے فکیشن ختم ہوا تو اپنے کمرے میں آئی جہاں اس کا فون مسلسل بج رہا تھا

ارمان کا نمبر دیکھ

کر اس نے فوراً ہی فون اٹھا لیا

میں نے تمہیں کہا تھا یہ آیت بی بی وقت رہتے میرے پاس آ جاؤ لیکن تم نے میری بات نہیں مانی اب اس کا انجام تمہیں بھگتنا ہو گا ارمان کی دھمکی سے وہ اندر تک کانپ گئی

وہ جانتی تھی کہ ارمان اپنی بے عزتی کا بدلہ ضرور لے گا لیکن اب وقت آیت کا ڈرنے کا نہیں بلکہ اس کو اپنا فیصلہ سنانے کا تھا

نہیں ارمان تم میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کر پاؤ گے اس کی بات پر ارمان قہقہہ لگا کر ہنسا

اچھا ایسا کیا کروں گی تم شاید تم بھول گئی ہوایت بی بی کی ویڈیو اب بھی میرے پاس ہے جو تمہاری عزت کے چھتہرے اڑا دے گی

خوش فہمیوں کے سمندر سے باہر نکلو ارمان صاحب کیونکہ اب تم میرا کچھ نہیں بگاڑ پاؤ گے کیونکہ اب میرا بھائی ساری زندگی مجھ سے نفرت ہی کیوں نہ کرے لیکن اس سے اس کی نظروں میں کبھی گرنے نہیں دوں گی اسے ساری زندگی اس پچھتاوے میں نہیں رہنے دوں گی کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بہن کی زندگی برباد کر دی

ہاہاہاہا ایسا کیا کرو گی تم ارمان نے قہقہ لگا کر پوچھا

یہ تمہیں کل تک پتہ چل جائے گا یہ کہہ کر آیت نے فون کاٹ دیا

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے باہر آگئی اس کا گھر میں مہمانوں سے بھرا ہوا تھا تقریبا سب لوگ سو چکے تھے وہ سیدھی حاشر کے کمرے میں گئی

اس نے حاشر کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سو رہا تھا

وہ اس کے پاس آئی زمین پر اس کے پیروں کے قریب بیٹھ گئی

بھائی میں جانتی ہوں جو قدم اٹھانے جا رہی ہوں اس کے بعد آپ کبھی مجھے معاف نہیں کروگے لیکن میں آج مجبوری کی انتہا پہ ہوں نا تو میں اس گھٹیا انسان سے اپنی عزت کا سودا

کر سکتی ہو اور نہ ہی آپ کی زندگی پچھتاوے کی نظر کر سکتی ہو ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجئے گا کبھی آپ سے نظریں نہ ملا پاؤں گئی

اس نے احتیاط سے حاشر کی پیروں پہ ہاتھ لگا کر معافی مانگی پیار سے منت کے ہاتھ کو چوما آپ جیسی بھابھی اس دنیا میں کسی کو نہیں ملے گی بھابھی آپ میری ماں ہو اور ہمیشہ رہو گی میں جانتی ہوں کہ کل آپ نے ایک نئی قیامت کو سہنا ہے مجھے یقین ہے آپ بھائی اور سیرت کو سنبھال لو گی وہ روتے ہوئے کمرے سے باہر چلی آئی

سیرت مہمانوں کے کمرے میں حنا کے ساتھ سو رہی تھی مہمانوں کے بیچ سے نکل کر اس کے قریب آئی

جو میں کر رہی ہوں تم کبھی مت کرنا سیرت ورنہ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی بھابھی اور بھائی کا خیال تمہیں رکھنا ہو گا وہ مجھے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے لیکن اب یہ خواب تم پورا کرو گی

اس نے سیرت کی پیشانی چومی ایسے سوتا چھوڑ کر اپنے کمرے میں آگئی

اپنے کمرے میں آکر کھڑکی پہ دیکھا مہراج وہاں کہیں نہ تھا

یااللہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہی کھڑا تھا تو اب کہاں چلا گیا یہ سوچتے ہوئے اسے مہراج کا نمبر ڈائل کیا

بہت بار فون کرنے کے بعد بھی آگے سے کوئی جواب نہ ملا تو مایوس ہوگئی

تو کیا مہراج اس سے نا امید ہو کر واپس چلا گیا اسی چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے

نہیں یہ نہیں ہو سکتا اس مصیبت سے مجھے صرف مہراج ہی نکال سکتا ہے

یہ سوچتے ہوئے اسنے پھر سے مہراج کا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا

مہراج کے فون پر پتا نہیں کتنی دیر سے فون آرہا تھا لیکن سالار کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ آیت کا فون اٹھائے ہے نہ اٹھائے

کیونکہ اس کا چہیتا دوست شراب پی پی اور رو رو کے مکمل مدہوش ہو چکا تھا

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب یہ آیت اسے فون کیوں کر رہی ہے جبکہ اسکی محبت کو ٹکرا چکی ہے

غصہ تو مہراج پر بھی آ رہا تھا جس پے نہ جانے کتنی لڑکیاں مرتی تھی اور یہ ایک لڑکی پیچھے پاگل ہوا جارہا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اس نے فون اٹھا ہی لیا

اب کیا تکلیف ہے تمہیں اب کیوں بار بار فون کر رہی ہو وہ فون اٹھاتے ہی شروع ہو گیا

لیکن فلحال شاہد آیت اس کی باتیں سننے کے لیے تیار نہیں تھی

مہراج کو فون دیں مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے آیت بولی

جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کرو مہراج اب تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا سالار بولا

ٹھیک ہے آپ ان سے کہیں کہ تھوڑی دیر میں مجھے گھر سے باہر آ کر لے جائے

آیت بھی شاید سالار سے بات کرنے میں بالکل انٹریسٹیڈ نہ تھی

کیا کہا تم نے ایک بار پھر سے کہنا سالار نے پھر پوچھا

میں نے کہا مہراج سے کہیں آ کر مجھے لے جائے یہ کہہ کر فون کاٹ دیا یہ سوچے بغیر کہ اس کا میسیج مہر آج تک پہنچائے گا بھی کے نہیں

مہراج اٹھ جایا رایت کا فون آرہا ہے سالار نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا

آیت کا فون مہراج نے بس اتنا ہی پوچھا شراب کی نشے میں مکمل طور ڈوبا ہوا تھا

وہ وہاں سے نہیں آنا چاہتا تھا لیکن سالار اسے زبردستی اپنی قسم دے کر اسے بلایا تھا

ہاں جگر آیت کا فون آیا ہے وہ تیرے ساتھ آنا چاہتی ہے

سالار تجھے پتا ہے میں ساری رات وہاں بارش میں کھڑا رہا صرف ایک جملہ سننے کو ادھر آؤ پاگل بھگ جاؤ گے لیکن آیت کو مجھ پے ترس نہیں آیا

مہراج کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اسے مجھ پر ترس نہیں آیا سالاروہ مجھ سے پیار نہیں کرتی میں قابل ہی نہیں ہوں کسی کے پیار کے میرے ماما بابا بھی اسی لئے مجھے چھوڑ کر چلے

گئے اور اب یہ آیت یہ بھی میری زندگی میں مجھے چھوڑنے کے لئے آئی تھی اسے مجھ پے ترس نہیں آتا سالار مہراج روتے روتے سالار کے گلے لگ گیا

مہراج آیت کو تجھ پہ ترس ائے نہ آئے تیرے خدا کو تجھ پہ ترس آگیا ہے چل اسے لے آتے ہیں

لیکن لے کے تو اسے وہ تب آتے جب مہراج ہوش میں ہوتا وہ نجانے کون سی دنیا میں تھا اب سب کچھ سالار کو ہی سنبھالنا تھا

سواسنے مہراج کو اٹھایا اور لاکر گاڑی میں پٹکا

مجھے کہاں لے کے جا رہا ہے مہراج نشے میں مدہوش بیٹھا پوچھ رہا تھا

جہنم میں سالار چلایا

ہاں مجھے پتا تو جہنم میں ہی جائے گا مہراج کی باتوں پر غور کیے بغیر وہ گاڑی بھگا کے لے گیا

راستے میں اس نے اپنے ایک دوست کو فون کیا

جس کو کچھ گواہ اور مولوی صاحب کا انتظام کرنے کے لئے کہا

مہراج بتا مجھے آیت کا گھر کس طرف ہے

بتا کون سی گلی میں جاؤ سالار نے ایک جگہ گاڑی روک کر مہراج سے پوچھنے لگا

مجھے نہیں پتا مجھے کچھ بھی نہیں پتا ایت کو مجھ پے ترس نہیں آیا مہراج ابھی تک اسی بات کو لے کے بیٹھا تھا اور سالار کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کونسی چیز اس کے سر پر دے مارے جس سے وہ ہوش کی دنیا میں لوٹ آئے

لیکن اسے ایسا کرنے کی ضرورت نہ پڑی کچھ دور اسے ایک کالی چادر میں لپٹی لڑکی نظر آئی یقیناً وہ آیت ہی تھی اس نے دور سے ہی پہچان لیا

آیت کے قریب جاکے گاڑی روکی تو وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی کیوں‌کہ آگے مہراج بیٹھا تھا سالارچاہتا تھا کہ مہراج کا آیت پر کوئی برا امپریشن نہ پڑے مگر مہراج نے اپنا امپریشن خود ہی خراب کر دیا تھا

آیت یہ روز نہیں پیتا بس کبھی کبھی جب بہت اداس ہو تو سالار نے اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہی

اور مہراج کے حالت دیکھ کر آیت کو ڈر لگنے لگا نجانے سالار اسے کہاں لے کے جانے والا تھا کیونکہ جس کے بھروسے وہ گھر سے باہر نکلی تھی وہ تو مکمل شراب میں ڈوبا ہوا تھا

گاڑی آکر ایک چھوٹے سے گھر کے باہر رکی تھی اس وقت آیت کو بہت ڈر لگ رہا تھا نجانے وہ لوگ کہاں آئے تھے

سالار کالج میں جس قسم کا آدمی تھا اسے تو اسکی نیت پر بھی شک تھا اور جس کے سہارے وہ اپنا گھر چھوڑ کے آئی تھی اسے دنیا جہان کا کوئی ہوش ہی نہ تھا

ایک گھنٹے کے اس سفر میں اس نے کوئی سو بار کہا تھا کہ آیت کو مجھ پر ترس نہیں آیا اور آیت کو تقریبا سو بار لگا تھا کہ اس نے اس کے ساتھ آکر غلطی کی ہے

آیت تم اندر چلو میں اسے لے کے آتا ہوں سالار نے گاڑی روکتے ہوئے کہا

آیت نے گھر کا دروازہ کھولا اور اندر آگئی

اندر 5'4 لڑکوں کو دیکھ کر آیت کے صحیح معنوں میں رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے

آگے دلہا اور دلہن مولوی صاحب نے آکر پوچھا

جی مولوی صاحب آگئے آیت کے پیچھے سے سالار نے جواب دیا

آپ بس نکاح شروع کریں

چلو آیت تمہارا اور مہراج کا نکاح ابھی ہو گا میں جانتا ہوں کہ اس وقت سب سے ضروری تم دونوں کا نکاح ہے اور تم بھی یہی چاہتی ہو ہیں نا سالار نے پوچھا

ہاں آیت نے مختصر جواب دیا

اندر آجاؤ سالار نے کہا

مہراج نشے میں ہیں تو کیا یہ نکاح جائز ہے آیت نے سالار سے پوچھا

نکاح ہر حالت میں جائز ہے لیکن اگر تمہیں نہیں لگتا تو اس کے ہوش میں آنے کے بعد دوبارہ سے کرلینا سالار بات کو مذاق کا رخ دیتے ہوئے مہراج کو اندر لے جانے لگا

تھوڑی ہی دیر میں آیت قریشی آیت مہراج شاہ بن گئی

اور مہراج سے تین قبول ہے قبول ہے قبول ہے کروانے کے لیے سالار کو ایڑی چوٹی کا دم لگانا پڑا

اس کے بعد وہ ان دونوں کو مہراج کے گھر لے کے آیا

آیت یہ ہے تمہارا نیا گھر جو تم نے سنبھالنا ہے اور یہ تمہارا شوہر ہے اسکو بھی تمہیں ہی سنبھالا ہے شکر ہے میری جان چھوٹی سالار نے ہاتھ جھاڑے

یہ مہراج کا کمرہ ہے اس نے مہراج کو بیڈ پے لٹاتے ہوئے بتایا تم چاہو تو کمرہ لاک کر سکتی ہو لیکن میں یہاں باہر ہی رہوں گا

وہ کیا ہے کہ مہراج زیادہ پیتا نہیں آج اسنے ضرورت سے زیادہ پی لی ہے تو اسے کبھی بھی میری ضرورت پڑ سکتی ہے

پی تو سالار نے بھی بہت رکھی تھی لیکن اسے پینے کے بعد سنبھلنا آتا تھا

ٹھیک ہے میں باہر ہی ہوں سالار یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا

اور آیت وہی اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ شوہر کو دیکھنے لگی اس سے پہلے شاید ہی مہراج کبھی سے اتنا اچھا لگا تھا

حاشر کے گھر میں طوفان مچ چکا تھا لڑکی شادی سے ایک دن پہلے بھاگ گئی

آیت کہاں گئی حاشر نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی اسے ڈھونڈنے میں پھر تھک ہار کے گھر واپس آیا

آیت کہاں گئی اس کے ساتھ کچھ غلط ہو گیا ہے

جانا کہاں ہے بھاگ گئی منہ کالا کر کے محلے کے عورت بولی

چپ رہیں آپ میری بہن ایسی نہیں ہے وہ کبھی اپنی بھائی کی پرورش پر داغ لگا کے کہیں بھاگ نہیں سکتی خدا نہ خاستہ اس کے ساتھ کچھ برا ہو گیا ہو

پولیس والے کہہ رہے ہیں جب تک 24 گھنٹے نہیں ہو جاتے تب تک وہ رپورٹ درج نہیں کر سکتے حاشر نے منت کو بتایا

تو پھر کیسے ڈھونڈے گے اس کو منت بھی پریشان تھی

ڈھونڈوں گا میں پھر جاتا ہوں ہوسکتا ہے وہ کسی مصیبت میں ہو تم فکر مت کرو منت آیت مل جائے گی منت کو حوصلہ دیتے ہوئے پھر اٹھ کر باہر جانے لگا کوئی جگہ نہ چھوڑی ہر جگہ تلاش کرلیا مگر آیت کہیں نہ ملی

منت آیت کے کمرے میں آئی تو اسے اس کے میز پر ایک خط ملا

جس پر لکھا تھا۔

""۔۔مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کیجئے گا میں جس سے محبت کرتی ہوں اس کے ساتھ اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کر جارہی ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجئے گا """"۔۔۔۔۔۔

اور یہ خط حاشر کو توڑنے کے لئے کافی تھا

مہراج کو جب ہوش آیا تو آیت اس کے ساتھ بستر پر بیٹھی سو رہی تھی

اسے دیکھ کر مہراج نے اپنا خیال سمجھ کر جھٹلادیا

مہراج اٹھنے لگا تو آیت کی آنکھ کھل گئی

مہراج آیت نے پکارا تو مہراج کو جھٹکا لگا

تم یہاں تم سچ میں یہاں ہو مہراج نے بے یقینی سے پوچھا

آیت کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ رات کی ہر بات بھول چکا ہے پھر تو ان کا نکاح تک بھول گیا ہو گا

ہاں تو آپ مجھے یہاں لے آئے ہیں تو میں کہاں جاؤں آیت نے معصومیت سے پوچھا

میں تمہیں یہاں لایا مہراج اب بھی حیران تھا

ہاں تو آپ کے گھر میں آپ کے کمرے میں مجھے اور کون لائے گا

آیت میں تمہیں یہاں لے کے آیا ہوں۔۔۔؟ مہراج اٹھ کر کھڑا ہو گیا

جی ہاں آپ مجھے لائے ہیں یہاں آیت بھی اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی

آیت ۔۔۔ مہراج نے اسے چھونے کی کوشش کی مگر پیچھے ہٹ گیا آیت نے اس کی یہ حرکت نوٹ کی تھی

مہراج ہمارا نکاح ہوا ہے کل رات سالار بھائی نے ہمارا نکاح کروایا اور اپنی مرضی سے یہاں آئی ہوں آیت نے اسے بتایا تو مہراج کے چہرے پہ بے یقینی بے یقینی تھی

میں آپ کی بیوی ہوں مہراج آیت نے مہراج کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھے جبکہ مہراج کسی اور ہی سوچ میں تھا

کیا سوچ رہے ہیں مہراج آیت نے پوچھا

یہی کی اللہ کو میری کونسی نیکی اتنی پسند آگئی جس کے بدلے تم مل گئی

پسند گی کا تو پتہ نہیں ہاں مگر اللہ کو شراب پینے والے لوگ بالکل پسند نہیں ہیں آیت نے مسکراتے ہوئے کہا

نہیں پیوں گا کبھی نہیں پیوں گا میرے اللہ نے مجھے تمہیں دیا ہے تو پھر میں اب بھی اس کو ناراض کرنے والے کام کبھی نہیں کروں گا

اس نے آیت کو اپنی باہوں میں بھیج لیا بلکہ آیت کو پانے کی خواہش کو ادھورا چھوڑ کے وہ واپس آیا تھا لیکن اللہ نے اس کی یہ خواہش پوری کر دے

اس نکاح کے کچھ دن بعد ہی آیت اور مہراج نے دوبارہ نکاح کیا کیونکہ مہراج اپنی اس خوشی کو اپنے ہوش و حواس میں جینا چاہتا تھا

پھر ان دونوں کی نئ زندگی شروع ہو گی جس میں خوشیاں ہی خوشیاں تھی مہراج آیت کی ہر بات ایسے مانتا جیسے پتھر پر کوئی لکیر ہو وہ کبھی اس کی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا

آیت کبھی کبھی اپنی زندگی کو پچھتاوے کی نظر کر دیتی

وہ ہمت کر رہی تھی کہ کسی طریقے سے اپنے بھائی کو سب کچھ بتائیں اور اس سے معافی مانگے لیکن اس میں اتنی ہمت پیدا ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اپنے بھائی سے نظریں ملائی

مہراج نے بھی اسے کہیں بار کہا کہ وہ خود ان سے معافی مانگنے جائے گا لیکن آیت نے سے نہیں جانے دیا

پھر ان کی خوشیوں میں حصہ دار بنا سعد ۔۔۔۔سعد نے ان کی چھوٹی سی زندگی کو مکمل کر دیا مہراج پہلے بھی آیت کی ہر بات مانتا تھا لیکن جب سے سعد پیدا ہوا تھا آیت اسے اور بھی زیادہ قیمتی ہو گئی تھی آیت کو گھر میں ملازمہ کا کام پسند نہ تھا اس لیے اس نے سارے ملازموں کو نکال دیا اس بات پر بہت اعتراض کیا لیکن آیت نہیں مانی

سالار اسے جوڑو کا غلام کہتا تھا اس کی باتوں پر ہمیشہ مسکراتا وہ سالار کو کہتا تھا کہ وہ اس کا احسان مند ہے جس نے اتنے برے وقت میں اس کا ساتھ دیا

اگر سالار نہیں ہوتا تو شاید انکی کبھی شادی نہ ہوتی اور اس بات کو سالار بھی بڑے آکڑ سے آیت کے سامنے قبول کرتا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایسی زیادہ پسند نہیں کرتی اور آیت کو تنگ کرنے کے لیے وہ چھوٹی موٹی حرکتیں کرتا رہتا

ان کی شادی کو تین سال گزر چکے تھے اور اگر ان تین سالوں میں کوئی چیز نہیں بدلی تھی تو وہ تھی آیت کی شرم و حیا جس نے مہراج کو پہلے دن سے ہی اس کا دیوانہ کر رکھا تھا

اسے یہاں رہتے ایک ہفتے سے اوپر ہو چکا تھا آجکل وہ اس کمرے میں تھی جہاں اس سے پہلے دن لایا گیا تھا اس دن کے بعد شاہ سے اس کا سامنا نہ ہوا

اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ یہاں پاگل ہو رہی ہے

ملازمہ آتی اسے کھانا دے کر چلی جاتی ملازمہ کو اس سے بات کرنے کی اجازت نہ تھی

سچ تو تھی یہ تھا کہ اسے بھی کسی سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہ تھی

سیرت نماز بقاعدگی سے ادا کرتی تھی جس کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے شاہ کے لائے ہوئے کپڑے استعمال کرنے پڑے

اس وقت مکمل طور پر شاہ کے رحم وکرم پر تھی

اس کے بعد سیرت نے بھاگنے کی کوشش بھی نہ کی کیونکہ بھاگنے کا انجام تو پہلے بھی دیکھ چکی تھی

لیکن پھر بھی وہ ایک بار اپنے بھائی سے ملنا چاہتی تھی اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ گھر سے نہیں بھاگی اس نے آیت کی طرح اپنے بھائی کو دھوکا نہیں دیا ہے وہ تین سال سے آیت سے نفرت کرتی آرہی تھی جس کی وجہ سے اس کا بھائی بدل گیا تھا

تین سال پہلے ایک قیامت ان کے گھر پہ آ کے گزری تھی یہ سوچ ہی سیرت کا دل دھک جاتا کہ اس کے گھر سے جانے کی خبر سن کر اس کے بھائی پر کیا بیتی ہو گی

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ یہاں سے بھاگے گی نہیں بلکہ یہی سے کسی کی مدد لے کر وہ اپنے بھائی کے پاس واپس جائے گی لیکن کون کر سکتا تھا اس کی مدد ۔۔۔۔

بہت سوچنے کے بعد بھی اس سے کوئی بھی انسان اتنا قابل اعتبار نہ لگا کیوں کہ یہاں پر سب صرف اور صرف شاہ کے وفادار تھے

جس دن سے شاہ اسے واپس لیا تھا اس دن سے اس کے کمرے کا دروازہ لاک نہیں تھا وہ چاہتی تو باہر جا سکتی تھی

لیکن اس میں خود اتنی ہمت پیدا نہ ہوئی کہ وہ اٹھ کر باہر جائے اس لیے اس نے آپ کو اسی کمرے کی حد تک محدود کرلیا

۔ ۔

کینیڈا آئے کچھ دن ہوئے تھے

حنا کی ماں نے اسے آنے سے پہلے یہ بات سمجھائی تھی کہ سیرت بیشک اس کی بہت اچھی سہیلی ہے

لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اس کے دکھ میں وہ اپنی زندگی برباد کر دے

اس کی ماں نے اسے منع کیا تھا کہ وہ زاویار کے سامنے باربار سیرت کا نام لے کر اس سے پریشان نہ کرے

بلکہ اپنی نئی زندگی کے بارے میں سوچے

یہاں کرحنا سیرت کو بھولی تو نہ تھی ہاں مگر زاویار کے سامنے اس نے بار بار سیرت کا نام لینا چھوڑ دیا

جبکہ اب زاویار بھی تھوڑا ریلیکس ہو گیا تھا حنا سیرت کے لیے زیادہ پریشان نہیں ہے زاویا رجب خود سیرت کے بارے میں بات کرتا تو حنا اسے ضرور جواب دیتی لیکن خود سے کبھی سیرت کی بات نہ چھیڑتی

حنا کا پمپل چلا گیا۔۔جس کی وجہ سے اب حنا اپنے آپ کو ہمیشہ تیار رکھتی اور اکثر زاویار سے کہتی کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اتنی خوبصورت بیوی ملی ہے

اور زاویار کہتا

خوش قسمت تو تم بھی بہت ہو کیونکہ تمہیں تمہاری خوبصورتی کو سراہنے کے لیے اتنا اچھا شوہر ملا ہے

جس پر حنا ہمیشہ شرماتی رہتی زاویار اس کی شرمیلی ادائیں دیکھ کر خوش ہوتا رہتا کیونکہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ حنا جیسی لڑکی اتنی شرمیلی نکلے گی

۔

وہ کمرے میں آیا تو سیرت نماز ادا کر رہی تھی نماز پڑھتے ہوئے بالکل کسی معصوم پاکیزہ گڑیا کی طرح لگ رہی تھی

وہ اس کے قریب آیا اور اس کے ساتھ قالین پر بیٹھ گیا

نماز پڑھ کے سلام پھیرتے وقت سیرت نے محسوس کرلیا تھا کہ اس کے قریب کوئی ہے خیر اس حویلی میں اس کے اتنے قریب آنے کی اجازت شاہ اپنے آپ کے علاوہ اور کسی کو نہ دیتا

دعا مانگنے کے بعد اٹھ کر اس نے جائے نماز اٹھائی جو کہ ایک ملازمہ کے کہنے پر شاہ ہی نے اسے منگوا کر دی تھی

جب ملازمہ نے اس سے چادر پر نماز پڑھتے دیکھا تو شاہ کو بتایا جس کے بعد اگلی نماز کے وقت ملازمہ اس کے لئے جائے نماز لے کے آئی تھی

وہ شاہ کو مکمل نظرانداز کررہی تھی اور اس کی اداپے شاہ مسکرائے جا رہا تھا

آج تک کسی کی اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ سالار شاہ کو اگنور کرے

سالار نے بتانا ضروری سمجھا

دیکھ لی میری ہمت ۔۔۔جملہ بے ساختہ تھا

جس پر سالار قہقہہ لگا کر ہنسا

اس کو ہنستا دیکھ کر سیرت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کیوں کہ وہ شاہ سے بات نہیں کر رہی تھی

پتا نہیں کیوں میں نے ان کی بات کا جواب دیا وہ سوچ کر رہ گئی

زیادہ سوچو مت جانے من تمہارا ہر روپ حسین ہے چاہے تم مجھے اگنور کرو چاہے مجھ سے بات نہ کرو میں ہر حال میں تم سے محبت کروں گا شاہ اس کے بالکل قریب آ کر کھڑا ہو گیا محبت تو مجھے تمہیں بنا دیکھے ہو گئی تھی اس دن لائبریری میں جب تم گانا گا رہی تھی محبت تو مجھے تمہاری آواز سے ہی ہو گئی تھی

فی الحال جو تمہارا دل کہتا ہے تم وہ کرو لیکن کچھ ہی دنوں میں ہماری شادی ہو جائے گی اس کے بعد تم شاہ کے لئے ہنسو گی

تمہاری یہ ڈیمپلز والی سمائل صرف میرے لیے ہو گی شاہ نے اس کے گال کو انگلی سے چھوتے ہوئے کہا جس پر سیرت لمحے کی دیر کیے بغیر دور ہٹی

تمہارے ہونٹوں سے صرف سالار شاہ کا نام نکلے گا تم صرف مجھے چاہوں گی تمہیں اندازہ بھی ہے مجھے کتنی خواہش تمہارے ہونٹوں سے اپنا نام سننے کی تمہارے منہ سے چاہت کے وہ الفاظ سننے کی میں چاہتا ہوں تم میرے لئے ہنسو میرے لیے کی کھکھلاؤ میرے لئے اپنے آپ کو سجاؤ

صرف میری بن جاو صرف سالار کی بنو گی نہ ۔۔؟

اس کے جذبات سے چور لہجے سیرت کو اپنی طرف راغب کیا اسے سالار کا ایک ایک لفظ سچا لگ رہا تھا یقیناً وہ اس کی محبت پر ایمان لا رہی تھی

اپنے لئے اتنے خوبصورت الفاظ سن کر سیرت کو آج سامنے کھڑا یہ شخص اچھا لگا

لیکن اس سے پہلے وہ کسی کمزور لمحے کی گرفت میں آتی اسے یاد آگیا کہ یہ شخص اس کے ساتھ کیا کر چکا ہے

نہ جانے کتنے لوگوں کے سامنے اس کے بھائی نے اپنا سر جھکا یا ہو گا کتنی روئی ہو گی اس کی بھابھی نجانے کس حال میں ہوں گے وہ لوگ ۔۔۔

نہیں شاہ سائیں میں آپ سے کبھی محبت نہیں کروں گی

میں کبھی آپ کی بن کر نہیں رہوں گی

نہ تو میں کبھی آپ کے لئے ہنسوں گی اور نہ ہی کبھی آپ کا نام اپنے منہ سے لوں گی

نام لینا تودور کی بات ہے مجھے آپ سے بات کرنے میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے

اور کیا کہا آپ نے آپ کو میری آواز سے محبت ہوگئی تھی سن لیجیے شاہ سائیں آپ کو میرے منہ سے کبھی محبت کے الفاظ سننے کو نہیں ملے گی محبت کے الفاظ تو دور میں اپنے لفظ تک آپ پے ضائع نہیں کروں گی

سیرت نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا

جس پر سالار کھل کر ہنسا بہت ضدی ہو میری بہادر چوزی۔۔سالار نے بڑی محبت سے اپنے ہاتھ سے اس کے گال کو چھوا

خیر بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی لیکن آج کے بعد تم مجھے سالار کہہ کے پکارو گی نہ کہ شاہ سائیں

سالار نے اس سے وارن کرتے ہوئے کہا

نہیں شاہ سائیں میں آپ کو شاہ سائیں ہی کہہ کر پکاروں گی

کیونکہ میں اپنے منہ سے آپ کا نام لینا پسند نہیں کرتی آج سیرت نے پہلی بار سالار سے اتنا بے خوف ہو کر بات کی تھی

کل ہمارا نکاح ہے اس کی بات کو اگنور کرکے اس کے سر پر دھماکہ کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا

جبکہ سیرت وہیں زمین پر بیٹھا پنا منہ گھٹنوں میں دیکھ کر رونے لگی

شاہ اس کے لیے شادی کا جوڑا لایا تھا جس کو دیکھتے ہی اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا انتہائی خوبصورت شادی کا جوڑا کیسی بھی لڑکی کا خواب ہو سکتا تھا

لیکن سیرت کو شادی کرنے میں انٹرسٹ نا تھا تو جوڑا دیکھنے میں کیا ہوتا

اسے رکھتے دیکھ کر ہی اس نے اپنی نظریں پھیر لیں

اس کی اس طرح سے نظریں پھیر نا شاہ کو ناگوار گزرا

میں تمہارے لیے اتنی محبت سے یہ ڈریس لایا ہوں ایک بار دیکھ تو لو آخر تم نے پہنا ہے

اسے شاہ نے بہت محبت سے ڈریس لاکر اس کے قریب رکھا

سے ایک ہی جھٹکے میں اٹھاکر سیرت نے خود سے بہت دور پھینک دیا

میں نے کہا مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی سیرت غصے سے دھارتے ہوئے بولی

اچھا میں نے تمہارے لئے ایک بیوٹیشن کی اپوائنمنٹ لے لی ہے وہ کل نو بجے آئے گی تمہیں

تیار کرنے کے لئے اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے بتایا

میں نے کہا مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی سیرت پھر سے چلائی

اچھا نکاح بالکل سادگی سے ہو گا لیکن ڈونٹ ویری ولیمہ میں بہت دھوم دھام سے کرواؤں

گا

شاہ کو اس کا لہجہ بہت برا لگا لیکن پھر اگنور کرکے مسکراتے ہوئے بولا

آپ کو ایک بار سمجھ نہیں آرہا اس بار سیرت چلانے کے بجائے رونے لگی

تو شاہ اس کے قریب آکر بیٹھا

اسے قریب بیٹھا دیکھ کر وہ دور ہٹی

تمہیں پتہ ہے تمہیں ہنستے دیکھنے کی میری خواہش ہے لیکن روتے ہوئے بھی تم قیامت ڈاتی ہو

اس کی بات پر سیرت نے فوراً اپنے آنکھیں صاف کیے

پلیز مجھے گھر جانے دیں مجھے میرے بھائی سے ملنا ہے جانے وہ کس حال میں ہونگے سیرت نے جیسے اس کی منتیں کیں تھیں

آج میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں بھول جاؤ سب کو صرف سالار شاہ کو یاد رکھو سالارشاہ کے علاوہ تمہاری زندگی میں اور کوئی نہیں ہونا چاہیے کوئی بھائی بہن نہ کوئی ماں باپ صرف اور صرف سالار شاہ

میرے لئے صرف تم ضروری ہو اور تمہارے لئے صرف سالار شاہ ضروری ہونا چاہیے

جی نہیں میں اتنی خود غرض نہیں ہوں میری زندگی پر اور لوگوں کا بھی حق ہے جس بھائی نے مجھے زندگی کا مطلب سمجھایا ہے جس بھابھی نے مجھے صحیح غلط کی پہچان بتائی ہے ان لوگوں کا حق ہے میری زندگی پر

ہاں لیکن آپ میرے کچھ نہیں لگتے

میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی کتنی زبردستی کریں گے آپ میرے ساتھ ترس نہیں آتا مجھ پر کتنا کچھ آپ کر چکے ہیں آپ کو نہیں لگتا کہ یہ بہت ہو چکا ہے اس نے روتے ہوئے کہا

تم ٹھیک کہہ رہی ہو جان میں تم پر زبردستی نہیں کرنا چاہتا میں جانتا ہوں جو کچھ میں تمہارے ساتھ کر چکا ہوں اس کے بعد مجھے تم پر مزید زبردستی نہیں کرنی چاہیے تم ٹھیک کہتی ہو مجھے تمہیں وقت دینا چاہیے ٹھیک ہے

میں تمہیں اس شادی کے لئے وقت دیتا ہوں تم اپنے آپ کو میرے لیے تیار کرلو تمہارے پاس ایک ہفتے کا وقت ہے مگر ایک بات یاد رکھنا اگر اس بار تم نے ایک بھی غلطی کی تو پھر مجھے کوئی نہیں روک پائے گا زبردستی تو زبردستی ہی سہی

سالار نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا اور ہاں ایک بات اس کمرے سے باہر نکلا کرو اس کمرے کے باہر بھی ایک دنیا ہے ٹھیک ہے وہ اس کا گال تھپتھپاتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا پھر مڑا تم اس حویلی کی مالک ہو جیسے چاہو یہاں رہ سکتی ہو لیکن اس حویلی سے باہر نکلنے کی غلطی مت کرنا ورنہ اس کا انجام بہت برا ہو گا

وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ سیرت اندر تک پرسکون ہو چکی تھی کیونکہ سالار نے اسے شادی کیلئے وقت دیا تھا اب اس وقت کے اندر اندر اسے اپنے بھائی کے پاس پہنچنا تھا

آج شاہ گھر پر نہیں تھا اسی لیے وہ اس کمرے سے باہر نکلی اتنے دنوں کے بعد کھلی فضا میں سانس لیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی جب مزمل اس کے قریب آیا

کیا بات ہے بی بی جی آپ اس طرح سے رو کیوں رہی ہیں آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے اگر کہیں تو شاہ سائیں کو فون کروں مزمل اس کے قریب کھڑا کسی بھی روبوٹ کی طرح بول رہا تھا

اس شخص کو وہ بھولی نہیں تھی اب تک شاہ نے اس کے ساتھ جو کچھ کیا اس میں یہ برابر شامل تھا

آپ اپنے کام سے مطلب رکھیں اتنا کہہ کر کر جانے لگی پھر مڑی اور اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی وہ نظریں نیچے زمین پر گاڑے کھڑا تھا

آپ کے بھی کوئی بہن ہو گی اگر کوئی اس کے ساتھ ایسا کرتا کیا تب بھی آپ شاہ جیسے لوگوں کا ساتھ دیتے نجانے کیوں وہ اس شخص میں انسانیت جگانے کی کوشش کر رہی تھی بہن نہ سہی کوئی بیٹی تو ہو گی فرض کرو اگر کل اس کے ساتھ ایسا ہو تو کیا کرو گے اس کی اس بات پر مزمل نے ذرا سی نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر جھکالی

میں آپ کو کوئی بددعا نہیں دے رہی ہوں لیکن میں جاننا چاہتی ہوں کہ اگر آپ کی بہن بیٹی کے ساتھ ایسا ہو تو آپ کیا کریں گے آپ کو شرم نہیں آئی کسی کی بہن کے ساتھ ایسا کرتے ہو ئے

بی بی جی آپ کو اپنی بہن سمجھ کر ہی یہاں لایا ہوں مزمل نے ڈھیٹ پن کی انتہا کی

اس کی بات پہ سیرت کو بہت غصہ آیا

اپنی بہن کو تم شاہ سائیں جیسے بندے کے لئے اٹھا کر لائے

شاہ سائیں آپ سے محبت کرتے ہیں بلکہ عشق کرتے ہیں میں نے اس کی انتہا دیکھی ہے اس نے جیسے سیرت کو سمجھانے کی کوشش کی تھی

میری کوئی بہن نہیں ہے بی بی ہاں مگر ایک بیٹی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں لیکن پھر بھی اتنا ضرور کہوں گا کہ میں اپنی بیٹی سے اتنی محبت نہیں کرتا جتنی آپ کی عزت کرتا ہوں وہ نظریں جھکائے بول رہا تھا

میں آپ کو اپنی بہن مانتا ہوں

اگر آپ مجھے اپنی بہن مانتے ہو تو میرا ایک کام کرو گے سیرت کو یقین تھا کہ وہ انکار نہیں کرے گا کیونکہ سیرت نے اس کی نظروں میں اپنے لئے احترام دیکھا تھا

حکم بی بی جی شاہ سائیں نے آپ کا کوئی بھی حکم ٹالنے سے منع کیا ہے

مجھے میرے گھر لے چلیں گے میرے بھائی سے ملنا ہے بہت آس سے اس کی طرف دیکھا

آپ نے کہا کہ آپ مجھے اپنی بہن مانتے ہیں تو کیا اپنی بہن کے لئے اتنا کریں گے سیرت نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے

بی بی یہ ممکن نہیں ہے شاہ سائیں کو پتہ چل گیا تو مجھے گولی مار دیں گے مجھے معاف کیجئے میں آپ کے لئے یہ نہیں کر سکتا مزمل نے صاف انکار کیا

او یہ عزت کرتے ہیں آپ مجھے اس طرح سے اپنی بہن مانتے ہیں اپنی بہن کی ایک بات نہیں مان سکتے

بی بی جی سمجھنے کی کوشش کیجئے یہ ممکن نہیں ہے مزمل نے اسے سمجھانا چاہا

تو پھر آج کے بعد مجھے اپنی بہن مت کہیے گا سیرت نہ چاہتے ہوئے بھی رونے لگی

مزمل کو اس کا اس طرح سے رونا بہت برا لگ رہا تھا

ٹھیک ہے بی بی جی میں آپ کو آپ کے گھر لے کے جاؤں گا لیکن میری ایک شرط ہے

سیرت نے بے اختیار اس کی طرف دیکھا مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے مزمل بھائی آپ جو کہیں گے میں کرونگی بس ایک بار مجھے میرے گھر لے چلیں

بی بی جی شرط یہ ہے کہ آپ کے گھر والے آپ سے ملے یا نہ ملے لیکن آپ میرے ساتھ واپس آئیں گی

اگر میں آپ کا بھائی ہوں تو شاہ سائیں کا وفادار ملازم ہوں میں شاہ سائیں کے ساتھ کبھی غداری نہیں کرسکتا کہ یہ اگر آپکو میری شرط منظور ہے تب ہی میں آپ کو اپنے ساتھ لے کے جاؤں گا اور آپ کو میرے ساتھ نقاب کر کے جانا ہوگا تاکہ کوئی آپ کو پہچان نہ سکے

مزمل نے سوچتے ہوئے اپنی شرط اس کے سامنے رکھیں

مجھے منظور ہے مزمل بھائی جیسا آپ کہیں گے میں کروگی بتائے کب چلنا ہے

آج ہی چلنا ہے

شاہ سائیں کے آنے سے پہلے ہم واپس آجائیں گے آپ جائیں تیار ہو جائیں

مزمل کبھی بھی سالار کو دھوکا نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اس لڑکی کو اس نے بھائی ہونے کا مان بخشا تھا جس سے وہ یہ مان چھینا نہیں چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر سالار کو اس کی اس غداری کے بارے میں پتہ چلا تو وہ اسے زندہ نہیں چھوڑ چھوڑے گا

تین گھنٹے سے یہ سفر جاری تھا اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے گھر سے اتنی دور تھی اور کتنی دور ہے اس نے پھر مزمل سے پوچھا تھا

بی بی جی ہم ایک ڈیڑھ گھنٹے میں آپ کے گھر تک پہنچ جائیں گے

وہ کبھی زندگی میں اپنے گھر سے اتنی دور نہیں آئی تھی

جب مزمل کا فون بجنے لگا

السلام علیکم شاہ سائیں

وعلیکم السلام اس نے کھانا کھایا سالار نے سیرت کے بارے میں پوچھا

جی شاہ سائیں بی بی نے کھانا کھا لیا آپ فکر نہ کریں مزمل نے جھوٹ بولا کیوں کہ وہ سے بتا نہیں سکتا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے

ٹھیک ہے پروین(ملازمہ) کو کہنا کہ اس کا خیال رکھیں میں شام تک حویلی واپس آ جاؤں گا

شاہ سائیں فکر نہ کریں مزمل نے اسے اعتبار میں لیا

اور تم بھی کا الرٹ رہنا وہ پھر سے بھاگنے کی کوشش ضرور کرے گی

آپ فکر نہ کریں میں پورا دھیان رکھوں گا یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا

اور یہ مزمل کا پہلا جھوٹ تھا جو اس نے شاہ سے بولا تھا

پھر انتظار کا لمحہ ختم ہوا سیرت اپنے محلے میں پہنچ چکی تھی

اپنا گھر دیکھ کر وہ فوراً گاڑی سے باہر نکلی اور گھر کی طرف بھاگ گئی

بی بی اپنا وعدہ یاد رکھیے گا مزمل نے سے شرط یاد دلائی جس پر اس سے صرف گردن ہاں میں ہلائی

دروازے پر تالا لگا تھا

بھائی بھابھی کہاں جا سکتے ہیں وہ تو کبھی اس طرح سے نہیں جاتے اس نے پریشانی سے مزمل کو دیکھا

نقاب میں ہونے کے وجہ سے مزمل اسے دیکھ تو نہیں سکتا تھا اس کی سسکیوں کی آواز آرہی تھی

بی بی آپ پریشان نہ ہوں ہم کسی سے پوچھتے ہیں مزمل نے اسے حوصلہ دیا

تب ہی انکے قریب سے محلے کی ایک عورت گزری

میں انکو جانتی ہوں یہ ہماری پروسن ہیں یہ روز ہمارے گھر آتی تھی یہ یقیناً ان کے بارے میں جانتی ہوں گی سیرت نے مزمل کو بتایا

ٹھیک ہے میں ان سے پوچھتا ہوں لیکن آپ ایک لفظ بھی نہیں بولیں گی میں نہیں چاہتا کہ وہ آپ کو پہچان لے

مزمل بھائی نے کچھ نہیں بولوں گی آپ ان سے پوچھیں بھائی اور بھابھی کہاں ہیں

وہ اس عورت کے پاس گئے اور پوچھا

ہائے بیٹا کیا بتاؤں اس لڑکے کی بہنیں تین سال پہلے بڑی بھاگ گئی اور ایک ہفتہ پہلے چھوٹی بھاگ گئی بیچارہ صدمے میں تھا گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا اور گاڑی کھائی میں گر گئی بیچارہ بھری جوانی میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا

اس عورت کی باتیں سن کر سیرت کے پیروں تلے زمین نکل چکی تھی گرنے سے بچانے کے لئے مزمل نے اس کا کندھا تھام لیا کیونکہ وہ سمجھ سکتا تھا کہ اس وقت سیرت کس کنڈیشن میں ہے

اور ان کی بیوی مزمل نے سیرت کی بھابھی کے بارے میں پوچھا

ہائے وہ بیچاری بھائیوں کے در پہ بیٹھی بھابھیوں کی نوکریاں کر رہی ہو گی

ہائے کتنے اچھے تھے دونوں لیکن بہنوں نے کہیں کا نہ چھوڑا مجھے جس دن پتہ چلا کے لڑکے کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو مجھے بہت دکھ ہوا جب میں افسوس کرنے یہاں آئیں تو دروازے پہ تالا لگا تھا

ہائے اللہ بچیوں کو ہدایت دے وہ عورت بولے جا رہی تھی

سیرت جانتی تھی کہ اس کے کردار پر لگا ہوا داغ اب بھی صاف نہیں ہو گا

اپنے وعدے کے عین مطابق وہ مزمل کے ساتھ حویلی واپس آ رہی تھی

سارے راستے میں اس کی گاڑی میں سسکیوں کی آوازیں گونجتی رہی اسے چپ کرانے کی کوشش نہیں کی وہ جانتا تھا کہ دل کا درد صرف آنسو سے ہی ہلکا ہو سکتا ہے

اس نے ایسا کبھی نہیں چاہا تھا چاہا تو سالار نے بھی نہیں تھا وہ تو صرف اپنی محبت کو حاصل کرنا چاہتا تھا

لیکن سیرت نے ٹھان لیا تھا کہ اب وہ اس شخص کو کبھی معاف نہیں کرے گی جس کی وجہ سے اس کا اکلوتا رشتہ اس سے چھن چکا تھا اس کا بھائی مر گا اسکی بھابھی اپنے بھائیوں کے درپے بیٹھی ہے ایسے بھائیوں کے جنہوں نے کبھی سے مڑ کر بھی نہیں دیکھا

حویلی واپس آنے کے بعد سیرت ایک بار پھر اسی کمرے میں بند ہو چکی تھی

اسے اس عورت کی باتیں یاد آنے لگیں جو اکثر ان دونوں بہنوں کے ہمیشہ چادر لینے پر ان کی تعریف کرتی تھی اج وہ اسی چادر پہ گندے داغ لگا رہی تھی آج اس کا کردار بکھیرا گیااور وہ خاموشی سے سنتی رہی

کیونکہ مزمل نے اسے اس کے بھائی کی قسم دی تھی کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اپنے منہ سے ایک لفظ نہیں نکالے گی

مزمل جانتا تھا کہ وہ وہ رشتے نبھانے اور بنانے والی لڑکی کبھی اپنے بھائی کی قسم نہیں توڑے گی اور مزمل نے اس کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھ کر اسے حویلی واپس لے آیا تھا

رات شاہ حویلی واپس آیا تو سب سے پہلے وہ سیرت کو دیکھنا چاہتا تھا اس لئے سب سے پہلے اس کے کمرے میں آیا

اس کے کمرے سے سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی

وہ کمرے میں آیا تو وہ زار و قطار زمین کے بیٹھی رو رہی تھی

وہ فورا اس کے قریب آیا کیا ہوا سیرت اس طرح سے کیوں رو رہی ہو

اتنے دنوں میں سیرت نورمل ہوچکی تھی یہ سچ تھا کہ وہ بہت روتی تھی لیکن اس طرح سے نہیں روتی تھی

سیرت کیا ہوا میری جان بتاؤ تو سہی کیوں رو رہی ہو تم شاہ نے اسے تھامنے کی کوشش کی

ہاتھ مت لگانا مجھے دور ہٹو مجھ سے سالار کو دھکا مار کہ خود سے دور کیا

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی سالار شاہ اللہ تمہیں غرق کرے گا ساری زندگی تڑپوں کے اللہ تم سے تمہاری زندگی کا سب سے عزیز رشتہ چھین لے جس طرح تم نے مجھ سے میرے عزیز رشتے چھینے ہیں

وہ زاو قطار رو رہی اس کی وجہ سے سالار اس کے لفظوں کو سمجھ نہیں پا رہا تھا سالار کا سارا دھیان اس کی طرف تھا

میری جان مجھے بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے تم اس طرح سے رو کیوں رہی ہو سالار نے سے اپنے قریب کرنے کی کوشش کی

دور ہٹو کا کہانہ مجھے مت

چھو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ پھر سے چلائی

ٹھیک ہے بابا ٹھیک ہے نہیں ہاتھ لگا رہا میں تمہیں پر اس طرح سے رونے کی وجہ تو بتاو

سیرت اسکی بات کوئی اگنور کرتے ہوئے اس سے منہ پھیر کر پھر سے رونے لگی

اسے اسی طرح روتے چھوڑ کے کمرے سے باہر آ گیا

پروین وہ غصے سے چلاتے ہوئے نوکرانی کو بلا رہا تھا

جی جی شاہ سائیں وہ دوڑتے ہوئے اس کے قریب آئیں

کیوں رو رہی ہے وہ اس نے غصے سے ڈھاتے ہوئے پوچھا

سائیں پروین اس کا غصہ دیکھ کر کچھ بول نہیں پا رہی تھی

بولو چپ کیوں کھڑی ہو وہ پھر غصے سے دھاڑا

مزمل کو پتہ ہو گا پروین نے اپنا آپ بچانے کے لئے مزمل کا نام لیا

مزمل کو کیسے پتا ہو گا سالار نے پھر پوچھا

شاہ سائیں وہ آپ مزمل سے ہی پوچھے پروین نے اپنے آپ کو بچایا

حویلی میں گونجنے والا اگلا نام مزمل کا تھا

روتے روتے نہ جانے کب سیرت کی آنکھ لگ گئی

پھر آنکھ کھلی جب اس کے دروازے پر کوئی زور زور سے دستک دے کر چلا رہا تھا جب سے سالار نے اس کے کمرے میں آنا شروع کیا تھا اس دن سے یہ دروازہ اکثر اندر سے لاک رکھتی

اس نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے ایک 22 23 سال کی لڑکی کھڑی تھی جس کے ہاتھ میں ایک بچی تھی

بی بی جی میرے شوہر کو بچالو شاہ سائیں اسے مار دیں گے وہ لڑکی اس کے پیروں میں بیٹھی منتیں کر رہی تھی ۔۔

اس طرح سے یہاں کیوں بیٹھی ہیں کیا ہوگیا ہے آپ اس طرح سے کیوں رو رہی ہیں کیوں مار رہے ہیں شاہ سائیں کیسی کو

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کی یہ لڑکی اس طرح سے کیوں رو رہی ہے

جی وہ شاہ سائیں میرے شوہر کو بہت مار رہے ہیں آپ میرے ساتھ چلیے اس وقت آپ ہی ان کو بچا سکتی ہیں

وہ دیکھنے میں ایک بہت خوبصورت اور کافی اچھے حال میں لگ رہی تھی

وہ جب سے یہاں آئی تھی اسے یہاں کوئی کڑکی ایسی نہ تھی اس کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ اپنا بہت خیال رکھتی ہے لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ اس طرح سے اس کے سامنے کیوں رو رہی ہے

کون ہے تمہارا شوہر اور کہاں ہے لے کر چلو مجھے اس کے پاس شاہ سائیں کا تو کام ہے مظلوم انسانوں پر ظلم کرنا

لے کر چلو میں دیکھتی ہوں کیسے تمہارے شوہر کو مارتے ہیں

وہ اس لڑکی کے ساتھ حویلی سے باہر آئی تھی

وہ لڑکی اسے حویلی سے بنے پچھلے کمرے کی طرف لے گئی جہاں سے کافی شور کی آواز آرہی تھی

دروازے پر کھڑے ہو کے دیکھا تو شاہ کسی کو چابک کے ساتھ بہت برے طریقے سے مار رہا تھا

خیرت تو اسے اس بات کی تھی کہ سامنے کھڑا شخص آواز تک نہیں نکال رہا تھا

جھٹکا تو اسے تب لگا جب اس وہ آگے بڑھی اور سامنے مزمل کو پایا

یااللہ ایک آہ بھر کر وہ آگے بڑھی

اورشاہ کا چابک والا ہاتھ تھام لیا چھوڑدیں انہیں رحم کریں ان پر کیا کر رہے ہیں آپ مر جائیں گے وہ اس کا ہاتھ تھامیں وہ چلا رہی تھی

کس کی اجازت سے تم یہاں آئی وہ پہلی بار اس پہ چلایا تھا اس کے چلانے پر اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس سے دور ہٹی

میں پوچھتا ہوں تم یہاں کس کی اجازت سے آئی چابک کو دور پھینک کر وہ اس کی طرف بڑھا

بلکہ یہاں نہیں یہ بتاؤ کہ کس کی اجازت سے تم یہاں سے باہر گئی تھی

سرخ آنکھیں لیے وہ اس کی طرف بڑھا رہا تھا آج اسے صحیح معنوں میں خوف کا مطلب سمجھایا تھا

میں نے منع کیا تھا نا تمہیں میں نے کہا تھا تمہاری غلطی معاف نہیں ہو گی تم سے محبت کرتا ہوں اس لئے تمہیں شادی کرنے کا وقت دے رہا تھا لیکن نہیں اب ہمارا نکاح کل ہی ہو گا

سالار نے سیرت کے سر پر دھماکا کیا تھا

زینب بی بی جی کو یہاں کیوں لے کے آئی لے جاؤ انہیں یہاں سے مزمل نے اپنی بیوی سے کہا جو ایک کونے میں کھڑی رو رہی تھی

زینب فوراً اپنے شوہر کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے سیرت کو پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگی جب کہ اس کے پیچھے ہی سالار بھی باہر جانے لگا

جب مزمل نے اس کے پیر کو پکڑلیا

ناشاہ سائیں یا تو آج میری جان نکال دو یا پھر مجھے معاف کر کے اس کمرے سے باہر جاؤ میں جانتا ہوں جو غداری میں نے کی ہے اس کے بعد معافی نہیں ملتی

اس لیے بہتر یے کہ آپ مجھے گولی مار دیں مزمل نے اپنی جیب سے پستول نکالا اور شاہ کے ہاتھ میں رکھا

شاہ سائیں ماردیں مجھے میں آپکا غدار ہوں لیکن میں کیا کرتا وہ مجھے اپنا بھائی کہہ رہی تھی اور بس ایک بار اپنے بھائی سے ملنے کی خواہش کر رہی تھی

آپ تو جانتے ہیں کہ میرے پاس کبھی کوئی رشتہ نہ رہا پہلی بار کسی نے بھائی کہہ کر پکارا تھا تو مجبوراًاپنے دل کی سن کر میں بی بی کو وہاں لے گیا

میں جانتا تھا کہ آپ اس کی اجازت کبھی نہیں دیں گے

شاہ سائیں میں آپکا گناہگار ہوں میں نے آپ کے ساتھ غداری کی ہے میں معافی کے لائق نہیں ہوں آپ مجھے مار دیں

مزمل اس کے قدموں کے گرا مسلسل رو رہا تھا

اٹھو مزمل اور جا کر میرے نکاح کی تیاری کرو اب تم سیرت کے بھائی ہو تو نکاح کی ساری ذمہ داریاں تم سنبھالو گے اس نے مزمل کو کھڑا کیا اور اسکا کندھہ تھپتھپا کر باہر جانے لگا اور ہاں آج کے بعد ایسی غلطی دوبارہ نہیں ہونی چاہیے مزمل میرے پاس تم جیسے وفادار بہت کم ہے اور میں انہیں کھونا نہیں چاہتا

پوری حویلی کو کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا اس حویلی میں آج اس تقریب کے مہمان صرف گھر کے نوکر تھے سالار نے اپنی خوشیوں میں کسی کو شامل نہ کیا تھا

سیرت نکاح کے لیے تیار نہیں ہو رہی تھی بیوٹیشن منتں کر کر کے تھک چکی تھی

سر وہ لڑکی نہیں مان رہی ہے ہم اسے تیار کرنے کی بہت کوشش کر چکے ہیں لیکن وہ اپنے آپ کو ہاتھ تک نہیں لگانے دے رہی یہاں تک کہ ہمارا قیمتی کوسٹمیٹک سامان تک توڑ چکی ہے

بیوٹیشن اس کے پاس آکر اپنے سامان کا رونا رونے لگی

بکواس بند کرو اور جاکر اسے تیار کرو

میں تمہاری کوئی بھی بکواس سننے میں بالکل انٹرسٹڈ نہیں ہوں سالار نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا

وہ بیوٹیشن ڈر کر واپس جانے لگی

ان کو کیسے سمجھاؤں کہ جب وہ لڑکی تیار ہونے کے لیے راضی ہی نہیں ہے تو ہم اسے کیسے تیار کریں بیوٹیشن نے اپنی ساتھی سے کہا جو خود بھی حیران و پریشان کھڑی تھی

پھر وہ اندر جاکر ایک اور کوشش کرنے لگی

جب حویلی کے باہر گاڑی روکی اور مہراج گاڑی سے نکلا اور حویلی کے اندر آیا سالاد اٹھااور اس کے قریب آ کر اسے گلے لگایا

یار اس سے زیادہ مزید تجھ سے ناراض نہیں رہ سکتا اب تو شادی بھی کرنے جارہا ہوں اب تو خوش ہو جا سالار نے اس سے ملتے ہوئے کہا

جب اس کے پیچھے دیکھا جہاں سلمان صاحب اور سارہ بیگم کھڑی تھی

اس کا مطلب تھا کہ اس کے جگری دوست مہراج نے ایک بار پھر سے دھوکا دیا تھا

میں پوچھتا ہوں کون ہے وہ لڑکی جسے تم اٹھا کے لائے ہو سلمان صاحب دھاڑے

یہ یقینا وہی لڑکی ہوگی جس کے گھر تم نے ہمیں بھیجا تھا

کیوں اس معصوم کی زندگی برباد کر رہے ہو سلمان صاحب بہت غصے میں تھے جبکہ سالار کا سارا دھیان مہراج کے چہرے پر تھا

جو نظریں زمین میں گاڑے کھڑا تھا

میں نے تیرے لیے کیا کچھ نہیں کیا مہراج اور تو میرا ایک راز ۔۔راز نہیں رکھ پایا اس نے دکھ سے مہراج کی طرف دیکھا جبکہ سلمان صاحب کی بات کو مکمل اگنور کر چکا تھا

سالار پہلے مجھ سے بات کرو ابھی کے ابھی اس لڑکی کو اس کے گھر چھوڑ کے آؤ سلمان صاحب غصے سے بولے

کہیں نہیں جائے گی وہ اس گھر سے اب وہ یہی رہے گی ہمیشہ سالار کی آواز سلمان صاحب سے تیز تھی

آپ میرے بہت سارے رشتے چھین چکے ہیں مزید آپ کو اجازت نہیں دوں گا کہ آپ مجھ سے میرے اپنے دور کرے

سلمان صاحب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بے خوفی سے بولا

جبکہ اس کے الفاظ پر سلمان صاحب اندر سے کٹ چکے تھے

ٹھیک کہا تم نے سالار میں تم سے بہت سارے رشتے چھین چکا ہوں تمہارے بہت سارے اپنے تم سے دور کئے ہیں لیکن سیرت تمہاری اپنی نہیں ہے

وہ ایک معصوم لڑکی ہے جس کے ساتھ ظلم کر رہے ہو

چھوڑ دو اسے وہ تم سے 12 سال چھوٹی ہے سلمان صاحب نے اسے عمر کا احساس دلایا

آپ کی یہ بیگم صاحبہ آپ سے 15 سال چھوٹی ہیں سلمان صاحب سالار چہرے پہ طنزایا مسکراہٹ لیے بولا

مجھے نہیں لگتا کہ آپ کی وجہ اس قابل ہے کہ کے اس سے مد نظر رکھ کر میں سیرت سے شادی نہ کروں

ٹھیک ہے میں اس لڑکی سے پوچھتا ہوں اگر وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے تو میں تمہاری شادی اس کے ساتھ کرواؤں گا

سلمان صاحب نے آخری حربہ آزمایا

جس پر سالار کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا

سالار کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا سیرت نے نہ صرف شادی سے انکار کیا بلکہ اب تک اس کے ساتھ ہونے والی ساری کہانی بھی سنائی

جس کے بعد سلمان صاحب غصے میں آچکے تھے اور اب وہ کسی بھی قیمت پر سالار سے سیرت کی شادی کرنے کے لیے راضی نہ تھے بیشک سالار ان کا بیٹا تھا لیکن اس کی ضد پہ ایک مظلوم لڑکی کی زندگی برباد نہیں ہونے دے سکتے تھے

سالار کو اس وقت کسی کی پروا نہ تھی سوائے اپنے اس وقت اگر اسے کسی پر غصہ تھا تو وہ صرف مہراج پر آج اس کا دل چاہا کہ مہراج کا منہ توڑ دے جس کے لیے اس نے اتنا کچھ کیا اسی نے اس کو دھوکا دیا

سالار نے سب کچھ بھلا کر مہراج کو اپنی خوشی میں شامل کیا تھا لیکن مہراج نے سب کچھ سلمان اور سارہ کو بتا دیا

ایک بات تو طے تھی کہ سالار مہراج کو کبھی معاف نہیں کرے گا

سیرت کے شادی سے انکار نے سالار کو جنونی بنا دیا تھا

سلمان صاحب نے جب سیرت کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو سالار جیسے پاگل ہو گیا تھا

سیرت کہیں نہیں جائے گی سالار نے نہ صرف کا ہاتھ پکڑا بلکہ کھینچ کر اپنے قریب کر لیا اسے اپنے سینے میں بھجے وہ سلمان صاحب کے سامنے کسی دیوار کی طرح کھڑا ہو گیا تھا باپ ہونے کا لحاظ تو اس نے ویسے بھی کبھی نہ کیا تھا تو اور کسی بات کا لحاظ کیا کرتا

کس رشتے سے رہیں گی یہ تمہارے ساتھ یہ تمہارے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی سالار سلمان صاحب نے بیٹے کو سمجھانے کی کوشش کی کیونکہ وہ اس کی ضد سے اچھی طرح سے واقف تھے آج تک کوئی چیز نہ تھی جسے سالار نے چاہا وہ نہ ملی ہو

بابا یہ بچی ہے یہ نہیں سمجھ سکتی اس کو بھی اندازہ نہیں کہ میں سے کتنا پیار کرتا ہوں جب اسے پتہ چلے گا

سالارشاہ اس سے عشق کرتا ہے تو آپ دیکھیے گا یہ میری محبت کا جواب محبت سے دے گی تم جیسے آوارہ لڑکے پیار محبت کا نام برباد کر رہے ہو فقط"" ایک لفظ عشق"" کے نام پہ اس لڑکی کی زندگی تباہ نہیں ہونے دوں گا سلمان صاحب غصے سے بولے تھے

بابا آپ نے اب تک اپنے بیٹے کو جانا ہی نہیں سالار شاہ ""اک لفظ عشق """ اس پر اپنا آپ لٹا دے گا

بابا پلیز سمجھنے کی کوشش کرے میں مر جاؤں گا اس کے بغیر میں سچ میں مر جاؤں گا بابا میں آپ کو مر کر دکھاؤں گا اگر کسی نے سیرت کو مجھ سے الگ کرنے کی کوشش کی تو میں اپنا آپ تباہ کر دوں گا

سالار کی آنکھیں کسی انگارے کی طرح سرخ ہو چکی تھی پتھریلا لہجہ اور چہرے پر پسینے کی بوندیں اس کے لمبے بال جو اکثر وہ پیچھے باندھ کے رکھتا تھا وہ اس وقت اس کے چہرے پر اسے

وحشی بنا رہے تھے

نہیں سالار میں تمہیں اس طرح کسی لڑکی کی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا

اب آپ مجھ سے سب کچھ لے لیں آپ کو جو کچھ چاہیے آپ کیا چاہتے ہیں میں سب کروں گا لیکن سیرت کو مجھ سے نہ چھینے

بابا آپ چاہتے ہیں میں غلط کام چھوڑ دوں میں سب غلط کام چھوڑ دوں گا سب کچھ چھوڑ دوں گا آپ مجھ سے سب کچھ لے لیں

کسی معصوم بچے کی طرح سالار اپنا کھلونا اپنے باپ سے مانگ رہا تھا اس وقت وہ یہ بھول چکا تھا کہ یہ کھلونا نہیں بلکہ جیتی جاگتی انسان ہے جس کے اپنے کچھ جذبات ہی کچھ احساسا ت ہیں

سالاراسے اپنے سینے لگاے اپنے آپ میں چھپانے کی کوشش کر رہا تھا

جیسے آج اسے اس سے چھین لیا جائے گا لیکن سالار اپنی چیزیں کبھی کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتا تھا کبھی کسی کو اپنی چیز نہیں دیتا بچپن سے ہی ایسا تھا اگر اسے کوئی چیز پسند آ جاتی اور وہ اسے نہ ملتی اس چیز کا وہ حال کرتا کہ وہ کسی اور کے قابل بھی نہ رہتی

لیکن سلمان صاحب نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ کبھی سیرت کی زندگی برباد نہیں ہونے دیں گے

دن سے شام۔ شام سے رات ہو چکی تھی

سیرت دوبارہ اسی کمرے میں بند ہو چکی تھی سلمان اور سارہ خاموشی سے اپنے کمرے میں بیٹھے تھے مہر آج اسے سمجھا سمجھا کر واپس جا چکا تھا

جب کہ سالار دروازے پہ بیٹھا تھا جیسے اس کی سیرت کو چھپا کر اس سے دور کر دیا جائے گا اسے اپنے باپ پر بھروسا نہیں تھا لیکن اپنی ماں سے بے انتہا محبت کرتا تھا

وہ صرف اور صرف اپنی ماں کی بات مانتا تھا

اسے کبھی اپنے باپ سے اتنی نفرت نہ ہوتی بچپن میں ایک بار گاؤں میں ایک بیماری شروع ہوئی جو سارے بچوں میں پھیل چکی تھی بچے بری طرح بیمار ہوتے اور پھر لاغر ہو کر مر جاتے پھر انھیں بچانے کے لیے امریکن ڈاکٹر نے انجیکشن دیا

جو کہ بہت زیادہ مہنگا اور کم مقدار میں تھاسلمان صاحب نے جتنا ہو سکا گاؤں والوں کی مدد کی پھر ان کے پاس ایک آخری انجیکشن بچہ ۔۔اسی دوران سالار بھی بیمار پڑ گیا

سلمان صاحب اس کے لیے انجیکشن لائیں تبھی ایک بوڑھی عورت اپنا بیمار بیٹا لے کے آئیں اور رونے لگی کہ میرا بیٹا بہت بیمار ہے اسے بچا لیں سلمان صاحب نے وہ انجیکشن سالار کو لگانے کی بجائے اس بچے کو دے دیا

ڈاکٹر نے انہیں بتایا کہ یہ آخری انجیکشن ہے اگر یہ سالار کو نہ لگا تو سالارمر سکتا ہے لیکن انہوں نے یہ کہہ کر بات ختم کردی کہ میرا بیٹا اس بچے کی دعاؤں سے بچ جائے گا

اس انجیکشن سے مزمل کی جان تو بچ گئی لیکن سلمان صاحب سالار کی نفرت کا نشانہ بن گئے

ہر گزرتے دن کے ساتھ سالار کی نفرت اپنے باپ کے لیے بڑھتی جا رہی تھی

وہ جانتے تھے کہ سالار ضدی ہے اس کی اکڑ خاندانی ہے کبھی یہی اکڑ سلمان صاحب اپنے آپ میں پاتے تھے

وہ سمجھتے تھے کہ سالار ضد کے معاملے میں ان پر ہے لیکن بہت جلد انہیں سمجھ میں آ گیا کہ سالار ضد کے معاملے میں ان سے بھی چار نہیں بلکہ چار سو قدم آگے ہے

سالار ان کی کوئی بات ماننے کو تیار نہ تھا اور نہ ہی سیرت کو اپنے ساتھ لے جانے دے رہا تھا سلمان صاحب اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے

رات کے دو بج رہے تھے سلمان صاحب پانی پینے کی نیت سے کمرے سے باہر آ ہیں جب دروازے پر سالار کو بیٹھے دیکھا وہ زمین پر بیٹھا تھا

اس کے ہاتھ میں ریوالور تھی جو بار بار آہستہ آہستہ اپنے سر پر ٹکا رہا تھا

انہیں آتے دیکھ کر وہ مسکرایا

سالار تم اس وقت یہاں کیوں بیٹھے ہو یہ ریوالور تمہارے ہاتھ میں کیا کر رہا ہے

سلمان صاحب نے پوچھا

کیونکہ بابا مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ اگر میں کمرے میں چلا گیا تو اب چوری سے سیرت کو اپنے ساتھ لے جائیں گے آپ اسے مجھ سے چھین لیں گے ہیں ناں بابا

سالار بالکل کسی دیوانے کی طرح بول رہا تھا وہ جانتے تھے کہ اس کی بیماری پھر سے سامنے آرہی ہے

18 سال پہلے اس ایکسیڈنٹ کے بعد سالار کے دماغ میں جانے والے کانچ آج بھی اس کے دماغ میں موجود تھے جینے ڈاکٹر نے نکالنے سے انکار کیا تھا کیونکہ اس سے سالار کی جان بھی جا سکتی تھی

سالار کے سر میں جب بھی اس درد ٹھسیں اٹھتی تو ویسے ہی پاگل پن کی حرکتیں کرتا تھا ڈاکٹر نے اس کا مکمل علاج کرنے کے بعد اسے پرسکون رکھنے کے لیے کہا تھا کیوں کہ اکثر اس درد کی وجہ سے وہ اپنے آپے سے باہر ہو جاتا تھا لیکن پچھلے پانچ سال سے سالار بالکل ٹھیک تھا سالار کا مکمل علاج ہوا تھا لیکن آج پھر وہی حرکتیں کر رہا تھا

بابا میں نے سوچا ہے کہ سیرت کے بغیر تو میں ویسے بھی مر جاؤں گا ترپ ترپ کے مرنے سے بہتر ہے کہ میں ایک ہی بار میں مر جاؤں وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور ریوالور اپنے سر پر رکھنے لگا

سالار نہیں یہ تم کیا کر رہے ہو تم جانتے ہو تم میرے اکلوتے بیٹے ہو میں تمہیں بہت چاہتا ہوں تمہیں کچھ ہو گیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گا

اس کے ایک ہی وار میں سلمان صاحب ایک رحم دل انسان سے صرف ایک باپ بن کے رہ گئے تھے

ٹھیک ہے بابا آپ سیرت سے میری شادی کروا دیں میں اپنے آپ کو کچھ نہیں کروں گا ورنہ میں اپنے آپ کو تباہ و برباد کر دوں گا

سالار تم ایسا نہیں کر سکتے وہ لڑکی تم سے شادی نہیں کرنا

ٹھاہ۔۔۔۔۔۔

ان کی بات ابھی ادھوری تھی جب گولی چلنے کی آواز آئی

ایک زور دار آواز کے بعد حویلی میں خاموشی چھا چکی تھی

گولی کی آواز سنتے ہی سیرت اور سارہ بیگم دوڑ کر کمرے سے باہر آئیں زمین پر خون ہی خون تھا

سالار بیٹا یہ تم نے کیا کیا سلمان صاحب فورا گے بڑیں

خبردار جو آپ نے میرے پاس آنے کی کوشش کی بابا دور ہٹیں مجھ سے میں نے آپ سے زندگی میں کچھ نہیں مانگا

اور آج جب میں اپنی محبت حاصل کر رہا ہوں تو آپ اس میں بھی دیوار بن گئے وہ سیرت کی طرف دیکھ کر بولا

کیوں بابا کیوں سالار کے بازو سے کسی چشمے کی طرح خون بہہ رہا تھا لیکن اسے پرواہ کہاں تھی وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ اس سے اس کی محبت چھینی جا رہی تھی

سیرت وہی بت بنی کھڑی تھی اس کنڈیشن میں تو اسے رونا بھی یاد نہ رہا کوئی انسان ضد میں آکر اس کے لئے اس حد تک جا سکتا ہے اسے اس سے محبت تو نہ تھی صرف ایک جنون تھا صرف ایک ضد تھی اسے حاصل کرنا چاہتا تھا اور اس کی اس ضد کی وجہ سے وہ اپنا بھائی کھو چکی تھی کیا اس جنونی انسان سے مقابلہ کر پائیں گی جس کی یہ حالت دیکھ کر وہ سوائے کانپنے کے کچھ نہیں کر پائی تھی سارا بیگم نے اس کی حالت دیکھ کر اسے تھام لیا کہیں وہ کانپتے کانپتے گرنا جاہیے اور دوسری طرف سالار تھا

جس سے نا اسے اپنے بازو پر لگنے والے گولی کے درد کا احساس اور نہ ہی اپنے باپ کی پرواہ جن کا اکلوتا بیٹا ان کے سامنے اپنی جان لے رہا تھا

سلمان صاحب نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو سالار نےریوالور اپنے سر پر رکھ دیا

نو مسٹر سلمان آگے بڑھنے کی کوشش مت کیجئے گا

یہ تو صرف ٹریلر تھا فلم تو میں آپ کو اب دکھاؤں گا اپنے سر پے ریوالور رکھے کسی دیوانے کی طرح بول رہا

سالار آخر تم چاہتے کیا ہو ۔۔۔؟

سلمان صاحب بے بسی سے چلائے

اپنی محبت سیرت پرسکون جواب آیا جیسے کہ وہ جان چکا تھا کہ سیرت اس کی ہونے والی ہے

سلمان صاحب نے بے بسی سے سیرت کی طرف دیکھا

جو ان کی اس بے بسی کو دیکھ کر صرف نفی میں سر ہلا نے گئ

یہ آدمی پاگل ہے میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی سارہ نے سیرت کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا

سیرت کا انکار سن کر سالار کے ماتھے کی رگیں سامنے ابھر آئیں جبکہ اس سے بازو پر لگنے والی گولی کا کوئی احساس نہ تھا

بابا آپ شادی کروا دیں میں اس کو منا لوں گا اس سے پہلے کہ سیرت کچھ اور بولتی سالار بولا

سالار بیٹا تمہارا بہت خون بہہ رہا ہے مزمل گاڑی نکالو سلمان صاحب نے چلاتے ہوئے کہا

نہیں بابا جب تک میرا نکاح نہیں ہو جاتا میں کہیں نہیں جاؤں گا سالار اس وقت سلمان صاحب کی بے بسی کا بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا

سالاروہ نہیں کرتی تم سے پیار وہ نہیں کرنا چاہتی تم سے شادی انہوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

آپ شادی کروایں میں منا لوں گا اس سے اور پیار تو شادی کے بعد ہوہی جاتا ہے نہ اسے بھی ہو جائے گا اور اگر نہیں ہوا تو میں زبردستی کروا لوں گا

اس کی باتیں سن کر سیرت اندر تک کانپ گئی تھی

میں یہ شادی نہیں کروں گی انکل پلیز مجھے بچا لے سیرت زمین پر بیٹھ کے سلمان صاحب کی منتیں کرنے لگی

کیونکہ اسے یقین تھا چاہے سلمان صاحب کتنے بھی ہمدرد انسان کیوں نہ ہو لیکن سالار ان کا اکلوتا بیٹا ہے جس کی خوشی کے لئے وہ کچھ بھی کریں گے

بابا آپ اس کی باتوں پہ دھیان نہ دیں میں آپ کا بیٹا ہونا فوراً کے قریب آیا جبکہ گولی کا زہر سالار کے جسم میں پھیل چکا تھا اور ایک عجیب سی تھکان کے ساتھ اسے کی سر میں چکر آنے لگے تھے اس کی حالت دیکھ کر سلمان صاحب اور پریشان ہوگئے

ہاں بیٹا تم جو کہو گے وہی ہو گا بس تم چلو سلمان صاحب نے ایک بار پھر سے سالار کی منتیں کی

جب کہ ان کی بات سن کر سیرت جیسے ہوش کی دنیا میں آئی جس کا مطلب تھا کہ ایک ہم درد انسان ایک باپ کے سامنے ہار چکا تھا

اگر سیرت اپنی مرضی سے اس شادی کے لئے مان گئی تو میں تمہاری شادی اس کے ساتھ کرواؤں گا یہ وعدہ ہے میرا سلمان صاحب نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا

نہیں ۔۔۔سالار نے ایک بار پھر وہی جواب دیا جسکی سلمان صاحب کو امید تھی

وہ ایسے کبھی بھی نہیں مانے گی بابا آپ پہلے نکاح کروائیں میں اسے منا لوں گا

سالار کیا وحشیت ہے اس طرح سے وہ تم سے ڈر رہی ہے

وحشی ہوں تو وحشی ہی سہی جب اس سے اندازہ ہو گا کہ وہ ایک وحشی کا عشق ہے تو اسکا ڈر اپنے آپ کو ختم ہو جائے گا

اب سیرت کا اپنے قدموں میں کھڑے رہنا مشکل ہو چکا تھا اگلے ہی پل وہ ہوش حواس سے بیگانہ ہوچکی تھی اس سے پہلے کے وہ گرتی سارا بیگم نے سنبھال لیا

سلمان اور سالار کمرے سے باہر کھڑے تھے سارا بیگم نے سالار کو مخاطب کیا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے

مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی سالار نے غصے سے کہا

سالار میں چاہتی ہوں کہ تم اپنا علاج کروانے جاؤ اور میں تم سے وعدہ کرتی ہوں جب تک تم واپس آؤ گے سیرت مان جائے گی

ان کی بات پر سالار قہقہہ لگا کر ہنسا

آپ کو میں بےوقوف لگتا ہوں مجھے پتا ہے جب تک میں واپس آؤں گا تب تک آپ سیرت کو یہاں سے غائب کر دیں گے اسے مجھ سے دور کردیں گے سالار نے بے اعتباری سے سارہ بیگم اور اپنے باپ کو دیکھا

مجھے ایک موقع تو سالار میں سیرت کو منا لوں گی اور یہ تو تم بھی جانتے ہو لہ ہم سیرت کو کبھی بھی تمہاری پہنچ سے دور نہیں کر سکتے کیونکہ عشق تو اپنی منزل کو ڈھونڈ لیتا ہے نہ یا تمہارے عشق میں اتنی ہمت نہیں

عجیب چیلنجنگ انداز میں سارہ بیگم نے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سالار چیلنج ایکسیپٹ کرتا ہے اور پھر اس سے پورا کر کے دکھاتا ہے

ٹھیک ہے میں شہر جاؤں گا آپ نے کوئی بھی خوشیاری کرنے کی کوشش کی تو میں بھول جاؤں گا کہ آپ میرے بابا کی بیوی ہے اس کی بات پے سارہ بیگم مسکرائی

صبح دس بجے کے قریب سیرت کو ہوش آیا سالار رات ہی ہوسپٹل جا چکا تھا

آنٹی مجھے بچائیں وہ آدمی پاگل ہے مجھے ماردے گا ڈرپوک تو سیرت ہمیشہ سے تھی لیکن کبھی کسی انسان سے اس حد تک خوف زدہ نہ ہوئی تھی

اگر میں تمہیں یہاں سے بھیج دوں تو کہاں جاؤ گی سارہ بیگم نے اس کے سر پہ دھماکہ کیا تھا کیا مطلب سیرت نے نہ سمجھی سے پوچھا

سیرت بیٹا تم کہہ رہی ہو کہ تمہارا بھائی مر چکا ہے تمہاری بہن کا کوئی اتا پتا نہیں ہے تمہاری بھابھی اپنے بھائیوں کے گھر پہ بیٹھی ہے تو بتاؤ اگر میں تمہیں سالار کے چنگل سے آزاد کروا دوں تو کہاں جاؤں گی سارہ بیگم نے آہستہ آہستہ بات کی

میں کہاں جاؤں گی آنٹی اب تو میرا کوئی نہیں ہے دنیا میں سیرت ایک بار پھر رونے لگی

سیرت میں نے سالار کو ہمیشہ سے دیکھا ہے وہ اپنی پسند کی چیز حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر گزرتا ہے تم کہیں بھی چلی جاؤ وہ تمہیں ڈھونڈ نکالے گا اور اگر وہ ایک بار تمہیں

تمہارے گھر سے اپنے لوگوں کے بیچ سے اٹھا کر لا سکتا ہے تو کیا وہ تمہیں دوبارہ نہیں اٹھا سکتا

اس بار وہ تم سے نکاح کی اجازت مانگ رہا ہے کیا وہ اگلی بار نکاح کا تکلف کرنا پسند کرے گا دیکھو سیرت اس سے پہلے کہ تمہاری محبت اس کے لیے انا کا مسئلہ بن جائے سمجھوتا کر لو

ان کے اس لفظ سمجھوتہ نے جیسے سیرت کو کھائی میں لا پٹکا تھا

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں

سیرت میں 20 سال کی تھی میں ایک لڑکے کو بہت چاہتی تھی ایک رات میں اپنے گھر سے سارا زیور اور پیسے اٹھا کر بھاگ گئی اور ایک خط میں اپنے گھر والوں کو بتا دیا کہ میں ہمیشہ کے لئے اس لڑکے کے ساتھ جا رہی ہوں اس وقت میں اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی ہم دونوں لاہور سے کراچی آنے والے تھے کے ساڑھے تین بج رہے تھے اور چار بجے کی ریل گاڑی سے کراچی آکر ہم اپنی نئی زندگی شروع کرنے والے تھے

ریلوے اسٹیشن کے وہیں ایک بینچ پر بیٹھ کر اس نے مجھے چائے دی اور مجھے بتانے لگا کہ ہماری نئی زندگی میں کیا ہونے والا ہے میں خوشی خوشی اس کی باتیں سنتی اور اپنی نئی زندگی کے خواب سجانے لگی نہ جانے کب میری آنکھ لگ گئی جب مجھے ہوش آیا تو دوپہر کے بارہ

بجے تھے میں اسی بینچ پے بیٹھی تھی وہ کہیں نہ تھا اور نہ ہی میرا وہ بیگ میرے خواب وہیں کے وہیں رہ گئے

بھاری قدموں سے میں اپنے گھر واپس آ گئی اور اب میرے گھر والے پہلے ہی مجھے ہر جگہ ڈھونڈ چکے تھے

بھائیوں نے مجھے اتنا مارا میں نہ صرف اپنا بچہ کھو بیٹھیں بلکہ زندگی میں کبھی دوبارہ ماں نہ بن پائی میرے سارے خواب ادھورے رہ گے اور اس کے دو دن بعد میری شادی مجھ سے 15 سال بڑے آدمی سے کردی گئی وہ ایک بارہ سال کے بچے کا باپ تھا

مجھے اس بچے سے عجیب سی وحشت ہوتی تھی جیسے سب کچھ جو میرے ساتھ ہوا اس میں اس بچے کی غلطی ہے میں اس سے دن رات مارتی پیتی اسے احساس دلاتی اس کی میری زندگی میں کوئی اہمیت نہیں ہے

جانتی ہو سیرت جس دن میں اس گھر میں بہا کے آئی سالار نے مجھے ماں کہہ کے بلایا تھا لیکن اس دن کے بعد میں نے کبھی یہ لفظ سالار کے منہ سے نہیں سنا وہ بیٹا بن کے میرے پاس آیا تھا لیکن میں اس کی ماں نہ بن سکی شادی کے پانچ چھ سال بعد جب مجھے اولاد نہ ہوئی تو مجھے سالار اچھا لگنے لگا میری ساری نفرت کہیں دور جا سوئی میں سے سالار کو اپنی ممتا

دکھانا چاہتی تھی اسے ماں ہونے کا احساس دلانا چاہتی تھی لیکن اس وقت اسے احساس کی ضرورت ہی نہ تھی وہ بڑا ہو چکا تھا غلط صحیح سمجھنے لگا تھا

لیکن مجھے اس کی ضرورت ہے سیرت ۔سیرت میری ممتا ترپ رہی ہے اور تم جانتی ہو کہ اگر میں نے آج یہاں سے خالی ہاتھ لوٹ گئی کہ ممتا ایک بار پھر تڑپنے لگیں گی مجھے کبھی میرا بیٹا نہیں ملے گا سیرت میں تمہارے سامنے جھولی پھیلا رہی ہوں سارہ اس کے سامنے اپنا دوپٹہ کھل کے بیٹھ گئی

میرے بیٹے کو اپنا لو یہ نہیں کہوں گی کہ تم اس سے محبت کرو سمجھوتا کر لو سیرت بیٹا تمہارے سامنے کوئی زندگی نہیں ہے دنیا میں درندوں کی کمی نہیں ہے اگر ایک نہیں تو دوسرا درندا تمہیں نوچ کھائے گا اور اگر درندوں کی دنیا سے تم بچ بھی گئی تب بھی سالار سے نہیں بچ پاؤں گی تمہیں دنیا کے کسی بھی کونے سے ڈھونڈ لائے گا

سیرت بیٹا میں تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کروں گی ۔۔۔لیکن اگر میں اس کمرے سے خالی ہاتھ باہر گئی تو میں ساری زندگی خالی ہاتھ ہی رہوں گی

میں یہ شادی کرنے کے لیے تیار ہوں سیرت نے جیسے سارا بیگم کو زندگی کی نوید سنائی تھی میں آپ کی ممتا کو مرنے نہیں دوں گی سیرت کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی

سارہ بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگائیا اور ایک ماں کا سینہ پاکر سیرت پھوٹ پھوٹ کر روی کیا وہ اس شخص کا مقابلہ کر پائے گی اس سے اپنے بھائی کی موت کا بدلہ لے گی اس سے جیت جائے گی

نہیں ان سب سوالوں کا جواب صرف ایک نہیں تھا نہ تو سیرت اتنی بہادر تھی اور نہ ہی سالار اتنا کمزور وہ کمزور سے لڑکی کہاں کسی سے بدلہ لے سکتی تھی جو بادلوں کے ذرا سے گرجنے سے سہم جاتی تھی وہ تو بس ایک سمجھوتا کر رہی تھی عزت کی زندگی گزارنے کے لئے لیے نا تو اسے سالار سے کوئی امید تھی اور نہ ہی کوئی ہمدردی کسی نہ کسی نے تو اس کا ہمسفر بنا بھی تھا

تو اس کا بھائی کا قاتل ہی سہی

سالار دوسرے ہی دن ہسپتال سے گھر واپس آ گیا اسے واقع ہی اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں سلمان صاحب سیرت کو اس سے دور نہ کردیں

جب مہراج کو پتہ چلا کہ سالار نے اپنے آپ کو گولی مار لی ہے تو وہ دوڑتا ہوا ہسپتال آ گیا لیکن سالار نے اس سے ایک نظر دیکھنا گوارا نہ کیا

مہر آج نے اس سے حال چال پوچھنے کی کوشش کی لیکن اس نے منہ پھیر لیا جس کا مطلب تھا کہ وہ اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا

اس کے بچوں کی طرح روٹھنے پر مہراج میں بے ساختہ اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کی

سوری بول تو رہا ہوں چاچا اور چاچی کو اپنے ساتھ صرف اس لئے لے کے آیا تھا کیونکہ وہ تیرے ماں باپ ہیں اور حق ہے تیری شادی پے آنے کا مہراج نے اسے بناتے ہوئے کہا تو جانتا ہے اگر وہ لوگ بیچ میں نہ آتے تو اس وقت سیرت میری بیوی ہوتی لیکن تیری وجہ سے یہ شادی ہی رک گئی سالار کا غصہ کسی طرح کم نہ ہو رہا تھا

سالار کیا فائدہ ایسی شادی کا جس میں سیرت کی مرضی شامل ہی نہیں ہے اس معصوم لڑکی کی اپنے کچھ جذبات ہے وہ ایک جیتی جاگتی انسان ہے اپنے احساسات رکھتی ہے

تجھے کیا لگتا ہے اس نے اپنے ہونے والے ہسبنڈ کے بارے میں کچھ نہیں سوچا ہو گا سالار جس طرح سے تو زبردستی اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ تیری بیوی تو بن جائے گی لیکن کبھی خوش نہیں رہے گی

یہ سب میرا مسئلہ ہے تیرا نہیں ۔۔میں جانتا ہوں جب اسے میری محبت کا اندازہ ہو گا وہ اپنے آپ مجھے چاہنے لگی۔۔

بہت سمجھانے کے بعد بھی سالار نے اس کی ایک نہ سنی یہاں تک کہ اس کا علاج تک مکمل نہ ہوا تھا اوردو سرے ہی دن وہ حویلی واپس آگیا

کیوں کہ وہ سیرت کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

سیرت کا شادی کے لیے مان جانے والی بات پر سالار کو یقین ہی نہ آیا اس بات سے وہ اتنا خوش تھا کہ اس نے بے ساختہ سارہ بیگم کو گلے لگا لیا اور جب احساس ہوا تو اس طرح سے ان سے دور ہوا جیسے کوئی بہت بڑی غلطی کرتی ہو

ایم سوری ۔۔۔ناجانے کیوں سالار کے منہ سے یہ الفاظ نکلے

آپ لوگ شادی کی تیاریاں کریں نکاح آج ہی ہو گا

اور ولیمہ شہر جاکے کر لیں گے سلمان صاحب نے بیٹے کی خوشی کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا

اگر تم اپنے کسی خاص دوست کو نکاح پر بلانا چاہتے ہو تو بے شک بلا سکتے ہو

بابا نکاح پر تو نہیں ہوا لیکن ولیمے پے میرا ایک خاص دوست ڈاکٹر الفاظ سکندر اور اس کی وائف کو بلا لیجیے گا اور میرا ایک اور بہت خاص دوست ہے اسکو میں خود انوائٹ کر لوں گا باقی آپ جیسے چاہے بلا لے ۔

ایم ریلی سوری شاہ میں نہیں آ سکوں گا تمہاری شادی پہ اس نے معذرت کرتے ہوئے کہا

کیا مطلب تم نہیں آسکو گے نکاح کی تو چلو وجہ ہے اچانک سے ہو رہا ہے تو تم تمہارا آنا مشکل ہے لیکن ولیمہ دو دن کے بعد ہے شاہ اسے منانا چاہتا تھا

یار تم تو جانتے ہو کہ ابھی ابھی میں نے مری میں شفٹنگ کی ہے ابھی ابھی میرا کاروبار دوبارہ سے سٹارٹ ہوا ہے یا ایسا کہہ لو کے ٹھیک سے سٹارٹ بھی نہیں ہوا اور ایسے میں اچانک سب کچھ چھوڑ کے وہاں نہیں آ سکتا

اس نے سمجھانے کی کوشش کی ۔۔

دھوکا دے رہے ہو جگر ۔۔تم نے کہا تھا کہ میں نے تمہاری جان بچائی ہے اب تمہاری زندگی پر تم سے زیادہ میرا حق ہے

لیکن تم تو مجھے اتنا حق بھی نہیں دے رہے کہ میں تمہیں اپنی شادی پر بلاؤں حالاکہ تم سب جانتے ہو

کہ یہ شادی کن حالات میں ہو رہی ہے

میں تو خود ابھی تک یقین نہیں کر پا رہا کہ تیری بھابھی مان گئ ہے سالار کے لہجے میں خوشی جھلک رہی تھی

بس تو اسے اللہ کی طرف سے ایک تحفہ سمجھ لے اور بھابھی کو لے کر ہنی مون پر تو مری ہی آ جانا اسی بہانے میں اور تیری بھابھی بھی ملے گی تیری وائف سے اس نے مشورہ دیتے ہوئے کہا

گڈ ائیڈیا میں ایسا ہی کروں گا۔ہم ہنی مون پر مری ہی آئیں گے سالار نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا

چل اب فون رکھتا ہوں بعد میں بات ہو گی تو سالار نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

ہاں بھائی اب تو بھابھی مل رہی ہے ہم سے کون بات کرنا پسند کرے گا اس کی بات پر سالار نے قہقہ لگایا تو تو سب جانتا ہے پھر بھی ۔۔سالار کا یہ دوست سالار کی اور سیرت کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا جب اسے پتا چلا کہ سالار کسی لڑکی کو اٹھا کر زبردستی نکاح کر رہا ہے تو وہ بھی بہت غصہ ہوا

لیکن اب جب اسے پتہ چلا کہ وہ لڑکیسالار سے شادی کرنے کے لیے تیار ہے تو وہ سالار کی خوشی میں خوش ہو گیا

کیونکہ کچھ ہی دن کی دوستی میں وہ سالار کو بہت اچھے طریقے سے جان گیا تھا وہ کافی اچھے سے سالار کی ضد اور جنونی طبیعت سے واقف ہو چکا تھا جبکہ سالار خود بھی سمجھ نہیں پایا تھا کہ کچھ ہی دن میں یہ آدمی اس سے اتنا قریب کیسے ہو گیا

سالار کا دو دن کے بعد ولیمہ کی خبر دریا کے لیے کسی شاک سے کم نہ تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ سالار اسے چھوڑ کر کسی اور لڑکی سے شادی کرنے جارہا ہے

ان کے گھر میں عجیب سی بے سکونی پھیلی تھی

جب سے سالار کی شادی کی خبر آئی تھی دریا نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا تھا

شاکر صاحب بہت پریشان تھے یہاں تک کہ اسی پریشانی میں انہوں نے زاویار کو فون کر کے بھی بتا دیا زاویار کو سالار پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔لیکن اس وقت اسے دریا کی فکر ستا رہی تھی

زاویار جانتا تھا کہ دریاسالار کی محبت میں بہت آگے نکل چکی ہے اب اس کا واپس آنا بہت مشکل ہے

ناواقف تو اس کی محبت سے سالار بھی نہ تھا لیکن سالار کو اپنے ماں باپ کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا تو دریا کس کھیت کی مولی تھی

زاؤ یار کو پریشان دیکھ کر حنا بھی بہت پریشان تھی ہاں یہ بات الگ ہے کہ اسکو اپنی یہ مغرور نند پہلی نظر میں بھی اچھی نہ لگی تھی

لیکن اس کی پریشانی کی وجہ اس کا محبوب شوہر تھا۔۔

جس سے وہ پریشان نہیں دیکھنا چاہتی تھی

زاویار آپ فکر نہ کریں دریا سنبھل جائے گی انشاء اللہ اس نے زاو یار کو پریشان دیکھ کر کہا وہ ابھی یہی بات کر رہے تھے کہ فون دوبارہ بجا

زاویار بیٹا دریا نے خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے میں اسے ہسپتال لے کے جا رہا ہوں تم جتنا جلدی ہو سکے پاکستان آ جاؤ

بابا آپ فکر نہ کریں ہم جتنا جلدی ہو سکے آجائینگے

زاویار نے باپ کی ہمت بڑھا کر فون بند کر دیا

میں اس سالار کے بچے کو زندہ نہیں چھوڑوں گا اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے ساتھ ایسا کرنے کی ۔زاویار غصے سے کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ حنا اس کی بات سن کر وہی دل تھام کے بیٹھے گی

...

سیرت قریشی بنت زیان قریشی آپ کا نکاح سالار شاہ ابن سلمان شاہ سے کیا جارہا ہے کیا آپ کو قبول ہے ۔۔۔؟کمرے میں صرف مولوی صاحب کی آواز گونج رہی تھی

قبول ہے ۔۔ سیرت اپنی ہی آواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی

کیا آپ کو قبول ہے ایک بار پھر سے آواز آئی

قبول ہے پھر وہی اجنبی آواز

کیا آپ کو قبول ہے مولوی صاحب نے تیسری بار پوچھا

قبول ہے ۔۔ہاں سالار شاہ مجھے یہ موت قبول ہے

ہر طرف مبارک باد شروع ہو چکی تھی سیرت بت بنی بیٹھی تھی

کیسی شادی تھی اس کی جس میں نہ اس کا کوئی اپنا تھا اور نہ ہی وہ خوش تھی لیکن اس کی خوشی کو کون دیکھ رہا تھا یہاں تو اپنی مرضی کی جارہی تھی سالار شاہ اپنی ضد پوری کر چکا تھا مہراج جس نے اسے کبھی اپنی بہن کہا تھا اپنے دوست کے گلے لگے اسے مبارکباد دے رہا تھا جب اس نے پہلی بار مہراج کو حویلی میں دیکھا تو اس سے امید کی ایک کرن دکھائی تھی جیسے وہ اس کا بھائی بن کر اس کے سر پہ اپنا ہاتھ رکھے گا سالار شاہ کی قید سے اپنی بہن کو چھڑوا لے گا

لیکن وہ یہاں اس کا بھائی نہیں بلکہ سالار شاہ کا دوست بن کے آیا تھا

اور اب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سالار شاہ کی بن چکی تھی وہ اپنی ضد جیت چکا تھا

تھوڑی دیر بعد اسے یہاں سے سالار کی کمرے میں پہنچا دیا گیا یہ وہی کمرہ تھا جہاں وہ اتنے دن سے رہ رہی تھی لیکن اسے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیے گئے بیڈ پر اسے لا کر بٹھایا گیا اور وہ موم کی گڑیا کی طرح جہاں بٹھایا جاتا وہی بیٹھ جاتی سارا دن نہ تو اس کی آنکھوں سے آنسوؤں گرااور نہ ہی اس نے کسی سے بات کی تھی کس سے بات کرتی کس کو اپنا دکھ سناتی یہاں تو سب ہی سالار کی اپنے تھے ۔۔اور وہ جسے اپنا سمجھ رہی تھی وہ تو اس سے نظریں تک نہ ملا رہا تھا

ہاں نکاح ہو چکا ہے ہم کل واپس آئیں گے تم اپنا اور سعد کا دھیان رکھنا

آپ میری فکر نہ کریں سالار بھائی تو خوش ہیں نہ ایت نے پوچھا

خوش خوش نہیں اسے خوشی میں پاگل ہونا کہتے ہیں سالار کی کیفیت بتاتے ہوئے وہ مسکرایا

وہ سب مجھے نہیں پتا لیکن آپ میرا نیگ ان سے لے لیجئے گا آیت نے کہا

ہاں ٹھیک ہے میں لے لوں گا آب میں فون بند کرتا ہوں سالار آ رہا ہے

ویسے تو سالارا س سے بہت ناراض تھا لیکن نکاح کے بعد اس نے سب سے پہلے مہراج کو گلے لگایا

مہراج سیرت سے بہت شرمندہ تھا وہاں اس سے نظر تک نہ ملا سکا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سالار اس سے کتنی محبت کرتا ہے

رک سا لار تو اس طرح سے کمرے میں نہیں جا سکتا پہلے تجھے آیت کا نیگ دینا ہو گا مہراج نے اسے کمرے سے باہر ہی روک لیا

دیکھ بھائی نیگ آیت کا ہے اور وہ یہاں ہے نہیں تو کوئی نیگ نہیں بنتا اب تو راستے سے ہٹ اور مجھے اندر جانے دے مجھے سیرت کو دیکھنا ہے سالار نے اپنی بے قراری بتاتے ہوئے کہا

پر مہر آج کو اس پر ترس آگیا

ٹھیک ہے بھائی چلا جا میں تجھے نہیں رکھوں گا ہاں لیکن دو دن بعد اپنی بہن سے خود ہی لڑ لینا نا اس میں تیری کوئی مدد نہیں کرنے والا مہراج نے ہری جھنڈی دکھاتے ہوئے کہا

سالار مسکراتا ہوا کمرے میں چلا گیا

سالار جانتا تھا جو کچھ وہ سیرت کے ساتھ کر چکا ہے اس کے بعد سیرت اسے آسانی سے معاف نہیں کرے گی لیکن وہ کیا کرتا وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا

جسے سیرت کو اپنا بنانے کی ضد تھی لیکن سالار جانتا تھا کہ وہ سیرت کو جلدی منا لے گا وہ اسے اتنا پیار دے گا کہ وہ سب دکھ تکلیف بھول جائے گی

وہ کمرے میں آیا تو سیرت اس کے بیڈ پر دلہن بنی بیٹھی تھی

شاید دنیا کی سب سے خوبصورت دلہن ۔۔۔سالار اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا

سیرت اس دل کی یہ خواہش تھی کہ تمہیں اپنا بنا لوں لیکن میرے رب نے مجھ پر ایسا کرم کیا کہ تم مجھے مل گئی ہر انسان اپنی منزل کو پانے کے لئے خود اپنا راستہ بناتا ہے سیرت میں مانتا ہوں کہ میرا راستہ غلط تھا لیکن تمہیں میری محبت میں کبھی کوئی کھوٹ نظر نہیں آئے گی

سالار نے اس کی چوڑیوں سے کھیلتے ہوئے اس کا ہاتھ چوما۔

سیرت میں نے زندگی صرف تمہیں چاہا ہے میں پیار محبت پر کبھی یقین نہیں رکھتا تھا تم سے ملنے سے پہلے میں یہ ساری باتیں فضول سمجھتا تھا

لیکن تمہیں دیکھتے ہیں مجھے محبت پر یقین آ گیا سالار نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور محبت سے اس کی نتھ اتاری

سیرت تم میری زندگی ہو تمہارے بغیر سالار کچھ نہیں ہے سب کچھ جیت کر تمہارے سامنے ہار گیا میں خود نہیں جانتا کہ میں اپنی محبت کو کس طرح تمہارے سامنے لفظوں میں بیان کروں بس تم مجھ سے کبھی دور مت جانا

وہ جا بجا سیرت کے چہرے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرنے لگا یہ جانے بغیر کے مقابل کس قیامت سے گزر رہا ہے

سالار نے اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھے اپنے آپ کو سیراب کیا

سیرت آب مجھے کچھ نہیں چاہیئے سوائے تمہارے اپنی آنکھیں بند کیئے وہ سیرت کو اپنی محبت کا یقین دلایا رہا تھا لیکن جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اندر تک کٹ کر رہ گیا وہ لڑکی جس نے سارا دن ایک آنسو تک نہ بہایا تھا اس کا سارا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا

لیکن نہ تو اس نے سالار کو خود سے الگ کیا اور نہ ہی کوئی مزاحمت کی بس خاموش رہی لیکن اس کی خاموشی برداشت کرنا سالار کے بس میں نہ تھا جو چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ سالار شاہ مجھے تم سے نفرت ہے

سالار نے کبھی اس کو اذیت دینے کے بارے میں نہ سوچا تھا وہ تو اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا تھا لیکن وہ خوش نہیں تھی اس کی حالت دیکھ کر سالار کو اپنے آپ پر غصہ آیا ایک گھٹن سی ہونے لگی رات بہت ہوگئی ہے تم چینج کرکے آرام کرو وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ سیرت اس سے جاتے ہوئے دیکھتی رہی

وہ ابھی ابھی گھر پہنچا تھا مری کی ٹھٹھرتی سردی میں اپنے آپ کو سردی سے بچانا بھی بہت مشکل تھا اوپر سے برفباری جواب وقت بے وقت شروع ہو جاتی اوپر سے ایک بازو ٹوٹا ہوا جس میں سردی کی وجہ سے درد ہو رہا تھا ویسے تو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کچھ دن میں یہ ہاتھ بھی

بالکل ٹھیک ہو جائے گا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ایک ہاتھ سے گاڑی ڈرائیو کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا بہر حال وہ گھر پہنچ گیا

اس وقت یقینا اس کی بیوی سو چکی ہو گی

اس لیے جیب سے ڈبلیکیٹ کی نکالی دروازہ کھول کے اندر آ گیا

کمرے میں آیا تو اس کی بیوی سر سے پاؤں تک بلینکٹ میں گھسی ہوئی تھی اسے دیکھ کر اسے شرارت سو جھی اس نے اس کا بلینکٹ کھینچا اور اس کا برف بنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا وہ بلبلا کر اٹھی

آپ کیا کر رہے ہیں اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لئے جب کہ وہ قہقہ لگا کر ہنسا لڑکی تمہیں ذرا ہوش نہیں ہے تمہارے شوہر باہر سے تھکا ہارا آیا ہے اور گھوڑے بیچ کے سو رہی ہو

اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

ہاں تو یہ شوہر جناب ابھی شام کو ہی تو کھانا کھا کر گئے تھے اب آپ ہر تھوڑی دیر کے بعد آ کر مجھے میرا فرض نہیں یاد لایا کریں میں اپنے سارے فرض اچھے سے نبھا رہی ہوں اور اب آپ دور ہٹا ہیں مجھے آرام سے سونے دیں اور جب تک آپ کے ہاتھ پیر ٹھیک سے

گرم نہ ہوجائے تب تک آپ میرے بیڈ پر مت آئے گا یہ کہہ کر وہ پھر سے بستر اپنے اوپر لینے لگی

لیکن اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر وہ اس کے ساتھ نہ صرف بیڈ پر آ گیا بلکہ اسے اپنی باہوں میں بھی لے لیا

بیوی وہ کیا ہے نہ جب سردی زیادہ ہو جائیں نہ تو بیوی کو زیادہ دیر تک اپنے شوہر سے دور نہیں رہنا چاہیے وہ اسے اپنی باہوں میں لئے سرگوشی کرنے لگا

مجھے صبح جلدی اٹھنا ہے وہ ہلکے سے منمنائی

ارے یار تمہیں کون سا سیرت کو کالج بھیجنا۔۔وہ اچانک چپ ہو گیا ہے

میرا مطلب ہے کوئی معرکہ مارنا ہے جو جلدی اٹھے بغیر مار نہیں پاؤ گی وہ ایک بار پھر سے اپنی باہوں میں لے چکا تھا

اس ذکر کے بعد اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی لیکن اگلے ہی پل اس نے اپنے آپ کو نور مل کر لیا کیونکہ اب وہ خوش رہنا چاہتا تھا

اپنی چھوٹی سی زندگی میں جس میں صرف وہ اور اس کی بیوی شامل تھی

مہراج پانی پینے کی نیت سے کمرے سے باہر آیا تھا جب اس موفے پر سالار کو سگریٹ سلگاتے ہوئے دیکھا

سالار تو یہاں کیا کر رہا ہے اس وقت تجھے سیرت کے پاس ہونا چاہیے اورتو یہاں سگریٹ سلگائے جا رہا ہے

سالارنے جب نظر اٹھا کے اسے دیکھا تو مہراج چونک گیا

سالار کیا ہوا ہے تجھے وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا

وہ مجھ سے پیار نہیں کرتی مہراج وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے بے تحاشا نفرت میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی ہے اس کی نظریں چیخ چیخ کر نفرت کا ثبوت بن رہی تھی

مہراج میں یہ نہیں دیکھ سکتا میں نہیں دیکھ سکتا کہ جس کے کو میں جان سے زیادہ چاہوں مجھ سے نفرت کرے مہراج میں کیا کروں میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا

تو اسکی اس نفرت کو محبت میں بدلنے کر دکھا وہ چاہے جتنی بھی نفرت کرے لیکن تواس سے محبت کر نفرت کو نفرت نہیں مارتی محبت مار دیتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تیری محبت اس کی نفرت کو مار دے گی اب یہاں بیٹھ کے اس خوبصورت رات کو برباد کرنا بند کر اور اٹھ کر کمرے میں جاوہ تیرا انتظار کر رہی ہو گی مہراج نے اسے ایک ناممکن سے امید دلوائی

نہیں میں اسے سونے کا بول کر آیا ہوں اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے جب تک وہ مجھے دل سے قبول نہیں کرتی تب تک میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا سالار نے اسے اپنا فیصلہ سنایا سالار وہ تجھے قبول کر چکی ہے اب اٹھ اور کمرے میں جا وہ تیرے نکاح میں ہے اور تو نے اسے میری طرح نشے میں قبول نہیں کیا پورے ہوش و حواس میں اسے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے

وہ کمرے میں آیا تو وہ نیچے زمین کے قالین پر سو رہی تھی اس وقت وہ دلہن کے روپ میں نہیں بلکہ سادہ سا کالا جوڑا پہنے دنیا جہان سے بے خبر تھی

سالار کو اس کی بے اعتباری پر بہت غصہ آیا وہ اس کے قریب آیا اور بازو سے پکڑ کر اسے ایک ہی جھٹکے میں کھڑا کر دیا

ایک بات کان کھول کر سن لو سیرت میں تم سے دور اپنی مرضی سے رہ رہا ہوں میں جب چاہوں تم سے اپنا حق وصول کر سکتا ہوں تو پلیز ڈرامے کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے یہ بستر ہے اور آرام سے اس پر سو جاؤ سالار نے اسے ایک جھٹکے سے بستر پر گرایا اور ہاں ایک اور بات آج کے بعد میں تمہیں اس کالے رنگ میں نہ دیکھوں مجھے یہ کلر بالکل بھی پسند نہیں ہے اس لیے ابھی کے ابھی اسے چینج کرو اور آج کے بعد جب میں گھر

آوں تو تم مجھے یہاں بیڈ پر ملو زمین پر نہیں ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ میں تمہیں وقت دے رہا ہوں اسے رشتے کو قبول کرنے کے لئے سیرت آرام سے اس کی باتیں سنتی رہی آگے سے کچھ نہیں بولی اور نہ ہی نظریں اٹھا کے اس کی طرف دیکھا

سالار اپنے کپڑے اٹھا کر وہ شو روم میں گھس گیا جب واپس آیا تو سیرت بیڈ کے دوسرے کونے میں میں لیٹی ہوئی تھی ایک کونے کے علاوہ سارا بیٹھ خالی تھا جیسے جب سالار اس کے قریب آئے گا تو اٹھ کر بھاگ جائے گی سالار اس کے اس معصوم سے پلان پر مسکرایا جبکہ اب وہ کالے سوٹ کی جگہ سفید سوٹ میں تھی ساری باتیں مان رہی ہو اس کا مطلب ہے زندگی آرام سے کٹے گی اسے سناتے ہوئے کہا اورآ کر بیڈ پر لیٹ گیا اور اگلے ہی جھٹکے سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا مجھے ہرگز پسند نہیں ہے کہ تم مجھ سے منہ موڑ کر سو یہ تمہارا بیڈ ہے تم جسے چاہے سو سکتی ہو لیکن مجھ سے فرار کی راہیں ڈھونڈنا چھوڑ دو میں جب چاہوں تمہیں اپنا بنا سکتا ہوں اس لیے اب تم مجھ سے دور رہنے کے یہ معصوم معصوم منصوبے بنانا چھوڑو کیونکہ جب میں تمہارے قریب آنا چاہوں گا تو کوئی بہانہ نہیں چلے گا اب سو جاؤ

سالار نے زبردستی اس کا سر اپنے سینے پر رکھا

وہ لوگ شہر واپس آ چکے تھے کل رات اور اب گاؤں سے شہر کے سفر میں سالار میں جو ایک چیز بہت زیادہ نوٹ کی تھی وہ یہ تھی کہ سیرت اس سے بالکل بات نہیں کر رہی اور نہ ہی اسے دیکھ رہی ہے البتہ وہ سب گھر والوں کے ساتھ باتیں کر رہی تھی

تو چپ کا روزہ کی صرف میرے لیے رکھا ہوا ہے سالار نے دل میں سوچا

جب سالار کو دریا کے خودکشی کا بتایا گیا کہ وہ ہسپتال میں زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے تو سالار میں کوئی رسپونس نہ دیا

جبکہ سیرت کو بہت برا لگا کیونکہ وہ دریا کو جانتی تھی وہ حنا کی نند تھی اور زاویار کی بہن اللہ نے اسے جتنے رشتے دیے تھے وہ اب بھی اس کے آس پاس تھے لیکن اس سے زیادہ کسی اور کے اپنے تھے

بہت منتیں کرنے کے باوجود بھی سالار دریا کو دیکھنے اسپتال نہ گیا حالانکہ وہ تو خوش تھا کہ کل اس کا ولیمہ ہو رہا ہے

وہ کوئی چھوٹا موٹا انسان نہ تھا ایک بہت بڑا بزنس مین تھا جس کی وجہ سے اس کا ولیمہ بھی اس کی شہرت کو دیکھتے ہوئے رکھا گیا شہر کا ہر بڑا آدمی اس ولیمے میں شامل تھا پھر وہ بھی آ گئے جن کا اسے بے تابی سے انتظار تھا...

وہ آتے ہی اس کے گلے لگا تو آخرکار تم نے اپنی محبت کو جیت ہی لیا سالار

مجھے خوشی ہے کہ جسے تم نے چاہا وہ آج تمہاری ہے ڈاکٹر الفاظ سکندر نے اسے مبارکباد دی گئی

آپ لوگوں کو یہاں پہ جتنا بور ہونا ہے خوشی سے ہوں مجھے بس یہ بتا دیں کہ میری بھابھی کہاں ہے ۔۔؟نور نے پوچھا

جب کے سالار نے اپنی ایک ملازمہ کے ساتھ اسے سیرت کے کمرے میں بھی بھجوا دیا

السلام علیکم سیرت وہ کمرے میں آئی تو بیوٹیشن سیرت کو تیار کر رہی تھی

ماشاءاللہ تم تو واقعی بہت خوبصورت ہو آپ سمجھ ایا کہ سالار بھائی اتنے سالوں سے شادی کیوں نہیں کر رہے تھے آخرکار برا ہاتھ مارنا تھا انہیں نور نے مسکراتے ہوئے سے گلے لگائے

سیرت اس کمرے میں تمہارے اوربیوٹیشن کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے تمہاری کوئی بہن یا سہیلی نہیں آئی ابھی تک نورنے تجسس سے پوچھا کیونکہ ایسے معاملوں میں تو اس دلہن کی بہن اور سہیلی اس کے آس پاس ہوتی ہیں لیکن سیرت تو اکیلی تھی یہاں

میری نا تو کوئی سہیلی ہے اور نہ ہی کوئی بہن کہتے ہوئے سیرت کی آنکھوں سے آنسو نکلا تھا

آؤ میم آپ کیا کر رہی ہیں آپ نے پھر سے میک اپ خراب کر دیا

نور کو بیوٹیشن کی بات اچھی نہیں لگی لیکن اب کون سا آنسو پر کوئی زور چلتا ہے

دیکھیں آپ اس طرح سے بات نہیں کر سکتی سے اپنی بہنوں اور سہیلیوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے اس لیے وہ خود پر کنٹرول نہیں کر پا رہی

نور نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا

آئی ایم ویری سوری میں نے کب سے انہیں تیار کر رہی ہوں لیکن یہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد رونا شروع کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے ان کا میک اپ خراب ہو رہا ہے

کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کوئی تیار کرنے کی آپ جائیں میں خود ہی اسے تیار کر لوں گی

نور نے غصے سے کہا تو بیوٹیشن کمرے سے باہر چلی گئی

میں جانتی ہوں ایسے معاملوں میں ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اپنی بہنوں اور سہیلیوں کی ہوتی ہے

میرے وقت پہ آرزو اور روشانے نے سنبھال لیا تھا اور تم فکر مت کرو میں ہونا تمہاری سہیلی بھی ہو تمہاری بہن بھی چلو آؤ میں تمہیں تیار کرتی ہوں

نور اسے تیار کر رہی تھی جب ایان دوڑتا ہوا کمرے میں آیا

ماما یہ انٹی دلہن ہیں ایان نے معصومیت سے پوچھا ایان کے اس طرح منہ کے ڈیزائن بنانے پر سیرت مسکرائی اس کے دونوں گالوں کے ڈمپل روشن ہوئے

آنٹی آپ ہنستے ہوئے بہت پریٹی لگتی ہو میں آپ کو کس نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کا میک اپ خراب ہو جائے گا لیکن آپ مجھے کرلو ایان نے آفر کی

سیرت نے فورا مان لی

اس سے کس لینے کے بعد ایان ایک سیکنڈ بھی اس کمرے میں نہیں رکا سیدھا سالار کے پاس جا کر کھڑا ہوا

انکل سالار جب بھی ماما بابا سے ناراض ہوتی ہیں تو بہت اداس ہو جاتی ہیں پھر بابا مجھے اس گال پہ کس کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ جاؤ ماما سے بھی اسی گال پہ کس لے کے آؤ تو پھر وہ خوش ہوجاتے ہیں اس کی بات سن کر الفاظ کے کان کھڑے ہوگئے جبکہ سالار اور مہراج کی دبی دبی ہنسی وہ نوٹ کر رہا تھا

آؤ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ماما اور بابا کی لڑائی ختم کر دیتے ہو مہراج الفاظ کو بخشنے کے بالکل موڈ میں نہ تھا

ہاں کیونکہ میں ان دونوں کو اداس نہیں دیکھنا چاہتا

لیکن بیٹا یہ باتیں تم یہاں کیوں بتا رہے ہو الفاظ نے دانت پیستے ہوئے کہا جبکہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے لاڈلے بیٹے کے منہ پر ٹیپ لگا دی

کیوں‌کہ سالار انکل اور سیرت آنٹی ایک دوسرے سے ناراض ہیں نا اسی لئے تو اداس ہیں میں نے سوچا کیوں نہ میں آپ دونوں کو راضی کرلو ں میں اپنے اس گال پر سیرت آنٹی سے کس لے کے آیا ہوں آپ بھی مجھے اس گال پر کس کرو اور راضی ہو جاؤ

اس کی بات پر سالار نہ صرف مسکرایا بلکہ اسے اپنی گود میں لے کر اتنے زور سے چوما ایان رونے لگا

او بس کر یار میرے بیٹے کی جان لے گا کیا الفاظ کو اپنے بیٹے کی فکر ستانے لگی جبکہ سالار سیدھا سیرت کے کمرے میں چلا گیا۔

وہ کمرے میں آیاتو سیرت مکمل دلہن کے لباس میں تیار کھڑی تھی نور نے اس کو بہت خوب صورتی سے تیار کیا تھا

دلہن کے روپ میں وہ آسمان سے اتری کسی پری سے کم نہ لگ رہی تھی

لگ تو نکاح کے روز بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن آج وہ ضرورت سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی

اسی لئے سالار اس کے قریب آیا اور اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس کی چہرے پر ڈال دیا یہ ڈوپٹہ چہرے سے مت ہٹانا باہر بہت لوگ ہیں بے کار کسی کی نظر لگ جائے گی اور ویسے بھی میں نہیں چاہتا کہ تمہیں میرے علاوہ کوئی اور دیکھیں

سالار نے نور کے وہاں ہونے کی بھی پروا نہ کی

نور کو اپنا گلا کھٹکا کے اس کو اپنی موجودگی کا احساس دلانا پڑا

نور بھابھی آپ اسے باہر لے آئیں

وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو الفاظ اکیلے کھڑا تھا

تو یہاں کیوں کھڑا ہے مہراج کہا ں گیا سالار نے پوچھا

وہ اپنی وائف کو لینے گیا ہے مہر آج صبح سے اب گھر گیا تھا کیونکہ آیت نے کہا تھا کہ وہ زیادہ دیر تک محفل میں نہیں رہ سکتی اس سے زیادہ لوگوں سے گھبراہٹ ہوتی ہے

اسی لئے مہراج اسے لینے تب گیا جب میں ولیمہ ختم ہونے کے قریب تھا

تقریب میں سیرت کا چہرہ کوئی دیکھ نہیں پایا کیونکہ پوری تقریب میں اس نے گھونگھٹ کر رکھا تھا یہ سالار کا حکم تھا کیونکہ وہ اپنی بیوی کو کسی کو نہیں دکھانا چاہتا تھا

کتنی ہی عورتوں نے اس کا چہرہ دیکھنے کی ضد کی لیکن سالار نے گھونگھٹ نہیں اٹھانے دیا جبکہ سیرت کو اس سب سے کوئی مطلب نہ تھا وہ تو یہ سب کچھ ختم کرنا چاہتی تھی

یہاں تک کہ تھکن کی وجہ سے اسے بخار بھی ہونے لگا تھا

تقریب ختم ہوئی تو سب ہی لوگ اپنے اپنے گھر جانے لگے

جب الفاظ نور مہراج آیت آخری بار سیرت کو ملنے آئے کیونکہ اب انہیں اپنے اپنے گھر جانا تھا

پہلے تو نور آیت نے سالار کا راستہ روک لیا کیونکہ یہ تو تہہ تھا کہ وہ اسے نیگ دیے بغیر کمرے میں نہیں جانے دیں گی

اپنی بیویوں کو سمجھاو مجھے میری بیوی کے پاس جانے دے سالار نے الفاظ اور مہراج کو دیکھتے ہوئے حکم سنایا

لیکن ان دونوں نے ناک سے مکھی اڑ آئی تمہارا معاملہ ہے تمہیں سلجاؤ

نہ چاہتے ہوئے اسے اپنی جیب سے پیسے نکالنے ہی پڑے

آیت تم بھی ملو اپنی بھابھی سے مہراج نے اسے کہا تو وہ کمرے کے اندر آگئے

یہ کیا زبردستی ہے یار اب تو مجھے میری بیوی کے پاس اکیلے جانے دو سالار نے آہ بھر کر کہا جس پر سارے ہنسنے لگے

جبکہ نور نے پاس آکر سیرت کے چہرے سے گھونگھٹ ہٹایا

آیت اس کی پیچھے کھڑی تھی

تم واقعی چھپا کے رکھنے والی چیز ہو نور نے تعریف کی اور اسے آیت کے سامنے کیا

چٹاخ" """""

آیت کے زور دار تھپڑ سے سیرت بیڈ پہ جا گری

...

بخار میں ہونے کی وجہ سے اس سے پہلے ہی چکر آ رہے تھے اوپر سے آیت کے تھپڑ نے اسے سنبھلنے کا موقع بھی نہ دیا لیکن اس کی وجہ سے سالار اپنے آپے سے باہر ہو چکا تھا اس نے اگلے ہی پل آیت کو اپنی طرف کھینچا اور اس کے تھپڑ کا جواب تھپڑ سے دینا چاہا لیکن مہراج نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

ہاتھ نہ صرف ہوا میں رک گیا بلکہ اس نے غصے سے وہی ہاتھ سامنے شیشے پہ دے مارا لیکن آیت نے اس کی پروا نہ کی

مہراج اپنی بیوی کو ابھی اور اسی وقت یہاں سے لے جا... سالار غصے سے بولا...

مہراج نے آیت کو یہ بتایا تھا کہ جس لڑکی سے سالار شادی کر رہا ہے وہ اپنی مرضی سے اس کے ساتھ گھر سے بھاگ کر آئی ہے

میں یہاں سے تب تک نہیں جاؤں گی جب تک سیرت میرے سوال کا جواب نہیں دے گی سیرت کیوں کیا تم نے ایسا۔۔؟ایک بار ترس نا آیا تمہیں بھائی اور بھابھی پر...

ایسی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے ایک بار شرم نہ آئی کیسے ہوئی تم سے یہ غلطی سیرت.. بولو ...آیت غصے سے روتے ہوئے بولی...

میری غلطی آپ کی غلطی سے چھوٹی ہے آپی...

ہاں جو غلطی میں نے کی نہ وہ آپ کی غلطی سے بہت چھوٹی ہے مجھے یہاں زبردستی لایا گیا ہے لیکن آپ تو اپنی مرضی سے گھر سے بھاگ گئی تھی...

اس لیے مجھے کچھ کہنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں...

سیرت اور آیت ایک دوسرے کو جانتی تھی یہ بھی مہراج اور سالار کے لئے ایک جھٹکے سے کم نہ تھا لیکن وہ دونوں بہنیں تھی یہ جان کر مہراج اور سالار دونوں ہی پریشان ہو چکے تھے جبکہ الفاظ اور نور ان کا آپسی معاملہ سمجھ کر جا چکے تھے کیوں کے وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ ان کے پرسنل میٹر میں انٹر فیر کریں...

یہ تو کیا کہہ رہی ہیں سیرت کیا سالار تجھے زبردست یہاں لائے ہیں.. آیت سیرت کے قریب آئی لیکن سیرت نے ایک ہی جھٹکے سے خود سے الگ کر دیا..

ہاں زبردستی لائے ہیں یہ مجھے یہاں لیکن آپ تو اپنی مرضی سے گئی تھی نہ آپ نے تو اپنی مرضی سے شادی کی میں آپ کو اس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی آیت آپی...

کیونکہ میرا بھائی تو تین سال پہلے ہی مر گیا تھا اس کے احساسات جذبات خوشیاں سب تین سال پہلے مر چکی تھی اب تو صرف اس کی روح نے اس کا جسم چھوڑا ہے آپ نے قتل کیا ہے میرے بھائی کا.. آپ سب میرے بھائی کے قاتل ہو میں آپ سب کو کبھی معاف نہیں کروں گی...

اس نے سب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

چلے جائیں یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دیں... پہلے ہی بخار اور تھکاوٹ کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب تھی پھر رونے کی وجہ سے اس کی طبیعت اور بھی زیادہ بگڑ گئی...

****

آیت جب سے گھر آئی تھی روئے جارہی تھیں اس نے مہر آج سے کوئی بات نہ کی مہراج نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تووہ اس کی کوئی بھی بات سننے کو تیار ہی نہ تھی مہراج نے اس سے جھوٹ بولا تھا کی سیرت گھر سے اپنی مرضی سے بھاگ کر شادی کر رہی ہے لیکن یہاں حقیقت کچھ اور ہی تھی سالار نے زبردستی سیرت کو اٹھاکر اس سے نکاح کیا تھا اس کا بھائی مر چکا تھا جو ڈرا سے کتنے دنوں سے کھائے جا رہا تھا وہ ڈر سچا تھا

حاشر مر چکا تھا

مہراج مجھے منت بھابھی سے ملنا ہے اس نے کمرے میں آتے ہی کہا

لیکن وہ کہاں ہیں ہم نہیں جانتے

مہراج نے کہا

اگر سیرت یہ جانتی ہے کہ حاشر بھائی نہیں رہے تو وہ یہ بھی جانتی ہو گی کہ منت بھابھی کہاں ہیں...

ہم سیرت سے پوچھ سکتے ہیں لیکن کیا منت بھابھی مجھ سے ملیں گی کیا وہ اپنے شوہر کے قاتل سے ملنا پسند کریں گی.. آیت اپنے آپ کو سنبھال نہیں پا رہی تھی وہ ایک بار پھر سے رونے لگی..

نہیں مہراج وہ میری شکل تک نہیں دیکھیں گی وہ مجھ سے نفرت کرتی ہوں گی میں ان کے بھائی کو چھوڑ کر شادی سے بھاگ گئی اور پھر اپنے ہی بھائی کی موت کا سبب بن گئی کیا گزری ہو گی ان پر.. کتنی تکلیف میں ہوں گی وہ...

مہراج نے اٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا..

خود کو سنبھالنے کی کوشش کرو آیت شاید حاشر کی موت ایسے ہی لکھی تھی تم اپنے آپ کو حاشر کی موت کا ذمہ دار مت سمجھو بلکہ تمہیں تو سیرت کو بھی سنبھالنا ہو گا وہ اکیلی ہے اپنے اندر گھٹن پال رہی ہو Vے...

تمہیں اسے بھی سمبھالا چاہیے...

سالار اس سے بہت محبت کرتا ہے اور یقین مانو آیت سالار نے بھی ایسا کبھی نہیں چاہتا تھا اس دن سیرت کا نکاح ہو رہا تھاچاچا اور چاچی نے مجھے یہ بات بتانے سے منع کیا تھا لیکن میں نے پھر بھی اسے بتا دیا یقین کرو آیت میں نے اس کے لئے سالار کی محبت دیکھی ہے وہ کسی کے ساتھ اتنی خوش نہیں رہ سکتی جتنی کے سالار کے ساتھ اس دنیا میں کوئی بھی سیرت کو اتنا پیار نہیں کر سکتا جتنا کہ سالار کرتا ہے ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیئے

دیکھنا آیت سیرت سب کچھ بھلا دے گی اور ایک سیمپل لایف گزارے گی

اس سب کے لئے ہمیں سالار کی مدد کرنی ہو گی

کرو گی نہ ہماری مدد ۔آپ نے آیت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

ہاں مہر آج میں اپنی بہن کو ویسے ہی ہنستے کھیلتے دیکھنا چاہتی ہوں جیسی وہ پہلے تھی

میں آپ کی اور سالار بھائی کی مدد کرو گی

میں آپ دونوں کا ساتھ دوں گی

کیا میں مسز حاشر سے بات کر سکتا ہوں

منت نے ایک بار پھر غور سے نمبر کو دیکھا پھر فون کان سے لگایا

آپ مسز حاشر قریشی سے ہی بات کر رہے ہیں منت نے یاد دلایا

دراصل بات یہ ہے کہ میں نے کچھ دن پہلے آپ کو مری کے ایک شاپنگ مال میں دیکھا تھا اس وقت سے اپنا دل ہار بیٹھا ہوں کیا آپ میرے ساتھ ایک چھوٹا موٹا افیئر چلانا پسند کریں گی

آفیئر کی بات تو ایسے کی جارہی تھی جیسے شاپ کیپر کوئی چیز بیچ رہا ہو

نہیں میں آپ کے ساتھ افیئر چلانا پسند نہیں کروگی میں شادی شدہ ہوں منت نے ایک ادا سے کہا

تو میں کون سا کنوارا ہوں میری شادی کو بھی ماشاءاللہ سے چھ سال گزر چکے ہیں لیکن اب میں کیا کہوں میری بیوی اتنی بورنگ ہے کہ جہاں رومینس کی بات آئے تو وہاں سے ایسے غائب ہوتی ہیں جیسے بوتل کا جن ۔آہ بھر کر کہا گیا

آؤ تو اپنی بیوی سے بہت تنگ ہیں اس لئے مجھ سے آفیئر چلانا چاہتے ہیں خیر سچ کہوں تو تنگ تو میں بھی ہوں اپنے ہسبنڈ سے... منت نے ہنسی دباتے ہوئے کہا..

کیوں... سوال آیا۔

درصل وہ ضرورت سے زیادہ رومانٹک ہیں نہ جگہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی وقت بس رومینس سٹارٹ اس لئے میں ان سے بہت پریشان رہتی ہوں.. مسکراتے ہوئے کہا...

ہاں تو اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھ سے آفیئر چلا لیں ہو سکتا ہے آپ کو کچھ فائدہ ہو جائے ویسے بھی ہے کیانہ شکل نہ صورت ایوریں کو جا سا....

بس بہت ہو گیا خبردار جو تم نے میرے میاں کو کوجا کہاوہ اس دنیا کے سب سے ہینڈسم مرد ہیں... منت نے اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے کہا...

تو میں کیا سمجھوں آپ میرے ساتھ افیئر نہیں چلائی گئی خیر کوئی بات نہیں یہاں میرے آفس میں تین بہت خوبصورت لڑکیاں ہیں لگتا ہے انہیں میں سے ہی کسی ایک پر ٹرائی کرنا ہو گا...

خبردار حاشر جو آپ نے کسی کے ساتھ افیئر چلانے کی کوشش کی میں آپ کو گھر میں نہیں گھسنے دوں گی... منت نے دھمکی دیتے ہوئے کہا...

اس کا مطلب کہ آپ میرے ساتھ افیئر چلانے کے لیے تیار ہیں... آگے سے اگنور کرتے ہوئے وہ اپنی دھن میں بولا...

منت سر پکڑ کر بیٹھ گی...

جی ہاں میں تیار ہوں آپ کے ساتھ افیئر چلانے کے لیے آپ کسی اور عورت کو آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گے..

جو حکم جانے من پھر کل فون کروں گا آپ کو...

ٹھیک ہے لیکن سنیں کل دس بجے کے بعد مجھے فون کیجیے گا کیا ہے نہ کہ دس بجے سے پہلے میرے ہسبنڈ گھر پے ہوتے ہیں... منت اسی کے انداز میں بولی..

جو حکم میرے آقا...

فون بند ہوچکا تھا اور منت جو اتنے وقت سے یہ سوچ رہی تھی کہ اس سب کے بعد حاشر ٹوٹ چکا ہو گا ایک بار پھر سے اس کی ساری خوشیاں لٹ چکی ہیں وہ کیسی سنبھالے گی اسے لیکن ایسا کچھ نہ ہوا تھا منت نے حاشر کو نہیں بلکہ اس نے منت کو سنبھال لیا تھا وہ دونوں کراچی سے مری شیٹ ہوچکے تھے اس ایکسیڈنٹ کے بعد حاشر واپس گھر نہ گیا بلکہ منت کو لے کر یہاں آ گیا جہاں صرف حاشر اور منت تھے ان دونوں کی زندگی میں کسی تیسرے کی جگہ نہ تھی...

دریا اب خطرے سے باہر تھی زاویار حنا اسی دن یہاں پہنچ آئے تھے زاویار ہر طرح سے دریا کا خیال رکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن دریا کسی کی کچھ نہ سنتی نہ کچھ کھاتی نہ کچھ پیتی تھی

اسے صرف سالار چاہیے تھا

لیکن سالار کو اس سے کوئی مطلب نہ تھا یہاں تک کہ وہ تو اس کو دیکھنے ہسپتال تک نہ آیا جبکہ سلمان اور سارا دوبار آچکے تھے

اور شاکر اور زاویار سے معافی بھی مانگ چکے تھے

لیکن اس سب کے باوجود بھی دریا کی ایک ہی ضد تھی وہ ایک ہی رٹ لگائے جا رہی تھی کہ اسے سالار چاہیے جیسے انسان نہیں کوئی کھلونا مانگ رہی ہو

لیکن سالار کی زندگی میں وہ کتنی اہمیت رکھتی ہ تھی یہ سالار نے ہوسپٹل نہ آکر ہی اسے بتا دیا

جس کا شاکر صاحب نہ جانے کتنی بار گلہ کر چکے تھے

سلمان صاحب اور سارا نے گھر آکر سالار کی منتیں کیں تھی کہ وہ صرف ایک بار ہی سہی لیکن دریا کو دیکھ آئے بار بار کہنے پر آخرکار سالارمان گیا اور کہہ دیا کہ وہ چلا جائے گا لیکن سیرت کے ٹھیک ہونے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جائے گا

سیرت کی طبیعت خراب تھی اسے اب بھی بخار تھا ڈاکٹر نجانے کتنی بار آ کر چیک کر کے جا چکی تھی سالار ساری رات اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھ رہا لیکن اس سب کے باوجود بھی اس کی طبیعت پر کوئی فرق نہ پڑھ رہا تھا

وہ بیچارہ ساری رات سیرت کے سرہانے بیٹھا رہا اس کی طبیعت کی وجہ سے ایک پل بھی اس کی آنکھ نہ لگی ۔ وہ ہسپتال لے کر نہیں گیا تھا گھر پہ ہی اسے ڈاکٹر چیک کرنے کے لیے آتی پہلی میل ڈاکٹر آیا تھا جیسے سالار نے سیرت کو دیکھنے تک نہ دیا اور پھر سالار خود ہی فی میل ڈاکٹر کو لے کر آیا

سیرت کی طبیعت تھوڑی سی سمبلی تو سارہ نے اسے دریا کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ سالار اسے اپنے ساتھ وہاں لے کے جانا چاہتا ہے لیکن سیرت جانتی تھی کہ دریا حنا کی نند ہے اگر حنا کو پتہ چل گیا کہ اس نے سالار سے شادی کی ہے تو اسے بہت برا لگے گا

کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے حنا اس سے دوستی ختم کر دے لیکن اسے یہ بھی یقین تھا کہ نہ کبھی ایسا نہیں کرے گی کیونکہ وہ اس سے بہت محبت کرتی ہے لیکن مسئلہ زاویار بھائی کا تھا جینے اس پر کتنا یقین تھا

اب جب انہیں پتہ چلے گا کہ ان کی بہن کا گھر پر برباد کرنے والی اور کوئی نہیں بلکہ انہیں کی منہ بولی بہن ہے تو نے کتنی تکلیف ہو گی

اس لیے وہاں نہیں جانا چاہتی تھی لیکن سارہ نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ اگر سیرت وہ نہیں جائے گی تو سالار بھی دریا کو دیکھنے نہیں جائے گا اور بیچاری دریا کتنے ہی دنوں سے سالار کو بس ایک نظر دیکھنے کی منتیں کیے جا رہی ہے

دریا شاید یہ نہیں جانتی تھی کہ

محبت میں انسان جتنا جھکتا ہے سامنے والا اسے اتنا ہی نیچ اور گرا ہوا سمجھا تا ہے اس کی محبت کی کوئی قدر نہیں کرتا

اور سالار بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کر رہا تھا وہ اپنے آپ کو جتنا جھکا رہی تھی سالارا سے جھکاتا جا رہا تھا نہ تو اس کی نظروں میں اس کی محبت کی کوئی اہمیت تھی

اور نہ ہی اس سے اس کی محبت کی قدر تھی اس کی نظروں میں دریا بھی ویسی ہی ایک لڑکی تھی جو اس کے پیچھے بھاگا کرتی ہیں چاہے سالارا سے منہ لگائے یا نہ لگائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

لڑکوں کے معاملوں میں لڑکیوں کا دل بہت نرم ہوتا ہے جب ان کے سامنے کوئی لڑکا اپنی جان دینے کی کوشش کرتا ہے تو وہ ڈر جاتی ہے اسے چاہیں یا نہ چاہیں لیکن اس کی محبت کی قدر ضرور کرتی ہے

لیکن مردوں کا دل نہیں بہت سخت ہوتا ہے اگر ان کے سامنے کوئی لڑکی اپنی جان دینے کی کوشش کرے تو وہ سے کریکٹر لیس نیچ اور گرا ہوا سمجھتے ہیں نہ کہ اس کی محبت کو قبول کرتے ہیں لیکن ہمارے معاشرے کی لڑکیاں یہ بات کبھی نہیں سمجھ سکتی جس محبت کو بچانے کے لئے اپنا آپ تک داؤ پر لگا دیتی ہیں وہی محبتیں انہیں سب سے زیادہ ذلیل کرتی ہیں

رات کے تقریباً گیارہ بج رہے تھے منت آرام سے سو رہی تھی جب اس کا موبائل بجا اس نے مڑ کر دیکھا تو حاشر اس سے کروٹ لئے شاید سو رہا تھا

موبائل دیکھا تو وہاں حاشر کا نام جگمگا رہا تھا

آپ میرے ساتھ سو کر مجھے ہی فون کر رہے ہیں اس نے حاشر کے ہاتھ میں فون دیکھتے ہوئے کہا

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

میں تمہیں فون نہیں کر رہا بلکہ اپنے ورکر کو کر رہا ہوں حاشر نے شرارتی انداز میں کہا اس کی شرارت سمجھ کر منت نے فون اٹھا لیا اور کان سے لگایا

آپ کو پتا نہیں ہے مسٹر اس وقت میرے ہسبنڈ گھر پے ہوتے ہیں اور آپ مجھے فون کر کے تنگ کر رہے ہیں ایک ادا سے کہا

جانتا ہوں تمہارا کوجا ہزبنڈ تمہارے ساتھ تمہارے بیڈ پہ سو رہا ہو گا لیکن میں کیا کروں تمھیں دیکھے بغیر تم سے بات کیے بغیر رہ بھی تو نہیں سکتا سرگوشی کے انداز میں جواب آیا جس پر منت کی ہنسی چھوٹ گئی

دیکھیں مسٹر میں نے آپ کو پہلے بھی سمجھایا تھا کہ میرے ہزبنڈ کو کو جا نہ کہیں یہ نہ ہو کہ میں آپ سے بریک اپ کر لوں دھمکی دی گئی

نہیں نہیں پلیز بریک اپ مت کیجئے گا میں آپ کے کوجے ہزبنڈ کوجہ نہیں کہوں گا حاشر نے شرارت سے کہا

ویسیے مسٹر آپ کی بیوی کو برا نہیں لگتا ہے جب آپ مجھ سے اس طرح سے رات کو چھپ کر باتیں کرتے ہیں منت نے پوچھا

اگر برا لگتا ہے تو لگتار ہے مجھے کیا میں آپ سے محبت کرتا ہوں آپ سے دل کھول کر باتیں کروں گا اس کی بات سن کر منت اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے نازک ہاتھ کا مکا اس کے سینے پے دے مارا

جس پر حاشر بلبلا کر اٹھا

کیا کہا برا لگتا ہے تو لگتا رہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔؟

ارے بیوی تم جاگ رہی ہو یقین کرو آفس سے فون تھا وہ ورکر فون کر رہا تھا اسے مجھ سے کوئی ضروری کام تھا حاشر نے خوب ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے جھوٹ بولا

جس پر منت کی ہنسی کمرے میں گونجنے لگی

میں بھی اپنی سہیلی سے بات کر رہی تھی منت بھی اسی کے انداز میں بولی

یہ کون سی نئ سہیلی ہے جو آدھی رات کو فون کرتی ہے آنکھوں میں شرارت چہرے پر غصہ لیے وہ بول رہا تھا

اب آپ میری ساری سہیلیوں کو تھوڑا جانتے ہیں یہ بھی ایک ہے بہت خاص بہت پیاری منت نے مسکراتے ہوئے جھوٹ بولا

بہت خاص اور بہت پیارا تو میں بھی ہوں مجھ سے تو کبھی نہیں کی اس طرح سے راتوں کو اٹھ اٹھ کر باتیں وہ منت کو اپنے قریب کھینچتے ہوئے بولا

بس بن گے نا پرانے والے حاشر نکل گی ساری ہیروپنتی منت نےاس کے سینے پہ ہاتھ رکھے خود سے دور کرتے ہوئے کہا

وہ کیا ہے نا اس وقت بیوی کی خدمت کرنے کا وقت ہے صبح دوبارہ ہیرو بن جائیں گے اس کی مزاحمت کو نظرانداز کرتے اس نے ایک بار پھر سے اپنے قریب کھینچا

نا چاہتے ہوئے بھی وہ سالار کو انکار نہیں کر سکی کیونکہ وہ سالار سے بالکل بات نہیں کرتی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ سالار سے اس کے کیے کا بدلہ نہیں لے سکتی لیکن اسے یہ چھوٹی سی معمولی سزا تو دے ہی سکتی ہے وہ اس کی آواز سننا چاہتا ہے اس کے منہ سے اپنا نام سننا چاہتا ہے اپنے نام سی آئی اس کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھنا چاہتا ہے لیکن سیرت نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایسا کبھی نہیں ہو کرے گی وہ کبھی اس کے لیے نہیں مسکرائے گی اور نہ ہی اس کا نام اپنی زبان سے لے گی

سالار اس کے سامنے آتا نہ جانے محبت کی کون کون سی کہانیاں سناتا اس کے سامنے بیٹھی بنا کوئی چوں چراں اس کی ساری باتیں سنتی وہ کسی بات پر مسکرا تا تو آگے پیچھے دیکھنے لگتی لیکن آگے سے کسی بات کا جواب نہیں دیتی

جبکہ باقی سب گھر والوں سے وہ ٹھیک سے بات کرتی تھی سلمان صاحب شام کو گھر واپس آتے تو دو دو گھنٹے اپنے پاس بٹھا کے باتیں کرتے رہتے سارا بیگم اسے نجانے کیا کیا سمجھاتی سیرت کو واقعی ماں باپ مل چکے تھے لیکن اسے شوہر نہیں چاہیے تھا یہ بات سالار سمجھ چکا تھا۔۔۔

پہلے تو وہ یہی سوچتا رہا کہ وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہی ہے لیکن اب وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس سے بدلہ لے رہی ہے

گاڑی میں بھی سالار نے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اسے ایسے نظر انداز کر رہی تھی کہ جیسے اس کے علاوہ گاڑی میں کوئی اور ہے ہی نہیں

دریا کو گھر بھیج دیا گیا تھا اس لئے وہ سیدھے گھر ہی آئے۔۔ حنا سیرت کو دیکھ کر خوشی سے پاگل ہورہی تھی بھاگ کی آئی اور اسے گلے لگایا

تو ٹھیک تو ہے تیرے نکاح والے دن کہاں غائب ہو گئی تھی پتہ ہے کتنے پریشان ہوگئے تھے سب کتنی پریشان تھی میں میں نے تو زاویار سے کہا تھا کہ وہ پولیس میں کمپلین کریں یہ بتا کہ تو یہاں کس کے ساتھ آئی ہے حنا تیز تیز بول رہی تھی جب اچانک سالار سامنے آیا

سیرت تجھے پتہ ہے یہ آدمی میری نند دریا کا منگیتر تھا اس نے کسی اور سے چوری چوری شادی کرلی حنا نے اس کے کان میں سرگوشی کی جو سالار نے باآسانی سن لی

اچھا تو آپ میری بھابھی ہونے کے ساتھ ساتھ میری سالی بھی ہیں سالار ان کے بالکل قریب کھڑا ہو کے بولا

کیا مطلب ۔۔؟ حنا نے پوچھا زاویار اور شاکر صاحب کمرے سے باہر نکلے

مطلب یہ بھابی جی ۔کہ جس کے کان میں آپ سرگوشیاں کر رہی ہیں کہ نہ جانے کس سے میں نے شادی کر لی وہ یہی ہے میری بیوی ۔

میسز سیرت سالار شاہ ۔۔ایک غرور سے کہا گیا

حنا نے جھٹکے سے سیرت کا ہاتھ چھوڑا

ان سے ہی شادی کرنے کے لیے ان کو نکاح سے غائب کیا تھا

نہایت ادب و احترام سے حنا کے سامنے سر جھکائے لبوں مسکراہٹ لیے کھڑا تھا

جب کے سیرت کا دل چاہا کہ اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ نوچ کر کہیں پھینک دے

سیرت تو نے اس سے شادی کرلی حنا نے پریشانی سے سیرت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

جب کے دروازے سے باہر آتے زاو یار نے سن لیا تھا

او تو اب میں سمجھا کہ تم شادی والے دن گھر سے بھاگ کر کیوں گئی تھی سیرت مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ تم اس قسم کی لڑکی نکلو گی اتنی گھٹیا حرکت

تمہیں ذرا شرم نہ آئی سیرت ایسا قدم اٹھاتے ہوئے

لیکن تمہیں بھی میں کیا کہوں تم جیسی گھٹیا اور نیچ لڑکیاں دولت کے لئے بڑے گھروں کے لڑکوں کو تو پھساتی رہتی ہیں

وہ اس کے لیے بہت غلط لفظ استعمال کر رہا تھا جو سیرت کو نہ صرف حنا کی بلکہ اپنی ہی نظروں میں گرا رہے تھے

زاویار زبان سنبھال کر بات کرو تم اس وقت میری بیوی سے بات کر رہے ہو سالار نے اسے سیرت کی اہمیت بتانے کی کوشش کی

نہیں سالار میں تمہاری بیوی سے نہیں بلکہ ایک گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی سے بات کر رہا ہوں جو اپنے نکاح کے دن تم سے شادی کرنے کے لیے گھر سے بھاگ گئی زاویار سیرت کو دو کوڑی کا کر گیا

سالار تم تو ایسی لڑکیوں سے دور بھاگتے ہو نہ تو پھر اس لڑکی کے جھانسے میں کیسے آگے سمجھ سکتا ہوں اس معصوم شکل کے پیچھے کتنا چالباز دماغ چھپا ہے

بس زاو یار بہت ہو گیا سالار غصے سے آگے بڑھا

ہاں سالار بہت ہو گیا اندر کمرے میں میری بہن بستر پر پڑی ہے اور یہ لڑکی تمہارے ساتھ عیاشیاں کر رہی ہے

اس ٹوٹکے کی لڑکی کی ہمت کیسے ہوئی زاویار اس سے پہلے کچھ کہتا کہ سالار کے مکا اس کا منہ بند کر دیا

خبردار جو میری بیوی کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تم ہوتے کون ہو میری بیوی کو دو ٹکے کا کہنے والے اپنی بہن کی کیا اوقات ہے

پاگلوں کی طرح میرے آگے پیچھے پھرنے والی وہ لڑکی جو میرے ساتھ ان لڑکیوں کی طرح رہنے کے لئے تیار تھی جنہیں ایک بار چھوڑ کر میں مر کر بھی نہیں دیکھتا

تم اس بہن کا مقابلہ میری بیوی کے ساتھ کر رہے ہو ۔۔میری بیوی کو کریکٹر لیس کہہ رہے ہو سالار غصے سے آگے بڑھا

سالار تو اس لڑکی کے لیے میری بہن پہ انگلی اٹھا رہا ہے بھول مت کے وہ تیری بچپن کی منگیتر ہے اور کچھ نہیں تو اتنا ہی سوچ لے دریا جیسی منگیتر کے ہوتے ہوئے تو نے شادی کی کیسے ۔۔؟

اتنا تو خیال کرتا کہ یہ تیری مری ہوئی ماں کی آخری خواہش تھی ۔۔زاویار کے یاد دلایا اس پر سالار کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی

اور سالار کی اس مسکراہٹ نے زاو یار کو اس کی ماں کی آخری خواہش یاد دلادی تھی

ہاں میں بالکل اپنی ماں کی آخری خواہش پوری کروں گا جس طرح سے تم نے کی

جس طرح سے تم نے اپنی مرضی سے عنایا کو بھول کر کسی اور لڑکی سے شادی کرلی اسی

طرح میں نے اپنی مرضی سے سیرت سے شادی کرلی حساب برابر

سالار نے اس کے سامنے ہاتھ کے اشارے سے حساب برابر کرتے ہوئے کہا

عنایا اب اس دنیا میں ہے یا نہیں ہم نہیں جانتے لیکن دریا یہی تھی تم نے دریا کو دھوکا دیا

ہے

اور تجھے اس لڑکی کو چھوڑ کر اس سے شادی کرنی پڑی گی

زاویار نے جیسے فیصلہ سنایا

جبکہ ساری سچوئیشن میں سیرت چاپ کھڑی تھی ۔۔جیسے اس سب سے اس کا کوئی تعلق ہی

نہ ہو

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے ۔۔میں سیرت کو چھوڑ کر دریا سے شادی کر لیتا ہوں ۔۔

سالارنے سیرت کے سر پر دھماکا کیا بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

پہلے تو حنا کو طلاق دے کر عنایا سے شادی کر ،۔۔سالار نے حنا کے پیروں تلے سے زمین

کھینچی

میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا شکر ہے کہ عنایا یہاں ہی نہیں اگر ہوتی تب بھی حنا کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا ۔ کیوں‌کہ حنا صرف میری بیوی نہیں بلکہ میری محبت ہے زاویار نے غصے سے کہا

اور تو چاہتا ہے کہ میں تیری بہن کے لئے اپنی محبت کو چھوڑ دوں سالار نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

چلو سیرت ۔۔اور باہر کی طرف جاتے ہوئے سیرت کا ہاتھ تھاما

نہیں سالار تم ایسے نہیں جا سکتے تمہیں دریا سے ملا نا ہو گا وہ تم سے ایک بار ملنا چاہتی ہے زاویار نے اسے روکتے ہوئے کہا

اسے میرا فیصلہ سنا دینا ہے یقینا وہ دوبارہ مجھ سے نہیں ملنا چاہیے گی یہ کہہ کر سالا سیرت کا ہاتھ تھام کر چلا گیا

زاویار آپ کو سیرت سے اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی حنا کو زاویار کا اس طرح سے سیرت کو بے‌عزت کرنا ہرگز پسند نہ آیا

حنا جانتی تھی کہ جن لفظوں کا استعمال وہ کر چکا ہے شاید سیرت ان لفظوں کا مطلب بھی نہ سمجھ سکے

بس کر دو حنا مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ تم اس معاملے میں اسے سپورٹ کرو گی

زاویار سیرت بہت معصوم ہے وہ یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتی حنا نے سمجھانے کی کوشش کی

اور میری بہن حنا جس نے بچپن سے ایک ہی شخص کے بارے میں سوچا ایک ہی شخص کو چاہا

حنا کیا میری بہن معصوم نہیں ہے جو ایک شخص کے نام پر اپنی ساری زندگی ۔ گزارنے کو

تیار ہے

یہ سب کچھ میں نہیں جانتی لیکن میری سیر ت ایسا نہیں کر سکتی ...

زاویار کو اس معاملے پر حنا کا سیرت کو سپورٹ کرنا بالکل بھی نہ بھایا تھا

ٹھیک ہے اگر وہ گھٹیا اور نیچ لڑکی اتنی ہی عزیز ہے میں اپنی بہن کو اکیلے سنبھالوں گا مجھے

تمہاری ضرورت نہیں ہے زاویار کا انداز ہر جذبات سے عاری تھا ...

بس کر دیں زاویار آپ جانتے ہیں کہ سیرت ایسی نہیں ہے.. حنا پیچھے نہیں ہٹی ...

بس حنا اب میں اس لڑکی کا نام اپنے گھر میں نہیں سونا چاہتا اگر تمہارے دل میں اس کے

لیے اتنی ہی محبت بڑھ رہی ہے تو سن لو اب وہ زیادہ دور نہیں ہے بہت امیر ہو چکی ہے

یہ سب کچھ اس نے دولت کے لئے ہی تو کیا ہے تم جب چاہے پھو پھو کے گھر جا کے اس

سے مل سکتی ہو لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو وہ میری بہن کی خوشیوں کو لوٹنے والی

ہے اس سے تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص کو مجھ سے تعلق ختم کرنا ہو گا

ایک ہی جملے میں وہ حنا کو کتنا بے مول کر گیا تھا حنا نے کب سوچا تھا اتنی محبت کرنے والا شوہر اس کی سیرت کے خلاف ایسا کہے گا لیکن وہ لڑکی جو اپنی اس سہلی کے لیے کسی سے بھی لڑ سکتی ہے وہ زاویار سے لڑنے کے لیے بھی تیار تھی...

سیرت کو سالار پر بہت غصہ آرہا تھا اسی لیے وہ وہاں نہیں جانا چاہتی تھی نہ جانے اس کی حنا اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی زاو یار نے کیسے الفاظ استعمال کیے تھے اس کیلئے وہ ایسی تو نہیں تھی اگر سالار اس کے لیے اس طرح سے لڑنے کے بجائے ان لوگوں کو حقیقت بتا دیتا تو شاید وہ اسے غلط نہیں سمجھتے

حنا تمہاری بہت قریبی دوست ہے سالار اس سے بات کرنے کے لیے کافی دیر سے کچھ نہ کچھ بول رہا تھا

لیکن یہاں تو مرغی کی ایک ٹانگ جو اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتی اس لئے منہ مڑے کھڑکی سے باہر ہی دیکھتی رہی.

بس کردو سیرت بند کرو یہ ڈراما اور مجھ سے بات کرو اس نے کب سوچا تھا کہ کوئی اسے اس طرح سے اگنور کرے گا لڑکیاں تو اس کی ایک جھلک دیکھنے پر مرمٹینے پر تیار تھی اور اس کی بیوی اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی

سیرت میں تم سے بات کر رہا ہوں یار بس کرو یہ چپ کا روزہ باقی سب سے تو ٹھیک سے بات کرتی ہوں بس میرے سامنے چپ رہتی ہو

سیرت میں گاڑی سے بات نہیں کر رہا سالار غصے سے غرایا

سیرت میرے سامنے ضد مت کرو اس معاملے میں تم سے زیادہ ضدی ہوں سن رہی ہو تم میں کہہ رہا ہوں مجھ سے بات کرو ایک ہاتھ سے گاڑی چلا کے دوسرے ہاتھ سے اس کا بازو زور سے پکڑ کے بولا

سی ۔۔وہ بس اتنا ہی بول سکی

آئی ایم سوری سیرت تمہیں درد ہو رہا ہے میں نہیں کرنا چاہتا تھا گاڑی ایک دم سے رک گئی دکھاؤ مجھے اس نے سیرت کا بازو تھام لیا

آئی ایم ریلی سوری سیرت میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا تمہیں تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا

اس کے بازو سے چادر ہٹائی تو نیٹ کی سلیوز سے کوئی بھی درد نما نشان نظر نہ آیا

ایم سوری سیرت دوبارہ ایسا کبھی نہیں ہو گا وہ اس کے بازو سہلاتے ہوئے بولا

لیکن اگلے ہی پل سیرت نے اپنا بازو کھینچ کر اس کے ہاتھ سے چھڑوا لیا

جیسے اسے احساس دلانا چاہتی ہو کہ اور بہت ساری تکلیف ہیں جو وہ اسے دے چکا ہے جن کے سامنے یہ نہ ہونے کے برابر ہے

سیرت یار پلیز مجھ سے اسے منہ موڑکے مت بیٹھو تمہیں یہ حق بنتا ہے کہ تم مجھے ڈانٹو یار مار بھی لو مگر اس طرح سے مجھے اگنور مت کرو تم جانتی ہو آج تک میں نے جس بھی انسان سے پیار کیا ہے اس نے مجھے اگنور کیا ہے ماما سے پیار کرتا تھا وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی بابا سے پیار کرتا تھا تو انھوں نے دوسری شادی کرلی سوچا ان کی دوسری بیوی آئے گی تو وہ مجھے پیار کرے گی لیکن اس کے لیے سوتیلا ہی رہا

اس کے بات پر سیرت نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

سیرت میرے لئے سب سے امپورٹنٹ تم ہو۔تمہارے علاوہ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔تم مجھے کوئی بھی سزا دو لیکن پلیز اس طرح سے چپ مت رہو میں تمہاری آواز سننا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم میرے لیے کچھ کہو وہ گانا گاؤ جسے سنتے ہی میں تم سے محبت کر بیٹھا پلیز بس ایک بار ایک بار مجھ سے بات کرومیں تمہارے سب دکھوں کا ازالہ کروں گا میں تمہاری ہر تکلیف دور کر دوں گا

ٹھیک ہے آپ میری ہر تکلیف دور کریں گے آپ میرے ہر درد کا ازالہ کریں گے تو لاہیں دیں میرا بھائی ۔۔جائیں اللہ سے مانگ کر واپس لے کے آئیں میرا بھائی میری بھابھی کو دوبارہ

سہاگن کریں ۔مجھے میرا بھائی چاہیے زندہ مجھ سے باتیں کرتا ہوا میرا خیال رکھتا ہوا لا کے دے سکتے ہیں آپ وہ جیسے پھٹ پڑی

نہیں لا کے دے سکتے آپ کیونکہ سالارشاہ آپ کی اتنی اوقات نہیں ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کر سکے اس لیے اب دوبارہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کیجئے گا مجھے آپ سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے ۔۔اور ٹھیک کہا آپ نے آپ کبھی میری دکھ و تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتے

اور چاہے کچھ بھی ہو جائے میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔ ایک ہی سانس میں نجانے کتنا بھول گئی تھی وہ ..

اور جو سالار حاموشی سے اس کو سن رہا تھا مسکرانے لگا ...

سیرت یہ اتنی ساری باتیں میرے لئے تھی مجھ سے اتنی ساری باتیں کی سالار خوشی کی انتہا پر تھا

لیکن سیرت اسے سمجھانا چاہتی تھی کہ باتیں کرنے اور باتیں سنانے میں فرق ہوتا ہے

لیکن شاید اس آدمی کا دماغ خراب تھا اسی لیے حیرت سے باہر دیکھنے لگی

ایم ریلی سوری سیرت تم نے بہت ساری باتیں کی لیکن میں سمجھ نہیں سکا کہ تم نے کیا کیا کہا تمہاری آواز کے سحر سے نکل ہی نہیں پا رہا تھا ایک بار پھر سے دوہرا دو گی پلیز سالار نے منت بھرے انداز میں کہا

سیرت کا دل چاہا کہ گاڑی سے نکل کر سب سے بھاری پتھر اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے

فی الحال تو وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر اتنی ساری باتیں وہ کس طرح سنا گئی جب کہ سچ تو یہ تھا کہ جب بھی سالار اس کے اتنے قریب بیٹھتا خوف سے اس کا دل کانپنے لگتا جانے سالارا سے کہاں لے کے جا رہا تھا کیونکہ یہ وہ راستہ نہیں تھا جہاں سے یہاں آئے تھے

سالارا سے لے کر کسی گھر میں آیا تھا یہ گھر بہت برا نہیں تھا لیکن بہت زیادہ خوبصورت تھا اس کی ہر چیز بہت قیمتی تھی ہر طرف پودے ہی پودے لگے تھے جب آیت اپنے گھر میں رہتی تھی تب سے پودے لگانے کا بہت شوق تھا لیکن بھائی کو کچھ پودوں سے الرجی تھی خاص کر زیادہ خوشبو والے پھولوں سے جس کی وجہ سے اس کا یہ شوق ادھورا ہی رہا لان میں قدم رکھتے ہیں اسے لگا کہ یہاں آیت کے پسند کا ہر پودا موجود ہے

آج کسی کو میرا یہاں آنا بالکل برا نہیں لگے گا سالار نے اونچی آواز سے کسی کو سناتے ہوئے کہا

جب کہ اس کی آواز سن کر کوئی بھاگتا ہوا باہر آئے

تیرا آنا مجھے ویسے بھی برا نہیں لگتا مہراج نے اسے گلے لگایا

ہاں لیکن آج کسی اور کو بھی برا نہیں لگے گا آخر کار ان کے لئے گفٹ لے کے آیا ہوں اس نے سیرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس پر مہراج ہنسہ

تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا اندازہ ٹھیک ہی تھا یہ آیت کا ہی گھر ہے

تجھے ایک بات بتاؤں آج میری بیوی نے مجھ سے بہت ساری باتیں کی ہیں سالار نے ایک اسٹائل میں کہا اس پر سیرت حیرت سے اس کا منہ دیکھا

مبارک ہو ۔۔ مہراج نے شرارت سے کہا

جبکہ وہ آیت سے نہیں ملنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی آیت نے زبردستی اسے گلے سے لگایا اور اس سے گلے لگتے ہی سیرت کا دل بھر آیا وہ رونا چاہتی تھی لیکن آیت سے ناراض ہونے کی وجہ سے وہ اس کے سامنے ناروی

جب کسی بچے کی رونے کی آواز سنائی دی

سالار اور آیت کو مکمل اگنور کرکے اس نے مہراج سے پوچھا ...

یہ بے بی کہاں رو رہا ہے ۔۔؟کیونکہ ان کے گھر کے آس پاس کوئی گھر نہ تھا ...

گڑیا سعد جاگ گیا ہو گا میں لے کر آتی ہوں... جواب آیت کی طرف سے آیا تھے وہ اٹھ کر اندر جانے لگی..

میں نے آپ سے نہیں پوچھا تھا.. سیرت نے گویا یاد دلایا جس پر آیت مسکرائی..

لیکن میں نے تمہیں بتایا ہے.. اور اندر چلی گئی ...

آیت کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا وہ مسکرائے جا رہی تھی شاید ہی شادی کے تین سال میں وہ آج تک اتنی خوش ہوئی تھی مہراج کا دل کر رہا تھا وہ اسے دیکھے جائے باربار اس کی نظریں آیت پر اٹھ رہی تھی ۔۔

سعد کو لے کر باہر لان میں آ گئی جہاں یہ سب بیٹھے تھے ...

سالار بھائی آپ کہتے تھے نا کہ نہ تو میں اتنی کیوٹ ہوں اور نہ ہی مہراج تو سعد کس پے گیا ہے...

بے تکی بات پر سالار حیرت سے اسے دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو میں نے کب پوچھا ۔۔؟

کیونکہ ان دونوں میں اتنے بے تکلفی کبھی نہ ہوئی تھی ...

تو میں آپ کو بتا دوں کے سعد اپنی خالہ پہ گیا ہے.. اس نے سیرت کی گود میں سعد کو رکھا اور خود مہراج کے ساتھ کرسی پہ بیٹھ گئی ...

بچے تو ویسے بھی سیرت کی کمزوری تھے اور سعد تو اس کی اپنی بہن کا بچہ تھا ...

اس کی گود میں آتے ہیں رونے لگا اسے روتا دیکھ کر سیرت فورا اٹھ کر کھڑی ہو گئی ..

سیرت اسے بھوک لگی ہو گی ابھی سوتا ہوا اٹھا ہے نہ جاؤ اسکا فیڈر پڑا ہے وہ اسے پلاؤ ..

آیت کا اس طرح سے سیرت کو حکم دینا مہراج اور سالار دونوں کو حیران کر گیا ...

جبکہ آیت جانتی تھی کہ سیرت کے ساتھ جتنا بے تکلف رہا جائے وہ اتنی ہی اپنی لاتعلقی ختم کرے گی ...

اس کے حکم پر سیرت تو ویسے بھی یہاں سے جان چھڑانا چاہتی تھی اندر چلی گئی ...

اوئے میں اپنی بیوی کو یہاں تمہاری نوکر بنانے کے لئے نہیں لے کے آیا۔ سالار نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا ...

او ہیلو آپ کی بیوی پہلے میری بہن ہے تو پلیز میرے سامنے یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے ...

آپ سالار شاہ ہوں گے اپنے گھر میں.. یہ میرا گھر ہے اور سیرت بھی یہاں صرف میری بہن ہے .. آیت اسی کے انداز میں بولی...

آئندہ لیکر ہی نہیں آؤں گا یہاں.. غلطی ہوگئی ..سالار نے تور نکالا جس پر مہراج مسکرایا..

تو بوریا بستر اٹھا کر وہاں شفٹ ہو جاؤں گی ...

تو میں دھکے مار کے نکالوں گا ..

ٹھیک ہے میں گھر کے باہر ٹینٹ لگا لوں گی ..

میں تمہیں اپنی بیوی کو دیکھنے تک نہیں دوں گا ...

سالاد نے فیصلہ سنایا تھا ...

سالار بھائی یہ تو آپ کو دو تین دن میں پتہ چل ہی جائے گا سیرت مجھے دیکھنا پسند کرے گی یا نہیں آیت کو یقین تھا کہ وہ سیرت کو منالے گی ...

اور میں یہ بھی دیکھوں گی کہ آپ کی شکل دیکھنا پسند کرے گی یا نہیں.. خیر میں آپ کو بتا دوں میں اور سیرت ہمیشہ سے ایک ہی ٹیم میں رہے ہیں تو آپ اپنے دماغ سے نکال دے کہ وہ کبھی بھی آپ کے ساتھ دوستی کرے گی وہ ہمیشہ میری ہی بہن رہے گی ...

آیت اپنی باتوں میں بہن والا غرور لے کر پہلی بار سالار سے اس وقت فری ہوئی تھی ...

اور اب کیوں نہ ہوتی اب تو ان کا رشتہ بھی بدل چکا تھا اور اس بلاؤ کو لے کر سب سے زیادہ خوش مہراج تھا ...

سعد چپ ہو چکا تھا یقیناً اس کی سیرت سے دوستی ہو چکی تھی...

.مہراج اور سالار سعد کو لے کر کسی ضروری کام کے لیے گھر سے باہر جا چکے تھے

خیر ضروری کام تو کوئی بھی نہ تھا وہ صرف سیرت اور آیت کو اکیلے بات کرنے کا موقع فراہم کر رہے تھے

لیکن اس کے باوجود بھی نہ تو سیرت آیت کے پاس بیٹھ رہی تھی اور نہ ہی اس کی کوئی بات سننے کو تیار تھی

ٹھیک ہے سیرت تجھے مجھ سے کوئی بات نہیں کرنی تو ٹھیک ہے میں صرف پانچ منٹ مانگتی ہوں میں پانچ منٹ میں اپنی بات کرکے تجھے تنگ نہیں کروں گی اب صرف پانچ منٹ نہیں دے سکتی اپنی بہن کو ... آیت نے افسردہ لہجے میں کہا ...

ٹھیک ہے آپ کو جو بھی کہنا ہے جلدی کہے .. گویا سیرت نے احسان کیا ...

سیرت ارمان مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا وہ صرف اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے مجھے ایک رات کی دلہن بنا کر اپنے ساتھ لے کے جانا چاہتا تھا اگلی صبح ہی وہ مجھے طلاق دے دیتا اتنا ہی نہیں سیرت ارمان نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی

اس کی بات نہیں مانی تو اس نے جھوٹا ویڈیو کلپ بنوا لیا اور مجھے بلیک میل کرنے لگا تھا تو بتا سیرت کیا میں ایسے آدمی سے شادی کر سکتی ہوں ۔۔جس سے مجھے پیار کی کوئی امید ہی نہ ہو ۔۔جو صرف مجھے اپنی ہوس کا نشانہ بنائے ۔۔ میں یہ سب کچھ اپنے منہ سے اپنے بھائی کو نہیں بتا سکتی تھی ۔۔اور منت بھابھی کیا وہ میری بات کا یقین کرتی ارمان ان کا سگا بھائی تھا

اگر میں ان کو کچھ اس بارے میں بتاتی تو وہ ویڈیو بھائی کو دکھا دے دیتا
اور پھر بھائی وہ جیتے جی مر جاتے کہ وہ اپنی بہن کو نہیں بچا پائے ۔۔ارمان کے گندے ارادوں سے مجھے مہراج نے بچا تھا ۔۔سیرت مہراج بہت اچھے ہیں ۔۔میرا بہت خیال رکھتے ہیں ۔۔ یقین کر سیرت میرا ان سے شادی کا فیصلہ غلط نہیں ہے ۔۔یہ بات غلط ہے کہ میں گھر سے بھاگ گئی۔ کہ میرے پاس میری بے گناہی کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔وہ ارمان تو ایک رات میرے ساتھ گزار کر مجھے طلاق دے دیتا ہے پر میرا بھائی ساری زندگی تل تل مرتا اور میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دے سکتی تھی بس اسی لیے میں نے گھر سے بھاگ جانے کا فیصلہ کیا میں غلط تھی سیرت لیکن میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس سب میں بھائی کی جان چلی جائے گی اپنی آخری بات پر آنسوؤں کی ایک لڑی آیت کی آنکھوں سے ٹوٹی جسے دیکھ سیرت نے فورا اسے گلے لگایا۔
آپی آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے اگر آپ کی جگہ میں ہوتی تو بھی شاید میں بھی یہی کرتی ۔۔سیرت نے اسے چپ کراتے ہوئے کہا۔۔
اس میں آپ کی اور مہراج بھائی کی کوئی غلطی نہیں ہے اگر غلطی ہے تو صرف سالار کی اگر وہ مجھے شادی والے دن اس طرح سے نہ اٹھاتا تو ہمارے بھائی ہمارے ساتھ بالکل ٹھیک ہوتے ۔۔

نہیں سیرت بھائی کی موت ایسے ہی لکھی تھی اس میں سالار کی کوئی غلطی نہیں ہے وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سب کچھ ہونے والا ہے

تم سالار کو ان سب کا قصوروار نہیں سمجھ سکتی آیت نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں آپی ساری غلطی سالار کی ہے اور میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گی

آیت نجانے کتنی دیر سمجھاتی رہی کہ سالار کی کوئی غلطی نہیں لیکن وہ اپنی بات سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹی ...

اس نے ان سب کا قصور وار صرف اور صرف سالار کو ٹھہرایا۔۔ایت نے بھی تنگ آ کر اسے سمجھانا ہی چھوڑ دیا

.

واپسی پر بھی سیرت نے سالار سے بالکل بات نہ کی اور وہ نجانے کیا کیا بولتا رہا اور سیرت گاڑی سے باہر دیکھتی اسے اگنور کرتی رہی

یہاں تک کہ اسے آئسکریم لے کے دی جو سیرت نے چپ چاپ کھالی کیونکہ لڑائی جھگڑے ناراضگی سب اپنی جگہ آئسکریم سیرت کی جان تھی لیکن پھر بھی اس نے آئس کریم احسان جتانے والے انداز میں لی ۔۔جبکہ آیت نے اچھی سالی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اسی سیرت کی ہر بات بتا دی

یہاں تک کہ یہ بھی بتا دیا کہ وہ اپنے جوتے کپڑے کتابوں سب کے نام رکھتی ہے

ویسے سیرت ہم اس گاڑی کا کیا نام رکھیں ۔۔سالار نے اس سے بات کرنے کے لیے بہانہ بناتے ہوئے پوچھا

جس پر سیرت ان کے جواب نہ دیتے ہوئے اپنے آئسکریم کے پیالے کی طرف سارا دھیان دے دیا

بنو رانی کیسا ہے۔۔؟ ۔۔سالار نے شرارت سے پوچھا ...

جب کہ وہ جانتا تھا کہ سیرت کی سائیکل کا نام بنورانی تھا ۔۔

یہ آدمی سیرت کی اتنی خوبصورت سائیکل کا نام اپنی گندی سی گاڑی کو دے رہا تھا ۔۔جو سیرت کو بالکل بھی پسند نہ تھا ...

اس لیے اس کو جواب دینے کی جگہ گھر آتے ہی سیدھا سلمان صاحب کے کمرے میں آئی

بابا آپ اپنے بیٹے کو سمجھا دیں کہ میری بنورانی میری بائیسکل تھی اور ان کی گندی سی گاڑی کا نام بنو رانی نہیں ہو سکتا ...

پہلے تو سلمان صاحب سمجھنے کی کوشش کرتے رہے پھر انہیں یاد آیا کہ دو دن پہلے سیرت ایک کتاب پڑھ رہی تھی ۔۔اس کا نام غالب کی شاعری تھا ۔۔

لیکن سیرت نے اس کا نام سمجھ میں نہ آنے والی کتاب رکھا تھا۔۔جب انہوں نے وجہ پوچھی تو سیرت نے کہا کہ وہ ہر چیز کا نام رکھتی ہے جو اسے پسند ہوتی ہے

آپ بتا دیجئے گا اپنے بیٹے کو خبردار جو میری بنو رانی کا نام آپ نے اپنی اس گندی سی گاڑی کے لیے رکھا۔۔وہ فیصلہ سنا کے کمرے سے باہر جانے والی تھی جب سالار سے ٹکرائی

جتنا میں بے چین ہوں تمہیں باہوں میں لینے کے لئے اتنا تمہارا بھی دل کرتا ہے میری باہوں میں آنے کا ..سالار نے اسے باہوں میں لئے کان کے قریب سرگوشی کی..

تو وہ فورا اس سے پیچھے ہٹی اور بنا کچھ بولے پاؤں پٹک کر وہاں سے نکل گئی ...

ہاں تو برخوردار اپنی گاڑی کا نام چینج کرو میری بہو کو پسند نہیں ہے سلمان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر سالار بھی مسکرایا اس کا مطلب ہے کہ شکایت ہائی کورٹ تک پہنچ گئی ہے

جو حکم سر اور تو کسی چیز کے لیے منع کرکے نہیں گئی نہ ...

نہیں نہیں فی الحال صرف گاڑی کا نام چینج کرو کہیں تمہاری بنورانی تمہاری سیرت کے ہاتھوں قتل نہ ہو جائے۔۔بچالو اسکی جان.. سلمان صاحب نے قہقہ لگا کر کہا ...

جس پر سالار نے منہ بسورتے ہوئے کہا..

آپ میری بیوی کا مذاق اڑا رہے ہیں ...

ارے نہیں نہیں میں تو بہت خوش ہوں اپنے بیٹے کو خوش دیکھ کر.. سلمان صاحب نے محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھا ..

تھینک یو سو مچ بابا سیرت ہو پا کر بہت خوش ہوں بس وہ میری محبت کا یقین کر لے..

سب کچھ بھلا کر ایک نئ زندگی کی شروعات کرے ...

تم فکر مت کرو سالار ایسا ہی ہو گا..

آپ اسلام آباد جارہے ہیں میٹنگ کے لیے ..

--ہاں کل صبح جانا ہو گا۔ سلمان نے بتایا ..

ہمم ۔تو آپ ریسٹ کریں میں چلتا ہوں..

آج سارہ بیگم صبح ہی صبح کہیں جا رہی تھی اس لیے سارے نوکروں کو ہدایت دے رہی تھی تو سیرت ان کے پاس آئی

ہاں سیرت بیٹا اچھا ہواجو تم آگئی مجھے تم سے بھی ایک کام تھا انہوں نے سیرت کو آتے دیکھ کر کہا

جی انٹی سوری ماما ۔۔سیرت سارہ سے دو تین بار ڈانٹ کھا چکی تھی کہ وہ اسے آنٹی کیوں کہتی ہے اس لیے اب سیرت کوشش کرتی تھی کہ انہیں ماما اور سلمان صاحب کو بابا کہہ کربلائے جس میں وہ کافی حد تک کامیابی ہو چکی تھی

ہاں سیر ت بیٹا آج مجھے شادی پے جانا ہے اس لیے مجھے تم سے کام تھا آج دوپہر کو آفیس کھانا تم بھیجو اوگی ۔۔میرا مطلب ہے کہ سلمان اور سالار باہر ہوٹل کا کھانا نہیں کھاتے اس لیے میں روزانہ کھانا گھر سے بھجتی ہوں ۔تو آج یہ کام تمہیں کرنا ہو گا

خیر سلمان کے لیے تو نہیں کیونکہ وہ ایک میٹنگ کے لیے اسلام آباد جارہے ہیں لیکن تمہیں سالار کے لیے آج دوپہر کا کھانا بھجوانا ہو گا

ایسا کرنا سالار سے پوچھ لینا کہ آج وہ کیا کھانا پسند کرے گا

سارہ بیگم نے کل سالاراور سلمان کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ سیرت سالار سے بات نہیں کرتی اس لیے وہ چاہتی تھی کہ سیرت خود سالار سے اس کے کھانے کے بارے میں پوچھے

سالار یہ سب کچھ سن رہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ سالار کو بھوکھا تو مار دے گی لیکن اس سے بات کبھی نہیں کرے گی

ہاں تو بیگم تم ایسا کرنا بریانی بنانا ۔۔اور مجھے بھنڈی کی سبزی بہت پسند ہے ۔۔اور تمہیں آلو پسند ہیں تو وہ بھی ساتھ میں بنالینا ۔میرے لئے کباب ضرور بھیجنا میں کھانے کے بعد ضرور کھاتا ہوں

سالار کی آواز بالکل اس کے قریب سے آئی

ویسے کھانا بنانا آتا ہے نہ تمہیں ۔۔دو لوگوں کا کھانا بھیجنا ہو سکتا ہے مہراج بھی میرے ساتھ کھائے

سیرت کچھ نہیں بولی بس اسے گھورتی رہی

بیگم آپ کی گھو ریوں سے میرا پیٹ نہیں بھرے گا میں ٹائم پر کھانا کھاتا ہوں اور میں بھوک میں بہت کچہ ہوں اگر مجھے وقت پر کھانا نہ ملے تو میں بہت شور کرتا ہوں بہت گندے بچے کی طرح ۔ محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا

اور آفس چلا گیا ۔۔۔۔

.

تقریبا ساڑھے بارہ بجے اس کے گھر کا نوکر کھانے کا ڈبہ دے کر واپس جا چکا تھا یار سیرت نے واقعہ تیرے لیے کھانا بھیج دیا مہراج خوش ہوا

سچ کہوں تو مجھے بھی یقین نہیں آرہا ہے بہت بھوک لگی ہے چل کھاتے ہیں

ہو سکتا ہے میری اپنی بیوی نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہو

تیری بیوی کو کھانا بنانا آتا ہے مہراج نے پوچھا

ارے آتا ہے تبھی تو بھیجا ہے اس نے ۔سالار نے خوش ہوکر بتایا

اور ٹیبل پے آکر کھانے کا ڈبہ کھولا

ٹفن کے پہلے ڈبے کے اندر ایک پرچی رکھی گئی تھی جس پر بریانی لکھا تھا ۔۔اس کا کیا مطلب ہے ۔۔؟مہراج نے پوچھا

پتا نہیں سالار نے کہا

دوسرا ڈبہ کھولا تو اس میں بھنڈی لکھا ہوا ایک پرچی تھی

تیسرا کھولا تو اس میں آلو کی سبزی لکھا تھا

جب کہ چوتھے ڈبے میں مزے دار شامی کباب لکھا تھا

یار یہ کیا مذاق ہے ایک تو بھوک سے جان نکل رہی ہے اور اوپر سے ڈبے میں پرچیاں ہیں اب کیا یہ کاغذ کے ٹکڑے کھائیں ہم

بریانی ۔آلو۔ بھ۔نڈی ۔مزے دار شامی کباب سالار منہ بسور ایک پرچی کو اٹھا کر پڑھ رہا تھا

اسے کھانا بنانا نہیں آتا مہراج نے کہا

اگر نہیں آتا تو صبح بتا دیتی اب کیا کھاہیں ہم سالار کو اس واقعہ ہی بہت بھوک لگی تھی اور مہراج کو بھی اس نے یہی کہہ کے بلایا تھا کہ آج سیرت کھانا بھیجنے والی ہے

اب وہ پرچیوں کو ہاتھ میں لیے سوچ رہے تھے کہ اب ان کا کیا کریں جب آیت ڈبہ لے کر حاضر ہوئی

کھانا آ گیا

آیت نے کہا

آیت تم یہاں اور کھانا لے کر تمہیں کس نے بتایا کہ میں یہاں ہوں اور میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ آج کھانا مت بھیجنا مگر کھانے کے ساتھ تم بھی یہاں آ گئی مہراج نے پوچھا

ہاں کیونکہ میری بہن فون پر مجھے اپنا کارنامہ سنا چکی ہے

پلیز مسٹر سالار شاہ بھائی آج کے بعد آپ میری بہن پر اس طرح سے حکم مت چلآیے گا

اسے کھانا بنانا نہیں آتا لیکن ڈونٹ وری میں سکھا دوں آیت نے ایک ادا سے کہا

آیت اس کے لیے کسی فرشتے سے کم نہ ثابت ہوئی کیونکہ اسے بھوک برداشت نہیں ہوتی تھی

لیکن بھوک کا اتنا کچہ ہونے کے باوجود سالار نے کھانا نہیں کھایا

سالار بھائی آپ کیوں نہیں کھا رہے کھانا آیت نے پوچھا

کیونکہ جب تک میری بیوی مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا نہیں کھلاتی تب تک میں نہیں کھاؤں گا سالار نے فیصلہ سنایا

سالار یار بس کر میں نہیں چاہتا میرا بھائی بھوکا مر جائے مہراج میں دہائی دی

جس کو سالا رنے چٹکیوں میں اڑا یا

کھانے کے بعد آیت جانے لگی

جب سالار نے اسے روک لیا رکو آیت مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے

پہلے نہ سہی لیکن اب آیت کو سالار بہت اچھا لگنے لگا تھا

جی بھائی کہیں نہ آیت نے پوچھا

آیت وہ ایم سوری ولیمے والے دن میں نے تم پہ ہاتھ اٹھایا

تم نے اس طرح سے سیرت کو تھپڑ مارا کہ میرا دماغ گھوم گیا تھا اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً قتل کر دیتا تھا سالار نے بے بسی سے کہا

میں جانتی ہوں سالار بھائی اور مجھے بہت خوشی ہے کہ میری سیرت کو اتنا پیار کرنے والا ہسبڈ ملا ہے اور اس بات کے لئے میں آپ سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوں

آپ نے مجھے تھپڑ نہیں ماراگر مار بھی دیتے تو بھی کوئی بات نہیں میں سالی ہوں بدلہ تو لے ہی لوں گی آیت نے شرارت سے کہا اس پر سالار مسکرا دیا

.

زاویار اور حنا ابھی تک ایک دوسرے سے ناراض تھے وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہے تھے

زآو یار کو لگ رہا تھا کہ شاید حنا اپنے رویہ کی معذرت کرے گی

کیونکہ اسے نہیں لگا تھا کہ ایک سہیلی کی وجہ سے حنا اپنا رشتہ خراب کرے گی

اور حنا کو لگا تھا کہ زاویار سیرت کولے کر جس غلط فہمی کا شکار ہوا ہے اس غلط فہمی کو دور کرکے اسے منائے گا

لیکن دونوں ہی اپنی اپنی جگہ غلط ثابت ہوئے

دونوں نے ایک دوسرے سے بات نہ کی

زاویار رات لیٹ گھر آتا اور آتے ہی سو جاتا

ہر رات اس انتظار میں کہ حنا خود اس سے بات کرے گی

اور پھر صبح جلدی چلا جاتا ۔۔شاید حنا اسے روکے

ایک دوسرے سے اُکھڑے اُکھڑے رہنے کی وجہ سے ان دونوں میں خود تعمیر کردہ ایک دیوار کھڑی ہو چکی تھی

جسے نہ زاو یار نے گرانے کی کوشش کی اور نہ حنا نے

حنا بہت دنوں سے گھر نہیں گئی تھی

اب دریا کی طبیعت سنبھل چکی تھی

اسی لیے وہ شاکر صاحب سے پوچھ کر کچھ دن کے لیے اپنے گھر چلی گئی

لیکن اسے بتائے بغیر جانا زاو یار کو بہت برا لگا تھا

--

آیت بہت خوش رہنے لگی تھی وہ مہراج اور سعد کا بہت خیال رکھتی روز ان کے لئے کچھ نیا بناتی جو کبھی تو بہت اچھا بنتا اور کبھی بہت ہی خراب

آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا آیت نے ایک چائنیز ڈش ٹرائی کی

اور سب سے پہلے مہراج کو پیش کی

مہراج بنا کچھ بولے اسے کھائے جا رہا تھا

مہراج اب بتادیں نا کیسی بنی ہے آیت کب سے ایکسائٹڈ تھی

اچھی ۔۔مہراج نے بس اتنا ہی کہا

صرف اچھی۔۔ آیت کا منہ بن گیا

ہاں آج صرف اچھی ہے مہراج نے سچ کا ساتھ دیتے ہوئے کہا

لیکن جب آیت نے وہ ڈش ٹرائی کی تو اچھی بھی نہ کہہ سکی

مہراج یہ کتنی گندی ہے آپ کیسے کھا رہے تھے آیت کو عجیب لگا

آیت میں شادی سے پہلے سے کھاتا رہا ہوں اور چائنیز ڈشز ایسی ہی ہوتی ہیں کیونکہ یہ بہت ہی ہلتھی ہوتی ہیں اس لیے ہم نے برا نہیں کہہ سکتے لیکن یہ ہمارے کھانوں کی طرح مزے دار بھی نہیں ہوتی اس لیے ہم اسے بہت اچھا بھی نہیں کہہ سکتے

مہراج نے سمجھاتے ہوئے کہا

اس کا مطلب آپ نے اچھی میرا دل رکھنے کے لیے نہیں کہا تھا۔ایت نے اچھی پر زور دیتے ہوئے کہا

تمہیں پتا ہے آیت اس معاملے میں ہمیشہ سچ بولتا ہوں

مہراج نے مسکراتے ہوئے کہا

سالار بھائی نے دن میں کھانا کھایا تھا اس نے پوچھا

نہیں یار اس نے نہ دن میں کھانا کھایا اور نہ ہی شام میں اور صبح ناشتہ اس خوشی میں نہیں کیا تھا کہ سیرت اس کے لیے کھانا بنانے والی ہے

بیچارہ میرا یار تمہاری بہن کے پیار میں بھوکا ہی مرے گا ۔۔مہراج نے آہ بھر کر کہا

خبردار مہراج جو آپ نے میری بہن کے خلاف ایک بھی بات کی آیت جٹ بیوی سے بہن بن گئی تھی

آیت مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے اگر سیرت نے حاشر کی موت کو قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کرلی ہے ہے تو سالار کے ساتھ کو قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کیوں نہیں کر رہی ۔مہراج ایکدم سیریس ہو گیا۔

کیونکہ اسے سالار کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی

مہر آج سالار بھائی نے اس کے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے وہ اتنی جلدی رشتے کو کیسے قبول کرے

اسے تھوڑا سا وقت لگے گا لیکن وہ سمجھ جائے گی میں بھی اسے سمجھا رہی ہو ں

سالار بھائی کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اسے اپنی محبت کا احساس دلائیں تاکہ سیرت ان کی باتوں پر دھیان دینا شروع کرے

یار ہم بھی کیا بات لے کر بیٹھ کے ابھی چائنیز جس کے بعد مجھے رومینس چاہیے مہراج نے ایسے کہا تھا آج اسے کھانے کے بعد اسے سویٹ ڈش کی ضرورت ہو

مہراج ہم اتنے سیریس ٹاپک پر بات کر رہے ہیں اور آپ کو رومنس کی سوج کر رہی ہے سوری جانو یہ ٹاپک میرے بھائی اور تمہاری بہن کا ہے وہ خود سے حل کریں ۔یہ کہتے ہوئے مہراج سے اپنی باہوں میں اٹھایا اور اندر لے گیا

مہراج آپ دن با دن بہت خراب ہوتے جا رہے ہیں آیت نے غصہ دکھاتے ہوئے کہا

ہاں تو تمہاری ہی غلطی ہے تم مجھ پر دھیان نہیں دے رہیتو میں نے خراب ہی ہو نا ہے چلو اب مجھ پر تھوڑا سا غصہ کرو اور بعد میں پیار کرو ۔۔

مہراج نے کسی چھوٹے سے بچے کی طرح فرمائش کی جس پر آیت ہنسی

ہنسی تو پھنسی

مہراج نے اسے اپنے قریب کیا اور اس طرح سے اپنی باہوں میں قید کیا کہ وہ آزاد نہ ہو پائے

سیرت کو جب سے آیت نے بتایا تھا کہ سالار نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اس سے بہت عجیب لگا

اسے لگ رہا تھا کہ اس کی غلطی کی وجہ سے وہ بیچارہ صبح سے بھوکا ہے

لڑائی غصہ سب اپنی جگہ لیکن اس کو بھوکا تو نہیں رکھ سکتی اس نے تو صرف چھوٹی سی شرارت کی تھی

سالار کمرے میں آیا اور آرام سے بیڈ پر لیٹ گیا سیرت اس سے بات نہیں کرتی تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ سالار کو کھانا کھانے کے لیے کیسے کہیں اسی لیے اس نے ملازمہ کے ہاتھ سے کھانا منگوا کر بیڈ پر رکھا اور جانے لگی

بیگم آپ کے ہاتھوں سے کھانا ہے ۔۔۔سالار نے محبت سے کہا مگر سیرت نے ریسپونس دینا ضروری نہ سمجھا

سالار کو برا لگ رہا تھا سیرت کا اس طرح سے اگنور کرنا ایک تو وہ بے چارہ صبح سے بھوکا تھا اوپر سے سیرت اسے نخرے دکھا رہی تھی

تھوری دیر بعد بھی سیرت نے کوئی رسپونس نا دیا تو سالار نے پلیٹ اٹھا کر دیوار پر دے ماری

مجھے چیلنج مت کرو کھانا تمہارے ہاتھ سے ہی کھاؤں گا غصے سے چلاتے ہوئے واپس بیڈ پر لیٹ گیا

ایک پل کے لئے سیرت کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی

شور سن کر ملازمہ دوڑتی ہوئی آئی ۔۔اچھا ہوا شمع آپ آ گئی یہ پلیٹ اور کھانا یہاں سے اٹھا کر لے جائیں

کچھ لوگوں کو اس کی قدر ہی نہیں ہے کتنے لوگوں کو نہ جانے کتنے دن ایک نوالہ بھی نہیں ملتا اور کچھ لوگ اسے ویسٹ کر دیتے ہیں یہ جانے بغیر کہ ان کی ویسٹ کردہ چیز کسی دوسرے کے کام آ سکتی ہے

اس نے سالار کو سنانے والے انداز میں کہا تھا

جی بی بی جی آپ بالکل ٹھیک کہتی ہیں لیکن بھلا ہو سالار صاحب کا جو ہر ہفتے بڑی مسجد میں غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں ملازمہ نے سالار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

سیرت جو اسی کو سنانے کے لیے یہ سب بول رہی تھی شرمندہ ہو گئی

اس پر شرمندگی ظاہر کرنے سے بہتر تھا کہ وہ کمرے سے باہر چلی جائے

اوبیٹا کھانا کھاؤ سلمان صاحب ابھی واپس آئے تھے اسے کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر بولے

نہیں بابا میں کھا چکی ہوں

آپ کھائیں

ویسے بابا سالار نے بھی کھانا نہیں کھایا

یہ نہیں تھا کہ وہ سالار کے لئے کچھ فیل کرتی تھی بس وہ کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی

اور وہ جانتی تھی کہ سالار اس کے ساتھ ضد کرکے بھوکا ہی سو جائے گا

ارے بیٹا اس نے کھانا کیوں نہیں کھایا وہ تو بھوک کا بہت کچا ہے اس وقت اس نے ہنگامہ مچایا ہوتا

ملازمہ کے کہنے پر سالار کمرے سے باہر آ گیا

جی بابا آپ نے مجھے بلایا سالار نے آتے ہی پوچھا

بیٹا تم نے کھانا کیوں نہیں کھایاسیرت بتا رہی ہے کہ تم نے کھانا نہیں کھایا۔

اس کے کہنے پر سالار نےسیرت کی طرف دیکھا جو نظر جھکائے بیٹھی اس طرح سے ظاہر کر رہی تھی کہ آگے پیچھے کچھ خبر ہی نہیں

وہ بابا مجھے بھوک نہیں ہے اور مجھے کچھ کام ہے کام کر کے میں آپ کے کمرے میں آونگا یہ کہہ کر واپس جانے لگا جب سیرت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

کام بعد میں بھی کیے جا سکتے ہیں بابا کھانا کھانا ضروری ہے سیرت نے کہا تو سلمان صاحب کو تھا لیکن سنا سالار کو رہی تھی

اس نے کھینچ کر سالار کو اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھایا سالار نے اپنا جسم بالکل ہلک چھوڑ دیا تاکہ سیر ت با آسانی سے کھینچ سکے

سیرت نے اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر اس کی منہ کی طرف کیا

پہلے تو سالار کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ یہ ہو کیا گیا ہے پھر سوچنا سمجھنا ایک طرف رکھ کر اس نے کھانا کھانا شروع کر دیا۔۔ سلمان صاحب کو امید نہ تھی کہ سیرت ان کے سامنے اتنی بے باکی دکھائے گی ان کو کھاتا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلے گئے

کھانا کھانے کے دوران ایک سیکنڈ کے لئے بھی سالار کی مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا نہ آئی

وہ اپنی ضد پوری کر چکا تھا سیرت نے اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا دیا تھا سالار کے لیے یہ بات بھی بہت بڑی تھی کہ سیرت سے بھوکا نہیں دیکھ سکتی

حاشر صبح سے گھر سے گیا ہوا تھا رات کے دو بج رہے تھے ابھی تک واپس نہ آیا۔

جب سے حاشر کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا منت بہت ڈر گئی تھی

وہ حاشر کو زیادہ دیر باہر نہ رہنے دیتی۔ ۔آگر چلا بھی جاتا تو بھی اسے فون کرتا رہتا لیکن آج صبح سے حاشر کا ایک بار بھی فون نہ آیا تھا

منت کے دل میں عجیب عجیب اندیشہ پیدا ہو رہے تھے ۔۔۔۔ایک تو انجان شہر منت اس شہر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی ۔۔۔اور اوپر سے حاشر کا رات کو اس ٹائم تک غائب رہنا ۔۔اب تو اسے ڈر بھی لگ رہا تھا ۔

وہ بار بار حاشر کے فون پر کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو مسلسل بند جارہا تھا

منت بار بار فون کرتی رہی

جب کچھ نہ بن پڑا تو بیٹھ کر رونے لگی ۔

ابھی اسے روتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی جب دروازہ بجا

وہ بھاگ کر دروازے کے پاس آئی

لیکن جلد بازی میں دروازہ کھولنے کی بجائے اس نے پوچھنا بہتر سمجھا

تمہارا بوائے فرینڈ ۔شوخ لہجے میں جواب آیا ۔

اس نے دروازہ کھولا اور بنا سوچے سمجھے حاشر کے سینے سے جا لگی

اولڑکی کیا کر رہی ہے تمہارے ہسبینڈ نے دیکھ لیا تو۔۔۔؟ انداز اب بھی شوخ تھا

نہ کریں حاشر آپ جانتے ہیں میں کتنی پریشان تھی منت رو رہی تھی

ارے یار کام کے سلسلے میں دوسرے شہر جانا پڑا تھا تمہیں بتاتا اس سے پہلے فون چوری ہو گیا اور چور صاحب نے فون بند بھی کر دیا جس کی وجہ سے تم سے رابطہ نہیں ہو سکا ۔

دو تین بار سوچا تمہیں کسی کی pco سے فون کرو ں۔ ۔پھر سوچا تمہیں پریشان کرنے کی کیا ضرورت ہے میں تھوڑی دیر میں آ ہی جاؤں گا ۔

لیکن کام بر جانے کی وجہ سے لیٹ ہو گیا اور پھر وا رے قسمت دیکھو۔۔۔ راستے میں گاڑی بھی خراب ہو گئی ۔

حاشر آج کے بعد آپ کسی دوسرے شہر نہیں جائیں گے منت نے آرڈر دیا

ہاہاہا اوکے جانو آپ کچھ کھانے کو دے دو بہت بھوک لگی ہے ۔۔

حاشر نے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔

سیرت ابھی کمرے میں آئی تو سالار نہا کر نکلا تھا

اسے دیکھ کر ایک اسمائل پاس کی جسے سیرت نے اگنور کر دیا ۔۔اس کے اس طرح سے اگنور کرنے پر سالار مسکرایا ۔۔۔اور اسکے بالکل قریب آ کر کھڑا ہو گیا ۔

سیرت ایک قدم پیچھے ہٹی اس سے فاصلہ قائم کرنے کے لئے

لیکن سالار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب تر کر لیا

براشوق ہے تمھیں فاصلہ بھرانے کا ۔سالار نے اس کے بالوں میں ہاتھ دیا اور ایک جھٹکے سے اس کے بالوں سے کیچر نکال دیا ۔۔اس کے بال کھول کر اس کی پوری کمر چھپا گئے

تمہیں پتا ہے کہ اتنا شوق تھا مجھے تمہارے بال دیکھنے کا آج میں اپنی یہ خواہش پوری کروں گا

۔

سالار نے اس کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے سرگوشی کی

سیرت کی جان پر بن گئی تھی

سیرت کا سارا وجود کانپنے لگا اس کی حالت دیکھ کر سالار کو اس پر ترس آیا لیکن اس وقت ترس کھانے کے موڈ میں نہیں تھا۔

اس لئے سیرت کی پرواہ کیے بغیر اس کے کانپتے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر اپنے آپ کو سیراب کیا

سیرت اپنے آپ کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

پھر سالار نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کردیا۔۔

یار میں تمہیں بتا چکا ہوں میں اچھا بچہ بالکل بھی نہیں ہوں اب ایسی چھوٹی چھوٹی سی شرارتی تو کروں گا ہی

کیونکہ بڑی بڑی شرارتوں کے لئے مجھے تمہاری اجازت کی طلب ہے اسے اسی حالت میں چھوڑ کر وہ بیڈ پر لیٹ گیا

جبکہ سیرت ابھی بھی ویسے ہی کھڑی تھی

آج کے بعد کوشش کرنا کہ یہ رنگ میرے سامنے پہن کے نہ اؤ بہکاتا ہے بہت اس کے ریڈ کلر کے سوٹ پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں لیکن جس دن تم مجھے اپنے قریب آنے کی اجازت دے دو تو خود سے تو کہہ نہیں پاو گی بس ریڈ کلر کی ڈریس پہن کے آ جانا میں سمجھ جاؤں گا سالارنے آنکھ مارتے ہوئے کہا

جبکہ سیرت نے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر واش روم میں گئی اور جب واپس آئی تو اس نے پنک کلر پہن رکھا تھا

سالاراس کی معصوم حفاظت پر کھل کر ہنسا

وہ بیڈ کے ایک کونے میں ہو کر سونے لگی جب سالار نے کھینچ کر اسے خود سے قریب کر لیا تمہاری جگہ یہاں ہے میرے قریب وہاں کونے میں نہیں اسے اپنی باہوں میں لیے سالار نہ جانے کب نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا۔۔۔جب کہ اس کے سونے کے بعد سیرت نے اپنا اپ چھڑانے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہی

حناگھر واپس آئی تو زاویار اس سے بات نہیں کر رہا تھا

وہاں پر بھی زاویار نے ایک بار بھی اسے فون نہ کیا یہاں تک کہ بابا نے پوچھا بھی کے سب کچھ ٹھیک ہے نا

جس پر حنا نے انہیں تو مطمئن کر لیا لیکن خود نہ ہو سکی زاویار بہت بدلتا جا رہا تھا وہ پہلے جیسا پیار کرنے والا شوہر نہ رہا تھا

وہ دریا اور شاکر سے بالکل ٹھیک طریقے سے بات کرتا لیکن اس سے تو بات کرنا بھی پسند نہ کرتا

حنا کو لگتا تھا کہ زاویار خود ہی مان جائے گا

لیکن ایسا نہ ہوا زاویار تو اس سے دن بادن اور ہی ناراض ہوتا جا رہا تھا اب حنا کو اس کے نظر انداز کرنا پر رونا آنے لگا

اس نے سوچا ایسا کب تک چلے گا اسے خود ہی زاویار سے بات کرنی چاہیے

اس نے رات کو جب زاویار سے بات کرنے کی کوشش کی زاویار اس کی بات سنے بغیر ہی سو گیا

اور صبح اس کے اٹھنے سے پہلے ہی آفس چلا گیا

ملازمہ اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے گئی ہوئی تھی جس وجہ سے اس نے آج چھٹی کی تھی جبکہ سارہ کہیں باہر گئی ہوئی تھی اس کے علاوہ یہاں کوئی اور ملازمہ نہ تھی جب کہ سارے ملازم باہر کام کرتے تھے گھر کے اندر آنے کی کسی کو اجازت نہ تھی

سیرت بہت بور ہو رہی تھی

اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں

تھوڑی دیر تک ٹی وی دیکھتی رہی

پھر اس سے بور ہوئی تو بابا کی سیڈی میں آگئی تھوڑی دیر کتابیں پڑھنے لگی لیکن یہاں زیادہ تر ہسٹوریکل بکس تھی جبکہ سیرت کو لو سٹوریز اور ناولز پسند تھے

تھوڑی دیر کتابیں پڑھتے پڑھتے وہ بور ہو گئی پھر اٹھ کر باہر لان میں آئی

یہاں ہر قسم کا پودے لگے ہوے تھے ایسا لگتا تھا یہاں پھولوں کی دکان ہے یہ ایک نہایت خوبصورت لان تھا جس میں ہر قسم کا پھول تھا

وہ یہاں آ کر پھول دیکھنے لگی آیت کو بچپن سے ہی پودے لگانے کا شوق تھا وہ ان میں پانی ڈالتے یہ سب کچھ کرتے سیرت بچپن سے اسے دیکھتے آئی تھی

اس کا دل چاہا کہ یہ پودوں میں پانی ڈالیں اس نے اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پانی ڈال بھی دیا

پھر اندر آئی جہان جانے کتنی دیر سے فون بیچنے کی آوازیں آرہی تھیں اسے پتہ تھا کہ فون کس کا ہے اسی لیے ڈھیٹ بنی رہی فون نہیں اٹھایا

پہلی دو تین بار تو فون دو تین بار بج کر بند ہو گیا لیکن اب سالار تقریبا مسلسل آٹھویں بار فون کر رہا تھا

فون کی ٹرن ٹرن سے بور ہو کر اس نے اٹھا ہی لیا لیکن بولی کچھ نہیں

سالار جانتا تھا کہ وہ کچھ نہیں بولنے والی

شام کو تیار رہنا تمہاری بہن اور میرے بھائی کے گھر جانا ہے

کیونکہ تمہاری بہن کہتی ہے کہ میں تم پر بہت ظلم کرتا ہوں تمہیں کہیں آنے جانے نہیں دیتا اس لیے تیار رہنا شام کو چلیں گے یہ کہہ کر سالار نے فون نہیں رکھا اسے امید تھی شاید سیرت " ٹھیک ہے" ہی کہہ دے

لیکن وہ کچھ نہیں بولی

اب فون رکھ دو میری آواز سننے کا بہت شوق ہے کیا تمہیں سالارنے شرارت سے کہا

جس پر سیرت نے فورا فون رکھ دیا

کچھ دن کے لئے بابا کا زمینی مسئلہ حل کرنے کے لیے گاؤں جانا ہے سالار نےمہراج کو بتایا وہاں کے کچھ لوگ ہماری زمینوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں

ٹھیک ہے سالار بھائی آپ سیرت کو کچھ دن کے لیے ہمارے پاس چھوڑ جائیں کچن سے چائے لاتی آیت نے کہا جس پر سیرت کے کان کھڑے ہوگئے ۔

نہیں آیت سیرت میرے ساتھ جائے گی سالارنے کہا۔۔۔

ارے یار سیرت وہاں جا کر کیا کرے گی تو وہاں اپنے مسئلے حل کرے گا سیرت تو وہاں بور ہو جائے گی اسے یہیں چھوڑ جامہراج آیت کا ساتھ دیا۔

سیرت کا سارا وجود کان بن گیا کیونکہ وہ سالارکے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی

جبکہ سالار اس کے بغیر ایک دن نہیں رہنا چاہتا تھا اور یہاں پر پندرہ سے بیس دن کا مسئلہ تھا۔

لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ سیرت کو جتنا اپنے قریب رکھے گا وہ اتنی اس سے دور جائے گی ۔

ٹھیک ہے سیرت اگر رہنا چاہتی ہے تو رہ سکتی ہے۔۔۔۔ سالار یہ نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن وہ سیرت کے ساتھ مزید کوئی بھی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا اور نا ہی زبردستی اپنے ساتھ نہیں لے کے جانا چاہتا تھا

وہ چاہتا تھا کہ سیرت اپنے آپ اس رشتے کو قبول کرے ۔

اس لیے اس نے سب کچھ اسی کی مرضی پر چھوڑ دیا۔۔۔۔۔ایک چھوٹی سی امید کے ساتھ کے شاید وہ کہہ دے کہ وہ سالارکے ساتھ جاناچاہتی ہے

لیکن امیدیں وہاں ہوتی ہیں جہاں محبت ہو۔اور سالار چاہے جو بھی کر لیں وہ سیرت کو زبردستی خود سے محبت نہیں کروا سکتا

ہاں سیرت بول تو سالار بھائی کے ساتھ جانا چاہیے گی یا ہمارے ساتھ رہیں گی آیت نے پوچھا مجھے میرے سعدی کے ساتھ رہنا ہے ۔کہنے کو تو سیرت نے حاشر کی موت کو ایک حادثہ سمجھ کر قبول کر لیا تھا ۔۔۔۔لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ آیت سے پہلے جیسا رشتہ قائم نہ کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن آیت کی بے تکلفی کی وجہ سے وہ ایک بار پھر اس سے کافی حد تک بے تکلف ہو چکی تھی ۔

جو بھی تھا آیت اس کی بہن تھی اور اسے اس وقت اپنی بہن کی ضرورت تھی ۔۔اور اس سے یہاں آ کر جو سب سے زیادہ اچھا لگتا وہ تھا سعد کا۔ساتھ

بچے شروع سے ہی سیرت کی کمزوری تھے اور سعد اس کی بہن کا بچہ تھا جس کے ساتھ وہ کچھ ہی دنوں میں بہت دوستی ہو گئی تھی ۔۔۔۔

اس لیے وہ جب بھی ان کی باتوں کا جواب دیتی تو یا تو وہ سعد سے لاڈ کر رہی ہوتی یا اس سے باتوں میں لگی ہوتی ۔

خود ہی اس کا دودھ بناتے ۔۔اپنے پاس رکھ کر رہی اسے پلاتی ۔۔اور سعد بھی چپ چاپ اس کے ساتھ لگا رہتا

شاید خالہ کا رشتہ ہوتا ہی ایسا ہے ۔اسے ماسی کہتے ہیں یعنی ماں جیسی ۔۔یہ ماں جتنی محبت کرتی ہے یا اس سے بھی بڑ کر ۔کچھ بچے ماں سے زیادہ ماسی کے قریب ہوتے ہیں ۔یہ رشتہ اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہے

آجا سیرت لڈو کھیلتے ہیں ۔۔آیت جانتی تھی کہ سیرت اب بھی اس سے کھیچی کھیچی رہتی ہے ۔۔اس لیے وہ زیادہ سے زیادہ اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی
تاکہ پہلے کی طرح اپنی بہن پر اعتماد کر سکے ۔۔یلڈو سیرت کا فیورٹ گیم تھا ۔۔۔
وہ سیرت کو اپنے ساتھ باہر لے جانے لگی
جس سعد کو وہ کب سے سوتا سمجھ رہی تھی اس کے اٹھتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا ۔۔۔ارے کتنا برا چیٹر ہے یہ سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا ۔۔اس کو اس طرح اٹھ کر بیٹھے دیکھ کر حیرت نے کہا ۔۔
ہاں بالکل اپنی خالہ پہ گیا ہے ۔آیت نے کہا تو سیرت سعد کو اٹھا کر باہر لے آئی ۔۔
کوئی بات نہیں اگر یہ خالہ پہ گیا ہے تو اب خالہ کی ٹیم میں لڈو کھیلے گا ۔۔سیرت نے لاڈ کرتے ہوئے کہا ۔۔

سیرت جس طرح سے تم لاڈ کرتی ہونا میری خیال میں تو یہ بگڑ جائے گا ۔۔پھر تمہارے جانے کے بعد کون سنبھالے گا اسے ۔۔؟آیت نے دہائی دی ۔۔

لیکن اب تو میں کچھ دن یہیں رہوں گی نہ سیرت نے خوش ہوتے ہوئے کہا

اور سارا وقت اپنے سعدو کے ساتھ گزاروں گی

کبھی سعد کبھی سعدو کبھی سادی کبھی گڈو سیرت نے ناجانے سعد کے کتنے نام رکھ دیے تھے

۔۔۔چلو اب جلدی سے ٹیم بناتے ہیں ۔۔۔ایت نے لڈو ٹیبل پر رکھی ۔۔

او یار یہ بچوں والا گیم کون کھیلتا ہے سالار نے چڑتے ہوئے کہا ۔۔

سیرت .... آیت نے مختصر جواب دیا

جس پر سالار کو چپ لگ گئی ۔۔کیونکہ اب وہ اس گیم کو برا تو کبھی نہ کہے

میں اور میرا گڈو ایک ٹیم میں آپ اور مہراج بھائی ایک ٹیم میں گویا اعلان کیا گیا کہ سالار نہیں کھیل رہا ۔۔

مجھے بھی کھیلنا ہے گڈو کی ٹیم میں سالار نے کہا

آپی اسے گڈو صرف میں بھلا سکتی ہوں سیرت نے آیت کو دیکھتے ہوئے کہا ۔ جیسے کہہ رہی ہو کہ آئندہ ایسے گڈو بلانے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔

سن لیا سالار۔ بھائی۔۔آیت نے شرارت سے کہا جس پر سالار نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی ۔

لیکن مجھے بھی کھیلنا ہے سالار نے دہائی دی ۔۔جس پر آیت نے سیرت کو دیکھا

ٹھیک ہے آپی میں اور آپ ایک ٹیم میں ہیں ۔اس بات پر سالار منہ بن گیا ۔۔۔

اور اس نے مددگار طلب نظروں سے مہراج کی طرف دیکھا ۔۔۔

سوری ڈیر بہنا میں اپنا پاٹنر کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتا مہراج نے کھینچ کر آیت کو اپنے قریب اٹھایا ۔۔

اس کا دل چاہا کہ انکار کر دے لیکن نا کھیل کر وہ آیت کے خلوص کو روند نہیں سکتی تھی ۔۔

کھیل شروع ہوا اور سیرت ہمیشہ کی طرح سب سے آگے رہی۔۔

مہراج تین سال سے آیت کے ساتھ لڈو کھیل کھیل کر اس میں کافی ایکسپرینس ہو چکا تھا ۔۔جبکہ سالار کوئی یہ گیم آتا ہی نہیں تھا ۔۔۔۔

اسی لئے تو پانچ آنے پر مہراج کی گوٹی نکلو آنے کے بجائے اپنی چلا رہا تھا ۔۔جب اس سے پہلے سیرت نے پانچ آنے کی خوشی پر مہراج کیگوٹی اٹھائی اور اس کے ہاتھ میں رکھ دی۔۔کیونکہ مہراج کی یہگوٹی سیرت کی گوٹی کو پٹنے والی تھی

جب کے سالار کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا

سیرت یہ چیٹنگ ہے سالار نے پہلے دوسری گوٹی کو ہاتھ لگایا تھا ۔۔یہ مہراج کی آخری گوٹی جو اپنے گھر کی ہونے جا رہی تھی ۔۔لیکن اس سے پہلے ہی پٹ گئی ۔۔۔

اچھا کہاں لکھا ہے کہ اگر ایک کو ہاتھ لگایا ہو تو دوسرے کو نہیں چلا سکتے سیرت مکمل لڑائی کے موڈ میں آ چکی تھی ۔۔۔۔

کہیں نہیں لکھا لیکن میں چیٹنگ نہیں ہونے دوں گا جس کو ہاتھ لگاؤں اسی کو چلاؤ مہراج کو اپنی آخری گوٹی پٹنے کا بہت افسوس تھا جس پر آیت بھی اس کا خوب ساتھ نبھا رہی تھی ۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے ہم یہی گوٹی چلائیں گے ۔۔سالار پہلے والے گوٹی کی طرف

ہاتھ لے کر جانے لگا لیکن سیرت میں اس کا ہاتھ تھام لیا

میں نے کہا نہ ہم نہیں کل چلا ہیں گے دوسری مہراج بھائی کی گوٹی اپنے گھر جائے گی اس نے باقاعدہ سالار کی طرف دیکھتے ہوئے اسے ہی کہا تھا

جس پر سالار کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی آخرکاراس نے سالار سے بات کر ہی لی تھی ۔۔جس کے ساتھ ساتھ مہراج کا مقصد بھی کامیاب ہوگیا ہاں یہ ٹھیک ہے آیت سہی کہتی تھی کھیل میں وہ سب لڑائی جھگڑے بھول جاتی ہے ۔۔۔

لیکن جیسے ہی اسے احساس ہوا کہ اس نے سالار کا ہاتھ پکڑا ہے ۔۔اور اس سے بات بھی کی ہے

تو لڈو کو الٹا کر وہاں سے بھاگ گئی ۔۔۔

جبکہ سالار نے بے ساختہ مہراج کو گلے لگایا۔۔

آئی لو یو جگر ۔۔۔

حنا دریا کے کمرے میں اس کو کھانا کھانے کا بولنے آئی تھی

جب نظر اس کی ڈائری پر پڑی

دریا واش روم میں تھی

وہ اس کی ڈائری کو نہیں دیکھنا چاہتی تھی

لیکن پھر بھی ہو سکتا ہے اس میں سیرت کے بارے میں کچھ لکھا ہو ۔۔کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ دریا سیرت سے بہت نفرت کرنے لگی ہے

حنا نے ڈائری اٹھائی تو اس میں سے سالار کی چار پانچ تصویریں نکل کر زمین پر گری

حنا نے فوراً تصویریں اٹھاکے واپس ڈائری میں رکھنے لگی

لیکن ڈائری کا جو پیج اس کے سامنے کھلا تھا اس پر لکھا تھا" تم صرف میرے ہو سالار شاہ اور تمہیں مجھ سے چھین نے والے ہر انسان کو قتل کردوں مار دوں گی اسے "

دریا کی جنونی طبیعت سے تو واقف ہو ہی چکی تھی لیکن اس کے الفاظ پڑھ کر حنا کے ہاتھ کپکپانے لگے

جب نظر واش روم کے دروازے پر کھڑی دریا پڑی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری اجازت کے بغیر میرے کمرے میں آنے اور میری چیزوں کو چھونے کی

انتہائی بدتمیز سے دریا اس کے سر پہ آ کر کھڑی ہو گئی

دریا میں بس تمہیں کھانے کا بولنے آئی تھی حنا بولنے کی کوشش کی

دفع ہو جاؤ یہاں سے اور آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا دریا غصے سے دھارتے ہوئے بولی

جب کہ احساس توہین میں گری حنا کمرے سے باہر آگئی

دریا کو حنا سے نفرت ہوگئی تھی کیونکہ وہ سیرت کو سپورٹ کر رہی تھی

اور یہی بات وہ روزانہ زاویار سے بھی کہتی تھی اور نجانے زاویار کو اس کے خلاف کیا کیا باتیں کرتی اسی لئے زاویار نے اس سے بات کرنا ہی چھوڑ دیا کیونکہ سیرت کو لے کر وہ زاویار سے بھی لڑ چکی تھی

اور اب زاویار کو بھی یہی لگتا تھا کہ حنا دریا کے خلاف ہے جس کی وجہ سے وہ حنا سے دور ہورا جا رہا تھا

لیکن آپی آپ نے تو کہا تھا کہ میں آپ کے ساتھ رہوں گی وہ اپنے گاؤں جائیں گے

شام کے وقت سالار نے سیرت کو گھر چلنے کے لیے کہا تھا

ہاں سیرت لیکن وہ آج تھوڑی جا رہے ہیں تین دن کے بعد تجھے یہاں چھوڑ کر چلائے جائیں گے

وہ تین دن بعد جائیں گے سیرت کو یہ سن کر اچھا نہیں لگا کیوں کہ لڈو کے کھیل کے بعد وہ اب تک سالار کے سامنے نہیں آئی تھی اور نہ ہی آنا چاہتی تھی

لیکن اسے سالار کے ساتھ گھر واپس آنا پڑا

راستے میں ان دونوں کی کوئی بات نہ ہوئی نہ سیرت نے کوئی بات کی اور نہ ہی سالار نے کرنے کی کوشش کی ۔۔۔

کیونکہ سالار کے ساتھ وہاں جتنی بات کر چکی تھی اتنا ہی کافی تھا ۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ سالار اسے طنہ مارے گا ۔اس کی ہنسی اڑائے گا اس سے تنگ کرے گا لیکن سالار نے ایسا کچھ نہ کیا ۔۔

بلکہ وہ تو آتے ہی سونے کے لئے لیٹ گیا جس سے سیرت بھی بے فکر ہو گی

السلام علیکم جگر کیسے ہو یار بہت دنوں بعد فون کیا آج

سالار نے حاشر کا فون اٹھاتے ہی پوچھا۔۔

ہاں یار کچھ کام میں بزی تھا اور پھر فون چوری ہو گیا۔۔اب نیا فون لیا تو سوچا تم سے بات کرلو ں بتاؤ کیسے ہو اور بھابھی کیسی ہے معاملہ سیٹ ہوا کہ بھی نہیں ۔۔حاشر نے شرارت سے پوچھا۔۔

ارے یار کوئی معاملہ سیٹ نہیں ہوا۔دیکھنا تو دور اپنی آواز تک سننا پسند نہیں کرتی۔اس کا بس چلے تو مجھے دنیا سے غائب کر دے۔سالار نے اپنے دل کا حال بتایا۔۔

ہاہاہا۔تو شاہ تو کر کیا رہا ہے۔۔؟ ایک لڑکی نہیں سنبھلتی تجھ سے اسے اپنے دل کی بات بتا دے۔اسے احساس دلا اس بات کا کہ تو اسے کتنا چاہتا ہے۔پیار سے ملنا مان جائے گی اور اگر پیار سے نہیں مانتی تو تو اپنے سٹائل پہ آ جا۔کچھ لڑکیاں باتوں کی نہیں لاتوں کی بھوت ہوتی ہیں

نہیں جگر یہ لڑکی میری جان ہے۔میں اس کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔اگر وقت آئے تو اپنی جان بھی دے سکتا ہوں

مگر زبردستی نہیں۔مجھے کچھ بھی کرنا پڑے میں اسے مناؤں گا وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی

۔

تو ٹھیک کہتا ہے مجھے اسے پیار سے سمجھانا چاہئے ۔اس طرح کب تک چلے گا وہ مجھ سے بات نہیں کرے گی تو میں بھی سے بات کرنا چھوڑ دوں کیا

میں سوچ رہا تھا کہ اسے اس کی بہن کے گھر چھوڑ دوں گا

میں اس کے ساتھ جتنی زبردستی کروں گا وہ اتنا مجھ سے دور ہو جائے گی

مجھے اس پر پابندیاں نہیں لگانی چاہیے

اب میں نے

سوچ لیا ہے میں وہی کروں گا جو وہ چاہتی ہے تجھے کیا لگتا ہے صحیح سوچا ہے میں نے

بھائی یہ تیرا معاملہ ہے تو بہتر سمجھ سکتا ہے اسے تجھے جو ٹھیک لگتا ہے تو وہ کر ۔مگر ایک بات یاد رکھنا

رشتے ریت کے جیسے ہوتے ہیں

اگر انہیں مٹھی میں لے کر مٹھی کھلی چھوڑ دو گے تو ہوا اسے اپنے ساتھ اُڑا لے جائے گی

اور اسے مٹھی میں کاس کے پکڑو گے تو اتنی ہی ہاتھ سے نکلتی جائے گی

چل تیری بھابھی آ رہی ہے بعد میں بات کرتا ہوں منت کو چائے کا کپ پکڑا آتے دیکھ کر بولا

ٹھیک ہے بعد میں بات ہو گی

تھینک یو۔سالار کو خود بھی یاد نہیں تھا کہ شاید یہ لفظ زندگی میں کبھی استعمال کیا تھا۔لیکن آج کر نا پڑا کیوں کہ حاشر سے بہت گہری بات سمجھا گیا تھا

یہ کیا بات ہوئی ابھی تم دونوں کی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ تم اسے اکیلا چھوڑ کے جا رہے ہو

کھانے کی میز پر سلمان صاحب بہت غصے میں تھے

بابا یہ بھی اپنی بہن کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتی ہے آپ پوچھ لیں اس سے

اس نے سیرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جی بابا میں بھی آیت آپی کے گھر رہنے جانا چاہتی ہوں

شاید اور کوئی بات ہوتی تو سیرت کبھی اس کا ساتھ نہ دیتی

لیکن بیٹا میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں ہنی مون پر جاؤ یہی تو دن ہوتے ہی گھومنے پھرنے کے بعد میں بچے ہوگئے تو کیسے جاؤ گے سلمان نے سالار کی طرف دیکھتے ہوئے اشارہ کیا

جبکہ کچھ بولنے کی بجائے بہت زور سے ہنسا

ایسی نوبت ہی کہاں آنے دیتی ہے آپ کی بہو دل میں سوچا

کیونکہ بابا اور سارا بیگم کے سامنے یہ بالکل نارمل تھے اور انہیں لگ رہا تھا کہ ان دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہے

جبکہ سیرت کا چہرہ بالکل سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ شاہد ہی سالار نے زندگی میں اس سے زیادہ خوبصورت منظر کبھی دیکھا تھا

تمہارا کیوں رہے ہو سالار بابا غصے سے بولے

جی وہ بابا میں واپس آ کے اسے کہیں گھمانے لے جاؤں گا

بلکل بھی نہیں تم سیرت کو اپنے ساتھ لے کے جاؤ گے تم جہاں بھی جاؤ گے بابا کافی غصے میں بولے تھے

جب کہ ان کے بات سن کر سیرت کے چہرے کی خوشی کہیں مند پر گئی۔جو سالار کو اچھی نہیں لگی

نہیں بابا سیرت وہاں جاکے کیا کرے گی بیچاری بور ہو جائے گی اور ویسے بھی میں پندرہ بیس دن میں واپس آ جاؤں گا آپ بے کار میں اسے میرے ساتھ بھیج رہے ہیں یہاں آیت

مہراج اس کا خیال رکھنے کے لیے اور آپ دونوں بھی تو ہیں سالار نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا

سالار جس طرح سے مجھے لگ رہا تھا کہ تم سیرت کو چاہتے ہو اس کے بغیر رہ نہیں سکتے اور اس کے لئے کچھ بھی کر جاؤ گے ۔کہیں سب صرف وقتی احساس تو نہیں تھا ۔۔؟

پاپا نے بنا لحاظ کئے پوچھا کیونکہ انہیں سالار کا اس طرح سے سیرت کو یہاں چھوڑ دینا ہرگز پسند نہ آیا تھا ان کی شادی کو مشکل سے پندرہ بیس دن ہوئے تھے

ان کی آج میٹنگ کی وجہ سے سیرت سے ایک نوالہ نہ کھایا جا رہا تھا

بابا سیرت میری بیوی ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں ۔وہ کہہ تو سلمان صاحب سے رہا تھا لیکن دیکھ سیرت کی طرف رہا تھا

جبکہ سیرت اس کی نظروں کی تپش اپنے آپ

پر محسوس کر رہی تھی

جبکہ اپنے آپ کو اس ماحول کا حصہ نہ رکھتے ہوئے سیرت مکمل طور پر کھانے کی طرف متوجہ ہونے کی کوشش کر رہی تھی ۔

تو بس ٹھیک ہے سیرت تمہارے ساتھ جا رہی ہے سلمان صاحب نے فیصلہ سنایا

جبکہ ان کا فیصلہ سن کر سیرت کے ہاتھ سے نوالہ چھوٹ چکا تھا

نہیں بابا سیرت میرے ساتھ نہیں جائے گی ۔سالار انہی کے انداز میں بولا اٹھ کر اندر چلا گیا ۔اب سلمان صاحب بھی جانتے تھے کہ سالار اپنا فیصلہ نہیں بدلے گا

جبکہ سیرت کو ڈر تھا کہ سلمان صاحب کہیں زبردستی ہی سیرت کو سالار کے ساتھ گاؤں نہ بھیج دیں

یہ لڑکا کبھی میری بات نہیں سنتا سلمان صاحب کھانے کی طرف متوجہ ہوگئے

آپ جانتے ہیں کہ وہ اپنی ضد سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹ سکتا تو پھر کیوں اس سے بے کار کی بحث شروع کر دیتے ہیں اس نے کہا وہ سیرت کو نہیں لے کے جائے گا تو وہ نہیں لے کے جائے گا ۔

کب سے خاموش بیٹھی سارہ بیگم سالار کے جانے کے بعد بولی تھی

ایم سوری سیرت بیٹا میں چاہتا تھا کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ لے کے جائے ۔لیکن شاید وہ بھی ٹھیک کہہ رہا ہے گاؤں میں تم بھی جا کر کیا کرو گی ۔سالار تو وہ اپنے کام میں لگ جائے گا تم بے کار میں بور ہو جاؤ گی

سلمان صاحب نے سالار کی طرف سے سیرت کا دل صاف کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

اٹس اوکے بابا کوئی بات نہیں آپ دونوں تو ہیں ہی میرے ساتھ ۔سیرت دل سے بہت خوش تھی لیکن ان کے سامنے چہرے پر تھوڑی اداسی لانی پڑی کیونکہ وہ دونوں شکل سے بہت اداس لگ رہے تھے

--

کچھ دنوں سے حنا طبیعت بہت خراب ہونے لگی تھی

زاویار نوٹ تو کر رہا تھا مگر رسپونس نہیں دے رہا تھا

وہ چاہتا تھا کہ حنا خود آکر سے بتایئے کہ اس کی طبیعت خراب ہے

جبکہ حنا چاہتی تھی کہ وہ خود آ کر اس سے پوچھے

لیکن دونوں کی انا کی دیوار بہت اونچی تھی ۔اس دن زاویار چاہتا تھا کہ وہ رات کو اسے منائیں لیکن بہت دیر بعد بھی ہیں حنا بس ایم ایم ایم ہی کرتی رہی اس کے منہ سے سوری نہ نکلا تب ہی زاو یار سمجھ چکا تھا ۔حنا مجبوری میں سوری بول رہی ہے نہ کہ دل سے کیونکہ دریا نے اسے بتایا تھا کہ وہ اب بھی سیرت کی سپورٹ کرتی ہے اور سیرت کے نام پر اس سے لڑتی ہے ۔جبکہ ان دونوں کی لڑائی کے بعد سیرت کا ذکر بھی نہ ہوا کہیں ۔یہ سب دریا کی اپنی طرف سے بنائی گئی باتیں تھیں

جو دریاحنا کو زاویہ سے دور کرنے کے لیے کرتی تھی

زاویار خود بھی جانتا تھا کہ حنا سیرت کے معاملے میں بہت کچی ہے اس لیے دریا کی باتوں پر یقین کرنا اس کے لئے مشکل نہ تھا

اس لئے زاویار چاہتا تھا کہ حنا سیرت کو بھلا کر ایک نئی زندگی شروع کریں ۔ لیکن حنا ایسا کرنے کے لئے تیار نہ تھی ایسا زاویار کو لگتا تھا۔اسی لئے زاویار چاہتا تھا کہ حنا خود اس سے بات کرے

لیکن پچھلے کچھ دنوں سے حنا کی طبیعت خراب تھی

اور حنا کو اس بات کی کوئی پروا نہ تھی

جب حنا نے خود اپنی پرواہ نہ کی تو زاویار کو بہت غصہ آنے لگا

اسی لیے صبح آفس جانے سے پہلے سے بول کر گیا

سنو آج ہو سپیٹل چلی جانا ۔ طبیعت خراب ہے تمہاری

اور اب میں اس معاملے میں بالکل کوئی بحث نہیں چاہتا

دریا کو کہنا وہ چلی جائے گی

اگر نہیں تو میں ڈاکٹر کو گھر پر ہی بلا لوں گا

کوئی ضرورت نہیں ہے میں بالکل ٹھیک ہوں اتنے دنوں کے بعد زاویار کو اپنی فکر کرتے دیکھا نہ جانے کیوں حنا آنکھیں بھر آئیں

ہاں تم تو ٹھیک ہو لیکن تمہیں اس طرح سے دیکھ کر میں ٹھیک نہیں ہوں جب میں گھر آؤں ۔تو ایسی بیمار حالت میں ناملو مجھے ۔جیسی پہلے رہتی تھی ویسے ہی رہو

کسی ایک انسان کے لئے باقی رشتے خراب نہیں کرنے چاہیے ہیں حنا

افسوس تم ایک ساتھ دو رشتے نہیں نبھا سکتیں یہ کہہ کر وہ چلا گیا

اور حنا سوچتی رہ گئی کیا واقعی اس نے اس سیرت کی محبت میں ز اویار کی محبت کو اگنور کر دیا ہے

یہ تم کس خوشی میں بنا رہی ہو مہراج جیسے ہی گھر آیا تو اس نے آیت سے پوچھا وہ کچن میں کیک بنا رہی تھی ۔

آج سیرت کا برتھ ڈے ہے تو میں اس کے لئے کیک بنا رہی تھی

ارے پاگل سیرت کا برتھ ڈے ہے تم کیا کیک بنا رہی ہو پہلے سالار کو بتاؤ

سالار بھائی کو بتا کر کیا کر لینا ہے آیت نے کنفیوز ہوتے ہوئے پوچھا

میڈم شاید آپ بھول رہی ہیں سیرت سالار کی بیوی ہے جو کہ اس سے ناراض ہے جسے وہ منانا چاہتا ہے اس لئے آپ کو اپنی بہن کے لئے جو کچھ کرنا ہے وہ بعد میں کر لجئے گا پہلے میرے بھائی کو بتائیں کہ وہ بچارا کیا کرے تاکہ آپ کی بہن مان جائے مہراج نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

او ہاں یہ تو میں بھول ہی گئی وہ کیا ہے نہ جب سے سیرت مجھے واپس ملی ہے میرا دل کرتا ہے میں اس کے لیے ہر وہ کام کرو جو پہلے کرتی تھی

میں ہر سال اس کا برتھ ڈے کیک بناتی تھی آیت نے خوش ہو کر بتایا

اور سیرت کھا لیتی تھی مہراج نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا آیت نے تیوری چڑھائی

مطلب اگر سیرت کھا لیتی تھی تو پھر تو مجھے اس کی ہمت کی داد دینی چاہیے اپنی بات کہہ کے وہ رکا نہیں بلکہ کچن سے باہر دوڑ لگا دی

جبکہ آیت اسکی بات کا محفوظ سمجھ کر اس کے پیچھے دوڑی

زاویار گھر واپس آیا تو حنا کمرے میں تھی اس کو دیکھنے کی اسے بہت بے چینی ہو رہی تھی اس کی طبیعت اتنے دنوں سے خراب تھی

اور وہ اپنا خیال بھی نہیں رکھ رہی تھی اس لیے زاویار نے سوچا کہ ساری ناراضگی ایک طرف پہلے حنا ٹھیک ہو جائے

بعد میں جتنا چاہے لڑ لے گا۔

اس لئے گھر آتے ہی اس نے دریا سے حنا کے بارے میں پوچھا

جس پر دریا کا منہ بن گیا۔

ڈاکٹر کے پاس گئی ہوئی تھی میں بات کرنا چاہتی تھی پھر

مجھے لگا مجھے باتیں سنائی گئی اسی لیے میں نے کچھ نہیں پوچھا۔تو وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

میڈم کے مزاج ہی نہیں ملتے کیا ہے بھائی وہ تھوڑی دن مجھ سے مل بیٹھ کر بات کر لیں لیکن نہیں انہیں نخرے دکھانے ہیں دریا نے لگے ہاتھ اپنی بھڑاس نکالی۔

دریا بیٹا میں نے تم سے کہا نہ اس کی طبیعت خراب ہے اسے ٹھیک ہو جانے دو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا زاویار نے اس کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی

رہنے دیں بھائی آپ تو اپنی بیوی کی وکالت نہیں کرے جب وہ نہیں تھی ہمارے بیچ تو آپ کتنی محبت کرتے تھے مجھ سے اور اب۔اب سب کچھ بدل گیا ہے اب آپ کی لائف میں

میری کوئی اہمیت نہیں ہے آنکھوں میں آنسو لیے یہ اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ زاو یار کو حنا پر غصہ آ رہا تھا آخر یہ لڑکی اپنے گھر والوں سے بنا کر کیوں نہیں رکھ سکتی

لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ آپ وہ اپنے اور حنا کے درمیان سے سیرت کو نکال کر رہے گا

حنا اس کی محبت تھی جس کے بغیر وہ نہیں رہ سکتا تھا اور اس بات کا احساس ہو حنا کو دلوانا چاہتا تھا

بابا کے کہنے پر وہ یہاں آ تو گئی لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کہاں جائے

یہ ایک بہت بڑا ہوٹل تھا جس کے ورکر اسے راستہ تو بتا رہے تھے لیکن پھر بھی وہ اندر سے بہت بڑی ڈری ہوئی تھی

صبح سلمان صاحب کا فون آیا کہ سیرت کو کسی ہوٹل میں آنا ہے وہ بھی بنا سوچے سمجھے سلمان صاحب کے حکم پر یہاں آگئی لیکن اب یہاں نہ سلمان تھا اور نہ ہی اس کی جان پہچان کا کوئی اور انسان ۔

میم آپ کو نیچے ہال میں چلنا ہو گا ایک ورکر لڑکی جس نے یونیفارم پہنی تھی اس کے پاس آ کر رکی اور بولی

اور اسے اپنے ساتھ ہال میں لے آئیں ۔ہال مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور سیرت کو اندھیرے سے ڈر لگ رہا تھا اسی لیے اس نے اندر جانے سے صاف انکار کر دیا

میم سلمان صاحب اندر ہی ہیں آپ اندر آ جائیں ورکر لڑکی نے کہا

نہیں دیکھے اندر کتنا اندھیرا ہے میں نہیں جا رہی ہے ادھر سیرت اندر جانے کے لیے تیار نہ تھی

تب ہی وہاں مہراج آگیا

کیا ہوا بچے تم کیوں کھڑی ہو اندر چلو مہراج کو دیکھ کر سیرت کو حوصلہ ہوا

اندھیرا ہے سیرت نے بچوں جیسا منہ بنا کر کہا جس پر مہراج مسکرا دیا

چلو آؤ اندھیرے کو روشنی میں بدلتے ہیں مہراج نے مسکرا کر کہا

وہ کیسے سیرت نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

میری پیاری سی بہن جب اپنی پاکیزہ ہنسی ہنسے گی تو ہر طرف روشنی ہو جائے گی مہراج نے اسے بہلاتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ تھام کر اندر لے آیا

حال میں قدم رکھتے ہیں ہر طرف لائٹ آن کر دی گئی

ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا ہر کوئی اسے مبارکباد دے رہا تھا

سب باری باری آ کر اس سے ملے ۔

لیکن وہ اکیلا ایک کونے میں کھڑا تھا بس اس کو مسکراتے دیکھ رہا تھا اس کی مسکراہٹ کو اپنے اندر محسوس کر رہا تھا وہ جانتا تھا کہ یہ مسکراہٹ اس کے لئے نہیں ہے

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ مسکراہٹ اس کی وجہ سے آئی ہے

یہ سب کچھ اس نے کیا تھا صرف اسے خوش دیکھنے کیلئے اور وہ جانتا تھا کہ جب وہ اس کے سامنے آئے گا تب اس کی یہ خوشی غائب ہوجائے گی

کیونکہ وہ سب کے لیے ہستی ہے سوائے اس کے ۔لیکن وہ تو عاشق ہے ایک دیوانہ جو" اک لفظ عشق "کے لیے اپنی جان بھی دے سکتا ہے

مہراج اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ کر یہاں اس کے قریب لے آیا اسے دیکھتے ہی ہمیشہ کی طرح سیرت کا موڈ آف ہو گیا جسے سالار نے بہت شدت سے نوٹ کیا تھا

او بھائی تیری بیو ی کا برتھ ڈے ہے وش تو کردے مہراج نے اس سے کہا

میں تم سب کے سامنے وش نہیں کروں گا بہت فرصت سے کروں گا اور ویسے بھی یہ پارٹی تو تم لوگوں کے لیے تھی میں تو اپنی بیوی کو اکیلے میں وش کروں گا

جہاں صرف میں اور یہ ہوں گے کوئی تیسرا نہیں ہو گا اور نہ ہی میں کسی تیسرے کو آنے دوں گا یہ کہتے ہوئے وہ اس کے کان کے قریب جھکا

آج برتھ ڈے تمہارا ہے لیکن آج رات گفٹ تم مجھے دو گی ۔اپنے آپ کو تیار کرلو سیرت آج کے بعد تم میری کہلاؤ گی ۔آج کی اس حسین رات میں تم سے دور نہیں رہوں گا ۔اس کے کان کے قریب سرگوشی کر کے وہ اس کے ہوش اڑا چکا تھا

پارٹی ابھی جاری تھی لیکن سالار نے سیرت کا ہاتھ تھاما اور اپنے ساتھ لے آیا

وہ اسے کہاں لے جا رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی سیرت پر ابھی تک سالار کی اس بات کے زیر اثر تھی ۔کہ آج رات وہ اس سے دور نہیں رہے گا ۔

سیرت کو ڈر تھا کہ کہیں سالار اپنے کہے پر عمل نہ کردے

خیر اتنے دنوں میں وہ سالار کو اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ وہ جو کہتا ہے وہ کرتا ہے ۔

وہ باظاہرا سے کتنا بھی اگنور کرنے کی کوشش کرے ۔لیکن پھر بھی اس کے بارے میں سب کچھ جانے لگی تھی ۔

وہ اس کے سامنے نفرت کا اظہار کرتی اسے اگنور کرتی اس سے دور بھاگتی ۔لیکن پھر بھی اس کی محبت کو نظرانداز نہیں کر پائی تھی

وہ سمجھ چکی تھی کہ سالار اسکے پیار میں پاگل ہے ۔اور اس کی مرضی کا انتظار کر رہا ہے

گاڑی فل سپیڈ میں چل رہی تھی سالار اس سے کوئی بات کر رہا تھا مگر سیرت کا دھیان اس کی باتوں پر نہیں تھا

یہ تو وہ بھی جانتی تھی۔ کہ وہ سالار کو اپنے قریب آنے سے روک نہیں پائے گی ۔اور اگر وہ سالار سے وقت مانگے گی تو سالار ضرور دے گا ۔

لیکن وہ سالار سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی ۔اسے پتا تھا کہ اس کا بھائی اپنی موت مرا ہے اور ایک انسان کی موت میں کسی کا کوئی قصور نہیں ہوتا ۔یہ اللہ کے فیصلے ہوتے ہیں اور اس میں اس کی رضا ہوتی ہے ۔

اسی لئے تو اس نے آیت اور مہراج کو بھی معاف کر دیا

لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ سالار کو اپنے بھائی کا قصوروار سمجھتی تھی ۔ اگر سالار صحیح طریقے سے اس کی زندگی میں شامل ہوتا تو وہ کبھی اس کی محبت سے انکاری نہ ہوتی ۔ لیکن نہ صرف سالار کا طریقہ غلط تھا۔ بلکہ سالار کبھی بھی سیرت کا آئیڈیل نہیں تھا کبھی بھی اپنے لئے ایسا شخص نہیں سوچا تھا

سوچا تو اس نے کبھی حارث کے بارے میں بھی نہ تھا ۔لیکن وہ اس کی بھائی کی پسند تھا یقینا اگر سالار بھی اس کے بھائی کی پسند ہوتا تو وہ کبھی انکار نہ کرتی

سالار اسے اپنے ساتھ ساحل سمندر پر لایا تھا یہ نہیں جانتی تھی کہ سالار کو کیسے پتہ چلا کہ اسے سمندر پسند ہے ۔

گاڑی سے نکلتے ہی ٹھنڈی ہواؤں اور رات کے خوبصورت نظارے نے اس کا استقبال کیا ۔

وہ یہاں آ کر خوش تھی لیکن وہ سالار پر یہ بات ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی

لیکن وہ جانتی تھی کہ سالار پر وہ یہ بات ظاہر کرے نہ

کرے سالار ضرور جانتا ہو گا ۔

ورنہ وہ اسے یہاں کیوں لاتا ۔

ان سب باتوں کو ایک طرف رکھ کر وہ آگے چلنے لگی

مجھے پتا ہے تمہیں ساحل سمندر پسند ہے میری پیاری سالی نے مجھے بتایا ہے اس لئے اب جوتے اتار دو کیونکہ مجھے اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ تمہیں گیلی مٹی پر ننگے پیر چلنا پسند ہے

۔

اپنے پیچھے سے سالار کی آواز نے اس کے قدم ایک منٹ کیلئے روک دیے ۔

پیچھے مڑ کر دیکھا تو سالار اپنے جوتے اتار رہا تھا

ہونا تو ایسا چاہیے تھا کہ اس کی ساری باتیں سالار کو بتانے پر سیرت کو آیت سے ناراض ہونا چاہیے تھا اس پر غصہ کرنا چاہیے تھا۔لیکن ایسا نہیں تھا نہ تو سیرت کو آیت پر غصہ آ رہا تھا اور نہ ہی سالار پر

اس کی بات مانتے ہوئے سیرت نے اپنے جوتے اتار کر اپنے ہاتھوں میں رکھ لیے اور پھر چلنے لگی

اسے لہریں جتنی اچھی لگتی تھی اتنا ہی خوف آتا تھا۔

اس لیے وہ بار بار مڑ کر پیچھے سالار کو دیکھ رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ہے یا نہیں۔

لیکن وہ اس کے ساتھ ہی تھا بس دو قدم کے فاصلے پر

وہ آگے بڑھ رہی تھی جب سالارنے پیچھے سے دوسری طرف جانے کا اشارہ کیا

اس طرف ایک بہت بڑا ٹینٹ لگا ہوا تھا اور روشنیوں سے راستے بنائے گے تھے۔

سیرت اس کے اشارے پر اس طرف چلنے لگی

۔

یہ رسی اور لائٹوں کی مدد سے ایک راستہ بنایا گیا تھا یہاں پر باریک پائپ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لگی تھی جن کو رسیوں کی مدد سے ایک دوسرے سے جوڑا جا رہا تھا

وہ رسیوں پر چھوٹی چھوٹی لائٹس کی لڑیاں لگی ہوئی تھی۔

لڑیاں اس طرح سے لگائی گئی تھی کہ ان کے اندر سے رسی نظر نہ آئے ۔

اور ہر پائپ کے اوپر بڑی سی لائٹ لگائی گئی تھی تاکہ راستہ آسانی سے نظر آئے

چلتے چلتے وہ اس ٹینٹ کے بالکل پاس آگئی ۔

پھر پیچھے مڑ کر دیکھا سالار اس کے ساتھ ہی تھا شاید وہ اکیلے اندر نہیں جانا چاہتی تھی ۔

سالار نے اندر آنے کے لئے اس کے آگے اپنا ہاتھ پھیلایا جسے اس نے فورا تھام لیا۔سالار یکدم حیران ہو گیا۔اسے یہ تو پکا یقین تھا کہ وہ بہت جلدی سیرت کو اپنے اور اس کے رشتے کو قبول کرنے کے لئے تیار کرلے گا۔لیکن سیرت کی اس پیش قدمی نے سالار کو اندر تک خوش کر دیا تھا

سالار نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا کہیں چھوٹ نہ جائے۔اور پھر اسے اپنے ساتھ ہم قدم لئے اندر آ گیا۔

ٹینٹ کے اندر بھی اسی طرح سے روشنی تھی۔

ٹینٹ کے اندر زمین پر ایک اسکائی بلو کلر کا میٹرس بچھایا گیا تھا ۔

اور اس کے آگے پیچھے ہر طرف کوشنز رکھے گئے تھے ۔

ٹینٹ کے اندر سفید کپڑے سے دروازے کور کیا گیا تھا

اور سالار اس کے بالکل قریب کھڑا تھا

میں چاہتا تھا کہ ہماری پہلی ڈیٹ بہت رومنٹک ہو

سالار اس کے کان کے بالکل قریب آ کر بولا ۔

سیرت میں نے بہت کوشش کی میں تم سے دور رہوں تمہاری مرضی کے بغیر تو میں ناچھووں ۔لیکن میں نے نوٹ کیا ہے کہ اس طرح سے تم مجھ سے اور دور ہوتی جارہی ہو ۔اس لیے اب میں مزید تم سے دور نہیں رہنا چاہتا ۔وہ اس کے بالوں میں منہ چھپاتا اپنی شدت بیان کر رہا تھا ۔

وہ جانتی تھی کہ وہ اسے روک سکتی ہے بس ایک انکار ۔

صرف ایک انکار سے اسے خود سے دور کر سکتی ہے ۔لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر وہ انکار کیوں نہیں کر پا رہی ۔

اس کی قربت سے وہ اندر تک بوکھلا چکی تھی ۔اس کا وجود اہستہ اہستہ لرزنے لگا تھا ۔سالار نے اس کا رخ اچانک اپنی طرف پھیر لیا ۔

آئی لو یو سیرت ۔ تم میری پہلی اور آخری محبت ہو تم سے مل کر پتہ چلا ہے محبت کیسے کہتے ہیں ۔سالار سیرت کو اپنے پیار کی بارش میں بھیگنے لگا ۔

سیرت نے مضبوطی سے اس کی شرٹ کو سینے سے پکڑ لیا۔

اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ سالار کو اس پر پیار آنے لگا۔تو کیا ایسے میں ہاں سمجھوں۔

سالار نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑ کر کہا۔جس پر سیرت نے ایک بار نگاہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔تو کیا وہ اس شخص کی محبت سے انکار کر سکتی ہے۔وہ جو اسے حاصل کرنے کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا رہا ہے۔اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے۔کیا اس کی محبت سے انکار کر کے وہ خوش رہ پائے گی۔

لیکن وہ کیوں اس کے بارے میں سوچے اس کی خوشیاں اس کی محبت کے بارے میں سوچے ۔ برباد تو وہ ہوئی تھی خوشیاں تو اسکی چھینی گئی تھی۔بھائی اس کا مرا تھا

انچاہا شوہر اس کو ملا تھا۔

اس کا دامن داغدار کیا گیا تھا وہ کیوں اس شخص کو اس کی محبت دیتی۔جس کی وجہ سے وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھی تھی۔

وہ شخص اس پر جھکا اس پہ اپنی محبت اور شدتوں کو لٹاتا اسے اپنے عشق کا اظہار کر رہا تھا۔

لیکن اگلے ہی پل سیرت نے اسے دھکا مار کر خود سے دور کر دیا۔اور خود اس سے دو قدم کے فاصلے پر ہو کر کھڑی ہو گئی۔

سالار نے بے یقینی سے اس نازک سی لڑکی کو دیکھا۔جس کی بہن نے اسے آج ہی کہا تھا کہ اس کی بہن اتنی نرم دل ہے کہ اس سے کھل کر جب تم اظہار محبت کرو گے تو وہ انکار نہیں کرے گی۔

لیکن آج اس نے انکار نہیں کیا تھا اس نے اس کی محبت کو ٹھکرا دیا تھا۔

تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جسے وہ نرم دل لڑکی سمجھ رہا تھا۔

وہ نرم دل نہیں بلکہ ایک پتھر دل لڑکی تھی۔جو اس کی محبتوں سے انکاری تھی۔

جس کی نظروں میں وہ اپنے لیے صرف نفرت دیکھ رہا تھا

لیکن اس سب کے باوجود بھی ہارا نہیں تھا اسے اس لڑکی کو اپنی محبت کا اظہار کرنا تھا اس لڑکی کو اپنی محبت کا یقین دلانا تھا۔

وہ ایک بار پھر اس کے قریب آیا۔سیرت میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔پلیز میری محبت کا یقین کر لو۔سالار کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکا تھا لیکن آج اس لڑکی کے سامنے جھک چکا تھا اس کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا۔

پلیز میری محبت کو مت ٹھکراؤ میں تمہارے بغیر مر جاؤنگا۔

وہ رو رہا تھا اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ بے تحاشا رو رہا تھا۔

❤۔

مہراج آجکل کام میں کچھ زیادہ ہی بزی رہنے لگا تھا۔اور آیت کو لگ رہا تھا جیسے وہ اسے اگنور کر رہا ہے

تو آج گھر آتے ہی مہراج کی کلاس لگ گئی ۔

کیا آیت میں ایسا کر سکتا ہوں کیا۔۔۔؟

مہراج نے محبت سے پوچھا

مجھے نہیں پتا کہ آپ کر سکتے ہیں کہ نہیں لیکن آپ کر رہے ہیں۔آج سیرت کی سالگرہ پر بھی آپ نے مجھ سے بات نہیں کی سارا وقت اپنے آفیس کی لڑکیوں کے ساتھ لگے رہے ۔ پارٹی میں صرف لڑکیوں کو بلایا گیا تھا۔

اسی لئے آیت نے جان بوجھ کر لڑکیاں کہا

اچھا بابا سوری غلطی ہوگئی مہراج بہت تھکا ہوا تھا اس لیے وہ آیت سے بالکل بھی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی معاف کر دو اس نے دونوں کان پکڑ کے کہا ۔

ایک ہی شرط پر معافی ملے گی ۔آیت مطلب پر آگئی

جی جناب حکم کیا شرط ہے ۔مہراج سمجھ چکا تھا کہ وہ اس طرح سے بات کیوں کر رہی ہے اس لئے مسکرا کر پوچھا۔

سالار بھائی اپنے گاؤں کسی کام کے لیے جا رہے ہیں ۔تو آپ مجھے سعد اور سیرت کو کہیں گھمانے لے کر چلیں۔آیت نے شرط بتائی ۔

آیت میری جان آج کل آفیس میں بہت کام ہے ابھی یہ ممکن نہیں ہے سالار واپس آ جائے تو پھر کہیں چلیں گے تب تک میں اپنا کام بھی ختم کر لوں گا

بس میں نے کہا تھا نہ آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں بس اب یہ ثابت ہو چکا ہے آیت پھر ناراض ہوگئی ۔

مہراج سب کچھ برداشت کر سکتا تھا لیکن آیت کی ناراضگی برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا اور آیت یہ بات جانتی تھی اس لئے تو اس کی اس کمزوری کا خوب فائدہ اٹھاتی۔

ٹھیک ہے لیکن پاکستان سے باہر نہیں ۔مہراج نے فوراً فیصلہ سنایا ۔

مہراج آپ کتنے اچھے ہیں آیت نے فوراً اس کا گال چوما اور پھر خود ہی شرما گئی ۔

آج کل سعد اور سیرت کا بات بات پے گال چومتی تھی ۔سو بے اختیاری میں وہی حرکت مہراج کے ساتھ کر چکی تھی ۔

مہراج پہلے اس کی حرکت پر پھر اس کے شرمانے پر قہقہ لگا کر ہنسا

اب تو لگتا ہے کہ کہیں نہ کہیں گھمانے لے کر جانا ہی پڑے گا ۔یہاں تو بڑے فائدے ہو رہے ہیں زو معنی کہتا ہوا جیب سے فون نکالنے لگا ۔

جبکہ آیت تین سال میں اپنی پہلی بے اختیاری پر حیران و پریشان تھی

❤

زاویار کمرے میں آیا تو حنا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی اسے آتا دیکھ کر دوڑ کر اس کے قریب آئی اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔۔

زاو یار ویسے بھی اس سے بات کرنا چاہتا تھا یہ سوچ کر تسلی ہوگئی کہ حنا بھی مزید ناراض نہیں رہنا چاہتی۔

ڈاکٹر کے پاس گئی تھی زاویار نے محبت سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا ہمم۔ اس کے سینے پر سر رکھے جواب دیا۔

زاویار نے نوٹ کیا جیسے حنا اس سے شرما آ رہی ہے ۔۔

حنا ڈاکٹر نے کیا کہا ایک خوشگوار احساس کے تحت زاویار۔ نے پوچھا۔

حنا کچھ نہیں بولی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے ۔

حنا ڈاکٹر نے کیا کہا اسے شرماتا دیکھ کر زاو یار نے پھر مسکرا کر پوچھا۔

زاویار کو اس کی شرم و حیا بہت کچھ بتا رہی تھی لیکن وہ پھر بھی اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

حنا کچھ نہیں بولی بس اپنا ہاتھ آگے کیا جس پر

Touch

لکھا تھا ..

زاویار نے مسکرا کر اس کے ہاتھ کو چھوا ۔

حنا نے اپنی شہادت کی انگلی کھولی ۔جس پر

Tern

لکھا تھازاویار کی مسکراہٹ اور گہری ہوگئی ۔اس نے فوراً اس کا ہاتھ الٹا دیا ۔

ہاتھ پے لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر زاویار کے پیر زمین پر نہ تھے ۔

Welcome Me in Your World Papa

زاو یار نے بار بار پڑھا ۔بلکہ نہ صرف پڑھا بار بار حنا کو سنایا بھی ۔

حنا اس کی محبت اور اپنائیت دیکھ کر اپنی ساری ناراضگی بھول گئی ۔

گھر میں سب خوش تھے سوائے دریا کے دریا بھی خوش ہوتی اگر حنا سیرت کی دوست نہ ہوتی تو ۔سیرت کے ساتھ دشمنی میں وہ یہ بھی بھول بیٹھی تھی زاویار اس کا بھائی ہے

❤

منت یہ کیا فضول سی خواہش ہے

حاشر کو سچ میں منت کی خواہش عجیب و غریب لگ رہی تھی ۔

آپ نے پوچھی میں نے بتا دی اب آپ اسے فضول کہیں یا بے فضول مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔منت نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا ۔

منت میں نے تمہاری خواہش پوچھی تھی ۔یہ نہیں کہا تھا اپنے پاگل ہونے کا ثبوت دے دو ۔حاشر اب اسے چڑانے لگا ۔

آپ نے مجھے پاگل کہا ۔منت نے پوچھنا ضروری سمجھا کیونکہ اسے اس کی یہ خواہش بالکل بھی پاگلوں جیسی نہیں لگتی تھی ۔

تو کیا کہوں میری جان تمہیں اس ٹھٹھراتی سردی میں باہر صحن میں سونا ہے وہ بھی کھلے آسمان کے نیچے ۔مری کی اس سردی میں لوگ 5۔ .5 کمبل لپیٹ کے سوتے ہیں اور تمہیں باہر سونا ہے اپنی بات مکمل کر کے وہ ہنسنے لگا ۔

بس حاشر آپ نے کہا تھا اپنی خواہش بتاؤ میں نے بتا دی مجھے پتا ہوتا کہ آپ اس طرح سے میرا مذاق اڑائیں گے تو کبھی نہیں بتاتی ۔وہ اٹھ کر باہر چلی گئی

وہ لوگ جب سے مری آئے تھے حاشر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ منت کو پوری دنیا خرید دے ۔خیر دنیا تو نہیں دے سکتا تھا لیکن وہ اسکی ہر خواہش پوری کرنا چاہتا تھا ۔ جو اپنی بہنوں کی وجہ سے نہیں کر پایا تھا ۔اس کی بہنوں کی وجہ سے سب سے زیادہ جس کی زندگی اگنور ہوئی تھی وہ منت تھی اب حاشر منت کو ان چھ سالوں کی ہر خوشی دینا چاہتا تھا جو وہ نہیں دے پایا تھا ۔منت کو ناول پڑھنے کا بہت شوق تھا اس کو اپنی ایک لو اسٹوری چاہیے تھی ۔جس میں ہیرو اور ہیروئن پہلے فون پر گپیں لڑائیں ایک آفیئر چلایں اور بعد میں ان کی

لومیرج ہو جائے ۔خیر میرج تو ہو چکی تھی لیکن گیمیں وہ حوب لڑا رہا تھا ۔اور آفیئر بھی کمال کا چل رہا تھا ۔لیکن غلطی یہ ہوئی کہ آج حاشر نے منت سے اس کی ایک اور خواہش پوچھی

۔

اب اس کی عجیب و غریب خواہش سننے کے بعد وہ خواہش پوچھنے پر پچھتا رہا تھا ۔جبکہ منت ناراض ہو کر جا چکی تھی

خیر اب اسے منانا تو تھا ہی وہ بھی باہر کھلے آسمان کے نیچے اس تھر تھراتی سردی میں

افف۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❤

اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامے وہ اس کے قدموں میں بیٹھا اس سے اپنے حق کی اجازت مانگ رہا تھا۔۔

اور سیرت کا اپنے پیروں پر کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا ۔۔۔

اس نے اپنی پوری طاقت لگا کر اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کیے۔ ۔

اور تقریباً بھاگتی ہوئی ٹینٹ سے باہر نکل آئی

اسے واپسی کا راستہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

سالار اس کے پیچھے اس کی رفتار سے آیا۔

سالار نے اس کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا ۔۔

شاہ میرا ہاتھ چھوڑیں

ناچاہتے ہوئے بھی بولی۔۔

نہیں تم ایسے نہیں جا سکتی تمہارے پاس دو آپشنز ہیں ہاں یا نا پہلے میری بات کا جواب دو پھر چلی جانا۔۔

سالار نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت اور سخت کر دی۔۔

اگر میرا جواب نہ ہو تو آپ مجھے آزاد کر دیں گے سیرت نے چلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیا چھوڑ دیں گے آپ مجھے اگر میں آپ کی محبت سے انکار کر دوں تو ملے گی مجھے آزادی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بنا خوف کے پوچھ رہی تھی ۔۔

نہیں کبھی نہیں سالار نے ایک ہی لفظ میں جواب دے دیا

تو پھر میرے پاس کوئی آوپشنز نہیں ہیں شاہ سائیں

نہ ہی مجھے نہ کا اختیار ہے اور نہ ہی ہاں کا ۔۔

آپ مجھے میری مرضی کے بغیر نہیں چھونا چاہتے۔۔

آپ میرے ساتھ زبردستی بھی نہیں کرنا چاہتے ۔۔

لیکن پھر بھی زبردستی اس رشتے میں باندھ کر رکھنا چاہتے ہیں ۔

آپ چاہتے ہیں میں آپ کے ساتھ خوش رہوں لیکن شاید آپ بول رہے ہیں میری ساری خوشیاں آپ نے چھنی ہیں۔

آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا نام لوں ۔ جس نام کو آپ نے زبردستی زندگی بھر کے لئے میرے نام کے ساتھ جوڑ دیا ہے لیکن میں نہیں لے سکتی کیونکہ مجھے آپ کے نام سے نفرت ہے بلکہ مجھے آپ سے نفرت ہے ۔

سنا آپ نے مسٹر سالار شاہ مجھے آپ سے نفرت ہے ۔

میں آپ کا نام محبت سے نہیں لے سکتی کی میری نفرت کبھی محبت میں بدل ہی نہیں سکتی

وہ روئے جارہی تھی اور اس کے ہر آنسو کے ساتھ سالار اپنے آپ کو گناہ گار سمجھ رہا تھا ۔۔ غلطی تو اس سے ہوئی تھی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس غلطی کی وجہ سے سیر ت کا بھائی مر جائے گا وہ سیرت سے محبت کرتا تھا اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا اس کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن اس کی نفرت برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا ۔۔

وہ اس کی نفرت کو برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس لیے اسے پکڑ کر خود میں بھیج لیا ۔۔

سیرت پلیز مجھ سے نفرت نہ کرو میں سب کچھ ٹھیک کردوں گا میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہاری زندگی میں کبھی کوئی تکلیف نہیں آنے دوں گا تمہارا ہر درد سہوں گا مگر مجھ سے

نفرت مت کرو تمہاری نفرت مجھے ضد کرنے پر اکساتی ہے اور میری ضد تمہاری نفرت کو اور بڑھا دیتی ہے تمہاری نفرت میری برداشت سے باہر ہے ۔۔

بہت کوشش کے باوجود بھی سیرت اس کی باہوں سے اپنا آپ چھڑانے میں کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی ۔۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں سب کچھ ٹھیک کردوں گا اس کے بالوں میں اپنا منہ چھپائے سے اپنے سینے میں چھپانے کی کوشش کر رہا تھا ۔۔

بس تم مجھ سے محبت کر لو ۔۔

آپ میرے بھائی واپس لا دیں میں آپ سے محبت کر لوں گی

سیرت نے ضدی بچے کی طرح شرط رکھی ۔۔

سیرت یہ ناممکن ہے سالار نے سمجھانا چاہا ۔۔

اگر میرے بھائی کا واپس آنا ناممکن ہے تو مجھے آپ سے محبت ہو جائے یہ بھی ناممکن ہے شاہ سائیں ۔۔سیرت نے اسی کے انداز میں جواب دیا ۔۔

بار بار شاہ سائیں کہہ کر کیوں اپنی زندگی کو مشکل کر رہی ہو سیرت سالار غصے سے چلایا ۔تمہارا بھائی واپس نہیں آ سکتا آگے بڑھنے کی کوشش کرو ۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں میری محبت کو ضد مت بناؤ ۔

میری محبت کو ٹھکرا کر تم ویسے بھی میری ضد کو جگا چکی ہو ۔جسے تمہیں حاصل کرنے کے بعد میں نے سلا دیا تھا ۔۔

کیا کرے گی آپ کی ضد۔۔۔؟ کر کیا سکتی ہے آپ کی ضد۔۔؟ کیا آپ کی ضد مجھ سے زبردستی آپ سے محبت کروا سکتی ہے۔۔۔؟ سیرت اسی کے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

تم میری ضد سے ابھی واقف نہیں ہو سیرت۔ اگر میں ضد پر آگیا نہ تو تم مجھ سے بات بھی کرو گی۔ میرا حق بھی دو گی۔ اور مجھ سے محبت بھی کرو گی ۔

سالار ضدی انداز میں بولا۔

سیرت جو اس کے سامنے مضبوط دکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کی باتوں سے اندر تک کانپ چکی تھی۔

بلکل ٹھیک سوچتا تھا میں کہ لڑکیاں الٹی کھوپڑی کی ہوتی ہیں ۔سیدھی بات ان کو سمجھ ہی نہیں آتی۔

خیر تمہارا دماغ تو اب میں ٹھیک کروں گا۔

اب تم دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کیا کروں گا۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی گھستے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا۔

❤

❤

وہ اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے گھر لایا اور کمرے میں بستر پر لا کر پٹکا۔

بہت شوق ہے تمہیں مجھے چیلنج کرنے کا اب برداشت کرو۔

اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے سالار نے اپنی شرٹ کے اوپری۔ تین بٹن کھولے۔

اس کے قریب آیا اور بیڈ کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھ کر اس کی فرار کا راستہ بند کر دیا

۔۔

اگر تمہیں سیدھے طرح سے بھی میری بات مانی ہی نہیں ہے تو میں کیوں صبر کروں میں کیوں اپنے آپ کو سزا دوں۔

ایک ہی جھٹکے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر خود سے اتنا قریب کر لیا کہ ان دونوں میں انچ بھر کا فاصلہ بھی نا رہا۔

اور اس کے چہرے پر جھکنے لگا۔

میرے لئے تمہاری مرضی اہمیت رکھتی ہے سیرت لیکن اتنی نہیں کہ میں خود کو تمہارے اگے بے مول کر دوں۔

سیرت اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

سالار نے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑ لیا سیرت بے آواز رونے لگی۔

رونا بند کرو وہ اتنی زور سے چلایا کہ سیرت اسے دیکھ کر رہ گئی ۔وہ جب سے اپنے ساتھ لے کے آیا تھا وہ پہلی بار اتنے غصے میں سے دیکھ رہی تھی ۔

اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر سالار سمجھ چکا تھا کہ وہ اس سے بہت بری طرح ڈر چکی ہے ۔

میری جان اس طرح سے دور بھاگنے سے مجھے خود سے دور کرنے سے یا رونے دھونے سے رک نہیں جاؤں گا ۔سالار نے محبت سے اسکا چہرہ پکڑ کر نرمی سے کہا ۔دو منٹ پہلے والا غصہ کہیں غائب ہوچکا تھا ۔سیرت سوچ رہی تھی کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے ۔ابھی اس پر چلارہا تھا اور ابھی اتنی نرمی سے بات کر رہا ہے ۔

کوئی ضرورت نہیں ہے یہ رونا دھونا کرنے کے ۔اس پیار سے کہہ دوسالار شاہ میں ابھی اس کے لئے تیار نہیں ہوں۔بولو بولو شاباش ۔سالاراسے بچکار رہا تھا۔

بولو نہ میں تمہارے پاس نہیں آؤنگا۔

بس ایک بار اپنی زبان سے کہہ دو کہ تم صرف میری ہو ۔بولو ۔اپنی ہاتھوں میں وہ اس کا چہرہ تھامے اسے بولنے پر مجبور کر رہا تھا ۔

بس ایک بار کہہ دو تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔بولو شاباش بولو نہ

آپ میرے ساتھ جو چاہے کر سکتے ہیں ۔ آپ میرے ساتھ زبردستی کریں یا جان سے مار دیں ۔لیکن میں آپ سے صرف اور صرف نفرت کرتی ہوں ۔اس طرح سے آپ میری نفرت کو محبت میں نہیں بدل سکتے ۔محبت زبردستی نہیں کروائی جاتی شاہ سائیں ۔ سیرت نے بھی اپنی ساری کشتیاں جلا کر اسے چیلنج کیا تھا ۔

اس کی بات سن کر سالار قہقہ لگا کر ہنسا بہت پچھتاؤ گی تم اپنے لفظوں پر مسز سیرت سالار شاہ ۔ ہاں مگر اس کھیل میں بہت مزہ آئے گا ۔

اپنا سامان پیک کر لینا کل تم میرے ساتھ چل رہی ہو ۔اسے بیڈ پر چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولا ۔

کہاں جا رہی ہوں میں آپ کے ساتھ سیرت نے پوچھنا ضروری سمجھا ۔

میرے ساتھ گاؤں میری جان اور کہاں سالار نے نرمی سے جواب دیا ۔

لیکن میں تو آیت آپی کے گھر جانے والی تھی سیرت نے حیران ہو کر پوچھا بلکہ بتانے کی کوشش کی ۔

ہاں میری بہادر چوزی تم آیت کے گھر جانے والی تھی لیکن اب میرے ساتھ آؤ گی ۔

ہم گاؤں جائیں گے اور اسے میری طرف سے تم اپنا پہلا ہنی مون سمجھ لینا ۔

سالار الماری سے اپنے کپڑے لے کر واش روم میں جا چکا تھا جبکہ اب سیرت اسے چیلنج کرنے پر پچھتا رہی تھی ۔۔

وہ واپس آیا تو سیرت سوتی بن گئی۔ چاہے وہ سالار کے سامنے کتنی ہی بہادر بننے کی کوشش کرے لیکن سالار جانتا تھا کہ وہ اندر سے بہت ڈری ہوئی ہے ۔اس لیے اسے مزید تنگ کیے بغیر وہ دوسری سائیڈ آ کر لیٹ گیا۔

❤۔۔

لیکن سالار بھائی آپ نے تو کہا تھا کہ سیرت ہمارے پاس کہیں گی آیت کو جب پتہ چلا کہ سیرت اور سالار دونوں جارہے ہیں تو وہ اس کے گھر پہنچی۔

ہاں سوچا تو میں نے بھی یہی تھا کہ سیرت کو تم لوگوں کے پاس چھوڑوں گا لیکن بابا اور مسز سلمان میری بات نہیں مان رہے۔ میں نے منانے کی بہت کوشش کی پھر سوچا اچھا ہی ہے سیرت میرے ساتھ چلی جائے۔

سالار نے اس کے سامنے اس طرح سے ظاہر کیا جیسے کہ سیرت کا سالار کے ساتھ جانا بہتر ہے ۔اس کی وجہ سے آیت بھی فورس نہ کر سکی ۔

ویسے ابھی وقت ہے ہمارے جانے میں تم دونوں بہنیں انجوائے کرو تب تک میں اور مہراج ایک دو کام نمٹا کر آتے ہیں۔وہ آیت کے سامنے زیادہ دیر نہیں رہنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس وجہ سے آیت بہت اداس ہو چکی تھی ۔

اور اس کی اداس شکل کی دیکھ کر مہراج نے ضرور اپنی دوستی کے واسطے دے کر سیرت کو روک لینا تھا ۔

اسی لئے وہ مہراج کو ہی اپنے ساتھ لے آیا کیا یار میں نے مری کی ٹکٹس بک کروائی تھی ۔ آیت چاہتی تھی کہ ہم کہیں گھومنے جائے ۔اسی بہانے وہ تھوڑا وقت سیرت کے ساتھ گزار لے گی ۔لیکن تو سارے پلان کی بینڈ بجا دی ۔مہراج نے اسے کوستے ہوئے کہا ۔

او بھائی اس کا مطلب ہے تم دونوں کا پکا ارادہ ہے مجھے میری بیوی سے الگ کرنے کا ۔میں اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں ۔اسے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا ہوں اور تو اور تیری بیوی میری بیوی کو لے کر مری کے پلاننگ کر رہے ہو۔سالار نے اسے اچھی خاصی شرم دلائی ۔

ہاں تو ٹھیک ہے نا اسے کہیں گمانے پھرانے لے کے جا تو اسے گاؤں کیوں لے کر جارہا ہے ۔

کیونکہ اس نے میرے ساتھ ہنی مون منانے کا کوئی شوق نہیں ہے سالار نے۔جل کر کہا جس پر مہر آج کا قہقہ بے ساختہ تھا

سالار وہ کون سی لڑکیاں تھی جو تیری ایک جھلک دیکھنے کو مرمٹتی تھی کہاں گئی ہو لڑکیاں مہراج نے اسے چھڑتے ہوئے کہا۔

وہ لڑکیاں تو اب بھی وہاہی ہیں لیکن سالارشاہ اب بدل چکا ہے۔اب وہ صرف ایک لڑکی سے محبت کرتا ہے صرف ایک کے لئے جیتا ہے۔اور اس ایک کے لیے مر بھی سکتا ہے۔بس وہ ایک بار ہاں تو کرے

سالار نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔

ضرور' کہے گی کب تک بچے گی میرے یار کی محبت سے۔مہراج نے اس کا کندھا تھپتھپایا تم سعداورآیت مری چلے جاؤ کچھ دن آؤٹنگ ہو جائے گی۔اور ایت بھی خوش ہو جائے گی۔ جب تم لوگ واپس آو گے تب تک ہم بھی آ جائیں گے۔

نہیں یار شاید آیت نہیں مانے گی وہ سیرت کی وجہ سے کہہ رہی تھی۔مہراج نے کہا۔

کیوں نہیں مانے گی۔تومنا لے اسے اور لے جا۔تیرا بھی مائنڈ فریش ہو جائے گا۔

❤

حاشر نے منت کو منانے کی کوشش کی جب وہ کسی قیمت پر نا مانی تو فائنلی اس کی بات ماننی پڑی۔

اور اس وقت وہ باہر صحن میں بستر لگا رہا تھا جس میں اس نے چار کمبل تیار رکھے تھے ۔

حاشر اتنے سارے کمبل کیوں رکھ رہے ہیں ۔۔؟منت پوچھے بغیر نہ رہ سکی

کیونکہ میری جان مجھے صبح زندہ اٹھنا ہے ۔اور ان کمبلوں کے بغیر تو ہم صبح تک باہر برف بن جائیں گے ۔حاشر نے جل کر کہا ۔

جبکہ منت ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہورہی تھی ۔

حاشر ایسی بھی کیا مجبوری ہے مجھے منانے کی مجھے روٹھا ہوا ہی رہنے دیں کم از کم آپ کو مجبوری میں یہاں سردی میں تو نہیں سونا پڑے گا نا ۔منت نے اتراتے ہوئے کہا ۔

مجبوری ہے منت۔ تمہارے علاوہ ہے ہی کون میرا ۔اور تمہیں بھی روٹھا رہنے دوں تو میں تواکیلا ختم ہی ہو جاؤں گا ۔

حاشر افسردہ لہجے میں بولا ۔

حاشر ایسا مت کہیں پلیز ۔منت فوراً اس کے قریب آئی۔

ہم نہیں سو رہے ہیں یہاں سردی میں بھی نہ کیا بے وقوفانہ خواہشیں بتاتی رہتی ہو ں چلیں اندر کمرے میں چلتے ہیں ۔منت اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اندر لے جانے لگی ۔

جی نہیں یہ میری بیوی کی خواہش ہے جسے میں نے پورا کرنا ہے ۔حاشر نے اپنا ہاتھ چھڑوا کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا ۔

اور اگر ہم صبح تک برف بن گئے تو ۔۔؟منت نے اسے سردی سے ڈرانا چاہا ۔

میں نے انٹرنیٹ سے چیک کرلیا ہے کل دھوپ نکلے گی ۔اگر ہم رات میں برف بن گئے تو صبح دھوپ میں بھی پگل جائیں گے ۔

حاشر اسی کے انداز میں بولتا اپنی تیار کرتا بستر پر لیٹ گیا ۔۔

جبکہ منت مسکراتے ہوئے اس کے پاس آ بیٹھی ۔

آپ نے نوٹ نہیں کیا آج کل میں بہت اداس ہوں ۔منت نے کہا تو حاشر حیرت سے اسے دیکھنے لگا کیونکہ اسے منت کہیں سے بھی اداس نہیں لگ رہی تھی ۔

کیوں اداس ہو تم ۔۔؟ حاشر نے پوچھا۔

ہزبینڈ کو بتانے والی بات نہیں ہے آپ پلیز تھوڑی دیر کے لئے میرے دوست بن جائیں ۔پھر بتاتی ہوں۔

منت معصوم سی شکل بنا کر بولی ۔

لو بن گیا حاشر اٹھ کر بیٹھ گیا ۔۔

وہ کیا ہے نا میرے بائے فرینڈ نے بہت دنوں سے مجھے فون نہیں کیا ۔بس اسی لیے آج کل تھوڑی سی اداس رہتی ہوں منت مسکین سی شکل بنا کر بولی ۔

او یار یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے اگر وہ فون نہیں کرتا تو تم کرلو حاشر نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے اسے مسئلے کا حل بتایا۔

ہاں آپ ٹھیک کہتے ہو صبح فون کروں گی وہ کیا ہے نہ ابھی میرے ہزبینڈ گھر پر ہیں۔منت ڈرتے ہوئے کہا۔۔

تو تم اپنے ہزبینڈ کے سامنے فون نہیں کر سکتی حاشر نے اسے کھینچ کر خود پے گرایا۔

جی نہیں کر سکتی کیونکہ میں ایک بہت بڑی فادار اور فرمانبردار بیوی ہوں۔منت نے اتر آتے ہوئے کہا۔

ایسے کیسے مان لوں اس کا تو ثبوت دینا پڑے گا۔اس پے جھکتے ہوئے شرارت سے کہا۔منت نے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ سکتی ہے۔

❤

زاویار کا بس چلتا تو وہ نہ جانے حنا کے لیے کیا کیا کر گزرتا۔

نہ تو وہ اسے ہل کر پانی پینے دے رہا تھا۔اور نہ ہی کسی کام کو ہاتھ لگانے دے رہا تھا۔کام تو اس کے گھر پر سب ملازم ہی کرتے تھے۔لیکن پھر بھی حنا زاویار کے زیادہ تر کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھی

اور اب زاؤ یار اسے وہ بھی نہیں کرنے دے رہا تھا۔

وہ ہر وقت اسے باتوں میں لگائے رکھتا تھا پچھلے تین دن سے وہ آفیس بھی نہیں جا رہا تھا۔ہر وقت اس کے آگے پیچھے لگا رہتا۔

اور یہی وجہ تھی کہ دریا کو بھی حنا کی برائی کرنے کا موقع نہ ملا۔

جب سے اسے حنا کی pregnancy کے بارے میں پتہ چلا تھا۔اس نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا تھا

یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کی خوشی میں بھی خوش نہ تھی۔

زاویار نے دو تین دفعہ نوٹ کیا۔لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کی بہن پارٹیز وغیرہ میں بزی رہتی ہے۔بلکہ وہ تو خوش تھا کہ دریا واپس اپنی روٹین پر آ رہی ہے۔

اس لئے دریا کے رویے کو زاویار نے بھی زیادہ اہمیت نہ دی۔

وہ تو آج کل صرف حنا اس کو خوش کرنے کے چکر میں تھا۔اور حنا بھی دریا کی جلیسی کو نوٹ کر کے زاو یار سے خوب نخرے اٹھاتی۔

آپنے اندر محسوس ہونے والی نئ چینجنگ کو اس نے بھی بہت خوشی سے قبول کیا تھا ❤۔

سالاراور سیرت گاؤں کے لیے نکل چکے تھے۔

سیرت کا سارے راستے موڈ آف ہی رہا۔

سیرت اب بھی پیار سے کہو ۔تو واپس چھوڑ آؤں گا ۔سالار نے آفر کی ۔

کیونکہ کل رات کے بعد سیرت نے دوبارہ پھر اس سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا۔

جو سالار کو اچھا نہیں لگ رہا تھا ۔غصے میں ہی سہی لیکن وہ اس سے بات تو کر رہی تھی ۔سارے راستے وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کہیں حاشر کی بات مان کر وہ کوئی غلطی تو نہیں کر رہا ۔

کیونکہ حاشر نے اس سے کہا تھا کہ اگر وہ نرمی سے اس کی بات مان نہیں رہی تو اسے اس پر سختی کرنی چاہیئے کیونکہ ایسا کر کے وہ خود کو بھی سزا دے رہی ہے ۔

لیکن اس پر سختی کر کے سالار کو اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ اسے محبت سے منانا چاہتا تھا ۔

لیکن سیرت نے اس کی بات نہ ماننے کی قسم کھا رکھی تھی ۔

رات ضد میں آ کر سالار نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ سیرت کو اپنے ساتھ گاؤں لے جائے گا ۔

اور یہاں کسی بھی طریقے سے اپنی محبت کا احساس دلا کر اسے زندگی میں آگے بڑھنے کا کہے گا ۔

لیکن سیرت اس کی بات ماننا تو دور اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کر رہی تھی ۔

لیکن سالار کے لیے یہ احساس بہت خوشگوار تھا کہ وہ اس سے ناراض ہو رہی ہے ۔

اور وہ اسے پیار سے منا رہا ہے

۔کہہ رہا ہوں سیرت پیار سے کہو میں واپس چھوڑا ہو گا ۔ایک بار پھر آفر کی ۔کوئی جواب نہ ملنے پر سالار نے گاڑی کی سپیڈ فل کر دی ۔

لیکن سالار یہ بات نہیں جانتا تھا کہ سیرت تیز رفتاری سے بھی ڈرتی ہے۔

اس نے گاڑی کی سپیڈ یہ ہی رکھی لیکن کچھ دیر بعد اس نے نوٹ کیا سیرت زور سے اپنی آنکھیں بند کئے کچھ بڑابڑا رہی ہے ۔اس نے کان قریب کرکے سنے کی کوشش کی تو سیرت آیۃ الکرسی پڑھ رہی تھی ۔

سیر ت تم ٹھیک ہو نا ۔۔؟اس نے پریشانی سے پوچھا ۔

مجھے پتا ہے آپ جان بوجھ کے کرتے ہیں یہ سب کچھ مجھے ڈرانے کے لئے کر رہے ہیں یہ سب۔میں ڈر گئی پلیز گاڑی کی سپیڈ سلو کریں ۔سیرت نہ چاہتے ہوئے بھی رونے لگی ۔

سیرت میری جان کیا ہو گیا تمہیں ذرا سی بات پر کیوں رونے لگتی ہو تم ۔لو کر دی سپیڈ کم اور میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا ۔مجھے نہیں پتا تم ڈرتی ہو اس سے ۔سالار نے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ۔

جھوٹ بول رہے ہیں آپ مجھے پتا ہے آپ یہ سب کچھ مجھے تنگ کرنے کے لئے کرتے ہیں ۔اور یاد رکھیے گا اگر آپ نے ایسا دوبارہ کیا تو میں آپ کو بتایا شاہ سائیں کہہ کر بلاؤں گی افف یہ معصوم دھمکی سالار نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرایا ۔

وہ جانتی تھی کہ وہ جب اسے شاہ سائیں کہہ کر پکارتی ہے اس سے غصہ آتا ہے ۔کیونکہ اس کے نوکر اسے اس نام سے پکارتے تھے

میں تو ڈر گیا۔سالار نے نہ صرف ڈرنے کی ایکٹنگ کی بلکہ بتایا بھی کے وہ ڈر رہا ہے ۔

جبکہ سیرت نے اپنی دھمکی کو واقع ہی بہت پاورفل سمجھا تھا ۔

میری بہادر چوزی ایک تم اور دوسری تمہاری دھمکیاں مجھے لے ڈوبیں گی ۔

❤

آیت کیا ہوگیا اگر سیرت ہمارے ساتھ نہیں ہے مجھے لگتا ہے ہمیں سالار اور سیرت کو وقت دینا چاہیے وہ ایک دوسرے کو سمجھ جائیں ۔

زیادہ سے زیادہ وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارے اگر تم سیرت کو ہمیشہ اپنے پاس رکھو گی تو وہ سالار کو سمجھنے کی کبھی کوشش نہیں کرے گی ۔

سالار نے ٹھیک کیا اسے اپنے ساتھ لے جا کر ۔اور اب میں ٹھیک کروں گا تمہیں اپنے ساتھ لے جا کر ۔

کیونکہ جب سے یہ سالی صاحبہ ہماری زندگی میں آئی ہیں تم مجھے اگنور کر رہی ہو ۔مہراج نے آیت والا طریقہ اپنایا ۔اور منہ لٹکا کر بولا ۔

مہراج میں نے کب آپ کو اگنور کیا ہے آیت کو حیرت کا جھٹکا لگا۔کیونکہ جب سے سیرت آئی تھی آیت خود بھی خوش رہنے لگی تھی اور مہراج کو بھی خوش رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

مجھے یہ سب کچھ نہیں پتا تم مجھے اگنور کر رہی ہواور اب جب میں مری کی ٹکٹ بک کروا چکا ہوں وہاں ہوٹل کاروم بک کروا چکا ہوں تو تم میرے ساتھ چلنے سے بھی انکار کر رہی ہو۔

مہراج نے منہ بنا کر کہا۔

بس زیادہ اوور ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں آپ کے ساتھ چل رہی ہوں آیت سمجھ چکی تھی وہ اسے منانے کے لیے بہانے کر رہا ہے۔

اسی لئے مان گئی لیکن یہ بھی سچ تھا کی سیرت کے بغیر وہ کہیں نہیں جانا چاہتی تھی لیکن اب وہ مہراج کا دل بھی نہیں دکھا سکتی تھی۔۔

❤

حاشر کاڑا پی لیں۔ باہر سردی میں سونے کی وجہ سے حاشر کو سردی ہو چکی تھی جب کہ منت بالکل ٹھیک تھی۔اس لیے اب منت حاشر کی خدمت کر رہی تھی اور حاشر خوب نخرے دکھا رہا تھا۔

نہیں مجھے نہیں پینا اس کا ٹسیٹ خراب ہوتا ہے۔دور کرو اسے مجھ سے حاشر نے انگلی کے اشارے سے دور کروایا۔

حاشر یہ بہت اچھا ہے آپ جلدی ٹھیک ہوجائیں گے منت نے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی ۔

بلکل نہیں مجھے ان دوائیوں سے ٹھیک نہیں ہونا مجھے تم ٹھیک کرو گی مجھے بیمار تم نے کیا ہے ۔

حاشر میں نے آپ کو کب بیمار کیا ہے ۔میں نے کہا تھا ہم رات کو باہر نہیں سوتے آپ نے کہا تھا کہ آپ کو اپنی بیوی کی خواہش پوری کرنی ہے ۔

آپ خود اپنی غلطی کی وجہ سے بیمار ہوئے ہیں ۔منت نے اسی کو سارا الزام دے دیا ۔

کیا کہا تم نے بیمارشوہر سے اس طرح سے بات کرتے ہیں۔۔۔ یہ نہیں کہ تم پیار سے مجھے ٹھیک کرو تم مجھے طعنے مار رہی ہو ۔حاشر فوراً ناراض ہو گیا ۔

اوکے آئی ایم سوری میری غلطی ہے منت اس کے پاس آ کر بیٹھی ۔

حاشر نے اس کی گود میں اپنا سر رکھ دیا ۔جب تک میں ٹھیک نہیں ہوجاتا تم یہاں سے اٹھ نہیں سکتی حکم دیا گیا ۔

جی ٹھیک ہے میں یہاں سے نہیں اٹھوں گی آپ پہلے دوائی کھا لیں ۔منت نے پیار سے کہا ۔

ہاں تاکہ میں جلدی ٹھیک ہو جاؤں اور تم میری خدمت کرنے سے بچ جاؤ ۔حاشر نے روٹھے انداز میں کہا ۔

نہیں حاشر آپ ٹھیک بھی ہو جائیں گے تب بھی میں آپ کی ایسے ہی خدمت کروں گی پلیز آپ دوائی کھا لیں ۔حاشر جب بھی بیمار ہوتا اسی طرح بچوں جیسی حرکتیں کرتا تھا ۔

ایسے نہیں وعدہ کرو اس نے ہاتھ آگے کیا ۔

ہاں بابا وعدہ منت میں اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا ۔

❤

زاویار ڈاکٹر نے چوتھے مہینے کے بعد واک کرنے کے لئے کہا تھا۔حنا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی کیونکہ اسے زبردستی اپنے ساتھ واک کرنے لے کے جا رہا تھا ۔

جانتا ہوں حنا لیکن میں چاہتا ہوں کہ چوتھے مہینے تک تمہیں واک کرنے کی عادت ہو جائے اور پھر تمہارے لیے آسانی ہو ۔

اب باتیں مت کرو چلو میرے ساتھ اسے زبردستی اپنے ساتھ لے آیا ۔

نہ چاہتے ہوئے بھی حنا کو اس کے ساتھ آنا پڑا اور وہ جانتی تھی کہ اب اسے روز اس کے ساتھ آنا پڑے گا کیونکہ زاویار ایک کام شروع کردے تو کبھی ختم نہیں کرتا ۔

حنا کو آج ہی اس کا حل نکالنا تھا

ابھی اسے چلتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس نے دیکھا کہ چار پانچ آدمی ایک جگہ بیٹھے ہیں ۔

کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟ آپ کو شرم نہیں آرہی اس طرح رہ چلتی کسی لڑکی کو تنگ کرتے ہوئے حنا نے زاویار کو خود سے دور کرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تا کہ وہ لوگ سن پائیں ۔

او بھائی کیا مسئلہ ہے کیوں تنگ کر رہے ہو بی بی کو ان میں سے ایک آدمی اٹھ کر ان کے قریب آیا حنا ہنسی دباتی ہوئی سائیڈ پے ہو گی ۔

او بھائی پلیز سائیڈ پر رہیں یہ میری بیوی ہے اسے پاگل پن کے دورے پڑتے رہتے ہیں ۔زاؤ یار نے حنا کی شرارت کو سمجھتے ہوئے کہا جس پر حنا کا منہ کھل گیا ۔

جھوٹ بول رہے ہیں یہ بھیا میں نہیں جانتی ۔۔ پتا نہیں کون ہیں کہ مجھے سڑک پر تنگ کر رہے ہیں اور اب کہہ رہے ہیں میں ان کی بیوی ہوں حنا نے حساب برابر کرتے ہوئے کہا ۔جبکہ حنا کے بات سن کر باقی بھی ان کے قریب آگئے ۔

او بھائی کیا مسئلہ ہے کیوں تنگ کر رہے ہو تمہارے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا ان میں سے ایک آدمی آگے آیا ۔

حنا کیوں بیوہ ہونا چاہتی ہو زاؤ یار نے ان پانچوں مسٹنڈوں کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

جناب یہ میری بیوی ہے ناراض ہے مجھ سے اس لیے اسے کہہ رہی ہے ۔حنا میں وعدہ کرتا ہوں اب میں تمہیں واک پر نہیں لے کے آؤں گا پلیز تم سچ بول دو ۔زاویار نے حنا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

میں نہیں جانتی پتہ نہیں کون ہیں حنا زاؤ یار کو ان لوگوں کے پاس چھوڑ کر آگے چل دی ۔تھوڑا آگے جا کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو زاویار ان لوگوں کو اپنا اور اس کا نکاح نامہ دکھا رہا تھا

۔

اور موبائل سے تصویریں دکھا رہا تھا جس پر ان لوگوں کو یقین کرنا پڑا

۔اب حنا اپنا آپ بچانے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کی شامت پکی ہے ۔

❤

گاڑی آہستہ چلانے کی وجہ سے سالاراور سیرت رات بہت دیر سے حویلی پہنچے ۔

سیرت تو آتے ہی سو گئی ۔اب یہ سمجھنا مشکل تھا کہ وہ سالار سے بچنے کے لیے جلدی سو گئی یا بہت تھکی ہوئی ہونے کی وجہ سے جلدی سو گئی۔

برحال کھانا ان دونوں نے ایک ہوٹل سے کھایا تھا۔اس لیے سالار بھی بے فکر ہو کر سو گیا

۔

پھر سالار نے سیرت کو صبح صبح جگایا۔

اٹھو سیرت مجھے کام پر جانا ہے میرے لئے ناشتہ بناؤ۔حکم ایسا کہ سیرت کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ۔

میرا نہیں خیال کہ میں نے آپ کے لئے اس سے پہلے کبھی ناشتہ بنایا ہے سیرت نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

ہاں میری جان ابھی تک نہیں بنایا لیکن آج سے میرا ناشتہ بھی تم بناؤ گی میرے کپڑے بھی تم دھوگی انہیں استری بھی تم کرو گی۔یہ روم بھی تم صاف کرو گی۔وغیرہ وغیرہ

میں آپ کی ملازمہ نہیں ہوں۔یاد دلایا گیا

بیوی والے کام بھی تم نہیں کرتی ہو سالار نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

اور ویسے بھی تم مجھے شاہ سائیں کہہ کر پکارتی ہو۔اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ اس نام سے مجھے ملازم بلاتے ہیں۔اگر تم ملازموں کی لسٹ میں نہیں شامل ہونا چاہتی تو مجھے محبت سے سالار کہہ۔کر پکارا کرو

مجھے کھانا بنانا نہیں آتا سیرت نے نظریں جھکا کر کہا۔

کوئی بات نہیں۔یہ بات تو میں اس دن سے جانتا ہوں جس دن تم نے آفیس میں کھانا بھیجا تھا۔

تو پھر مجھے کیوں کہہ رہے ہیں۔سیرت سمجھ گئی تھی کہ زبان کے بغیر سالار کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے اس لیے اب وہ اس سے بات کر لیا کرتی تھی۔جس سے سالار بہت خوش تھا

۔

سیکھو گی تو آئے گا نا۔بہانے بنانا بند کرو جب تک میں شاور لیتا ہوں میرا ناشتہ تیار ہونا چاہیے سالار نے محبت سے اس کا گال تھپتھپایا اور اٹھ کر واش روم میں چلا گیا۔اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ناشتہ بنانے آنا پڑا۔

اور ملازمہ کی ہدایت کے مطابق ناشتہ بنانے لگی ملازمہ نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن جب اس نے بتایا کہ یہ سالار کا حکم ہے تو وہ بھی پیچھے ہٹ گئی۔ملازمہ نے اسے بتایا کہ سالار کو انڈے سے نفرت ہے۔یہ جان کی سیرت کے گال کے ڈمپلز ظاہر ہوئے۔دماغ میں ایک آئیڈیا کلک ہوا۔

لیکن میں تو انڈا ہی بنا کے دوں گی۔کیوں کہ مجھے یہی بنانا آتا ہے۔سیرت نے ایک ادا سے کہا اور انڈا بنانے لگی۔جبکہ اسے انڈا بناتے دیکھ کر ملازمہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

بی بی جی آپ کیا کر رہی ہیں انڈے میں تین بڑے چمچ نمک انڈا تو نمک میں نہا رہا ہے۔شاہ سائیں جان نکال دیں گے ہماری۔ملازمہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں ہو گا۔آپ نے کبھی نہیں ٹرائی کیا۔سیرت ایسے کہہ رہی تھی کہ جیسے اس نے بہت اچھی ڈش بنائی ہو۔اور ملازمہ کو بھی سے ٹرائی کرنا چاہیے۔

نہ بی بی جی۔ ملازمہ حیران و پریشان بس اتنا ہی کہہ سکی۔

سیرت کو پتہ تھا اب سالار چلائے گا غصہ کرے گا لیکن اسے آئندہ ناشتہ بنانے کے لیے کبھی نہیں کہے گا۔

سالار نیک سنک سے تیار ہو کر نیچے آیا

جب کہ اسی کا اس کا انتظار کر رہی تھی۔

ایم سوری ملازمہ کہہ رہی تھی کہ آپ انڈا نہیں کھاتے لیکن مجھے اس کے علاوہ کچھ بنانا نہیں آتا سیرت نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

سالار مسکرایا۔تم زہر کھلادو یہ انڈا کیا چیز ہے ۔۔

ایک بار میرے ہاتھ کھانا کھا لو ساری زندگی زہر کھانے کی فرمائش بھی نہیں کروگے۔اس کا ٹیسٹ یقینا زہر سے بھی گندہ ہو گا۔

سالار بیٹھ کر کھانے لگا اور پہلے ہی نوالے پر اس نے سیرت کو دیکھا۔سنجیدہ سی شکل بنائے کھڑی تھی۔مگر اس کا ذرا سا ڈمپل ابھرتا پھر غائب ہو جاتا ہے یقیناً وہ اندر سے ہنس رہی تھی۔

شاہ سائیں اب چلاو سیرت مکمل تیار تھی۔وہ یہی سب سوچ رہی تھی لیکن پھر اس نے سالار کو دیکھا۔جو بڑے سکون سے نمک والا انڈا کھا رہا تھا۔

بہت اچھا اب روز ایسا ہی ناشتہ تم مجھے کر آؤ گی ۔سالار نے حکم دیا جس پر سیرت کا منہ کھل گیا ۔

اب جاو میرے کپڑے استری کر و سالار نے ایک اور حکم دیا ۔وہ چپ چاپ کمرے میں آ گئی جبکہ تیز نمک والا انڈا کھانے کے بعد سالارکا سر اب گھوم رہا تھا ۔

وہ نمک کا ہی ڈبہ تھانہ ۔۔؟سیرت کمرے میں جانے تک یہی سوچتی رہی ۔

وہ کمرے میں آیا تو سیرت سالار کی شرٹ استری کر چکی تھی ۔

یہ والی نہیں وہ دوسری بلووالی کرو ۔سالار نے پھر حکم چلایا ۔سیرت نے غصے سے گھورا جس پر سالار کی ہنسی نکل گئی ۔

آج کل بہت گھورنے لگی ہو محبت تو نہیں ہو گی سالار نے شرارت سے کہا ۔

محبت اور آپ سے شکل دیکھی ہے اپنی ۔۔؟سیرت غصے سے بولی

روز دیکھتا ہوں ۔اور میں جانتا ہوں کہ بہت ہی ہینڈسم ہوں میں ۔سالارنے اس کے ہاتھوں شرٹ لیتے ہوئے کہا ۔

اور پھر اسی کے سامنے پہننے لگا ۔

آپ اندر واش روم میں جا کر پہن سکتے ہیں سیرت نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا جس پر سالار مسکر آیا ۔

تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو واشروم میں جاکر چینج کرتا لیکن بیوی کے سامنے کیا شرم۔۔؟ گویا یاد دلایا گیا کہ یہ اس کی بیوی ہے ۔اور اس کے سامنے وہ کبھی شرم نہیں کرے گا ۔

ٹھیک ہے اب میں جاؤں سالار نے پوچھا ۔

جس پر سیرت نے دونوں باہیں اٹھا کر حیرت کا اظہار کیا ۔

سالار ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہ کرتے ہوئے سیرت کی ان باہوں میں آسمایا ۔

خود ہی سمجھ دار ہوتی جا رہی ہو تم اب کیا روز تم مجھے گلے لگا کر کام پر بھیجا کرو گی ۔سالار نے شرارت سے کہا جبکہ اس کے ایکسپریشنز نوٹ کرکے اس کو اپنا قہقہ روکنا مشکل لگا۔

شام کو واپس آیا تو سیرت باہر لان میں لگے پودوں کو دیکھ رہی تھی ۔۔اسے آتا دیکھ کر اس پر سے نظریں ہٹا کر پودوں پے کر دی ۔سالار کو اس کی یہ حرکت بہت ناگوار گزری وہ اس سے اتنی محبت سے پیش آ رہا تھا اور وہ اب بھی اسے اگنور کر رہی تھی ۔

ابھی اسے کمرے میں گئے۔ ایک دو منٹ ہی ہوئے تھے سیرت کے نام کی صدائیں شروع ہو گی ۔

سیرت جانتی تھی کہ اس کی بات نہ مان کر وہ خود ہی پھس جائے گی ۔اس لئے بھاگتے ہوئے اس کے کمرے میں آئی ۔

جی ۔۔؟ پھولی سانس بولی

آرام سے آ جاتی اتنا بھاگ کر آنے کی کیا ضرورت ہے میں کوئی جلاد تھوڑی ہوں جو دیر سے آنے پر تمہیں سزا دوں گا۔سالار نے مصنوعی غصے سے کہا۔

آپ جلاد سے بھی بڑے جلاد ہو۔کیوں بلایا۔سیرت نے پوچھا کیونکہ جلدی سے جلدی جان چھڑانا چاہتی تھی۔

میرے کپڑے استری کرو۔حکم آیا

ابھی صبح تو کر کے دیے تھے سیرت نے منہ بسور کر کہا

ہاں تو میں کیا پھر کپڑے نہیں پہن سکتا۔

سیرت منہ کے ذاویے بگاڑتی ہوئی اس کے کپڑے استری کرنے لگے کیونکہ یہاں بحث کرنا تو ویسے بھی بے کار تھا۔

اس کے منہ کے ڈیزائن دیکھ کر سالار کو اس پر بہت پیار آ رہا تھا۔پہلی بہت دیر خود پر کنٹرول کرتا رہا۔

پھر جب وہ اس کو کپڑے پکڑانے گئی تو کپڑوں کے ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر خود سے قریب کر لیا۔

کتنا کام کیا نا آج تم نے سارا دن ناشتہ بنایا میرے کپڑے استری کیے روم صاف کیا بہت تھک گئی ہو گی نہ ۔۔؟

کپڑے بیڈ پر پھینک کر اسے خود سے قریب کر کے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا ۔ کوئی ضرورت نہیں ہے یہ سب کچھ کرنے کی بس ایک بار محبت سے میرا نام پکار لو۔سیرت کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے اس کان کی لو چومی ۔

سیرت کے ہاتھ پیر پھول گئے یقیناً یہاں سے بچانے کے لئے بھی کوئی نہیں آنے والا تھا ۔وہاں تو پھر ماما اور بابا تھے ۔

نہ۔ نہیں ۔ تھکی میں ۔ آواز لڑکڑائی ۔

کیا نہیں تھکی تم یہ سب کچھ کر کے ۔سالار نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا ۔

اور ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر لے آیا ۔

پورے گھر کی صفائی کرو ایسی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا

جی۔ سیرت کی شکل رونے والی ہو گئی ۔

میں نہیں کر سکتی اتنا بڑا گھر صاف ۔سیرت نے انکار کیا

ٹھیک ہے تو محبت سے میرا نام تو پکارو سالار پھر اپنی ضد پر آگیا ۔

نہیں میں گھر صاف کروں گی ۔سیرت جھٹ بولی۔

لیکن سیرت کی اس سے جلد بازی پر سالار کو غصہ آ رہا تھا۔

لیکن یہ سارا گھر تو پہلے سے ہی صاف ہے۔معصومیت سے کہا۔

کیا بات کر رہی ہو کہاں سے صاف ہے یہ گھر کہتے ہی اس میں آگے پیچھے سے چیزیں الٹانی شروع دی۔ جو چیز ہاتھ میں آئی یا تو اسے توڑ دیا دور پھینک دیا۔پانچ منٹ میں اس صاف ستھری حویلی کا نقشہ بدل چکا تھا۔

سیرت حیران و پریشان یہ سب کچھ ہوتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

جب تک میں واپس آؤں حویلی کا ایک ایک کونہ صاف ہونا چاہیے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غصے سے کہتا باہر نکل گیا۔

جبکہ سیرت سر تھام کر بیٹھ گئی تھی۔

جانے سے پہلے وہ سب نوکروں کو اس کی مدد کرنے سے بھی منع کر گیا۔

جو حرکت تم نے کی ہے نا لڑکی اس کی بہت بڑی سزا ملے گی تمہیں زاویار نے حنا کو دھمکایا۔

لیکن میں نے کیا کیا ہے حنا انجان بنی۔

اس سے پہلے کے زاویار کچھ کہتا دریا وہاں آ گئی۔

کہاں جا رہی ہو دریا آؤ میں تمہیں چھوڑ دوں۔زاؤ یار نے اسے تیار دیکھ کر کہا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے بھائی آپ اپنی بیوی کا خیال رکھے ۔کوئی ضرورت نہیں ہے کسی اور کی پرواہ کرنے کی ۔اس گھر میں اور کسی کو تو آپ کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔

آپ تو باپ بننے والے ہیں آپ کا فرض بنتا ہے کہ اپنی بیوی کا سے خیال رکھیں کوئی دوسرا جیئے یا مرے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے ۔دریاغصے سے بولی

دریا بیٹا تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو کیا میں تمہارا خیال نہیں رکھتا وہ دریا کے قریب آ کر بولا ۔

کیوں پریشان ہو تم مجھے بتاؤ۔زاویار نے اسے اپنے پاس بٹھایا۔

کیوں پریشان ہوں میں بھائی ۔۔کیونکہ مجھ سے میری محبت چھنی گئی ہے یہ کرنے والی کوئی اور نہیں بلکہ آپ کی پیاری سی بیوی کی سہیلی ہے ۔حنا کو امید نہیں تھی کہ دریا اپنے بھائی کے سامنے اس طرح کی بے باکی دکھائے گی ۔

دریا وہ آدمی شادی کر چکا ہے اپنی زندگی میں خوش ہے تم بھی آگے بڑو۔زاوَیار نے اسے سمجھانا چاہا ۔

ہاں مجھے آپ سے اسی جواب کی امید تھی اپنی بیوی سے تو آپ کچھ کہیں گے نہیں دریا اٹھ کر اندر چلی گئی ۔

زاویاروہی پریشانی سے بیٹھا تھا جب حنا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ۔

آپ پریشان مت ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔اس کے قریب آ کر بیٹھی ۔

ڈاکٹر نے حنا کوئی بھی ٹینشن لینے کے لئے منع کیا تھا۔

تم یہ چھوڑو تم نے جو آج کیا ہے اس کا حساب دو اسے اپنی باہوں میں لیتے ہوئے بولا۔

زاویار کوئی آ جائے گا کیا کر رہے ہیں آپ حنا نے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

تو ٹھیک ہے آٹھو کمرے میں چل کے حساب کرتا ہوں اسے زبردستی اٹھا کر اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا۔۔

آیت اور مہراج مری پہنچ چکے تھے مہراج اپنا سارا کام چھوڑ کر صرف آیت کو خوش کرنے کے لئے اسے ساتھ لے کر آیا تھا

وہ اپنا وقت آیت کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔اس لیے اس نے اپنا فون بھی بند کر دیا تھا۔

اور آیت کو بھی یہی اچھا لگتا تھا کہ مہراج اسے اہمیت دے

جو کہ مہراج کر رہا تھا اس لئے وہ بہت خوش تھی۔اور اس کی خوشی میں مہراج کی خوشی تھی۔

لیکن شاید وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ خوشیاں بس چند دن کی مہمان

ہیں

مزمل حویلی آیا تو سیرت کو کام کرتے دیکھ کر حیران رہ گیا وہ زینب کو اس کی ماں کے لے کے جا رہا تھا

جب زینب نے کہا کہ سیرت بی بی آئی ہوئی ہیں اور وہ ان سے ملنا چاہتی ہے اس لیے اسے ملانے لایا تھا

سیرت بی بی یہ آپ کیا کر رہی ہیں زینب اسے کام کرتے دیکھ کر آگے آئیں

صفائی کر رہی ہو ں سیرت نے روتی شکل بنا کر کہا

لیکن آپ کیوں کر رہیں نوکر کہاں مر گئے ہیں اگر شاہ سیائیں کو پتہ چل گیا تو وہ ان سب کو زندہ گاڑ دیں گے مزمل نے غصے سے کہتے ہوئے نوکروں کو پکارا

آپ کے شاہ سائیں نے منع کر دیا ہے وہ میری کوئی مدد نہیں کر سکتے اور یہ سب کچھ وہی کر گئے ہیں

سیرت نے مزمل سے سالار کی ایسے شکایت کی جیسے کہ مزمل اس کی خبر ضرور لے گا ۔

کوئی ضرورت نہیں آپ کو یہ سب کرنے کی اٹھیں ہم کر لیں گے یہ سب کچھ زنیب نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا

نہیں زینب بھابھی اگر آپ نے یہ کام کیے تو وہ آپ کو بہت ڈانٹیں گے

وہ مجھے تب ڈانٹیں گے جب نہیں پتہ چلے گا ۔ اور ویسے بھی میں ان کی حویلی کی ملازمہ نہیں ہوں مجھے کسی کام کے لئے منع نہیں کر سکتے ۔زنیب نے حل بتایا

لیکن مزمل بھائی ان کے وفادار ہیں ان کو بتا دیں گے اس نے مزمل کے منہ پر کہا ۔

کیا آپ بتائیں گے ۔۔۔؟زنیب نے آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا ۔

مزمل گردن نفی میں ہلائی ۔

ہاہاہا مزمل بھائی زنیب بھا بھی سے ڈرتے ہیں ۔سیرت نے ہنستے ہوئے کہا۔

جس پر مزمل مسکرا دیا جبکہ زنیب شرما گئی

بیوی میں نہ بھی بتاؤں تب بھی گھر کے ملازم بتا دیں گے

نہیں بتائیں گے اگر کسی نے بتایا تو میں سب کو الٹا لٹکا دوں گی ۔سیرت نے دھمکی دی جس کی دھمکی پر سب نوکر دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے ۔

بی بی جی لٹکا ہی نہ دیں ایک نوکر نے ہنستے ہوئے دوسرے کے کان میں کہا جو سیرت نے سن لیا ۔

مزمل بھائی آپ بھی کسی کو نہیں بتائیں گے پھر اس نے اسے بھی دھمکایا پھر سیرت اور زنیب نے سارا گھر صاف کیا زنیب نہ نہ کرتی رہی لیکن سیرت نے اسے اکیلے کام نہ کرنے دیا سارا گھر صاف کرنے کے بعد وہ کافی تھک گئی تھی ۔

شام ہوتے ہی زینب اور مزمل چلے گئے

شاہ سائیں آپ کا کام ہو گیا مزمل نے شاہ کو فون کیا ۔

اسے شک تو نہیں ہوا کہ تمہیں میں نے بھیجا ہے ۔

شاہ نے پوچھا

نہ شاہ سائیں میں نے انہیں شک نہیں ہونے دیا

لیکن ڈر اس بات کا ہے کہ حویلی کے نوکر کہیں آپ کو بتا ہی نہ دیں مزمل نے شرارت سے کہا ۔

تم نے انہیں بتانے سے منع نہیں کیا شاہ نے پوچھا

جی منع کیا ہے اور سیرت بی بی نے تو یہ بھی کہا ہے کہ وہ سب کو الٹا لٹکا دی گئی مزمل نے ہنستے ہوئے کہا

تم ڈر گئے نا میری بہادر چوزی سے ۔۔۔؟

تم نہیں بتاؤ گے نا مجھے ___؟

شاہ سائیں سیرت بی بی کی دھمکی سے میں تو کانپ رہا ہوں میں تو آپ کو بتا ہی نہیں سکتا ۔مزمل نے ہنستے ہوئے کہا

اگر تم ویسے نہیں ڈرتے تو میں تمہیں الٹا لٹکا دیتا۔شاہ نے اس کی ہنسی بند کرا دی ۔سالار گھر آیا تو سیرت سو رہی تھی یقیناً سارا دن کام کر کہ وہ بہت تھک چکی تھی پہلے اس نے سوچا آج اسے تنگ نہ کرے ۔

لیکن تھوڑی دیر بعد دل شرارت پر آمادہ ہوا۔اس کے قریب آ کر اسے زبردستی جگانے لگا ۔ اب کیا مسئلہ ہے سکون سے سونے کیوں نہیں دے رہیں مجھے سیرت غصے سے اٹھ کر بیٹھ گئی ۔

مجھے بھوک لگی ہے ۔سالار نے مسئلہ بتایا

سیدھا سیدھا بول رہا تھا کہ وہ اس کے لیے کھانا لے کر آئے ۔

مجھے نیند آرہی ہے معصومیت سے کہا ۔

او میری جان کو نیند آ رہی ہے۔۔۔؟

کوئی بات نہیں مجھے پیار سے کہہ دو سالار مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونے دو۔ اور پھر سو جاؤ ۔سالار نے شرط رکھی۔

سیرت نے کمبل دور پھینکا اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

ضدی لڑکی ۔۔۔۔ سالار اٹھ کر نہانے چلا گیا جب واپس آیا تو سیرت کھانا میز پر لگا کر بیڈ پر لیٹ چکی تھا۔

مجھے چائے پینی ہے ۔کھانا کھا کر ایک آرڈر آیا ۔

بنا کچھ بھی بولنے نیچے آئی اور چائے بنا کر ٹیبل پر پٹک دی۔پھر جا کر بستر پر لیٹی جب سالار کی آواز دی ۔

برتن کون رکھے گا واپس ۔۔؟

کوئی آواز نہ آئی سالار نے پھر پکارا مگر بے سود

اٹھ کر اس کے قریب آیا تو دیکھا کہ وہ سو رہی تھی ۔

مسکرا کر پیچھے ہٹ گیا کیونکہ اب مزید تنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

صبح پھر سالار نے اسے اپنے لیے۔ ناشتہ بنانے کے لیے جگایا ۔

سیرت کا رات کا غصہ ابھی کم نہ ہوا تھا

کل سے بھی گندا بناؤں گی سیرت نے دھمکی دی ۔

کہا تھا نہ تم زہر بھی کھلا دو تو وہ بھی ہنس کر کھا لوں گا ۔چلو اب اٹھو مجھے کام پر بھی جانا ہے ۔سالار نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا ۔

میں بابا سے آپ کی شکایت کروں گی ۔

میرے پاس بھی ہیں بہت ساری شکائتیں سالار اسی۔ کے انداز میں بولا ۔

میری شکایت میں نے کیا کیا ہے میری کونسی شکایت لگائیں گے آپ سیرت نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا جیسے اسے پتہ تھا کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔

میں بابا سچ کہوں گا کہ تم مجھے بہت تنگ کرتی ہو۔

نا میرے لیے مسکراتی ہونا محبت سے میرا نام لیتی ہو۔

اپنی حالت ماں سیوں سی بنا کے رکھتی ہو۔بات کرتے کرتے اس کی حالت پر بھی چوٹ کر دی۔کیونکہ سیرت نے ابھی تک کل والے کپڑے پہن رکھے تھے۔اور شاید گھر کی صفائی بھی انہیں کپڑوں میں کی تھی۔

اور یہ بھی کہوں گا کہ تم مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتی۔

یہ ساری باتیں بابا کو بتانے والی تھوڑی ہیں سیرت نے حیرت سے پوچھا۔

مطلب وہ اسے جتنا بے وقوف سمجھتا تھا اتنی نہیں تھی۔

ہاں جانتا ہوں یہ ساری باتیں بابا کو بتانے والی نہیں ہیں لیکن اگر تم نے میری شکایت کی تو میں بھی شکایت ضرور لگاؤں گا سالار نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

جس پر سیرت سوچنے لگی۔

تم ناشتہ بناتے ہوئے بھی سوچ سکتی ہو سالار نے مشورہ دیا۔

مجھے آپ سے نہ کوئی بات ہی نہیں کرنی۔سیرت کہہ کر چلی گئی۔

نہیں سیرت اب میں تمہاری خاموشی کو برداشت نہیں کر سکتا ۔

اگر اب تم اس نے مجھ سے بات کرنی چھوڑی نہ تو میں بہت برا کروں گا تمہارے ساتھ

۔سالار اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا اس کے سر میں درد ہو رہا تھا ۔شاید وہ ٹینشن لے رہا تھا ۔

اس کی آنکھیں بری طرح سرخ ہو چکی تھی ۔اس کی ماتھے کی رگیں باہر کی طرف ابھرنے لگی۔ اسے غصہ آنے لگا تھا لیکن اسے غصے پر کنٹرول کرنا آتا تھا ۔

وہ اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے نہایا ۔

وہ ناشتہ لے کر آئی۔اس کا سرخ چہرہ صاف ظاہر کر رہا تھا۔ کے اس سردی میں وہ ٹھنڈے پانی سے نہا یا ہے ۔

خیر ٹھنڈے پانی سے ہی نہانا تھا کیونکہ سیرت نےرات کو گیزر خراب کر دیا تھا ۔

آف ایم سوری میں آپ کو بتانا بھول گئ کہ رات کو میرے ہاتھوں گیزرخراب ہو گیا تھا

۔سیرت نے بھرپور شرمندگی کی ایکٹنگ کی۔

کوئی بات نہیں میں ٹھیک کروا دوں گا وہ مسکرا کر پھر ناشتہ کرنے لگا ۔

جبکہ سیرت کا موڈ آف ہو گیا ۔کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ اگر اس طرح سے تنگ کرے گی ۔تو وہ اسے واپس چھوڑ آے گا۔

لیکن سیرت کی ساری خواہشیوں پر پانی گر گیا ۔

پھر منہ بسور کر بیٹھ گئی اور اس کے ایکسپریشنز دیکھنے لگی۔

کیونکہ آج ناشتہ کل سے بھی زیادہ خراب تھا۔لیکن وہ بنا کوئی ایکسپریشن دیے آرام اور سکون بڑے مزے سے کھا رہا تھا۔

شکر ہے آپ کو ہائی بی پی نہیں ہے۔ورنہ اب تک آپ مر چکے ہوتے۔سیرت نے معصومیت سے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

اورچاہ کر بھی نہیں بتا پایا کہ وہ ہائی بی پی کا مریض ہے۔

اگر میں مر جاتا تو تمہیں برا لگتا نا اس کے ذہن میں سوال آیا کہ اس نے فوراً پوچھ لیا۔

ہاں اف کورس برا لگتا۔سیرت فوراً بولی

لیکن سیرت کی اس بات نے سالار کا دل خوش کر دیا تھا۔

لیکن تمہیں برا کیوں لگتا تمہیں تو اچھا لگنا چاہیے نہ کہ تمہاری جان چھوٹ جاتی مجھ سے ۔سالارنے مسکراتے ہوئے کہا

جی نہیں مجھے اچھا نہیں لگتا کیونکہ میں آپ کی جیسی نہیں ہوں میں صرف اپنے بارے میں سوچ کر آپ کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی۔کیونکہ آپ سے بہت سارے لوگوں کے رشتے جوڑنے ہیں توقعات وابستہ ہیں۔

میں اپنی زندگی کی آسانی کے بارے میں سوچ کر ان سب کو تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔

میں آپ کے ساتھ کتنا بھی برا کروں لیکن چاہ کر بھی کبھی آپ کی جتنی مطلبی نہیں ہو سکتی ۔ آپ نے صرف اپنے بارے میں سوچ اور مجھے یہاں لے آئے ۔آپ نے ایک بار بھی نہیں سو چا آپ کے اس قدم سے کسی کی زندگی جا سکتی ہے ۔کوئی زندگی بھر کے لئے دوسروں پر ڈیپینڈ ہو سکتا ہے ۔

مگر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے ان سب باتوں سے وہ برتن اٹھا کر باہر چلی گئی

آئی ایم سوری آیت باہر بہت سردی ہے اور میں تمہیں کہیں نہیں لے جاسکتا اور سعد بھی بیمار پڑ سکتا ہے۔۔۔۔

آیت کب سے مہراج کی منتیں کر رہی تھی باہر جانے کے لئے لیکن آج موسم بہت خراب تھا جس کی وجہ سے مہراج نے منع کردیا۔۔۔۔

مہراج میں سعد کو تین کمبل میں لپیٹ کر لے کے جاؤں گی وہ بیمار نہیں ہو گا اور ویسے بھی وہ اپنی ماں کی طرح ڈھیٹ ہے مہراج کی پریشانی دور کرتے ہوئے اس نے اپنی بھی تعریف کر دی ۔۔

نہیں کا مطلب نہیں ہوتا ہے آیت مہراج نے بات ختم کرتے ہوئے کہا ۔۔

پلیز چلیں نہ آیت نے اس کی بات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے منتیں جاری رکھیں

نہیں۔۔۔ مہراج نے اس بار سختی سے کہا۔

جس پر آیت خاموش ہو کر ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی

مہراج نے جلدی ہی اس کی ناراضگی کو نوٹ کرلیا۔۔

میری جان ناراض ہو گئی مہراج اس کے پاس آیا مگر آیت نے دھکا دے کر اسے پیچھے کر دیا۔۔۔

اور خود جا کر بیڈ پر لیٹ گئی گویا ناراضگی کا اعلان کیا۔۔

ٹھیک ہے لیکن ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ہم واپس آجائیں گے اور تم وہاں جاکر ضد نہیں کرو گی

مہراج اسے زیادہ دیر ناراض نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

اب رہنے دیں۔ نہیں جانا ایت نے نخرے دکھاتے ہوئے کہا جبکہ اندر لڈو پھوٹ رہے تھے

۔

اچھا بابا ایم سوری آئندہ نہیں منع کروں گا تمہیں اب چلو مہراج نے کان پکڑے۔

ویسے اب میرا دل نہیں کر رہا اور نہ ہی جانے کا ارادہ ہے لیکن آپ اتنی منتیں کر رہے ہیں تو سوچ رہی ہوں چلی جاتی ہوں

آیت نے احسان جتاتے ہوئے کہا

اور بھاگ کا تیار ہونے چلی گئی کہیں مہراج پھر انکار ہی نہ کر دے

جب کے مہراج اٹھ کر سعد کے پاس آیا۔

جلدی بڑا ہو جابیٹا تیری ماں کے ظلم اکیلے برداشت نہیں کر سکتا اکیلے میرا گزارا نہیں ہے

تیری ماں کے ساتھ اسے اٹھاتے ہوئے واش روم کے دروازے کی طرف دیکھا کہیں آیت سن ہی نہ لے۔

آج سالار کی طبیعت بہت خراب تھی مزمل ہزار بار پوچھ چکا تھا لیکن اس نے ہر بار یہی کہا کہ وہ ٹھیک ہے

جبکہ اس کے ماتھے کی رگیں اس کی طبیعت خراب ہونے کی نشاندہی کررہی تھی

شاہ سائیں آپ گھر چلے جائیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مزمل تھوڑی دیر بعد پھر سے بولا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں تم فکر نہ کرو۔

شاہ سائیں آپ نے ناشتے میں کیا کھایا تھا مزمل کو شک ہوا تو۔ پوچھنے لگا ناشتے کا نام سن کر سالار کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔

ناشتہ بہت اچھا کیا تھا مسئلہ تو مجھے چوہدری کا ہے سالار نے آخرکار اسے اپنی پریشانی بتا دی۔

کیوں شاہ سائیں چوہدری نہیں مانا مزمل نے پوچھا

اگر نہیں مان رہا تو ہمیں کورٹ کیس کرنا چاہیے ہمارے پاس ہماری زمینوں کے ثبوت موجود ہیں مزمل نے کہا

نہیں یہ مسئلہ کورٹ سے باہر ہی حل کرنا ہو گا اور ویسے بھی یہ لڑائی تو بزرگوں کے زمانے سے چلی آ رہی ہے اگر وہ کبھی کوٹ نہیں گئے تو ہم کیوں جائیں

لیکن شاہ سائیں چودھری کافی ٹیڑا آدمی ہے آسانی سے نہیں مانے گا آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے ۔مزمل نے فکر مندی سے کہا ۔

مجھ سے زیادہ ٹیڑا نہیں ہو گا مزمل لیکن اس مسئلہ کو ہمیں صحیح طریقے سے حل کرنا ہو گا سالار نے اپنے ہاتھ سے سر دبایا

شاہ سائیں مجھے لگتا ہے کہ آپ کا بی پی ہائی ہے آپ نے کچھ ایسا ویسا تو نہیں کھایا مزمل نے پھر پوچھا

ارے یار کچھ نہیں کھایا ایسا ویسا فکر مت کرو ۔

ملازمہ نے سیرت کو ناشتہ دیا بی بی جی آپ نے شاہ سائیں کے ساتھ اچھا نہیں کیا اب تو سارا دن ان کا سر گھومتا رہے گا ملازمہ نے کہا

وہ کیوں ۔۔؟سیرت نے کھاتے ہوئے پوچھا

وہ جی ان کو بلڈ پریشر ہائی ہے نہ کھانا کھاتے سیرت کے ہاتھ رک گئے ۔

کیا مطلب سیرت نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

جی وہ ایک بیماری ہوتی ہے جس میں نمک والی چیزیں منع کی جاتی ہے شاہ سائیں کو بھی وہی بیماری ہے ۔اسی لئے تو وہ انڈا وغیرہ بھی نہیں کھاتے ملازمہ نے ایسے بتایا۔جیسے وہ بی پی ہائی کے بارے میں جانتی ہی نہ ہو ۔

اب تک تو ان کا بھی بی پی شوٹ کر چکا ہو گا سیرت نے پریشانی سے سوچا تھا ۔۔

سارا دن اسی سوچ میں گزر گیا صبح جو دو نوالوں سے زیادہ ایک نوالہ نہ کھا پائی۔ ۔

دن میں بھی اس نے کچھ نہیں کھایا۔

زیادہ پریشانی اسے ملازمہ کی اس بات پر ہوئی تھی کہ سالار بچپن میں ہونے والے ایکسیڈنٹ کے آج تک زیر اثر تھا۔جس کی وجہ سے اسے آج بھی سر میں درد اٹھتا تھا ۔

اور جب بھی اسے یہ درد اٹھتا تو اسے بہت غصہ آتا اور کسی نہ کسی چیز پر نکالتا اور اگر کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا تو تو درد اور بھر جاتا۔

اس کا مطلب ہے وہ سارا غصہ مجھ پر نکالیں گے سیرت نے ڈرتے ہوئے سوچاکیونکہ اب وہ شاہ سائیں کی نہیں سالار کی محبت کی عادی ہوچکی تھی جو اس سے اونچی آواز میں بات بھی نہ کرتا ۔

سیرت کو اپنی حرکتوں پر غصہ آرہا تھا اسے سزا دینے کے لیے اس کے ساتھ کتنا غلط کر گئی بنا سوچے سمجھے اس نے سالار کو فون کیا۔

حویلی سے کال آتی دیکھ کر وہ پریشان ہوگیا لیکن سیرت کی بات سن کر خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

وہ میں نے پوچھنا تھا آپ ٹھیک تو ہیں نا

سیر ت نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہواسے جواب دیتے ہو سالار کا دل چاہ رہا تھا کہ اپنے دل کی ساری باتیں بتا دے کہ اس کے بغیر وہ ٹھیک نہیں ہے لیکن وہ نہ بتا سکا۔

وہ مجھے آپ کو سوری بولنا تھا مجھے پتا نہیں ہے کہ آپ بی پی ہائی کے پیشنٹ ہیں۔ اس لئے مجھے آپ کی فکر ہو رہی تھی سیرت نے معصومیت سے اپنی غلطی کا اعتراف کیا

اور معافی مانگ کر فوراً فون بند کردیا جبکہ اس کے فون کے بعد وہ کوئی کام نہ کر سکا۔

آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔؟

وہ مجھے آپ کی فکر ہو رہی تھی ۔۔۔۔

ان دونوں جملوں نے سالار کو سارا دن کوئی کام نہ کرنے دیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے ۔۔؟

حنا نے کیچن میں جھانکتے ہوئے پوچھا ۔۔ اسے دیکھ کر زاویار مسکرایا

کچھ نہیں دریا مجھ سے ناراض ہے تو میں نے سوچا کہ اسے میرے ہاتھ کا چوکلیٹ کیک بہت پسند ہے تو میں اس کو راضی کرنے کے لیے بنا رہا ہوں ۔۔۔

آپ دریا سے بہت محبت کرتے ہیں حنا نے اس سے پوچھا ۔

ایک ہی تو بہن ہے میری کیسے نہ کروں اس سے محبّت اسے دنیا کی ہر خوشی دینا چاہتا ہوں لیکن مجھے نہیں پتا کہ اس کی ہر خوشی سالار سے جوڑی ہو گئی

حنا میں جانتا ہوں کہ سیرت کی اس سب میں کوئی غلطی نہیں ہو گی لیکن وہ میری بہن کی تکلیف کی وجہ بنی ہے ۔

سالار جانتا تھا کہ دریا بچپن سے اسے چاہتی ہے پھر بھی اس نے ایسا کیا زاویار کو رہ رہ کر سالار غصہ آ رہا تھا جیسے وہ بیان نہیں کر پا رہا تھا ۔

خیر چھوڑو آج دیکھنا دریا خوش ہو جائے گی زاویار نے بات بدلتے ہوئے کہا کیونکہ سے دریا کو سالار کے دکھ سے نکالنا تھا

انشاءاللہ حنا بس اتنا ہی کہہ پائی ۔

حنا کو سالار شروع سے ہی عجیب لگا پھر اسے سیرت کے ساتھ دیکھا تو سمجھ گئی کہ سیرت بے قصور ہے کیونکہ سیرت کو وہ بچپن سے جانتی تھی اور اسے سیرت پر پورا یقین تھا۔

وہ گھر آیا تو پھر سیرت کو لان میں لگے پودوں کے پاس دیکھا اس کے قریب آیا جاو کپڑے نکالو میرے سختی سے کہا۔۔ وہ اس کے غصے کو سمجھ نہیں پائی کیونکہ فون تو وہ بہت محبت سے بات کر رہا تھا

کپڑے نکالنے کے بعد دیکھا سالار ابھی تک کمرے میں نہیں آیا تھا سوچا شاید نیچے ٹی وی لانج میں ہو گا۔

وہاں آئی تو یہاں پر بھی نہیں تھا

باہر نکلی تو لان کی حالت دیکھ کر اسے صدمہ ہوا کیوں کہ جتنا خوبصورت وہ ابھی اس لان کو چھوڑ کر گئی تھی اس سے کہیں زیادہ بدترین حالت میں وہ اس وقت تھا۔

اس وقت وہاں ایک پودا بھی نہ تھا اور کچھ بے دردی سے کٹے ہوئے زمین پر پڑے تھے۔

یہ کیا کیا آپ نے۔۔سیرت صدمے سے پوچھ رہی تھی

تمہیں یہاں میں اپنا خیال رکھنے کے لیے لآیا ہوں ان چیزوں کا نہیں مجھے ہرگز پسند نہیں کہ میری بیوی مجھ سے زیادہ کسی اور چیز کو اہمیت دے

یہ کہہ کر وہ جانے لگا پھر واپس آیا

ایک بات اور یہ تو صرف پودے ہیں اگر تم نے میرے علاوہ کسی بھی اور چیز کو اہمیت دی ۔تو اس کا حال اس سے بھی برا ہو گا یہ کہہ کر وہ کمرے میں چلا گیا

جبکہ سیرت کو خوبصورت لان کی اب حالت دیکھ کر رونا آ رہا تھا ۔

جبکہ ملازموں نے اس کو اس طرح سے صاف کیا تھا کہ اب اندازہ لگانا مشکل تھا کہ یہاں کبھی کوئی پودا موجود تھا ۔

اگر اس لان کا ماتم منا لیا ہو تو میرا کھانا لگا دو اس کے کان کے قریب آ کر سرگوشی کی ۔

سیرت نے اس کے چہرے پر دیکھا جہاں تھوڑی دیر پہلے والے غصے کا نام و نشان تک نہ تھا ۔

اورچپ چاپ حویلی کے اندر چلی گئی

.

اس وقت سالار اپنے غصے پر کنٹرول نہیں کر پایا اور اس کی سزا بھگت رہا تھا ۔۔۔۔

کیونکہ سیرت نے آج تیسرا دن سے ایک بار پھر سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا ۔۔۔

جلد بازی میں ہوئی غلطی کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا ۔

سیرت کو تنگ بھی بہت کیا لیکن وہ پھر بھی نہ بولی۔

ان پودوں کو واپسی اگانا اس کے بس میں نہ تھا ورنہ یہ وہ بھی کر گزرتا ۔۔۔

ایک طرف چودھری کی ٹینشن نے سالار کا جینا حرام کر رکھا تھا اور دوسری طرف سیرت کی ناراضگی نے کے سکون کی تباہی مچا رکھی تھی ۔۔

اب نہ تو سیرت ناشتے میں زیادہ نمک ڈالتی اور نہ ہی کھانے کے لئے انڈے دیتی ۔

اس کی وجہ اس کی ناراضگی نہیں بلکہ فکر تھی کیونکہ وہ اپنی وجہ سے کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی

چاہے وہ اس کا دشمن اول سالار شاہ ہی کیوں نہ ہو ۔

پہلے سیرت کے ناشتے نے اس کا بی پی شوٹ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی

اور اب اس کی ناراضگی اس کی دماغی نس نقصان کرنے کو تیار تھی

اسے لگ رہا تھا کہ اگر سیرت نے ایک اور دن اس سے بات نہ کی تو وہ پاگل ہو جائے گا

.

دیکھو میری جان شرافت اسی بات میں ہے کہ تم مجھ سے بات کر لو ورنہ میں اس بار ایسی سزا دوں گا کہ تم بہت پچھتاؤ گی

سالار نے اسے ڈرانا چاہا

اس کی بات سن کر سیرت نے اسے گھوری سے نوازہ ۔یقیناً اگر وہ آنکھوں سے قتل کرنے کا فن رکھتی تو اس وقت تک ہزار بار سالار کو قتل کر چکی ہوتی ۔

تم نے میرا دماغ پہلے ہی خراب کر رکھا ہے اب مجھے گھورنا بند کرو ۔۔

یقیناً سالار چودھری کا غصہ بھی اسی پر نکال رہا تھا۔

ٹھیک ہے تم نہیں کرو گی نہ مجھ سے بات اگر تم مجھ سے بات نہیں کروں گی کوئی بھی تم سے بات نہیں کرے گا ۔

اتنے دنوں میں وہ تو یہ تو سمجھ چکا تھا کہ سیرت باتونی ہے ۔

ہر وقت کسی نہ کسی سے باتوں میں لگی رہتی ہے ۔

اس حویلی میں کوئی تم سے بات نہیں کرے گا سیرت ۔

وہ سیرت کا مجرم تھا لیکن سیرت کو ہی سزا سنائے جا رہا تھا۔سیرت نے غصے سے منہ پھیر لیا ۔

اس پر سالار بھی غصے سے باہر نکل گیا۔

باہر لان میں پہنچا ۔اور غصے سے مالی بابا کو آواز سے لگا

شاہ سائیں حکم ۔وہ سر جھکائے ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑے تھے ۔

لان میں پھر سے پودے لگاتے اور وہ پودے جلدی سے جلدی برے ہو جائے ۔

جی ۔سائیں۔ ۔۔۔۔۔۔

.

۔

جس دن سے زاویار نے دریا کو منایا تھا دریا ایک بار پھر سے اس کے سر پر چڑھ گئی تھی ۔۔۔

ہر بات کی ہے کی بات ۔وہ زار یار کو ایک ہی بات منوانے کی کوشش کر رہی تھی ۔

کہ ایسے سالار چاہیے وہ سالار سے بات کرنا چاہتی ہے

لیکن سالار اس سے یہ کہہ کر گیا تھا کی سیرت کو چھوڑنے کی شرط حنا کو چھوڑنا ہے کیونکہ

سالار جانتا تھا کہ زاویار حنا سے بہت محبت کرتا ہے اور وہ ایسا قدم کبھی نہیں اٹھائے گا

دن گزرتے چلے جا رہے تھے اور دریا کی نفرت حنا کے لیے بڑھتی جا رہی تھی

لیکن حنا اس نفرت کو سمجھ نہیں پا رہی تھی ۔۔

اگر سالار نے کسی لڑکی سے شادی کرلی تو اس میں حنا کی کیا غلطی تھی ۔۔ وہ اس سے کیوں

نفرت کر رہی ہے

یہ بات الگ تھی حنا کو اپنی یہ

مغرور نند پہلی نظر میں بھی اچھی نہ لگی تھی

لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کے زار یار اس سے بہت محبت کرتا ہے

.

حویلی میں کوئی بھی کسی سے بات نہ کر رہا تھا

یہاں تک کہ گھر کی ملازمہ سے دیکھتے ہی آگے پیچھے کہیں ہوجاتی ۔

اسے اس طرح اکیلے وحشت ہونے لگی ۔

اس نے سوچا کیوں نا کام کاج میں وہ اپنا دھیان بٹائے ۔

لیکن ایسا بھی نہ ہو سکا

ملازموں نے سے کسی کام کو بھی ہاتھ نہ لگانے دیا۔

مزمل آیا تھا تو اس نے امید بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا کہ شاید وہی اس سے بات کر لے

لیکن وہ بھی نظریں نیچے جھکائے کھڑا رہا

وہ اتنا کچھ بولی لیکن اس کے جواب میں اس نے نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا

یقیناًوہ اس کا بھائی بعد میں سالار کا وفادار پہلے تھا اسے اب حویلی کاٹنے کو دوڑتی

اپنی قسمت پہ رونے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

سالار سے بات کرنا نہیں چاہتی تھی اور اس کی یہ سزا سالار سے بات کیے بنا ختم بھی نہیں ہوسکتی تھی ۔

.

منت کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی تو حاشر اسے اپنے ساتھ ہسپتال لے آیا

لیکن جب اسے طبیعت خرابی کی اصل وجہ پتا چلی تو اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے

وہ اپنی اولاد کی خواہش بھی چھوڑ چکا تھا ۔۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کی اپنی کوئی اولاد ہو گی ۔۔

منت نے اسے زندگی کی ہر خوشی دی تھی تو اللہ نے اس معاملے میں بھی اسے پیچھے نہ رہنے دیا

حاشر کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

دیکھنا منت ہمیں پیارا سا بیٹا ہو گا حاشر نے خوشی خوشی بتایا ۔

بیٹا منت ایک دم چپ ہو گئی ۔

ہاں بیٹا۔۔ بیٹیاں بہت رسوا کرتی ہیں منت حاشر نے اپنی آنکھوں کے آنسو چھپاتے ہوئے کہا

۔

لیکن شاید بھول گیا تھا سامنے بیٹھی لڑکی اس کے اندر کا حال جانتی ہے ۔

چلو گھر چلتے ہیں ۔حاشر اسے گھر لے جانے لگا ۔جب ہسپتال سے باہر اچانک لڑکی اس سے ٹکرائی

نا تو اس نے اس لڑکی کو پہچاننے میں دیر لگائی اور نہ ہی اس لڑکی کو۔ اور

اگلے ہی لمحے وہ لڑکی اس کے سینے سے لگ کر روئی گی ۔

لیکن اس نے نظریں اٹھا کر بھی اپنی بہن کو نہ دیکھا

بھائی خدارا ایک بار مجھے دیکھیں تو سہی میں آپ کی بہن ہو ں۔ ۔ وہ حاشر کے سینے سے لگی بلک بلک کر رو رہی تھی ۔اور حاشر کسی بت کی طرح کھڑا اسے روتے دیکھ رہا تھا ۔

اس وقت سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کی جان سے پیاری بہن کس حال میں ہے ۔

بھائی آپ۔ زند۔۔ہ ۔۔ہیں۔۔ میرے۔۔ سامنے۔ ۔ مجھے یقین نہیں آرہا ۔وہ ہچکیوں میں رو رہی تھی ۔

تم دونوں بہنوں نے مجھے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تو پھر میرے زندہ ہونے کی خوشیاں کیوں منارہی ہو ۔

حاشر نے اسے ایک ہی جھٹکے میں خود سے دور کیا

اگلے کی پل وہ اسے خود سے دور کر کی منت کو گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا۔

بھابھی ایک بار میری بات سن لے وہ حاشر کو چھوڑ کر منت کی طرف آئی۔

لیکن حاشر نے اسے منت سے بھی بات نہ کرنے دی۔

وہاں اسے وہی چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے جبکہ آیت نے اس کے پیچھے آنے کی کوشش کی کہ کسی نے پکڑ کر اسے اپنی طرف کیا۔

آیت پاگل تو نہیں ہو گئی تم کیا کر رہی ہو آیت کو روتے ہوئے دیکھ کر مہراج اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا

مہراج حاشر بھائی زندہ ہیں میں ان سے ملی ہوں

وہ بالکل ٹھیک ہیں منت بھابھی وہ ان کے ساتھ ہی تھی میں ابھی ان سے ملی ہوں وہ خوشی سے مہراج کا بتا رہی تھی۔اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھ لیا۔

یہ سوچے بنا کے وہ اس وقت پبلک پلیس میں کھڑے ہیں۔

سعد کی طبیعت خراب تھی جس کی وجہ سے وہ اسے لیکر ہسپتال آئے تھے۔

وہ جانتا تھا کہ وہ بھیڑ سے گبھراتی ہے اس لیے وہ اسے اکیلئے اسپتال کے اندر لے گیا اسے گاڑی میں بیٹھنے کو کہا۔لیکن بہت دیر بعد جب وہ واپس نہ آئے تو آیت ہسپتال کے اندر جانے لگی

اور اپنے بھائی سے ملی۔ مہراج اسی اپنے ساتھ واپس مری کے ہوٹل میں لے آیا

سیرت کو پتہ چلے گا وہ تو خوشی سے پاگل ہو جائے گی

آیت سے اپنی خوشی سنبھالی نہیں جا رہی تھی ۔

جبکہ مہراج یہ سوچ رہا تھا جب سیرت کو پتہ چلے گا کہ حاشر زندہ ہے تو وہ سالار کو معاف کر دے گی

۔

تمہیں یقین ہے مہراج جس کو تم لوگوں نے دیکھا وہ سیرت کا بھائی ہی تھا یہ بھی تو ہو سکتا ہے تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو

سالار کو یقین نہیں آرہا تھا جس ایک بنا پر سیرت اس سے دور ہے اللہ نے وہ وجہ ہی دور کر دی ۔

کیا بات کر رہا ہے سالار آیت اس سے ملی ہے اس سے باتیں کی ہے ۔اس سے کافی بے روخی سے بات کررہا تھا لیکن وہ زندہ ہے ۔

میں خود تو نہیں مل پایا اس سے لیکن پھر بھی ۔ وہ یہاں مری میں ہی ہے ۔

مہراج نے ساری تفصیل بتائی۔

تو اب جلدی سے سیرت کو یہ بتادے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔

نہیں مہراج جب تک میں اسے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیتا جب تک مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ وہ زندہ ہے تب تک میں سیرت کو کوئی امید نہیں دوں گا ۔

کیا تجھے مجھ پر یقین نہیں ہے مہراج نے پوچھا ۔

یقین ہے جگر دیکھ تو نے ہی تو کہا تو اسے خود نہیں دیکھ پایا ۔بس آیت کو دو لوگوں کے پاس کھڑی دیکھا ہے۔ مہراج نے سمجھانا چاہا ۔

تجھے کیا لگتا ہے آیت مجھ سے اس قسم کا جھوٹ بولے گی ۔مہراج کو سالار پر غصہ آنے لگا ۔

اف میں یہ نہیں کہہ رہا جگر کیا ہو گیا ہے تجھے تو بات کہاں سے بات کہاں لے جارہا ہے ۔سالار نے غصے سے کہا تو مہراج کو بھی احساس ہوا کہ وہ اوور ری ایکٹ کر رہا ہے ۔جو خود جانتا تھا کہ اس نے مہراج کے علاوہ زندگی میں کسی پر بھروسہ نہیں کیا ۔

اچھا ٹھیک ہے اب تو بتا میں کیا کروں۔۔؟ مہراج نے معذرت خوہ انداز میں کہا ۔

تو سیرت کے بھائی کے بارے میں پتہ لگا۔

میں بھی مری میں ایک آدمی کو جانتا ہوں اس سے رابطہ کرتا ہوں ۔

سالار کے دماغ میں حاشر کا خیال آیا تو اس نے کہا۔

ٹھیک ہے تو فکر مت کرو اس کے بارے میں پتہ لگاتا ہوں۔

۔

حاشر گھر واپس آیا تو اپنے آپ کو کمرے میں بند کرلیا۔

اس کی تلخ یادوں نے آج بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا تھا۔

وہ ایک نئ زندگی شروع کرنے یہاں آیا تھا۔وہ اپنی پرانی زندگی سے سب کچھ بھلا دینا چاہتا تھا۔

اس نے جو کچھ کیا جس طرح سے اپنی بہنوں کو چاہا جس طرح سے ان کی پرورش کی۔ہر ایک بات کو بلا کر اس نے اپنی اور منت کی زندگی شروع کی تھی۔

منت کتنی ہی دیر باہر بیٹھی بس یہی سوچتی رہی نہ جانے آیت کس حال میں ہو گی۔

جس طرح سے حاشر نے اس کے ساتھ بے روخی سے کام لیا۔منت کو اچھا نہیں لگا تھا۔

اور اب وہ خود اندر جا کے بیٹھ گیا تھا۔صبح تک سب کچھ ٹھیک تھا لیکن اب سب کچھ پھر سے خراب ہو چکا تھا۔

سچ تو یہ تھا کہ اتنے عرصے کے بعد آیت کو دیکھ کر وہ بہت خوش تھی

وہ جانتی تھی کہ اگر آیت اس کے بھائی ارمان کے ساتھ ہوتی تو شاید کبھی اتنی مطمئن نہ ہوتی

کیونکہ اس سے لگتا تھا کہ اس کا بھائی ارمان باقی بھائیوں سے الگ ہے لیکن پھر آہستہ آہستہ اسے خود ہی اندازہ ہو گیا۔

کے اس کا بھائی ارمان اس کے باقی بھائیوں سے الگ نہیں بلکہ ان سے زیادہ پتھر دل اور بے حس ہے

وہ آیت کو دیکھ کر جتنی خوش تھی وہ حاشر کے سامنے اپنی خوشی بیان نہیں کر سکتی تھی۔

وہ آیت کو بتانا چاہتی تھی ۔کہ وہ پھوپھو بننے والی ہے ۔لیکن حاشر نے اسے موقع نہ دیا۔

لیکن اب اس نے فیصلہ کیا تھا حاشر کو آیت کو معاف کرنے پر مجبور کرے گی ۔وہ آیت کو واپس لائے گی ۔وہ جانتی تھی یہ کر کے وہ حاشر کو مزید تکلیف سے دوچار کرے گی لیکن وہ اس بات سے بے خبر نہ تھی کہ آیت اور سیرت سے دور لے کر حاشر خود بے چین ہے ۔اور وہ اس کی یہی بے چینی ختم کرنا چاہتی تھی۔

سالار کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی سیرت کو بتا دے کہ اس کا بھائی زندہ ہے اور اپنی اور اس کی ساری دوری مٹا دے ۔

لیکن پہلے وہ یقین چاہتا تھا۔وہ خود اپنی آنکھوں سے سیرت کے بھائی۔

کو دیکھنا چاہتا تھا

وہ سیرت کو کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا۔

سیرت نے اس سے کہا تھا کہ سالار سے محبت کرنے کے لئے اسے اس کا بھائی واپس چاہیے

۔

تو کیا سالار کی محبت میں اتنی شدت تھی۔کہ اللہ نے سیرت کے بھائی کو مرنے نہیں دیا۔

خیر جو بھی تھا۔وہ جلد سے جلد مری جانا چاہتا تھا۔کیونکہ بہت کوشش کے بعد بھی وہ حاشر سے رابطہ نہیں کر پا رہا تھا۔

مزمل جاؤ اور حویلی جا کے میرا کچھ سامان پیک کرو۔اور میری غیر موجودگی میں سیرت کا خیال رکھنا۔

اور ایسا کرو کہ تم اپنی بیوی زینب کو سیرت کے پاس چھوڑ دو۔

تب تک میں مری سے واپس آ جاؤں گا۔

سائیں میں بھی آپ کے ساتھ آنا چاہتا ہوں آپ جانتے ہیں کہ اس وقت چودھری کی آپ کے ہر قدم پر نظر ہے میں آپ کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا۔مزمل کو اس کی فکر تھی

ٹھیک ہے مزمل تم میرے ساتھ آ جانا۔لیکن فی الحال تم حویلی میں جاؤ اور میرا کچھ سامان لے آو۔

اور سیرت کو اس بارے میں کچھ بھی مت بتانا

تب تک میں چودھری سے مل کر آتا ہوں آج میں یہ مسئلہ حل کر ہی لوٹوں گا

سائیں کیا آپ کا اکیلے وہاں جانا ٹھیک رہے گا۔۔مزمل نے پوچھا۔

مزمل تم اتنا کرو جتنا میں کہتا ہوں۔سالار نے سخت نگاہ مزمل کو دیکھا جب اس نے نظریں جھکا لی

۔۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کے ساتھ کون کون مرتا ہے مجھے بس سیرت کی لاش دیکھنی ہے دریا نہ جانے کس سے فون پر بات کر رہی تھی

تمہیں جتنے پیسے چاہیے میں دوں گی لیکن سیرت زندہ نہیں بچنی چاہیے

حنا دریا کو کھانے کے لیے بلانے کے لیے کمرے میں آئی تھی جب اس کے دروازے پر ہی رک گئی۔

دریا اتنی گر سکتی ہے حنا نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا سالار کو حاصل کرنے کے لیے کسی کی جان لے سکتی ہے۔یہ تو حنا

کے وہم و گماں میں بھی نہ تھا۔

اسے جلد سے جلد زاو یار کو یہ بات بتانی ہو گی یہی سوچ کر وہ واپس مڑی جب کمرے سے باہر رکھا گلدان اس کے پیر سے لگ کر چکنا چور ہو گیا۔

گلدان کے آواز اتنی زیادہ تھی کہ دریا فوراً کمرے سے باہر بھاگی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو چھپ کر میری باتیں سن رہی تھی دریاغصے سے اس کی طرف بری۔

نہیں میں تمہاری باتیں نہیں سن رہی تھی لیکن اتفاق سے میں نے تمہاری ساری باتیں سنی ہیں اور اب میں یہ سب کچھ زاویار کو بتاؤں گی حنا بغیر ہچکچائے بولی۔

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ دریا تم سالار کے لیے اس طرح کا قدم اٹھاؤ گی سیرت معصوم ہے وہ تو جانتی تک نہیں تمہارے کتنے خطرناک ہیں۔

تم ٹھیک کہتی ہو حنا سیرت معصوم ہے وہ یہ نہیں جانتی کہ اس نے کس سے پنگا لیا ہے اس نے مجھ سے سالار کو چھینا ہے اور اب میں اس سے اس کی زندگی چھین لوں گی۔

مجھ سے میرے سالار کو دور کرنے کی بہت مہنگی قیمت چکانی ہو گئی اسے دریا مکر لہجے میں بولی

۔

زاویآر حنا کو اکثر کہتا تھا کہ دریا بیمار ہے لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ دریا پاگل ہے۔اور وہ اپنے پاگل پن میں کچھ بھی الٹا سیدھا کر سکتی ہے۔

میں تمہیں ایسا کچھ بھی نہیں کرنے دوں گی دریا میں ابھی زاویار کو سب کچھ بتا دوں گی ۔
حنا زاویار کو فون کرنے کے لئے نیچے جا رہی تھی جب کسی نے پیچھے سے اچانک اسے دھکا دیا
۔
اور وہ سیڑھیوں سے نیچے گر گی۔
دریا اکثر حنا کو تنگ کرنے کے لیے گھر کے سارے ملازموں کو چھٹی دے دیتی تھی اور آج بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا۔
حنا کی چیخ و پکار سن کر کوئی یہاں نہیں آیا جبکہ دریا آخری سیڑھی سکون سے بیٹھی اسے روتے طرف دیکھ رہی تھی ۔
تم جانتی ہو حنا میں نے زندگی میں صرف ایک شخص کو چاہا ہے ۔میرے باپ اور بھائی نے میری زندگی کے ہر خواہش پوری کرتے ہیں ۔
اس لیے وہ یہ خواہش بھی پوری کرنا چاہتے تھے ۔اور پھر میری خواہش کے بیچ میں تمہاری منحوس سہیلی سیرت آگئی گی ۔جس کی سزا اب تم بھگت رہی ہو ۔
میں اپنے بھائی کو بتا رہی ہوں کہ میں سالار سے پیار کرتی ہوں اس کے بغیر جی نہیں سکتی

لیکن وہ سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔لیکن فکر مت کرو اب وہ سمجھ جائے گا اب جب تم مروگی نہ تب اسے پتہ چلے گا کہ محبت میں جدائی کیسی ہوتی ہے۔اور سیرت کو تمہیں ویسے بھی مروا دوں گی۔

اور پھر تم دونوں کا کالا سا یہ ہماری زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے دور ہوجائے گا۔دریا اس کے قریب بیٹھی بولے جا رہی تھی۔اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ حنا تڑپ رہی ہے۔

یہ وقت اس کے لیے عذاب سے کم نہ تھا۔

لیکن دریا کو اس کی پروا نہ تھی وہ تو شاید انتظار کر رہی تھی کب حنا اپنا دم توڑدے۔

لیکن شاید ہی حنا نے اس کی کوئی بات سنی ہوگی وہ تو بس چلا رہی تھی کہ اس کا بچہ مر جائے گا۔

حنا بہت کمزور تھی۔ڈاکٹر نے اسے ابھی بچہ پیدا کرنے کے لیے منع کیا تھا۔زاویار بھی اس بات کو لے کر بہت پریشان تھا۔لیکن حنا نے اسے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرنے دیا جس سے ان کے آنے والی اولاد پر برا اثر پڑے۔

وہ یہ بچہ چاہتی تھی کیونکہ یہ زاویار اس کی محبت کی پہلی نشانی تھی۔

یہی سوچتے تڑپتے اس کی آنکھیں نہ جانے کب بند ہوگی۔

جب دریا کو یقین آگیا کہ اس کا وجود بھی جان ہو چکا ہے وہ اٹھ کر چلی گئی

--

بی بی جی سائیں کے چند ایک کپڑے پیک کر دیجئے ہمیں کہیں جانا ہے۔

مزمل نے حویلی میں قدم رکھتے ہی اس سے کہا جب کہ وہ منہ پھیر کر کھڑی ہو گئی

اس کے اس طرح سے منہ پھیرنے کا مزمل سمجھ چکا تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے ۔

اس کے اس طرح سے ناراض ہونے پر وہ ذرا سا مسکرایا۔

جب اس کا فون بجنے لگا۔اس نے دیکھا اسے قمر کی کال آ رہی تھی۔قمر تو شاہ سائیں کے ساتھ گیا تھا اگر انہیں مجھ سے کوئی کام ہوتا تو وہ خود مجھے فون کرتے قمر مجھے کیوں فون کر رہا ہے یہی سوچ کے اس نے کال اٹینڈ کر لی۔

مزمل جلدی پہنچو شاہ سائیں کو گولی لگ گئی ہے ۔

کیا سائیں کو گولی لگی ہے مزمل کے اچانک کہنے پر سیرت کے پیروں سے کسی نے زمین کھینچ لی ۔

وہ حیران و پریشان نظر مزمل کو دیکھنے لگے ۔

ہسپتال پہنچاو میں بھی پہنچ رہا ہوں مزمل جلدی سے فون جیب میں رکھتے ہوئے بھاگتے ہوئے باہر نکلنے لگا۔جب سیرت بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آئی۔

مزمل بھائی شاہ کو کیا ہوا ہے مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں ۔ایک پل کو سیرت بھول چکی تھی کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہی ہے ۔

نہیں بی بی میں آپ کو اپنے ساتھ نہیں لے کے جا سکتا اس کو روتے دیکھ کر مزمل نے کہا ۔

ان کو کچھ ہو جائے گا ۔مجھے اپنے ساتھ لے چلیں ۔مزمل بھائی پلیز مجھے اپنے ساتھ لے چلیں اب روتے ہوئے منتں کرنے لگی۔

بی بی جی میں وعدہ کرتا ہوں انہیں کچھ نہیں ہو گا لیکن میں آپ کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا ۔

مجھے جانے دیں اس کے ہاتھ سے زبردستی اپنا ہاتھ کھینچ کر چلا گیا ۔جبکہ سیرت وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی نہ جانے اب ان کی قسمت میں کیا لکھا تھا

سیرت بے چینی سے ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی۔یہ احساس کی جان لیوا تھا کہ سالار کو گولی لگی ہے ۔

تو کیا اس کی بددعا ایسے لگ گئی ۔لیکن اس نے تو اسے کوئی بد دعا نہیں دی تھی۔

تو پھر۔ پچھلے دو گھنٹوں سے کبھی فون کو دیکھتی کبھی دروازے کو لیکن سالار کی کوئی خبر نہیں آرہی تھی ۔

یااللہ سالار کو کچھ نہ ہو ۔اگر اسے کچھ ہوگیا تو میرا کیا ہو گا ۔

پچھلے دو گھنٹے سے ایک سیکنڈ بھی اس کی آنکھوں سے آنسو الگ نہ ہوئے تھے ۔

بی بی جی آپ کی فکر نہ کریں سب بالکل ٹھیک ہو گا ۔شاہ سائیں کو کچھ نہیں ہو گا ۔آپ بس اللہ سے دعا کریں کہ ہمارے شاہ سائیں جلدی سے واپس آجائیں۔

سب اسے دلاسہ دینے لگے ۔کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ سالار اس کی اس روتی دھوتی حالت پر واپس آ گیا تو ان میں سے کسی ایک کو نہیں چھوڑے گا ۔

بی بی آپ شاہ سائیں سا کتنا پیار کرتی ہیں تو نے بتاتی کیوں نہیں ۔پتا نہیں ملازمہ کے دل میں کیا سمائی جو اس کی آنسو دیکھ کر یہ کہہ بھیٹی ۔

پیار ۔سیرت نے حیرانگی سے یہ لفظ دہرایا ۔

معاف کیجیے گا بی بی جی لیکن ہمدردی میں آنسو نہیں بہتے ۔آنسو کا رشتہ محبت سے ہوتا ہے ۔اگر محبت نہیں تو پھر آنسو بھی نہیں ۔کیا آپ نے کبھی انجان لوگوں کے لئے آنسو بہائے ہیں۔ نہیں نہ۔ آنسو صرف ان لوگوں کے لئے بہتے ہیں جنہیں ہم اپنا مانتے ہیں ۔

ملازمہ نہ جانے اس پر کیا ثابت کرنا چاہتی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ سالار کی جان خطرے میں جس کی وجہ سے آنسو نہیں رک رہے ۔

بی بی شاہ سائیں صرف ایک بات سننا چاہتے ہیں آپ سے اللہ نہ کرے انھیں کچھ ہو جائے ۔تو ان کی خواہش تو ادھوری ہی رہ جائے گی ۔

بکواس بند کرو انہیں کچھ نہیں ہو گا سمجھی تم ۔پر دفع ہو جاؤ یہاں سے شاید ہی زندگی میں کبھی سیرت نے کسی سے اتنی اونچی آواز میں بات کی ہو گی ۔

لیکن اس بدتمیزی کی وجہ سے وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی ۔

کچھ نہیں ہو گا سالار کو یا اللہ آپ سالار کو کچھ نہیں ہونے دیجئے گا ۔

ملازمہ کی باتیں بار بار اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی ۔اگر واقعی ہی سالار کو کچھ ہو گیا ۔تو کیا اس کی وجہ سیرت ہو گی ۔

لیکن اس نے کبھی نہیں چاہا تھا سالار کو کچھ ہو جائے ۔لیکن سالار تو اس سے ایک پر اپنا نام سننا چاہتا تھا نا ۔

آج سیرت سمجھ چکی تھی کہ اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ سب کچھ قسمت کا لکھا تھا ۔

یا اللہ میں نے سب کچھ آپ کی مرضی سمجھ کر قبول نہیں کیا ۔جب کہ آپ تو اپنے بندوں کی بھلائی چاہتے ہیں ۔

سالار کے ساتھ شادی میں میری بھی کوئی بھلائی ہو گی ۔لیکن میں نے اسے آپ کی رضا سمجھ کر قبول کرنے کی بجائے ٹھکرا دیا ۔۔

یا اللہ اگر یہ میرے کیے کی سزا ہے تو پلیز سالار کو نہ دیں آپ میری جان لے لی لیکن میری سالار کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ۔اگر میرے سالار کو کچھ ہوگیا تو میں جی کر کیا کروں گی ۔وہ نہیں جانتی تھی یہ محبت ہے یا کچھ اور لیکن وہ اتنا جانتی تھی کہ اگر سے اس کے سالار کو کچھ ہو کیا تو وہ جی نہیں پائے گی ۔

رات کے آٹھ بجے جب شاکر صاحب آئے تو خا موشی دیکھ کر ان کو لگا کہ یہاں کوئی نہیں ہے ۔

لیکن گھر کے اندر قدم رکھتے ہیں جو منظر ان کے سامنے تھا وہ ان کے ہوش اڑا دے چکا تھا ۔

حنا سیڑھیوں سے گری زمین پر پڑی تھی ۔

وہ جلدی سے زاویار کو فون کرکے آسے اسپتال پہنچانے کی کوشش کرنے لگے ۔

لیکن جب انہوں نے حنا کی نفس چیک تو انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ان زندہ ہے یا مر چکی ہے ۔

شاکر صاحب جب تک اسپتال پہنچے تب تک زاویار بھی آ چکا تھا ۔

ڈاکٹر نے فوراً اسے آئی ایس یو میں شفٹ کر دیا ۔

بابا حنا کو کچھ ہو گیا تو نہیں اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں کیسے جیوں گا ۔زاویار کسی چھوٹے بچے کی طرح رو رہا تھا جب شاکر صاحب کے دماغ میں دریا کا خیال آیا ۔

کچھ نہیں ہو گا تمہاری حنا کو اللہ سب بہتر کرے گا ۔ تم یہاہی ر ہو تب تک میں دریا کو بتا کے آتا ہو ں۔

بابا دریا شام تک گھر پہ ہی تھی میں نے فون کیا تھا۔اس کے بعد میں فون کرتا رہا لیکن کسی نے فون نہیں اٹھایا میری میٹنگ تھی اس لئے میں نے زیادہ دھیان نہیں دیا۔لیکن مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مجھے دھیان دینا چاہیے تھا آج میری بے دھیانی کی وجہ سے حنا کہ یہ حال ہے ۔

ڈاکٹر نے انہیں دعا کرنے کے لئے کہا تھا

کیونکہ ڈاکٹر انہیں کوئی جھوٹی امید نہیں دلانا چاہتے تھے

حویلی کا دروازہ کھلتے ہی سالار کی گاڑی اندر آئی ۔سیرت بھاگ کا دروازہ پر پہنچی گاڑی سے نکلنے والا شخص سالار ہی تھا۔سیرت بھاگ کر اس کے سینے سے لگی ۔

اور بری طرح رونے لگی۔

سیرت میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں ۔گولی بس چھو کر گزر گئی ۔

سالار سے ہمت دینے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنی برے طریقے سے رو رہی تھی ۔

سیرت میری بات تو سنو ۔۔

سالار کب سے اسے کچھ بتانا چاہ رہا تھا لیکن سیرت کے آنسوؤں کی ٹینکی ختم ہوتی تو اسے کچھ بتاتا ۔

نہیں مجھے کچھ نہیں سننا آج کے بعد آپ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے ۔

سالار نہیں جانتا تھا کہ یہ وقتی احساس ہے یا سیرت اپنے دل کا حال کہہ رہی ہے ۔لیکن سیرت کے یہ لفظ اسے سکون دے رہے تھے ۔

اگر اب آپ مجھے چھوڑ کر گئے تو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی ۔

اس کے سینے میں منہ چھپائے وہ بولے جا رہی تھی ۔

پھر ایک سیکنڈ سر اٹھا کے اس کے چہرے کی طرف دیکھا ۔

آپ نہیں جائیں گے نہ مجھے چھوڑ کر ۔۔؟

نہیں کبھی نہیں ۔۔اس کا آنسوؤں سے بھگا چہرہ صاف کرتے ہو سالار نے محبت سے اس کی پیشانی چومی ۔

سیرت ایک بار پھر سے اس کے سینے میں اپنا منہ چھپانے لگی ۔

میں اب آپ کو کہیں جانے ہی نہیں دوں گی ہمیشہ اپنے پاس رکھو گی ۔

سیرت کیسی چھوٹے بچے کی طرح رو رہی تھی ۔ جو اپنا فیورٹ کھلونہ کسی کو نہیں دینا چاہتی تھی ۔

لیکن سالار اس کے لئے اس کا کھلونا بننے کو بھی تیار تھا ۔اسے اپنے سینے سے لگائے وہ تو آج آسمان میں اڑ رہا تھا ۔

اور اس وقتی کیفیت سے نکلنے کے بعد سالار سیرت کی حالت کے بارے میں سوچ کر مسکرائے جا رہا تھا ۔

لیکن آج سیرت نے سالار سے دوری کے سارے راستے خود ہی بند کر دیے تھے

مہراج آیت کو ہوٹل چھوڑ کر اسی ہسپتال میں واپس آیا تھا ۔

وہاں اس نے حاشر قریشی کے نام سے ہوسپٹل انفارمیشن چیک کی اسپتال کی انتظامیہ چیک کرنے نہیں دے رہی تھی ۔ لیکن مہراج نے آج زندگی میں پہلی بار اپنے خوبصورت چہرے کا استعمال کیا تھا ۔

وہاں کی ایک نرس کو باتوں میں لگا کر اس نے ساری انفارمیشن نکالی۔

اگر یہ بات آیت کو پتہ چل جاتی ۔ تو یقیناً وہ کسی چھڑی سے اس کے چہرے پہ براسا آیت لکھ دیتی۔

جسے کوئی مٹا تو نہیں سکتا لیکن پڑھ ہر کوئی سکتا ۔

اس نے ساری انفرمیشن سالار کو سینڈ کر دی۔

لیکن کہیں دوسری سائیڈ اس ساری انفرمیشن کا ہوش کیسے تھا ۔

اس کے بعد سیرت اس کے سامنے نہیں آئی ۔

تھوڑی دیر ہوئی پہلے والی باتیں یاتو وہ بھول چکی تھی یا پھر اگنور کرنے کی کوشش کررہی تھی۔

لیکن شاید سیرت سالار کو ابھی تک ٹھیک سے نہیں جانتی تھی ۔

کیوں کہ سالار یہ بات اسے بھلانے دینے والا تھا اور نہ ہی اگنور کرنے

...سیرت نے رات ہونے تک کمرے میں قدم نہ رکھا تو مجبوراً سالار کو اٹھ کر باہر آنا باہر آیا تو سیرت صوفے پر بیٹھی اپنے ناخن کھانے میں مصروف تھی ۔

اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر ایک طرف سمٹ کر بیٹھ گئی ۔

کیا بات ہے آج تمہارا سونے کا ارادہ نہیں ہے ۔

سالار اس کے اتنا قریب آ کر بیٹھا کہ انچ بھر کا فاصلہ بھی مٹا دیا۔جبکہ ایک ہاتھ پیچھے سے اس کے بالوں میں جا رہا تھا

سیرت نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی تو سالار مزید اس کے قریب آگیا

جی میں تو آنے والی تھی سونے کے لیے

مجھے بہت نیند آ رہی ہے وہ ایک پل میں اٹھ کر کھڑی ہوئی جب سالار نے اسے کمر سے پکڑ کر ایک بار پھر اپنے قریب بیٹھا لیا۔

مجھ سے بھاگ رہی ہو ۔۔۔؟اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے اس کے کان کی لو کو چوما۔

ن ۔ نہیں ت۔۔و ۔۔میں ۔۔کیوں ۔۔بھا۔۔گو ۔سیرت کی آواز کی کپکپاہٹ کو سالار نے اپنے لبوں میں قید کر لیا۔ سیرت روح تک کانپ اٹھی ۔سیرت نے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کی ۔توسالار نے اسے مزید خود سے قریب کر لیا۔

تمہیں مجھ سے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے ۔میں اب بھی تمہاری اجازت کا طلب گار ہوں ۔ میں تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔لیکن تم جتنا مجھ سے بھاگنے کی کوشش کرو گی تمہارے لئے اتنا ہی نقصان دہ ہو گا۔

کیونکہ میں جانتا ہوں ۔کہ اب تمہارے دل کے راستے بھی میرے لئے کھل چکے ہیں ۔ لیکن میں پھر بھی تمہاری اجازت کا انتظار کروں گا ۔

ہاں یہ تھوڑا مشکل ہے بلکہ بہت مشکل ہے ۔لیکن میں خود پر کنٹرول کر لوں گا اس لیے تمہیں مجھ سے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

چلو شاباش اب اندر چلو ۔اور ریسٹ کرو ۔تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔اس کا ہاتھ پکڑ کے بولا اور اندر لے جانے لگا ۔

جبکہ سیر ت جانتی تھی کہ ڈرنے کی ضرورت ہے ۔جب سیرت نے اسے اپنی فیلنگ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا ۔وہ خود پر کنٹرول نہیں کرتا تھا ۔اب تو وہ سب جانتا ہے ۔تو وہ اس سے کیسے بچے گی ۔۔؟

سیرت خود بھی نہیں جانتی تھی کہ جو فیلنگ اس کے دل میں جاگی ہے وہ محبت ہی ہے یا کچھ اور ۔۔؟ لیکین اب وہ سالار کے بغیر نہیں رہنا چاہتی تھی ۔

اس کا دل چاہتا تھا کہ سالار ہمیشہ اس کے آس پاس رہے ۔

وہ اسے بیڈ پر لیٹا کے اس پر کمبل اڑارنے لگا ۔۔

اور پھر اپنی سائیڈ پہ آ کے لیٹ گیا ۔۔؟

ویسے ریڈ ڈریس کب پہنو گی ۔۔؟ اس کے کان کے قریب آکے سرگوشی کی ۔

جبکہ سیرت نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اپنے منہ پر کمبل تان لیا۔سالار کا قہقہہ پورے کمرے میں گھونجا ہاے یہ معصوم حفاظتیں۔کب تک بچو کی میری بہادر چوزی۔۔؟

جبکہ کمبل کے اندر سیرت کے گال سرخ ٹماٹر ہوچکے تھے ۔۔۔

سالار کی آنکھ کھلی توسیرت بالکل اس کے قریب سو رہی تھی۔

اسے تنگ کرنے کا سوچتے ہوئے فوراً اسے قابو کر لیا۔اور اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

اگلی ہی سیکنڈ سیرت کی آنکھ کھول گئی۔

چھو۔چھوڑیں مجھے۔چھوڑیں مجھے پلیز۔اس کے حصار میں ایک پل کے لئے سیرت کی آواز بھی بند ہو گئی۔

کیوں چھوڑوں۔اب تو میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اس کے مزید قریب ہوا۔

سیرت کی تیز سانسوں کی آواز سالار کو صاف سنائی دے رہی تھی۔

وہ اس کے چہرے پر جھکا تو

سیرت نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی۔

سیرت کے اس طرح سے آنکھیں بند کرنے پر سالار کھل کر ہنسا

سیرت کبوتر کی آنکھ بند کرنے سے بلی کو وہ نظر آنا بند نہیں ہو جاتا۔اور اگلی بار اگر تم نے میرے قریب آنے پر آنکھیں بند کی نہ تو میں اس کا مطلب تمہاری ہاں سمجھوں گا۔

سیرت نے ایک جھٹکے میں اپنی آنکھیں کھولیں۔

جبکہ سالاراس کے چہرے کی نرماہٹ کو اپنے لبوں سے محسوس کر رہا تھا۔

چھوڑیں پلیز۔وہ کچھ بولی نہیں تھی بس اس کے ہونٹ ہلے تھے۔

ٹھیک ہے میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں لیکن میری ایک شرط ہے۔

اس کی آدھی بات پر سیرت کی سانس بحال ہوئی۔تو باقی کی بات سننے کے بعد اس کی سانس ایک بار پھر سے اٹکی

کیا۔۔؟آواز اتنی دھیمی تھی سالار سن نہیں پایا ہاں مگر اس کا سارا دھیان اس کے ہونٹوں پر تھا۔

تمہیں مجھے میرے نام سے بلانا ہو گا پیار سے مسکرا کر سالار نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

چلو شاباش مسکراو میرے لیے اس کے ہونٹوں کو باقاعدہ پکڑ کر مسکراہٹ کی شکل دینے لگا۔

لیکن ہونٹوں پے مسکراہٹ کی جگہ آنکھوں میں آنسو آ چکے تھے ۔ اس کے آنسو نے ایک بار پھر سے سالار کو تکلیف پہنچائی ۔سیرت کیا بچپنا ہے اب کیوں رو رہی ہو ۔۔؟

اگلے ہی لمحے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس سے پوچھنے لگا ۔

سیرت بھی اس کے برابر اٹھ بیٹھی لیکن کہیں جا نہیں سکی کیونکہ اس کا ہاتھ اب بھی سالار کے ہاتھ میں قید تھا ۔

سیرت ابھی تک خود اپنی فیلینگز سمجھ نہیں پائی تھی تو سالار سے اس کا اظہار کیسے کرتی ۔

اسے بس سالار اپنے قریب چاہیے تھا اپنے آس پاس اپنی نظروں کے سامنے لیکن وہ اسے محبت نہیں کہتی تھی ۔

مجھے سمجھ میں نہیں آتا سیرت سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے تو پھر تم اس طرح سے کیوں کر رہی ہو ۔۔؟

مجھے تھوڑا سا وقت چاہیے ۔پلیز آپ تھوڑا صبر کریں ۔سیرت نے بمشکل کہا تھا ۔

کتنا وقت ۔۔؟سالار نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا ۔

بس تھوڑا سا میں زیادہ آپ کا وقت ضائع نہیں کرونگی ۔سیرت نے فرش پر نظریں رکھتے ہوئے کہا ۔

ویسے میں تمہیں بہت وقت چکا ہوں ۔یا ایسا کہنا چاہیے کہ ڈھائی مہینے سے میں صرف وقت ہی دے رہا ہوں ۔

لیکن پھر بھی میں تمہاری یہ بات مان رہا ہوں ۔

کچھ دن کے لیے مری جا رہا ہوں ۔واپس آکر میں تمہارا کوئی بہانہ نہیں سنوں گا مزید میں تم سے دور نہیں رہ سکتا

گویا اس نے اعلان کیا تھا کہ اب وہ اس سے دور نہیں رہے گا جبکہ اس کے جانے کی خبر سن کر سیرت کا چہرہ سفید چکا تھا

نہیں آپ کہیں نہیں جائیں گے میں آپ کو کہیں نہیں جانے دوں گی اس کا ڈر وہ سمجھ سکتا تھا اسے لگتا تھا جس طرح سے حاشر اس سے دور ہو اور کبھی اسے دیکھ لیں پائی اسی طرح سالار بھی اس سے دور چلا جائے گا ۔

نہیں میری جان میں جاؤں گا اور تم بھی یہاں انہیں رہو گی اپنا سامان پیک کرو ہم کراچی جا رہے ہیں ۔

کراچی کے کالج میں میں نے تمہارا ایڈمیشن کروا دیا ہے ۔اب تم اپنی پڑھائی پہ دھیان دو گی۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تمہارا دھیان مجھ پر نہیں رہے گا ۔

وہ اپنی ذات اگنور کرنا برداشت نہیں کر سکتا تھا ۔

اس کی بات سن کر سیرت کے گال کے ڈمپلز ظاہر ہوئے شاید نہیں وہ یقیناً مسکرا رہی تھی اور اس کی مسکراہٹ آج پہلی بار سالار کے نام کی تھی ۔

سالار نے بے خودی میں اپنے لب کے گال پر رکھے ۔اس سے پہلے کی مزید بے خود ہوتا سیرت نے موقعے کا فائدہ اٹھا کر واشروم میں دوڑ لگائی

واپسی پے سارے راستے سالار نے سیرت کا ہاتھ تھامے رکھا ۔

سیرت نے کوئی مزاحمت نہیں کی ۔اب سیرت اپنے جذبات تو کوئی نام دے یا نہ دے لیکن سالار دے دیا تھا ۔

اب سیرت اسے اپنی محبت کا اظہار کرے یا نہ کرے لیکن اسے یقین تھا کہ وہ سے کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گی ۔

سیرت اپنی پرھائی دوبارہ شروع ہوجانے کی وجہ سے بہت خوش تھی ۔

اب وہ اپنے بھائی کا خواب پورا کر لے گی۔

ہنی مون پر کہاں چلو گی اچانک سوال پر سیرت نے فوراً اپنا ہاتھ چھڑایا۔

ارے تم تو ایسے گھبرا رہی ہو جیسے میں نے کسی اور کے ہنی مون پر چلنے کی بات کی ہو ہم اپنے پہ جائینگے ڈارلنگ ۔

سالار نے سوال نارملی پوچھا تھا لیکن آگے سے سیرت کے ایکسپریشنز دیکھ کر اس کو اپنی ہنسی رکنا مشکل لگی ۔

اس لیے اسے تنگ کرنے کے لئے مزید کہنے لگا۔

بولو نا ۔۔اپنی ہنسی دباکر پھر سے اس کے چہرے کے آتے جاتے تاثرات دیکھنے لگا ۔

مجھے نہیں پتا۔ اس کے بار بار پوچھنے پر سیرت کو اور کوئی جواب نہ سوجا ۔

نہیں پتا۔۔۔؟اس کا مطلب ہے یہ کام بھی مجھے ہی کرنا پڑے گا ۔

یار سیرت تم تو ہر معاملے میں زیرو ہو ۔

ہاں تو آپ نے 0٪ والی سے شادی کیوں کی کرتے نہ کسی 100٪ والی سے اوروہ ہیں نا آپ کی کزن دریہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس نے دریا کا نام کیوں لیا لیکن سارا بیگم نے اسے بتایا تھا کہ وہ سالار کی بچپن کی منگیتر ہے ۔

محترم دریا سے جیلس ہو رہی ہیں سالار نے خود ہی اندازہ لگایا ۔

میں جیلس نہیں ہو رہی جی مجھے پتا ہے کہ وہ آپ کی منگیتر تھی سیرت نے بتانا ضروری سمجھا

۔

تو تم جلیس نہیں ہو رہی ہو ویسے ہونا بھی نہیں چاہیے کیونکہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ دنیا میں کسی لڑکی کے پاس نہیں ۔سالار نے سنجیدگی سے کہا

وہ کیا ۔۔؟سیرت نے پوچھا

سالار شاہ ۔جواب بے ساختہ تھا ۔

جبکہ سیرت سوچ رہی تھی۔کہ اگر وہ اس شخص کی وجاہت پر غرور کرے تو وہ غلط نہ ہو گا پھر خود ہی توبہ توبہ کرنے لگی۔

سالار نے نہ سمجھیں اسے دیکھا سیرت کیا ہوا ۔

اللہ کو غرور پسند نہیں ہے ۔سیرت نے معصومیت سے کہا ۔۔

جبکہ سالار اس کی سوچ پڑھ کر مسکرایا ۔

۔۔

وہ دونوں گھر پہنچے تو گھر پر کوئی نہیں تھا ملازم نے بتایا کہ سارا بیگم ہسپتال گئی ہیں ۔کیونکہ شاکر صاحب کی بہو ہسپتال میں داخل ہے ۔

حنا کا سن کر سیرت کے ہاتھ پیر پھول گئے اور رونے لگی سالار دریا کی موجودگی میں سیرت کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا ۔لیکن اسے روتے دیکھنا بھی اس کے بس سے باہر تھا ۔

سو مجبوراً سے اپنے ساتھ ہسپتال لے آیا

سارے راستے وہ اسے دلاسا دیتا رہا کہ نہ کچھ نہیں ہو گا ۔

لیکن شاید سالار نہیں جانتا تھا کہ حنا اس کے لیے کیا ہے ۔

ہسپتال میں جاکے وہ سارہ بیگم سے ملی۔سارہ بھی بہت پریشان تھی ۔

جب سالار نے سارا بیگم کو ایک طرف آنے کو کہا ۔

دیکھے ما ما میں کچھ دن کے لیے مری جا رہا ہوں میرے آنے تک آپ سیرت کا خیال رکھیں گی ہاں اسے دریا سے دور رکھیے گا ۔

وہ جانے لگا پھر مرا ۔

آپ اپنا بھی خیال رکھیے گا ۔

سا لار سمجھ چکا تھا کہ سارا بیگم کی محبت میں اس کے لئے کوئی کھوٹ نہیں ہے ۔

آج اگر سیرت اس کی زندگی میں تھی تو اس کی وجہ سارہ تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ اس دن اس نے سیرت کو کیا کہا کہ وہ شادی کے لئے مان گئی ۔

ماما سالار کیا کہہ رہے تھے سیرت نے آکر پوچھا ۔

وہ مجھے ماں کہہ رہا تھا سیرت آج شاید ہی سارا بیگم کی خوشی کی کوئی انتہا تھی ۔

میرے بیٹے نے مجھے پہلی بار ماں کہ کر پکارا ہے سیرت اور یہ صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے انہوں نے سیرت کو چومتے ہوئے کہا ۔

سیرت نے خوشی سے سارا بیگم کو گلے لگایا۔

۔

یہ کیا بات ہوئی اگر سالار بھائی خود مری آ رہے ہیں تو سیرت کو بھی ساتھ لے آتے

ایت کو سالار کے اکیلے مری آنے پر غصہ آ رہا تھا

آیت وہ اپنے کسی ضروری کام کے لیے آ رہا ہے اور ویسے بھی اب تو کچھ ہی دن میں ہم بھی واپس جانے والے ہیں۔

مہراج نے سمجھانا چاہا۔

مگر یہ کیا بات ہوئی ۔۔لے آتے اسے بھی ساتھ مجھ سے ہی مل لیتی آیت نے منہ بنا کر کہا۔

آیت سالار سیرت کے لیے ایک سرپرائز پلان کر رہا ہے جس کی وجہ اسے یہاں لے کر نہیں آیا

کیا سچی ۔۔؟یہ تو بہت اچھی بات ہے آیت کو سچ میں بہت خوشی ہوئی۔

تو وہ پلان مری میں ہے ۔۔

آیت نے مزید پوچھا۔

نہیں مری میں تو نہیں ہے اس کے لیے ہمیں کراچی واپس جانا پڑے گا۔

تو پھر اسے مری کیوں نہیں لے کے آہیں آیت کی بات پھر وہی اٹک گئی۔

کیونکہ ہم باہر جارہے ہیں مہراج کو کوئی جواب نہ سوجا تو آیت کو زبردستی اپنے ساتھ باہر لر جانے لگا۔

حنا کی طبیعت پہلے سے سنبھل چکی تھی ۔لیکن اسے ابھی تک ہوش نہ آیا۔
ڈاکٹرز نے اس کی جان تو بچا لی لیکن بچے کو نہیں بچا پائے ۔
ڈاکٹر نے حناکو چوبیس گھنٹے کا وقت دیا اگر 24 گھنٹوں میں اسے ہوش آتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے ۔
سب اپنی اپنی جگہ پریشان تھے لیکن دریا اسے دیکھنے ایک بار ہسپتال بھی نہ آئی ۔زاویار کو اس بات کی بہت تکلیف تھی ٹھیک ہے ان دونوں کی نہیں بنتی تھی مگر اس وقت حنا کی جان پر بنی ہوئی تھی لیکن ان سب باتوں سے دریا کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا
بلکہ وہ تو پریشان تھی کہی اگرحنا بچ گئی تو وہ زاویار کو سب کچھ بتا دے گی۔
لیکن جب دریا کو پتہ چلا کہ سیرت حنا سے ملنے ہسپتال آئی ہے تو وہ بھی غصے سے ہسپتال آ پہنچی ۔

تمہاری ہمت کیسے ہو یہاں آنے کی ۔۔۔؟دریا غصے سے چلاتے ہوئے ہسپتال کے باقی مریضوں کو بھی ڈسٹرب کر رہی تھی ۔

دریا یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے زاویار نے سے سمجھانا چاہا۔

بھائی اس لڑکی کو نکالیں یہاں سے مجھے نفرت ہے اس کے چہرے سے دریا غصے سے چلاتے ہوئے بولی۔

دیکھیے بی بی آپ ہسپتال کا ماحول خراب کر رہی ہیں ایک نرس نے آکر بتانا چاہا۔

ماحول میں خراب کر رہی ہو ماحول یہ کر رہی ہے گندی گٹیا معصوم شکل رکھنے والی یہ دوغلی لڑکی اس نے میرے سالار کو پھسایا ہے۔میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔اس سے پہلے کے دریا آگے بھرتی سارا بیگم بیچ میں آکر کھڑی ہو گئی۔

خبردار لڑکی جو تم نے میری بہو کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا۔

اور اس وقت گھر پر نہیں کھڑی ہو یہ ہسپتال ہے اندر تمہاری بھابھی زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے اور تمہیں صرف اپنی پڑی ہے۔

احساس نامی کوئی چیز ہے تمہارے اندر یا نہیں۔یہ تمہارا بھائی اس وقت سب سے زیادہ اپنوں کی ضرورت ہے اپنا بچہ کھو بیٹھا ہے۔وہ بھی صرف آج کے لیے نہیں ہمیشہ کے لیے ہیں حنا کبھی ماں نہیں بن سکتی۔اور اپنے بھائی کے غم میں برابر کی شریک ہونے کی جگہ تم اپنی یکطرفہ محبت کا سوگ اٹھا لائی ہو۔ذرا سی شرم کر لو۔سارا بیگم نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔

بس کررے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی جیتا ہے یا مرتا ہے لیکن اس لڑکی کے ساتھ تو میں وہ کروں گی جو ساری زندگی یاد رکھے گی ۔تیار ہوجاو سیرت سالار شاہ تمہاری موت تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گی میں تمہارا وہ حال کرون گی دریا کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب زاویار کا زور دار تھپڑ اس کے منہ پر اپنا نشان بنا گیا ۔

دریا زاویار کو دیکھ کر رہ گی۔ اس کا اتنا پیار کرنے والا بھائی اس پر ہاتھ اٹھائے گا یہ دریا کی کبھی سوچ میں بھی نہ آیا

.....

--

سیرت حنا سے ملنا چاہتی تو زاویار نے اسے منع کر دیا ۔

جس بات پر سارا بیگم کو بہت غصہ آیا ۔

جب سارا بیگم نے زاویار سے اس بات کی وجہ پوچھی ۔

تو اس نے سیرت کو غلط الفاظ سے پکارا جس پے سارا بیگم کو غصے کے ساتھ ساتھ افسوس بھی ہوا ۔

کیونکہ اس سب کی وجہ سالار تھا ۔

جب ان سے سیرت کا رونا دھونا نہ سہا گیا تو وہ اٹھ کر زاویار کے پاس آئی ۔

اور اسی سیرت اور سالار کی شادی کی حقیقت بتائی ۔

زاویار کا اس بات پر یقین کرنا بہت مشکل تھا کیونکہ وہ سالار کو کبھی ایسا نہیں سمجھتا تھا ۔

وہ بہت ضدی تھا لیکن ایک لڑکی کو لے کر اتنا سیریس ہ وہ کبھی نہیں ہوا تھا ۔

سیرت کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ بہت برا تھا زاویار کو اپنے آپ پر شرمندگی ہورہی تھی۔

وہ اسے بہن کہتا تھا اور اسی کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا ۔

زاویار اپنے رویے کی معافی مانگنا چاہتا تھا ۔

لیکن شاید یہ وقت صحیح نہیں تھا ۔

اس وقت اسے اگر کسی کی پروا تھی تو صرف حنا کی۔

اور وہ جانتا تھا کہ اس غم میں سیرت اس کی برابر کی شریک ہے

۔

.راستے میں مہراج نے ایک گاڑی روکی آیت ایک منٹ میں آرہا ہوں

آیت کو یقین تھا کہ وہ سگریٹ لینے جا رہا ہے

مہراج آپ سگریٹ چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔؟ آیت نے غصے سے کہا وہ جب بھی سگریٹ پیتا آیت ایسا ہی کہتی تھی اس کا سگریٹ پینا آیت کو بالکل پسند نہ تھا ۔۔

یا ر چھوڑ دوں گا نا مہراج نے ہمیشہ والی بات کہی اور گاڑی سے باہر نکلنے لگا جب سعد رونے لگا

اسے بھی ساتھ لے جائے میرا سر کھائے گا آیت نے سعد کو روتے ہوئے دیکھ کر کہامہراج مسکرا کر اسے بھی ساتھ لے گیا۔

ابھی مہراج سگریٹ لے ہی رہا تھا کہ اسے ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی

ایک ٹرک تیزی سے آکر ان کی گاڑی سے ٹکرایا

لوگ تیزی سے ان کی گاڑی کی طرف جمع ہونے لگے

لیکن مہراج کے قدموں وہی تھم چکے تھے۔

کیونکہ اس کی نظروں کے سامنے اس کی دنیا لٹ رہی تھی۔۔

۔۔

نہیں آیت میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔

آنکھیں کھولو۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔

پلیز آیت میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر مجھے چھوڑ کے مت جانا۔

مہراج دیوانوں کی طرح آیت کے بے جان وجود کو جھنجھور رہا تھا لیکن آیت کے وجود میں ذرا سی بھی حرکت پیدا نہ ہوئی ۔

اس کا جسم پوری طرح لہو لہان تھا اس کے پاس کھڑے کچھ لوگ صاف لفظوں میں کہہ چکے تھے کہ یہ لڑکی مر چکی ہے ۔

لیکن مہراج کے لیے اس بات پر یقین کرنا بہت مشکل تھا ۔

ابھی کچھ دیر پہلے اس کی دنیا آباد تھی اتنی جلدی اس کا خدا اس سے اس کی ہر خوشی کیسے چھین سکتا ہے ۔

۔ ۔

حنا کو ہوش آ چکا تھا ۔لیکن اس وقت وہ کچھ بھی بولنے یا بتانے کے حال میں نہ تھی ۔

سیرت کو اپنے پاس دیکھ کر حنا بہت روئی یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا وجود خالی ہوچکا ہے ۔ وہ بھی ہمیشہ کے لیے ۔

اس کی ذہنی حالت دیکھ کر ڈاکٹر نے اسے ٹینشن دینے سے منع کردیا ۔

لیکن حنانے پھر بھی زاویار کو بتایا کہ دریا نے اسے دھکا دیا ہے اور یہ بھی بتایا کہ وہ سیرت کو مارنا چاہتی ہے ۔

لیکن زاو یار اسے ٹینشن نہ لینے کا کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر واپس نہیں آیا ۔

میں نے آپ سے کہا تھا نا بابا دریا عام لوگوں کی بیچ میں نہیں رہ سکتی اسے ایک پاگل خانے کی ضرورت ہے

آپ نے اس وقت میری بات نہیں مانی آپ نے کہا دریا اپنوں کے بیچ میں رہ کر ٹھیک ہو جائے گی

دیکھا آپ نے دیکھا اس نے کیا کیا۔۔؟۔

دیکھو زاوریا یہ بات کوئی نہیں جانتا تم دریا کے بھائی ہو اس کی ایسی غلطیوں کو اگنور کرو گے تب ہی تو وہ ٹھیک ہو گی۔

غلطیاں بابا کون کون سی غلطیوں کو اگنور کروں اور یہ کوئی چھوٹی سی غلطی نہیں ہے حنا کبھی ماں نہیں بن سکتی۔

ٹھیک کہا آپ نے میں اس کا بھائی ہوں لیکن جس لڑکی سے اس نے اس کی اولاد چھینی ہے وہ ماں تھی کبھی معاف نہیں کرے گی۔

زاویار تم کہو گے تو کر دے گی وہ تمہاری بیوی ہے تم اسے پیار سے سمجھاؤں گے تو وہ سمجھ جائے گی

دریا بچی ہے۔شاکر صاحب نے اسے سمجھانا چاہا

آپ جب تک اسے بچہ کہتے رہیں گے وہ بچی بنی رہے گی لیکن سچ تو یہ ہے کہ وہ بچی نہیں ایک پاگل ہے اس کی جگہ عام انسانوں میں نہیں بلکہ پاگل خانے میں ہے ۔وہ یہاں نہیں رہ سکتی میں اسے پاگل خانے بھجوا دوں گا ۔

زاویار یہ تم کیا کہہ رہے ہوزرا سوچو خاندان میں ہماری عزت کیا رہ جائے گی کتنے سالوں سے ہم نے یہ بات چھپائے رکھی ہے

سوچا تھا سالار کے ساتھ اس کی شادی ہو جائے گی تو وہ ٹھیک ہو جائے گی لیکن سالار نے بھی کسی اور سے شادی کر لی زاویار اس کا پاگل پن سالارہے اگر اسے سالار مل جاتا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ دے گی نورمل انسان کی طرح زندگی گزارنے لگے گی ۔

زاویار کو سمجھ آ چکا تھا کہ بابا کے ساتھ صرف وقت برباد کر رہا ہے اس لئے اٹھ کر باہر نکل گیا جبکہ شاکر صاحب اب بھی سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے ۔

لیکن اس وقت اس کا حنا کے پاس ہونا زیادہ ضروری تھا ۔

۔

دریا شروع سے ہی بہت ضدی تھی اور اس کی سب سے بڑی ضد سالار تھا

وہ سالار سے محبت کا دعوی کرتی تھی اور اس کو حاصل کرنا چاہتی تھی

لیکن سالار نے اس کی محبت کو ٹھکرا دیا

شاکر اور زاویار اس کی ہر چھوٹی بڑی ضد پوری کرتے چاہے وہ جائز ہوتی ہے یا ناجائز اور پھر وہی ضد اس کا پاگل پن بن گیا۔

اب اسے سوائے اپنے سے کسی اور سے کوئی مطلب نہ تھا

چاہے وہ اس کا بھائی ہی کیوں نہ ہو

۔۔

مہراج صاحب آپ کی بیوی کا سارا خون بہہ چکا ہے اور ہمیں Bone marrow stem cells.کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔آپ پلیز جلد سے جلد ان کے گھر والوں کو یہاں بھلاہیں جو انہیں بلیڈ دے سکیں۔

ڈاکٹر آپ میرا بلیڈ لے لیں وہ بی پوزیٹیو ہے اس کا خون آسانی سے مل جاتا ہے۔میرا خون بھی بی پوزیٹیو ہے آیت کو آسانی سے لگ جائے گا مہراج نے ڈاکٹر کی پریشانی آسان کرتے ہوئے کہا۔

نہیں مہراج صاحب آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے میں خون کی بات نہیں کر رہا Bone marrow stem cells کی بات کر رہا ہوں ہو جو ان کو صرف اور صرف اس کے اپنے رشتے دار ہی دے سکتے ہیں یعنی خون کے رشتے

جیسے اگر ان کی کوئی بہن بھائی وغیرہ ہے تو آپ انہیں بلا لیں دیکھیے ہمارے پاس بہت کم وقت ہے اگر آپ اپنی بیوی کی جان بچانا چاہتے ہیں تو پلیز جلدی کریں

ڈاکٹر یہ کہ کر چلا گیا کے مہراج بھائی بہن پر پھنسا ہوا تھا

وہ حاشر کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے کیونکہ سیرت کو یہاں آتے بہت وقت لگ جائے گا اسے حاشر کو جلد سے جلد یہاں لانا ہو گا ورنہ آیت کی جان پہ بچانا بہت مشکل ہو سکتا ہے ۔

ابھی وہ حاشر کے پاس جانے کا سوچ رہا تھا جب اس کا فون بجا

سالار کا فون تھا۔

سالار آیت کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے پلیز تو ہسپتال پہنچ جب تک میں حاشر کو لینے جا رہا ہوں آیت کو اس کی ضرورت ہے

۔مہراج نے اسے آیت کے بارے میں بتایا وہ بھی پریشان ہو گیا ۔

لیکن حاشر خون دے گا سالار نے فکر مندی سے پوچھا ۔

کیوں نہیں دے گا آیت اس کی بہن ہے اپنی بہن کے لیے کیا وہ اتنا نہیں کر سکتا اگر نہیں دے گا تو میں اس کی منتیں کروں گا اس کے پیر پکڑ لوں گا آیت سے زیادہ عزیز مجھے اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے ۔

مہراج نے جذباتی ہو کر کہا ۔

ٹھیک ہے تو حاشر کے پاس پہنچ تب تک میں ہسپتال پہنچتا ہوں ۔

۔ ۔

سیرت کو آیت کے بارے میں بتانا چاہتا تھا لیکن وہ حنا کی وجہ سے پہلے ہی بہت پریشان تھی

وہ اس وقت وہاں اکیلی تھی سالارا سے ٹینشن نہیں دینا چاہتا تھا

لیکن آیت اسکی بہن تھی اس کے بارے میں جاننے کا اسے حق تھا ۔

کوشش کے باوجود بھی سیرت کو آیت کے بارے میں نہ بتا سکا اور ہسپتال کے لئے نکل آیا

۔

جب تک یہ ہسپتال پہنچا تب تک مہراج جا چکا تھا

اس نے آیت کے کمرے بارے میں پوچھا ۔اور وہاں جانے لگا

۔

مہراج حاشر کے گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا سعد اس کے ساتھ تھا

دروازہ منت نے کھولا ۔

جی آپ کو کس سے ملنا ہے منت نے پوچھا ۔۔۔

مجھے حاشر سے ملانا ہے مجھے اس سے بہت ضروری کام ہے مہراج کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔

منت نے حاشر کو بلایا۔جبکہ حاشر اسے دیکھتے ہی پہچان چکا تھا کیونکہ کراچی میں ایک بار آیت کو اس کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔؟ اسے دیکھتے ہی وہ داڑھا۔

دیکھو حاشر اس وقت ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے مجھے تمہاری مدد چاہیے۔

آیت کو Bone Marrow sells کی ضرورت ہے اگر اسے نہ ملے تو وہ مر جائے گی۔ تم چلو میرے ساتھ اسے صرف اس کے بہن بھائی ہی دے سکتے ہیں

تمہیں میرے ساتھ آنا ہو گا چلو وہ حاشر کا ہاتھ پکڑ کے اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔

ہاتھ چھوڑو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا نہ تم سے اور ایت سے مرتی ہے جیتی ہے آج کے بعد میرے دروازے پر مت آنا حاشر نے اس کی ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا

حاشر ایسے مت کرو وہ تمہاری بہن ہے مر رہی ہے

اپنا نہ سہی ایک غیر سمجھ کر انسانیت کے ناتے ہی سہی

میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں مہراج نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے

لگتا ہے تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا نکلو میرے گھر سے۔۔

کوئی تعلق نہیں ہے میرا اس لڑکی سے اور آئندہ کبھی میرے دروازے پر قدم مت رکھنا حاشر غصے سے چلاتے ہوئے بولا ۔

جبکہ مہراج کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ آیت کا وہی بھائی ہے جس کیلئے وہ تین سال سے رو رہی ہے ۔

دیکھو یہ وقت غصہ نکالنے کا نہیں ہے آیت کی جان بچا لو میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں مہراج اسکے پیروں کی طرف جھکا تو حاشر پیچھے ہٹ گیا

دیکھو اس سے پہلے میں تمہیں دھکے مار کر یہاں سے نکلاؤں دفع ہو جاؤ یہاں سے حاشر اتنا پتھر دل تھا اتنا سخت دل مہراج نے کبھی نہیں سوچا تھا مہراج تو آیت کے اس بھائی کے پاس آیا تھا جس نے اسے پالا تھا ۔

مہراج مایوس ہو کر وہاں سے باہر نکل آیا ۔اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ سیرت کو بلاتا ۔لیکن اس کی زندگی اسکی آیت اس سے دور جا رہی تھی بہت دور ہمیشہ کے لئے

آپ پیشنٹ آیت کے رشتہ دار ہیں ۔ایک ڈاکٹر نے آکر سالار سے پوچھا ۔

جی ہاں سالار نے کہا ۔

ٹھیک ہے آپ کو ڈاکٹر اندر بلا رہے ہیں ہیں ۔اس نے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا ۔

سالار ڈاکٹر سے ملنے چلا گیا ۔

سر ہم کب سے آپ کا انتظار کر رہے تھے جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ پیشٹ آیت کا سارا خون بہہ چکا ہے ۔

اس وقت ان کے خون کی اشد ضرورت ہے ۔اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے پیشنٹ آیت کی جان اس وقت بہت خطرے میں ہے

آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو ڈاکٹر نے کہا تو سالار فوراً مان گیا گا۔

روم میں لے جا کر وہ سالار کو انجیکشن لگانے لگے

آپ لوگ مجھے انجیکشن کیوں لگا رہے ہیں

سر آپ کو بےہوش کرنے کے لئے ڈاکٹر نے جواب دیا

لیکن سالار سمجھ نہیں پایا کہ صرف بلیڈ لینے کے لیے اسے بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔لیکن اس سے پہلے کے وہ سمجھتا وارڈ بوائے انجیکشن لگا چکا تھا ۔

میں پہلے بھی بلیڈ دے چکا ہوں مجھے نہیں لگتا کہ اس کے لئے انجکشن لگاکر مجھے بے ہوش کرنے کی ضرورت ہے سالار کو ان نااہل ڈاکٹرز پر غصہ آ رہا تھا۔

جی سر بلیڈ دینے کے لیے بے ہوش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی
لیکن بون میرو سسٹم سیلس ٹرانسفر کرنے کے لئے ضرورت پڑتی ہے ۔
اس سے پہلے کہ سالار انکی باتوں کو سمجھتا انجیکشن اپنا اثر دکھا گیا

میں آپ کو ہمیشہ سے ایک بہت اچھا بھائی سمجھتی تھی لیکن آپ نے میری غلط فہمی کو دور کر دیا آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ انا پرست انسان ہے ۔
آپ کو اپنی انا اور غصہ اتنا پیارا ہے کہ آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے کوئی جیئے یا مرے
وہ آدمی آپ کے سامنے گر گرا کر گیا لیکن آپ نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں ۔
حاشر وہ کوئی غیر نہیں تھا آپ کی بہن کا شوہر تھا
کس بات کا غصہ ہے آپ کو کی آیت نے ارمان سے شادی نہیں کی ارمان سے کہیں درجہ بہتر لگا وہ مجھے
یقین کریں اگر آپ کی جگہ میں آیت کی بہن ہوتی تو کبھی ارمان کے ساتھ اس کی شادی نہ کرتی

میں مانتی ہوں کے آیت سے غلطی ہوئی ہے لیکن اس کی غلطی اتنی بری نہیں کہ اسے سزائے موت سنائی جائے

جب سے مہراج یہاں سے گیا تھا منت ایک سیکنڈ بھی چپ نہ رہی

اس نے حاشر پر اپنے دل کی ساری بھڑاس نکالی

لیکن بدلے میں حاشر ایک لفظ بھی نہ بولا۔

حاشر آپ چپ کیوں ہیں کچھ تو بولیں آیت مر جائے گی

آپ اسے کو اپنی بہن نہیں ایک غیر سمجھ کر خون دے دیجئے وہ مر جائے گی حاشر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہا۔

تمہیں کیا لگتا ہے منت اسے صرف خون چاہیے نہیں منت آیت کو بون میرو چاہیے ۔

اور بون میرو صرف رشتہ دار بہن بھائی ہی دے سکتے ہیں ۔

حاشر نے اسے کچھ سمجھاتے ہوئے کہا

ہاں حاشر آپ دے سکتے ہیں نہ منت نے بے بسی سے کہا

میں نہیں دے سکتا منت کیونکہ میں آیت کا سگا بھائی نہیں ہوں۔۔۔ نہیں ہوں میں اس کا بھائی۔ ۔حاشر نے منت کے سر پر دھماکا کیا۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں حاشر ۔

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں منت آیت میری سگی بہن نہیں ہے

18 سال پہلے اس ایکسیڈنٹ میں ۔ میں اپنی آیت کو کھو چکا ہوں ۔

میں نے اس دن سیرت کو گاڑی سے نکال لیا تھا لیکن جب تک میں آیت کو نکالتا تب تک گاڑی کھائی میں گر گئی میری آیت اسی دن مر گئی ۔

حاشر کی آنکھوں میں آنسو آگئے

تو پھر یہ لڑکی کون ہے ۔۔۔؟منت نے پوچھا

جس گاڑی سے ہمارا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تھا اس گاڑی کے باقی سب لوگ مر چکے تھے ۔

میں جب اس گاڑی کے پاس آیا میں نے دیکھا ایک چار پانچ سال کی لڑکی بری طرح رو رہی تھی ۔

مجھے وہ میری آیت لگی میں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے گاڑی سے باہر نکال لیا ۔

میں نے دیکھا اس گاڑی میں دو آدمی دو عورتیں اور اور ایک 12 13 سالہ لڑکا تھا دیکھنے میں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب مر چکے ہیں

مجھے ڈر تھا کہ وہ بچی بھی مر جائے گی ان کے بیچ اسی لئے میں نے اس کو بچا لیا

لیکن جب میں نے اس سے اس کا نام پوچھا تو اسی اسے اس کا نام تک یاد نہیں تھا ۔

تو میں نے اسے آیت کا نام دے دیا اسے اپنے ساتھ لے آیا ۔

وہ بے شک میری بہن نہیں ہے لیکن مجھے بہنوں سے زیادہ عزیز ہے اگر اسے پتہ چل گیا کہ میں اس کا سگا بھائی نہیں ہوں تو کیا ہو گا منت ۔۔؟

وہ پہلے ہی مر رہی ہے میں اسے مزید نہیں مار سکتا ۔میں اس کی آنکھوں میں اپنے لیے اجنبیت نہیں دیکھ سکتا ۔

حاشر نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

حاشر مت روئے چلیں ہم ہو سپٹل چلتے ہیں ہو سکتا ہے وہاں سے کہیں سے بون مارو کا بندوبست ہو جائے ۔منت نے اسے اٹھانا چاہا ۔

نہیں بون میرو صرف بہن بھائی کا میچ کرتا ہے اور اگر نہیں تو 100٪ میں سے صرف 1٪ ایسا انسان ہوتا ہے جس کا بون میرو دوسرے سے میچ کا جائے ۔

حاشر نے پریشانی سے بتایا ۔

لیکن آپ ہو سپیٹل تو چلیں حاشر منت اسے اپنے ساتھ ہسپتال لے جانے لگی ۔

مہراج مایوسی سے واپس ہسپتال لوٹ آیا

اسے لگ رہا تھا کہ اس کی سب خوشیاں لٹ چکی ہیں

اس کی آیت اس سے دور ہو چکی ہے اور وہ اپنی آیت کو بچا نہیں سکا ۔

مسٹر مہراج آپ کہاں تھے ۔آپ کو پتہ ہے آپریشن کے دوران کسی ایک گھر کے منمبر کا ہونا ضروری ہوتا ہے ۔

ڈاکٹر نے کہا ۔

ایم سوری ڈاکٹر آپریشن نہیں ہو سکتا

میں آیت کے بھائی کو نہیں لا سکا ۔

کیا کچھ اور ہو سکتا ہے جس سے آیت کی جان بچ سکے

دیکھیں آپ کو جتنے پیسے چاہیے میں دونگا لیکن آیت کی جان بچا لیجئے ۔

مہراج نے ڈاکٹر کی مینت کی

مسٹر مہراج یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں پیشنٹ کا بھائی تو کب سے آ چکا ہے اور بون میرو بھی ٹرانسفور ہو رہا ہے

اس وقت بے ہوش ہے ۔ڈاکٹر نے بتایا ۔

کیا مطلب حاشر آچکا ہے ہاں ۔مہراج نے پوچھا

جی ہاں پشینٹ کا بھائی یہاں آچکا ہے آپ بس دعا کیجئے انشاء اللہ آپ کی وائف ٹھیک ہو جائیں گی۔

مہراج حاشر کو دیکھنے آیا تھا لیکن وہ سالار کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

ڈاکٹر یہ آیت کا بھائی نہیں میرا کزن ہے

آپ چیک کیے بغیر ایسا کیسے کر سکتے ہیں ۔۔۔؟

مہراج کو غصہ آیا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مہراج صاحب یہ کوئی وقت ہے مذاق کرنے کا اگر یہ آیت کا بھائی نہیں ہوتا تو اس کا بون میرو 100٪ آیت سے میچ کیسے ہوتا۔

پلیز دوبارہ ایسا مذاق مت کیجئے گا ڈاکٹر غصے سے بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

جب کہ مہراج سالار کے بے ہوش و حواس وجود پر نظر گھرا تھا

۔۔

.

۔سیرت زاویار سے پوچھ کر حنا کو اپنے ساتھ گھر لے کے آئی۔

اس کا کہنا تھا کہ جب تک حنا بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی وہ سیرت کے ساتھ رہے سیرت اس کا اچھے سے خیال رکھ سکتی ہے۔

زاویار خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ حنا اور دریا آمنے سامنے رہے ۔دریا کی اس حرکت نے زاویار کو بہت غصہ دلایا ۔

اصلی غصہ تو اسے شاکر صاحب پہ آ رہا تھا جو دریا کی اتنی بڑی غلطی کو چھپانے کی کوشش کر رہے تھے ۔

جبکہ زاویار کا کہنا تھا کہ دریا کو اس غلطی کی سزا ملنی چاہیے ۔

کالج لائف میں جب دریا نے ایک لڑکی کو چھت سے دھکا دے کر نیچے گرایا تھا تبھی اسے پاگل خانے بھیج دینا چاہیے تھا ۔

اس کے علاوہ بھی دریا نے ایسی بہت ساری پاگل پن کی حرکتیں کی تھی ۔

لیکن دو تین سال پہلے علاج کے بعد دریا کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی ۔

آہستہ آہستہ سب کو پتہ چل گیا تھا کہ

دریا سالار کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے ۔

لیکن وہ اس حد تک جا سکتی ہے کہ اپنے ہی گھر کے لوگوں کو نقصان پہنچائے یہ زاویار کو ٹھیک نہیں لگ رہا تھا ۔

اس لیے زاویار نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا جب تک حنا واپس آتی ہے تب تک وہ ایک نئے گھر کا انتظام کر رہا تھا۔ کیوں کہ اگر دریا ایک بار ایسا قدم اٹھا سکتی ہے تو دوبارہ ایسا کرنے کے لیے بھی نہیں سوچے گی ۔

اور اب وہ حنا کی زندگی پر رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔

۔

تم یہاں کیوں آئے ہو دیکھنا چاہتے ہو میری آیت زندہ ہے یا مر گئی مہراج دھارتے ہوئے حاشر سے بولا ۔

دیکھو مجھے صرف اپنی بہن کو دیکھنا ہے میں چلا جاؤں گا یہاں سے حاشر کو بھی مہراج کا لہجہ کچھ خاص پسند نہیں آیا۔

بہن ۔۔۔؟مہراج طنزیہ ہنسا۔

ابھی صبح تک تو وہ تمہاری بہن نہیں تھی اب اچانک وہ تمہاری بہن کیسے ہو گئی اب کیسے جاگ آئی تمہاری ہمدردی اس کے لیے ۔۔

ویسے میں تمہیں بتا دوں تم نے خون نہیں دیا تو کیا ہوا آیت پھر بھی بچ گئی ہے ۔

میرے بھائی نے اسے بچا لیا ہے اور اب ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے فکر مت کرو دوبارہ تمہاری چوکھٹ پہ کبھی قدم نہیں رکھوں گا۔مہراج نے حاشر پہ اپنا غصہ نکالا۔

میں سمجھ سکتا ہوں اس وقت تم پریشان ہو گے سچ کہوں تو میری حالت بھی تم سے الگ نہیں ہے۔وہ لڑکی میرے لیے بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ تمہارے لیے۔لیکن میں سچ کہتا ہوں میں اس کی جان نہیں بچا سکتا تھا۔

حاشر نے حقیقت بیان کرنی چاہی۔

کیوں نہیں بچا سکتے تھے تم میری آیت کی جان۔تم جانتے ہو حاشر میری آیت ہمیشہ کہتی تھی اس کا بھائی لاکھوں میں ایک ہے۔وہ اس کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے لیکن یہاں دیکھو تم تو اس کے لئے ذرا سا درد بھی نہیں سہ پائے۔تم کیا جانو گے اس کے لیے۔جاؤ جاؤ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے مہراج نے وہی سرد مہری دکھائی جو سب حاشر نے دکھائی تھی۔۔

بس بہت کہہ لیا آپ نے۔ہم نجانے کیوں آپ کو برداشت کر رہے ہیں اور آپ کی سنتے جا رہے ہیں اور آپ چپ ہونے کے بجائے مزید ہمارے سر پہ چھڑ رہے ہیں۔

اور آپ جانتے کیا ہے حاشر کے بارے میں آپ کو کیا پتا کے حاشر نے آیت اور سیرت کے لیے کیا کیا۔کیا ہے۔منت حاشر کے آگے آ کھڑی ہوئی۔

منت چھوڑو چلو یہاں سے ۔حاشر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا ۔

نہیں حاشر مجھے بولنے دیں ۔ان کو پتہ ہونا چاہیے ۔آپ نے اتنے سال ایک لڑکی کی پرورش کی اپنا آپ گنوا کر اس لڑکی نے آپ کے ساتھ کیا کیا کو دھوکا دے کر بھاگ گئی ۔

آپ جانتے ہیں مسٹر ایکس وائی زیڈ جو بھی آپ کا نام ہے ۔۔آپ کی بیوی کو اپنے بھائی سے زیادہ ایک غیر انسان پے یقین تھا ۔

وہ اپنے بھائی کو نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ ارمان سے شادی نہیں کر سکتی لیکن وہ گھر سے بھاگ سکتی تھی ۔

وہ ایک مجبوری تھی منت بھابھی ۔مہراج نے سمجھانا چاہا ۔

جی مجھے نہیں جانا کہ وہ کیا مجبوری تھی لیکن جس طرح سے آیت مجبور تھی گھر سے بھاگ جانے کے لیے اسی طرح حاشر بھی مجبور تھے آیت کو خون نہ دینے کے لیے ۔

آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی لیکن پھر بھی آپ کو بتاؤں گی کہ حاشر آیت کے بھائی نہیں ہیں ۔ اور یہی مجبوری ہے حاشر کی جس کی وجہ سے وہ آیت کوا پنا خون نہیں دے سکے ۔

لیکن اگر کوئی اور طریقہ ہوتا نہ ایت کے لئے اپنی محبت کو ظاہر کرنے کا تہ حاشر اپنی جان بھی دے دیتے ۔منت کی باتوں نے مہراج کو کافی حد تک شرمندہ کیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حاشر آیت اور سیرت سے بہت محبت کرتا ہے ۔

لیکن اگلے ہی لمحے منت کی باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے اسے دھکا لگا

منت بھابھی آپ نے ابھی کہا کہ آیت حاشر کی سگی بہن نہیں ہے ۔مہر آج کو شک ہوا کہیں ڈاکٹر کی بات سہی تو نہیں ۔

جی وہ حاشر کی بہن نہیں ہے منت نے بس اتنا ہی جواب دیا ۔

اس کا مطلب آیت سلمان چاچو کی بیٹی ہو سکتی ہے یعنی آیت عنایا ہو سکتی ہے ۔

حاشر پلیز مجھے بتاؤ کہ تمہیں آیت کہاں پے ملی تھی ۔۔؟میرا مطلب ہے ڈاکٹر نے کہا تھا کہ آیت کے سسٹم سیلز صرف اس کے بھائی یا بہن سے مل سکتے ہیں لیکن اس کے سسٹم سیلز میرے کزن سے میچ ہو رہے ہیں ۔

دیکھو میرا مطلب ہے 18 سال پہلے کراچی روڈ پر ایک ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں عنایا کھو گئی تھی ۔ اور اس کے بعد عنایا ہمیں نہیں ملی۔مہراج نے حاشر کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

حاشر سمجھ چکا تھا کہ مہراج اسی ایکسیڈنٹ کی بات کر رہا ہے ۔

ہاں مہراج 18 سال پہلے وہ ایکسیڈنٹ ہماری گاڑی کے ساتھ ہوا تھا ۔جس میں میرے امی ابو اور ایک بہن انتقال کر گئی تھی۔

جبکے دوسری گاڑی میں صرف ایک لڑکی زندہ تھی پر وہ ہماری آیت ہے ۔حاشر نے جواب دیا

۔

مطلب آیت ہی عنایا ہے مہراج مسکراتا ہوا بے یقینی سے ڈیسک پر بیٹھ گیا۔

میں آیت سے ملنا چاہتا ہوں حاشر نے کہا

حاشر ابھی اسے ہوش نہیں آیا۔مہراج نے بتایا۔

اور آیت کا بھائی پتہ نہیں کیوں اس اجنبی کو آیت کا بھائی کہتے حاشر کے دل میں کانٹا سا چبھا

۔

ہاں سالار اسے بھی ہوش نہیں آیا۔حاشر مہراج کے ساتھ بیٹھ گیا۔

۔

.

یہ آیت کا بچہ ہے ۔۔؟تھوڑی دیر بعد حاشر نے مہراج کے کندھے سے لگ کر سوتے ہوئے بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ ہمارا بچہ ہے ۔مہراج نے مسکرا کر جواب دیا غلط فہمیاں دور ہوئیں تو احساس بھی جاگ اٹھے ۔

سعد اٹھو بیٹا دیکھو ماموں آئے ہیں آپ سے ملنے مہراج بڑے پیار سے سعد کو جگایا۔

ماموں ۔حاشر کے منہ سے بڑی حسرت سے لفظ نکلا۔

کیونکہ حاشر جان چکا تھا کہ اس بچے کا ماموں وہ نہیں بلکہ اندر لیٹا وہ شخص جس کو دیکھنے تک کہ وہ ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔مہراج نے اس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کر لیے تھے ۔

ہاں ماموں کیونکہ وہ جو اندر لیٹا ہوا ہے نا وہ اس کا چاچو ہے ۔

کیونکہ ماموں کا کام ہوتا ہے بچے کو اچھے سے سکھانا سمجھانا صحیح غلط کی پہچان بتانا۔اور یہ کام میرے اس بھائی کے بس سے باہر ہے۔

اور چاچو کا کام ہوتا ہے بچے کو بگارنا اس کو الٹی سیدھی حرکتیں سکھانا اسے اپنے سے بڑا ماسٹر بنانا یہ کام ماشاءاللہ کمال کا کرتے ہیں مسکراتے ہوئے سالار کی تعریف کی جس پے حاشر بھی مسکرا دیا۔

--

.

میں اس ہوسپیٹل کو نہیں چھوڑوں گا میں اس پر کیس کر آونگا

مجھے بلیڈ کا کہہ کر میرے جسم کے سارے اندرونی پرزے نکال لیے میں بالکل بے جان محسوس کر رہا ہوں ۔

سالار کو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا جب مہراج اس کے پاس آیا۔

کب سے سالار نہ جانے کیا کیا بولے جا رہا تھا۔

بس کر دے سالار بچوں کی طرح ری ایکٹ کیوں کر رہا ہے ۔مہراج نے تنگ آ کر کہا ۔

بچوں کی طرح۔۔۔؟ مہر آج انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم آیت کا بھائی ہو ۔میں نے ہمدردی میں کہہ دیا ہاں میں ہوں آیت کا بھائی مجھے نہیں پتا تھا وہ مجھے ایسے لیٹا دیں گے ۔سالار نے غصے سے کہا تو مہراج ہنسنے لگا ۔

تو ہنس کیوں رہا ہے سالار تنگ آ کر بولا ۔

کیونکہ جس کے ساتھ تو نے ہمدردی کی ہے وہ کوئی غیر نہیں تیری سگی بہن ہے ۔سالار اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے کچھ سمجھانا ہو ۔

ہاں سالار آیت ہی عنایا ہے۔مہراج نے اسے بتایا ۔ تو نے جس کے ساتھ ہمدردی کی ہے وہ کوئی غیر نہیں تیری سگی بہن ہے اور مجھے یہ سب کچھ حاشر نے خود بتایا ہے۔

حاشر نے ۔۔۔؟

ہاں سالار حاشر نے حاشر آیا ہوا ہے آیت کے روم کے باہر کھڑا ہے اور اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا ہے ۔مہراج نے بتایا۔

مہراج میں اس سے ملنا چاہتا ہوں ۔

ہاں سالار میں سمجھ سکتا ہوں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ تجھ سے ملنا چاہتا ہے مجھے لگتا ہے کہ وہ تجھ سے جیلس ہے کیونکہ جب بھی میں تیرا نام لیتا ہوں وہ پریشان ہو جاتا ہے

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا زاویار یہ کیا بچپنا ہے ۔۔۔؟

نہیں بابا یہ کوئی بچپنا نہیں ہے یہ میرا آخری فیصلہ ہے میں یہ گھر چھوڑ رہا ہوں ۔۔

کیونکہ میں آپ کی پاگل بیٹی کے ساتھ نہیں رہ سکتا زاویار نے بے مروتی سے کہا ۔

زاویار وہ تمہاری بہن بھی ہے شاکر صاحب نے سمجھانا چاہا

ہاں وہ بہن جسے بھائی کا احساس تک نہیں اتنا بھی نہیں پتا اس کا بھائی اسپتال میں آج آٹھ دن سے اپنی اولاد کو کھو کر بیٹھا ہے ۔

اور وہ بھی صرف اور صرف اس کی وجہ سے ۔آپکی بیٹی کی وجہ سے آج میں بے اولاد رہا ۔

آپ کی بیٹی کی وجہ سے حنا کبھی ماں نہیں بن سکتی ۔

آپ کی بیٹی نے اس سے اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی چھین لی۔

۔زاویار اپنی تکلیف اپنے باپ سے شیئر کرنا چاہتا تھا جس سے اس کی بیٹی کے آگے اور کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا ۔

اولاد اولاد اولاد زاویار حنا ماں نہیں بن سکتی لیکن تم تو باپ بن سکتے ہو نا دوسری شادی کر لو ۔ اور بچے ہو جائیں گے چھوڑ دو حنا کو۔

شاکر صاحب نے مسئلہ کا حل پیش کیا ۔

تو یہ حل نکالا ہے آپ نے ۔۔۔؟

اپنی بیٹی کی غلطیوں کی سزا دینے کی بجائے آپ مجھے مشورہ دے رہے ہیں ۔

زاویار لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجا کر بولا

حنا کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ وہ میری محبت ہے

آج وہ بے اولاد ہیں میری بہن کی وجہ سے اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی چھن چکی ہے میری بہن کی وجہ سے ۔اور اب میں مزید رسک نہیں لے سکتا

میں نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے ۔

میں اور حنا اب یہاں مزید نہیں رہ سکتے ۔اس نے باپ کو فیصلہ سنایا

زاویار بیٹا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو یہ بوڑھے کندھے اب اتنا بزنس نہیں سنبھال سکتے ۔یہ سب کچھ تمہارا ہے بلکہ تمہارے نام پر ہے یہ سب کچھ چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو میں تمہیں اس طرح سے نہیں چھوڑ کے جانے دے سکتا ۔

نہیں بابا مجھے ان سب چیزوں سے کوئی غرض نہیں ہے جب تک آپ دریا کا کوئی فیصلہ کر لیں تب مجھے واپس ملا لیجئے گا

خدا حافظ ۔

۔

آیت کو ہوش آیا تو سب سے پہلے مہراج اندر گیا۔

آیت کا پورا وجود پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ڈاکٹر نے اسے چار سے پانچ مہینے تک ریسٹ کرنے کے لیے کہا تھا کیونکہ اس ایکسیڈنٹ میں اس کی ریڑ کی ہڈی بہت متاثر ہوچکی تھی جب کہ ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ اس وقت آیت کس تکلیف سے گزر رہی ہے لیکن اس کی آیت زندہ تھی اس کی خوشیاں اس کے ساتھ تھی

مہراج نے آتے ہی اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔آیت نے آنکھیں کھولیں مہراج کو آپ نے اتنے قریب دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گے۔

نہ یہ آنسو بچا کے رکھو کیونکہ تھوڑی دیر میں ویسے بھی یہاں پے سیلاب آنے والا ہے مہراج نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب۔۔؟آیت کو بولنے میں تکلیف ہو رہی تھے

جب مہراج نے دروازے پر کھڑے حاشر کی طرف اشارہ کیا۔

بھائی۔۔ایک درد کی لہر آیت کے وجود میں دوڑی۔اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن ناکام

جب حاشر تیز جسے اس کے بالکل قریب آ گیا۔

نہیں اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے حاشر نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔

بھائی مجھے معاف ۔۔۔

بس کچھ بھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ ہوا وہ سب بھول جاؤ اب کچھ غلط نہیں ہو گا ۔سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا حاشر نے آیت کے ماتھے پر بوسہ دیا ۔جبکہ مہراج ان دونوں ایک ساتھ چھوڑ کر خود اٹھ کر باہر آ گیا ۔وہ دونوں تین سال بعد مل رہے تھے مہر آج بہت خوش تھا ۔

اسے یقین تھا کہ آپ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔

پھر اسے یاد آیا کہ سیرت بھی تو حاشر کی بہن ہے کیا وہ اسے معاف کرے گا ۔۔۔؟

ہاں کیوں نہیں جب آیت کی غلطی ہونے کے باوجود وہ سے معاف کر سکتا ہے تو سیرت تو بالکل بے قصور ہے اسے کیوں نہیں

یہی سوچ کر سا لار والے کمرے میں آ گیا جہاں اسے ایک ہفتہ ریسٹ کرنے کے لیے کہا گیا تھا ۔

اور بیچارہ سالار بستر پر ٹک نہیں پا رہا تھا اور اوپر سے ہسپتال کے اندر موبائل یوز کرنا بھی مانا تھا ویسے یہ رول کچھ عجیب لگا لیکن مری کے اکثر ہسپتال میں یہی رول تھا ۔

یہاں صرف ڈاکٹر فون یوز کر سکتے تھے وہ بھی صرف ضرورت کے وقت اور اگر ضروری فون کرنا ہوتا تو نے ہسپتال سے باہر جانا پڑا ۔

مہراج سالار والے کمرے کی طرف چل دیا آخر اسے بھی تو خوشخبری سنانے تھی

۔

حنا بس کرو اور کتنا رو گی ۔آج تین دن سے حنااس کے ساتھ تھی ۔وہ اس وقت سالار کے گھر پے آئی تھی ۔

سیرت نے اسے اپنی اور سالار کے کمرے میں ہی روکا تھا ۔

سیرت میں کیا کروں ۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ جس احساس کو میں کچھ دن پہلے محسوس کر رہی تھی وہ اچانک ختم ہو گیا اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے اس کی گود میں سر رکھ کے روئے جا رہی تھی ۔

اور تین دن سے وہ یہی کر رہی تھی جب بھی اپنے ساتھ ہوئی زایاتی یاد آتی تو وہ رونے لگتی

۔

سیرت اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی ۔لیکن جب بھی سارا بیگم اس کے قریب آتی تو ان کی آنکھوں میں بھی آنسو آ جاتے کیونکہ یہ دن وہ بھی اپنی زندگی میں دیکھ چکی تھی حنا کی تکلیف سے واقف تھی ۔

آج زاویار کا فون آیا تو اس نے کہا کہ وہ شام کو حنا کو لینے آئے گا ۔

حنا بھی تیار تھی ۔جب سلمان صاحب نے سارہ بیگم کو آکر یہ بتایا کہ انھیں آج ہی مری کے لیے نکلنا ہو گا سالار نے انہیں جلدی میں بلایا ہے ۔

سیرت کو اس بات پر بہت غصہ آرہا تھا کیونکہ تین چار دن سے سالار نے اسے فون تک نہ کیا تھا وہ سالار کو بہت مس کر رہی تھی ۔اور سالار جو ہمیشہ اس سے محبت کے دعوے کرتا تھا اس کو یاد تک نہ کیا یہاں تک کہ اس کو ایک فون تک نہ کیا

خیر یہ سب شکوے تو بعد کے تھے لیکن اس وقت سارا اور سلمان کو کیوں بلا رہا تھا ۔۔۔؟

سارہ اور سلمان نہیں جانتے تھے لیکن وہ سیرت کو اکیلے چھوڑ کر بھی نہیں جانا چاہتے تھے جبکہ سالار نے سیرت کو ساتھ لانے کے لئے منع کیا تھا کیونکہ اس کے لیے بہت براسر پرائز پلان کر رہا تھا

اس لیے وہ اسے اپنے ساتھ بھی لے کر نہیں جا پا رہے تھے

سیرت تو میرے ساتھ چل ۔ویسے بھی اکیلی رہ کر کیا کرے گی حنا نے اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا

لیکن وہ دریا کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی نہ جانے کیوں وہ اپنے آپ کو دریا کا گناہ گار سمجھتی تھی ۔

اس لئے اس حناکو بھی منع کر دیا

--

آیت حاشر کے سہارے بیٹھی تھی جب حاشر نے اسے یہ بتایا کہ وہ اس کا بھائی نہیں ہے اس کا اصل بھائی سالار ہے اوراس نے اپنے ماں باپ کو بھی یہاں بلا لیا ہے اور وہ اس سے ملنے آ رہے ہیں ۔

آیت کو سلمان صاحب کو دیکھ کر ہمیشہ سے الجھن ہوتی تھی ۔عجیب سا احساس ہوتا جب بھی ان کو دیکھتی تھی جب بھی وہ اس کے سر پے ہاتھ رکھ کر اس سے ملتے تھے آیت کا دل چاہتا تھا کہ وہ ان کے سینے سے لگ جائے اسی احساس کی وجہ سے آیت نے ان سے ملنا ہی چھوڑ دیا

لیکن آج جب آیت کو یہ پتا چلا کہ وہ اس کا باپ تھا اسے اُس احساس کی وجہ سمجھ میں آ گئی لیکن حاشر اس کا بھائی نہیں تھا اس حقیقت کو وہ ایکسیپٹ نہیں کر پا رہی تھی ۔

نہیں بھائی سالار بھائی میرے بھائی نہیں ہیں وہ مہراج کے بھائی ہیں آپ میرے بھائی مجھے اور کوئی بھائی نہیں چاہیے

ویسے بھی وہ مجھے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے ۔

وہ ہمیشہ مجھے تنگ کرتے رہتے ہیں میں ان کو اپنا بھائی بناؤنگی نہیں ۔وہ نہیں ہیں میرے بھائی اس کے سینے سے لگ کر وہ بچوں کی طرح رونے لگی ۔

ارے پاگل ۔ اسے بھائی کہنے سے میرا رشتہ ختم تھوڑی نہ ہو جائے گا ۔

اور رشتے خون کے نہیں احساس کے ہوتے ہیں ۔

وہ چاہے تیرا خون کا رشتہ ہے لیکن تجھے مجھ سے زیادہ پیار نہیں کر سکتا ۔اسے اپنے سینے سے لگائے وہ پیار سے سمجھا رہا تھا کہ سالار کے سامنے آنے سے وہ زیادہ ری ایکٹ نہ کرے ۔

بھائی سیرت ۔آیت ہے کچھ کہنا چاہا جب حاشر نے اسے روک لیا ۔

آیت تم چاہتی ہو میں یہاں تمہارے پاس بیٹھوں تو تم اس لڑکی کا نام نہیں لو گی ۔

اس نے غصے سے کہا ۔

نہیں بھائی سیرت کی کوئی غلطی نہیں ہے ایت نے سمجھانا چاہا

آیت میں نے کہا میں اس کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا حاشر کے غصے سے کہنے سے آیت چپ ہوگئی ۔

جب سالار آہستہ سے چلتے ہوئے ان کے کمرے میں آیا ڈاکٹر کے ہزار بار منع کرنے کے باوجود بھی وہ بیڈ پر نہ ٹکا

لیکن جیسے ہی روم کے اندر انٹر ہوا وہاں حاشر کو دیکھ کر حیران رہ گیا ۔

جبکہ آیت نے زور سے حاشر کا ہاتھ پکڑ لیا جیسے سالارا سے حاشر سے چھین کر لے جائے گا اور یہاں سالار کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ۔

یعنی اس کا دوست حاشر ہی سیرت اور آیت کا بھائی تھا

یعنی کہ اس نے حاشر سے اس کی دونوں بہنوں کو چھین لیا تھا

ایک کا بھیا بن کر دوسری کا سیاں بن کر

رات کو ڈھائی بجے کوئی گھر میں داخل ہوا

چوکیدار نے کچھ محسوس تو کیا لیکن اگنور کر دیا۔

لیکن تھوڑی دیر بات چوکیدار کو گھر کے اندر کوئی سایہ جاتا نظر آیا وہ فوراً الرٹ ہو کر اس کے پیچھے چلنے لگا۔

وہ جو کوئی بھی تھا اس نے ہوڈ پہن رکھا تھا۔

وہ سیدھا سالار کے کمرے میں آیا اور لائٹ آن کیے بغیر بیڈ کی طرف گیا

ایک روشنی سے اس کے ہاتھ میں چمکی

وہ یقینا چاقو تھا

وہ اس چاقو سے بیڈ پر دربدر وار کرنے لگا۔۔وہ حیران ہو کے پیچھے ہٹا کیونکہ بیڈ پر کوئی وجود نہ تھا

چوکیدار نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے لائٹ ان کی ۔ جھٹکے سے پیچھے مڑا

دریا میڈم آپ سیرت میڈم کو مارنے آئی تھی چوکیدار فوراً سمجھ چکا تھا۔

اس سے پہلے کے دریا کو کچھ کہتا وہ کھڑکی سے باہر کی طرف بھاگ گئی۔

چوکیدار نے سالار کو فون کرنے کی بجائے زاویار کو فون کرکے اس کی بہن کی کرتوت بتائی وہ تو شکر تھا کہ حنا سیرت کی منتیں کر کے سیرت کو اپنے ساتھ اپنے نئے گھر میں لے آئی جہاں دریا نہیں تھی۔

زاویار نے حنا کو بتایا تو وہ بھی پریشان ہو گی

زاوہار دریا کو ہو کیا گیا ہے کیوں وہ سیرت کی دشمن بنی ہوئی ہے کیا بگاڑا ہے سیرت نے اس کا۔حنا بہت پریشان تھی۔

سالار۔یہ سب کچھ اس نے سالار کو پانے کے لئے کیا ہے۔

اس کو حاصل کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک چلی جائے گی۔

مجھے بابا سے بات کرنی پڑے گی۔

کیا آپ سالار بھائی کو بتائیں گے اس بارے میں حنا نے پوچھا۔

بتانا پڑے گا حنا کیونکہ اگر سالار کو کسی اور سے یہ بات پتہ چلی تو وہ زمین آسمان ایک کر دے گا اور ویسے بھی اس کنڈیشن میں سیرت کے پاس سالار کا ہونا بہت ضروری ہے

سالار کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ حاشر کو کس طرح سے سیرت کے بارے میں بتائے گا

جبکہ حاشر یہ جان کر بہت خوش تھا کہ اس کا مسیحا ہی اس کی بہن کا بھائی ہے

جس دن سیرت گھر سے بھاگ گئی اس دن حاشر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

جبکہ سیرت کو حویلی چھوڑ کر وہ اسی رات واپس آ گیا تھا۔

جب اس نے راستے میں اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے دیکھا تو اسکو 18 سال پہلا وہ ایکسیڈنٹ یاد آگیا جس میں اس نے اپنے عزیز رشتوں کو کھویا تھا سالار نے اسے بچانا اپنا فرض سمجھا لیکن اس وقت وہ اس حقیقت سے انجان تھا کہ وہ سیرت کا بھائی ہے۔

اب جو بھی تھا حاشر کو سیرت کے بارے میں تو بتانا ہی تھا۔

جس کے لیے سالار اب مناسب الفاظ ڈھونڈ رہا تھا۔

حاشر مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔

حاشر فریش ہونے گھر جا رہا تھا جب سالار نے اسی باہر جاتے ہوئے روکا

بولو نا کیا کہنا چاہتے ہو وہ واپس مڑ گیا

تمہیں یاد ہے میں نے تمہیں ایک لڑکی کے بارے میں بتایا تھا

جس کو میں نے اغوا کر کر شادی کرلی۔

ہاں تمہاری بیوی بالکل کیا بنا تم دونوں کا اب سب کچھ ٹھیک ہے نہ تم دونوں میں حاشر نے پوچھا۔

حاشر وہ لڑکی سالار سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ سیرت کے بارے میں اسے کیسے بتائے۔

ہاں بولو نا تم چپ کیوں ہو گئے کیا ہوا اسے حاشر نے پھر پوچھا۔

حاشر وہ میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سالار پھر رک گیا وہ بیوی کے ساتھ ایک اچھے دوست کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔

تو کچھ بولنا بھی چاہتا ہے یا نہیں

تو پتا ہے کیا کر تو پریکٹس کر لے اپنی بات کی تب تک میں واپس آ جاؤں گا حاشر نے اس کا مذاق اڑایا

نہیں مجھے بتانا ہے کہ وہ لڑکی۔حاشر لڑکی۔حاشر وہ لڑکی جو میری بیوی ہے۔جس کے ساتھ میں نے نکاح کیا ہے۔

تجھے پریکٹس کی ضرورت ہے سالار۔میں تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں تم لگے رہو۔

اور حاشر جانے لگا

وہ لڑکی تیری بہن ہے سیرت حاشر کے قدم وہی رک` چکے تھے

وہ بے یقینی سے مڑ کر آیا

کیا کہا تو نے ایک بار پھر سے بول ۔

حاشر اس کے بالکل سامنے آ کر رکا

وہ تیری بہن سیرت ہے اس سے پہلے کہ سالار کچھ اور کہتا ہوں حاشر زوردار مکا اس کا منہاس کے منہ مارا

تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے ساتھ ایسا کرنے کی حاشر غصے سے دھاڑتے ہوئے اس کی طرف بڑھا

حاشر ایک بار میری بات سن

میں تجھے زندہ گاڑ دوں گا حاشر نے ایک اور مکا بنا کر اس کے منہ پر مارا

ہاں گاڑ دے مجھے مار ڈال مجھے اسی کے لائق ہوں میں ایسا ہی کرنا چاہیے کہ میرے ساتھ لیکن یہ سب کچھ کرنے سے پہلے بس ایک بار تو میرے ساتھ چل

تیری بہن مر رہی ہے وہ پل پل مر رہی ہے حاشر وہ خوش نہیں ہے

میں نے اسے اس کی شادی سے اٹھا کر زبردستی شادی کرلی ۔لیکن اسے خود سے پیار کرنے پر مجبور نہیں کر سکا

وہ مجھے کبھی اکسیپٹ نہیں کرے گی ۔ اور نہ ہی میں اس قابل ہو ں نہ اس کے لائق ہوں مار مجھے لیکن اس سے ناراض مت ہونا وہ بے قصور ہے

میرے دل کے حال سے تو واقف ہے میں نے تجھے سب کچھ بتایا ہے سیرت کیسے میری زندگی میں شامل ہوئی ہے تو میرے ہر ایک پل کو جانتا ہے

اس لڑکی نے اپنا آپ گنوا کر دیا ہے

تو اسے اگنور مت کرنا۔تیرے ہاتھ جوڑتا ہوں تو سیرت کو معاف کر دے اور اسے اپنا لے

۔

معاف میں نے اس بہن کو معاف کر دیا جو گھر سے بھاگ کر گئی تھی۔اور سیرت کی تو کوئی غلطی ہی نہیں ہے۔

کہاں ہے میری سیرت بتا۔۔؟۔ایک پل میں حاشر کا لہجہ جذبات سے بھرپور تھا تو اگلے ہی لمحے اس کے لہجے میں غصہ آگیا۔

کراچی ۔۔سالار نے بتایا

مجھے ملا نا ہے اس سے حاشر نے کہا

ہاں ہم سب دو دن بعد جا رہے ہیں آیت کو ڈاکٹر اجازت نہیں دے رہے تھے لیکن مہراج نے اجازت لے لی۔

دو دن بعد میں تجھے یہاں سے لے کے جا کر سیرت کو بہت برا سرپرائز دینے والا تھا خیر تب میں یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ حاشر تو حاشر ہے۔

ٹھیک ہے ۔ہم دو دن بعد کراچی چلیں گے

حاشر سالار کو وہیں چھوڑ کر ہسپتال کے اندر جانے لگا

لیکن پھر واپس آ گیا

ایک بات کان کھول کر سن لے سالار اگر اس سب کے بعد سیرت تیرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو ٹھیک ورنہ تجھے اسے طلاق دینی ہو گی میں اپنی بہن کو زبردستی کے کسی رشتے میں باندھ کے نہیں رکھنے والا یہ بات اپنے دماغ میں ڈال لے

حاشر کہہ کر اندر چلا گیا جبکہ سالار وہی پتھر بن گیا۔

سلمان صاحب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی ان کو ان کی بچھڑی ہوئی بیٹی مل گئی

سارا بیگم کی تو آیت ویسے بھی بیٹی تھی

سارا آیت سے ہمیشہ بہت محبت سے پیش آتی اس کے بہت سارے مسائل کا حل کرتی

وہ اکثر اس سے کہتی تھی کہ آیت ہے ہی اس کی بیٹی

لیکن یہ جاننے کے بعد کہ آیت سچ مچ میں سلمان صاحب کی بیٹی ہے سارا بھی بہت خوش تھی

سلمان صاحب روئے جارہے تھے اور آیت سے معافی مانگ رہے تھے کیونکہ ان کی ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے ان کی بیٹی ان سے اتنے سالوں تک الگ رہی اور آج اتنے سالوں میں ملی بھی تو بستر پر اتنی بری حالت میں کہ وہ اسے پہچان تک نہ پائے

لیکن شاید یہ آیت کے صبر کا پھل تھا یا تہجد کی نمازوں کا اثر آج اسے ایک ساتھ کتنی خوشیاں ملی تھی

جبکہ سالار ابھی تک ہسپتال واپس نہ آیا

سلمان صاحب اور سارا بیگم کو دیکھ کر حاشر پہچان گیا یہ لوگ ایک بار سیرت کے رشتے کے لئے ان کے گھر آئے تھے

سلمان حاشر کے بہت شکر گزار تھے ۔

سالار ہسپتال کے اندر جانے لگا جب اس کا فون بجا۔فون پر زاویار کا نمبر دیکھ کر اسے حیرت ہوئی ۔

لیکن زاویار کی بات سن کر غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں باہر آگئی

دریا نے سیرت پر جان لیوا حملہ کیا۔یہ جاننے کی دیر تھی کہ سالار نے اپنے ٹکٹ بک کروائی اور ایک دن پہلے ہی کراچی جانے لگا ۔

سب نے وجہ پوچھی تو سالار نے بس اتنا ہی کہا کہ سیرت وہاں اکیلی ہے

دریا کیوں کی تم نے ایسی حرکت میں نے کہا تھا نہ اب کوئی ایسی حرکت مت کرنا جس کی وجہ سے مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے۔۔۔۔۔۔

آخر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا کہ یہ سب کچھ کرنے سالار تمہارا نہیں ہو جائے گا ۔۔۔۔

آج زاویار آیا تھا تم جانتی ہو اس نے کیا کہاوہ کہتا ہے کہ تمہیں پاگل خانے بھیج دینا چاہیے شاکر صاحب نے غصے سے سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو بھیج دیں آپ اپنا یہ شوق بھی پورا کرلیں لیکن یہ مت سوچیے کہ وہاں جاکے سالار کو بھول جاؤں گی سالار میرا ہے اور ہمیشہ میرا ہی رہے گا ۔۔۔۔

دریاسالار شادی شدہ ہے اور وہ اس لڑکی سے بہت محبت کرتا ہے تم بھول جاؤ سالار کو وہ کبھی تمہارا نہیں ہو سکتا۔شاکر صاحب نے سمجانا چا ہا۔ ۔۔۔۔۔۔

اسے میرا ہونا ہو گا کیوں‌کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے وہ اس سے زندہ ہی نہیں رہنے دوں گی وہ صرف میرا ہی رکھیے گا بدتمیزی سے کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی ۔۔۔

مجھے دریا کو سمجھانا ہو گا اس طرح سے وہ اپنا فیوچر خراب کردے گی

سالار واپس آچکا تھا اور اس وقت صرف سیرت سے ملنا چاہتا تھا۔

اس لئے وہ سیدھا گھر آیا تھا سیرت ٹی وی لانج میں بیٹھی tv دیکھ رہی تھی سیرت کو دیکھ کر اسے بہت سکون ملا۔وہ اس کے قریب آیا۔

اسے اچانک یہاں دیکھ کر سیرت بھی کھڑی ہوگئی۔ اس نے سیرت کے قریب آتے ہی اسے اپنے سینے میں بھیج لیا

نجانے کیوں اس کو دیکھ کر سیرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے ۔اور اس کے آنسو سالار کا گریبان بگھونے لگے

کیا ہوا میری جان تم رو کیوں رہی ہو

کیا ہوا تمہیں چوٹ لگی ہے کیا وہ اسے جانچنے لگا

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں وہ کیا ہے نہ کبھی اکیلی نہیں رہی اس لیے شاید اس نے اپنے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

سب میری غلطی ہے سیرت مجھے تمہیں اکیلا چھوڑ نہیں چاہیے تھا

سالاردوبارہ اسے اپنے گلے سے لگایا

سالار آپ کی کزن مجھے کیوں مارنا چاہتی ہے سیرت نے اس سے الگ ہو کر پوچھا

کیونکہ اس کا دماغ خراب ہے لیکن تم فکر نہ کرو میں اس کا دماغ ٹھکانے لگا دوں گا ۔

آپ کیا کریں گے سیرت میں گھبراتے ہوئے پوچھا

تم ٹینشن مت لو اور نہ ہی پریشان ہونے کی ضرورت ہے

تم بس انجوائے کرو بہت جلدی تمہیں بہت بڑا سرپرائز دینے والا ہوں

اس کی بات پر سیرت کے گال پر ڈمپل پڑے لیکن سالار مسکرا بھی نہ سکا

کونسا سرپرائز ۔۔ سیرت نے پوچھا

اگر بتا دوں گا تو وہ سر پرائز کیسے رہے گا مگر تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا سرپرائز کو دیکھ کر تم مجھے نہیں بھولو گی ۔

آپ مجھے سرپرائز دیں گے تو کیا میں آپ کو ہی بھول جاؤں گی سیرت نے معصومیت سے کہا ۔

ہاں کیونکہ سرپرائز بہت بڑا ہے ۔اس لئے مجھے بھولنے کے بھی چانس ہیں ۔

سالار نے اس کے گال کو چھوتے ہوئے کہا

میں نہیں بھولوں گی وعدہ سیرت نے مسکرا کر کہا

سالار نے نوٹ کیا تھا وہ پہلے سے بہت بدل چکی تھی ۔یقیناً اس رشتے کو قبول کر چکی تھی ۔

حنا اور سارا نے اسے سمجھایا تھا کہ سالار اس سے بہت محبت کرتا ہے اور اسے پرانی باتوں کو بھلا کر ایک نئ زندگی شروع کرنا چاہیے ۔

اور سچ تو یہ تھا کہ سالار سے اپنی نفرت کا اظہار کر کر کے تھک چکی تھی اسے اپنی محبت کا اندازہ تو اسی دن ہو گیا تھا جس دن سالار کو گولی چھو گزری تھی ۔

سیرت نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ سالار کے ساتھ ایک نئ زندگی شروع کرے گی ۔۔

کاش سیرت بستر پہ ہوتی میں اسے مار دیتی سالار ہمیشہ کے لئے میرا ہو جاتا لیکن کوئی بات نہیں ایک اور کوشش سہی

وہ زمین پر بیٹھی تیبل پر انگلی چلا رہی تھی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے

اپنی حالت سے بیگانہ وہ صرف بے خبری میں بولی جارہی تھی

سیرت کو مرنا ہو گا کیونکہ سالار میرا ہے

لیکن اب کیسے سالار واپس آ چکا ہے

سالاراس لڑکی سے محبت کرتا ہے دریا کی آنکھوں سے آنسو نکلا

کوئی بات نہیں جب سیرت مر جائے گی تو سالار مجھ سے محبت کرنے لگے گا ۔

وہ صرف میرا ہو جائے گا صرف مجھ سے پیار کرے گا لیکن اس کے لیے سیرت کو مرنا ہو گا ۔

اس کے ٹیبل پر امریکہ کی ٹکٹس پڑی تھی اس کا باپ اسے امریکہ بھیج رہا تھا

اس نے وہ ٹکٹ اپنے پاس کی اور اس کی اتنے ٹکڑے کیے کہ کوئی گن نہ پائے

سالار تم کو سمجھ ہی نہیں رہا کہ میں تم سے کتنا پیار کرتی ہو ں

ہر کوئی تمہیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے

لیکن تم فکر مت کرو

میں تم سے دور کبھی نہیں جاؤں گی ۔

آیت کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی لیکن ڈاکٹر نے پھر بھی اسے سفر کرنے کی اجازت دے دی

آیت سیرت سے ملنے کے لیے بہت بے چین تھی کیونکہ اس کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں سیرت کو نہیں بتایا گیا تھا

دوسری طرف سعد جو اس کے پاس جانے کے لیے اور روئے جا رہا تھا لیکن مجبوری کی انتہا یہ تھی کہ وہ ساتھ کو اٹھا بھی نہیں پا رہی تھی

وہ سعد کو بہلانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن سعد اس کے پاس آنے کی ضد کر رہا تھا

ویسے تو منت سعد کو ٹھیک سے سنبھال رہی تھی وہ اس کا بہت خیال رکھ رہی تھی
لیکن پھر بھی شاید سعد اپنی ماں کو مس کر رہا تھا
مہراج سعد کا بہت خیال رکھتا ہمیشہ اس کو اٹھائے رکھتا
کیونکہ اپنی ماں کی طبیعت کی وجہ سے اس کی روٹین بھی کافی حد ڈسٹرب ہوچکی تھی ۔

سالار سفر کی وجہ سے کافی تھک چکا تھا اس لئے سو رہا تھا
ویسے بھی رات کے بارہ بجنے والے تھے
سیرت کو نیند نہیں آ رہی تھی وہ سالار کو سوتے ہوئے دیکھ رہی تھے
آج اس نے پہلے بار دیکھا
کہ سالار ایک بہت ہی Handsome انسان ہے بڑی بڑی آنکھیں چھوٹی چھوٹی داڑھی لمبی کھڑی ناک سرخ و سفید رنگت ۔اس کو دیکھتے ہوئے سیرت کے لب مسکرائے
وہ حارث سے حد درجہ خوبصورت تھا وہ نجانے کیوں اس کا مقابلہ حارث سے کر رہی تھی
کبھی حارث کا نام اس کے نام کے ساتھ جوڑا گیا تھا لیکن اب صرف سالار کا ہی دھیان رہتا
وہ صرف اسی کے بارے میں سوچتی اور اب وہ اپنے آنے والی خوشحال زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی اور اسے یقین تھا سالار اسکا بہترین ساتھی ثابت ہو گا

سالار کا موبائل چارج پر لگا تھا

اس کے موبائل پر میسج پر لگا تو سیرت اٹھ کر دیکھا۔

موبائل پر مہراج کے میسجز آرہے تھے

Happy Birthday Dear Brother

I Wish You

سب سے پہلے ہمیشہ کی طرح

اس کے نیچے اسمایلی ایموجی تھا

کیا آج سالار کا برتھ ڈے ہے سیرت خوش ہو کر اچھلی۔

سوری مہراج بھائی اس سال سب سے پہلے آپ نہیں میں وش کروں گی۔

یہ کہہ کر وہ دوڑ کر جا کے بیڈ پر سالار کو جگانے لگی

Happy birthday to you

Happy birthday salar

Happy birthday to you

وہ زور زور سے سالار کے سر پر گا رہی تھی

مجھے یہ گانا نہیں سنا وہ سنا ہے جو کالج کی لائبریری میں گاتی تھی

سالار اسی طرح الٹا لیٹا منہ تکیے میں دیے بولا ۔

لائبریری میں میں کونسا گاتی تھی ۔سیرت سوچ میں پڑ گئی ۔

ہاں جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو تم گانا گا رہی تھی میڈیکل کالج کی لائبریری میں بیٹھ کر بس اسی دن مجھے تم سے پیار ہو گا

اور اب مجھے وہی گانا سنا ہے سالار نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

تو یہ کیا آپ کا برتھ ڈے گفٹ ہو گا سیرت نے پوچھا

نہیں برتھ ڈے گفٹ تو مجھے کل دو گی جب وہ یہاں پہ آئے گا ۔

سالار نے سوچتے ہوئے کہا

کون آئے گا سیرت نے پوچھا

سرپرائز ۔۔تمہارا سرپرائز مسکرایا

یہ کیا Birthday آپ کا ہے اور سرپرائز گفٹ مجھے مل رہا ہے ۔

تم بھی تو کل گفٹ دوں گی نہ مجھے ۔سالار نے کہا

ہاں بتائیں آپ کو کیا پسند ہے میں کل ہی لے آؤں گی سیرت نے خوش ہو کر کہا ۔

تم سے زیادہ مجھے کچھ بھی پسند نہیں ہے سالار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو خود سے قریب کرتے ہوئے کہا

سیرت نے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا

ویسے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میرا برتھ ڈے ہے

میں آپ کو بتاؤں گی لیکن آپ یہی کہو گے کہ سب سے پہلے آپ کو میں نے وش کیا

سیرت نے بتانے کی شرط رکھی ۔

ہاں یار سب سے پہلے تمہیں نے ہی کیا ہے مجھے یقین ہے مہراج کا میسج آیا ہو گا اس کو جواب دیتے دیتے اس نے مہراج کے بارے میں بھی بتا دیا

یعنی آپ کو پتہ ہے سیرت حیران ہوئی ۔

ہاں بابا پتا ہے ہم ایک دوسرے کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں سالار نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

لیکن پھر بھی آپ کو سب سے پہلے میں نے وش کیا ہے نہ سیرت ضدی انداز میں بولی

ھاھاھا پہلے وش کرنے سے کیا ھوتا ھے سالار ہنسا

ہوتا ہے جو سب سے پہلے بھی کرتا ہے وہ آپ سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہے سیرت تیز تیز بولی اور پھر اس سے الگ ہو کر دونوں ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھیے

مجھے واشروم جانا ہے سالارا سے دیکھ رہا تھا وہ دوڑ کر واش روم میں بند ہو گئی۔

جبکہ سالار ابھی تک واش روم کے دروازے کو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا

سالار بہت دیر بیٹھا دروازے کو گھورتا رہا

پھر آرام سے اٹھا اور واشروم کے دروازے کے قریب آیا لیکن اس کو کھٹکھٹانے کی بجائے

سائیڈ دراز سے چابی نکالی

اور واشروم کا دروازہ کھول دیا سیرت سامنے کھڑی تھی

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا

اور احتیاط سے اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر باہر لے آیا سیرت کی سانسیں تیز تیز چلنے لگی

اسے بیڈ پر لٹایا اور اس پر کمبل ٹھیک کرنے لگا سیرت کی پلیکیں اٹھنے سے انکاری تھی

محبت کوئی جرم نہیں ہے سیرت مجھے پتا تھا آج نہیں تو یہ کل ہو گا

تم فکر مت کرو میں اب بھی تمہاری اجازت کے تمہیں بغیر ہاتھ نہیں لگاؤں گا تم مجھے خود

اپنے پاس بلاؤ گی

سالار اس کے قریب آ کر بیٹھا

آج میرا برتھ ڈے ہے میری جان ۔اس کے لئے میں تم سے زیادہ کچھ نہیں مانگوں گا ۔

لیکن میں ایک بار محسوس کرنا چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو ۔

وہ اس کے اوپر جھکا اور اس لبوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا۔

آج پہلی بار سیرت نے مزاحمت نہیں کی۔ وہ اس پر جھکا اور اپنی بے تاب دھڑکنوں کو راحت پہچانے لگا۔

سالار ۔۔۔۔۔

سالار اس کے لب آزاد کرتا اس کی گردن پر جھکا۔

سالار۔ ۔۔ سیرت کی اس پکار میں کوئی ڈر کوئی خوف نہیں تھا۔

مگر پھر بھی سالار نے اسے آزاد کر دیا۔

ایم سوری میں کچھ زیادہ ہی آگے بھر گیا۔سالار نے اسے آزاد کرتے ہوئے کہا کیوں‌کہ اس سردی میں بھی سیرت کو پسنہ آ رہا تھا۔

مگر سیرت کچھ نہیں بولی۔پر چہرے پر رنگ بہت کچھ بول گئے۔

سوجاو جان کیونکہ اگر میں اب بہکا تو روکوں گا نہیں۔ سالار سنجدگی سے کہتا اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

زاویار گھر آیا تو حنا بیٹھی تھی اسے دیکھ کر وہ اس کے بالکل قریب آ کر بیٹھ گیا

کیا بات ہے جان تم اتنے پریشان کیوں ہو

زاویار نے پوچھا کیونکہ اسے لگا کہ شاید حنا ابھی تک وہ سیرت کو لے کر پریشان ہے

زاویار کیا میں کبھی ماں نہیں بن سکتی حنا نے پوچھا

توزاویار کے چہرے کے رنگ بدل گئے

تم کیوں اس بات کی ٹنشن لیتی ہو

زاویار مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نے اپنا سب کچھ کھو دیا زاویار میں خوش رہنے کی بہت کوشش کرتی ہوں لیکن کہیں نہ کہیں کمی ہے اور میں جانتی ہوں کہ یہ کمی اب کبھی پوری نہیں ہو پائے گی

حنا رونے لگی تو زاویار اور بھی زیادہ پریشان ہو گیا

کوئی کمی نہیں ہے حنا۔اور اگر کم ہے بھی تو یہ کمی پوری ضرور ہو گی

زاویار نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

کیسے۔۔۔؟ حنا نے پوچھا

اس دنیا میں بہت سارے ایسے بچے ہیں جو ماں باپ کے بغیر پل رہے ہیں ہم ماں باپ نہیں بن سکتے تو کیا ہوا ہم ان میں سے کسی کو اپنا بچہ بنا لیں گے ۔

مطلب اڈوپٹ کرینگے حنا نے پوچھا

ہاں ۔ ہم بچہ اڈوپٹ کریں گے

زاویار لیکن وہ ہمارا بچہ تو نہیں ہو گا حنا اس کی بات سن کر پریشان ہو چکی تھی

اگر ہم اسے اپنا بچہ سمجھیں گے تو وہ ہمارا ہی ہو گا حنا

اور ویسے بھی ہم ایک مہینے کے بعد یہاں سے ہمیشہ کے لئے ترکی شفٹ ہو رہے ہیں ۔

میں تمہیں اس ماحول سے دور لے کر جانا چاہتا ہوں

اس سے پہلے میں اپنی فیملی چاہتا ہوں

تم دو گی نہ میرا ساتھ ہم اپنے بچے کو لینے جائیں گے ۔

زاویار کے مسکرانے پر حنا زرا سا مسکرائی۔

آئی لو یو۔۔۔زاویار نے محبت سے کہا

پر آئندہ میں تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو نہ دیکھوں اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگا لیا۔

آئی لو یو ٹو۔

آیت کی آنکھ کھلی تو مہراج سامنے صوفے پر بیٹھا شاید سو رہا تھا ۔

کل اسے ہوسپٹل سے سیدھے ائیرپورٹ جانا تھا ۔

مہراج نہ جانے کتنی راتوں سے نہیں سویا ہو گا آیت یہی سوچ رہی تھی کیونکہ مہراج اتنے دنوں میں ایک بھی بار ایت کی نظروں سے اوجھل نہ ہوا

اسے خود پر غصہ آ رہا تھا

کیوں میں ہمیشہ خود سے محبت کرنے والوں کو تکلیف دیتی ہوں

اپنے آپ کو کوستی وہ اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن بے سود کیوں کہ جب تک اسے کوئی سہارا نہ دے وہ اٹھ نہیں سکتی تھی

اس نے پانی کی طرف ہاتھ بھریا جب مہراج کی آنکھ کھلی لی

آیت مجھے پکار لیتی میں کوئی پکی نیند میں تو نہیں سو رہا تھا

مہراج اس کے قریب آیا اور اس کے لیے گلاس میں پانی ڈالنے لگا

مہراج آپ تھوڑی دیر ہوٹل میں جا کے سو جائے

سعد کو تو بھا بھی سنبھال لیں گی مگر آپ کی طبیعت خراب ہو گئی تو مجھے کون سنبھالے کا

آیت نے منہ بنا کر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا

تو مہراج مسکرا دیا

مجھے تم سنبھالو گی اور ویسے بھی جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ میں اتنے دنوں سے تمہارے بغیر رہا ہوں اور ویسے بھی مجھے اکیلے نیند بھی نہیں آتی ۔

مہراج نے اسی کے انداز میں منہ بنایا

تو آپ کو میرے بغیر نیند نہیں آتی یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے اس کا تو کوئی حل نکالنا پڑے گا آخر میرے Caretaker نے میرا بھی تو خیال رکھنا ہے ۔آیت اپنے ساتھ اس کے لئے جگہ بناتے ہوئے بولی

یہ کیا کر رہی ہو تم مہراج نے اسے پیچھے کھسکتے دیکھا تو بولا

آپ کے لیے جگہ بنا رہی ہوں آپ کو میرے بغیر نیند نہیں آتی نہ ۔آیت نے اس کی بات کا جواب دیا تو مہراج ہنسنے لگا

بےبی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جب صبح یہاں نرس یا ڈاکٹر آئینگے تو تم نے ہی شرمندہ ہونا ہے ۔

مہراج اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا ۔جی نہیں کسی کے بھی آنے سے پہلے آپ یہاں سے اٹھ جائیں گے

واہ بے بی کیا پلیننگ کی ہے ۔مہراج ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ لیٹ گیا

جگہ تھوڑی کم نہیں ہے ۔۔۔؟مہراج نے پوچھا

مسٹر مہراج شاہ یہ کوئی فائیو سٹار ہوٹل کا روم نہیں ہے۔

یہ ہوسپٹل کا ایک بیڈ ہے اور یہاں آپ کو اتنی سی جگہ نصیب ہوگی ۔

آیت نے منہ بناتے ہوئے کہا

یار جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ ۔میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا ۔مہراج نے اس کا ہاتھ چوم کر اپنے سینے پر رکھا

آپ فکر نہ کریں میں جلدی سے ٹھیک ہو جاؤں گی ۔

آیت نے محبّت سے کہا تو مہراج نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ۔

مجھے یقین ہے تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ گی ۔

اور مجھے آپ کے یقین پر یقین ہے

سعد کومنت سے عجیب سی لگن ہوگئی تھی

وہ اس کے پاس نہ روتا اور نا ہی اسے تنگ کرتا ۔

منت ہوسپٹل سے نہیں آنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی مہراج نے ضد کرکے اسے بیج دیا ۔

منت آیت کے لیے بہت خوش تھی کہ اسے اتنا اچھا ہمسفر ملا ہے جو اسے اتنا چاہتا ہے کہ ہر وقت اس کا خود خیال رکھنا چاہتا ہے ۔

حاشر بھی مہراج سے مل کر بہت خوش ہوا تھا مہراج واقعی ہی آیت سے بہت محبت کرتا تھا ۔

مہراج نے حاشر کو ارمان کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔کہ کس طرح سے اس نے آیت کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی اگر اس وقت ارمان اس کے سامنے ہوتا تو شاید اسے قتل کر دیتا لیکن ارمان اب یہاں نہیں تھا۔

وہ لوگ اپنی ساری جائیداد بیچ کر کسی دوسرے ملک شفٹ ہو چکے تھے

اور اب ان لوگوں کا منت یا حاشر سے کوئی رابطہ نہ تھا۔

اس کی آنکھ کھلی تو منت بیڈ پے بیٹھی سعد کو گود میں لیے ہوئے تھی

کیا ہوا منت ابھی تک سوئی کیوں نہیں

منت اسے دیکھ کر مسکرائی تووہ بھی اٹھ کر بیٹھ گیا

حاشر سعد کتنا پیارا ہے نہ ہمارا بچہ بھی ایسا ہو گا۔۔۔؟ منت نے پوچھا تو حاشر مسکرا دیا۔

جی نہیں اس سے بھی پیارا ہو گا بلکہ بہت بہت بہت پیارا ہو گا حاشر نے سعد کے گال کو چومتے ہوئے کہا۔

جی نہیں میرا سعد زیادہ پیارا ہے منت نے اس کا دوسرا گال چومہ

ارے ابھی میرا بیٹا دنیا میں آیا نہیں کہ تم نے اس کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا حاشر نے برا منایا۔

میں نے تو صرف اس کو ایک تصویر دینے کی کوشش کر رہی تھی اور آپ تو مقابلے پر ہی اتر آئے ۔

میڈم مقابلے پر میں نہیں اتر مقابلے پر آپ اتری ہیں ۔حاشر نے اس پر الزام ڈالا آپ اٹھے ہی کیوں سو جائیں واپس ۔میں سعد سے باتیں کر رہی تھی آپ نے ہم دونوں کو ڈسٹرب کر دیا

منت نے منہ بناتے ہوئے کہا

اوہو ایم ریلی سوری مجھے نہیں پتا تھا یہاں اتنی امپورٹنٹ میٹنگ چل رہی ہے ورنہ میں صبح ہی جاگتا ۔ حاشر ایک بار پھر سے کمبل تان کر سونے لگا

منت پھر سعد کے ساتھ سے باتوں میں لگ گئی جیسے وہ اس کی سب باتوں کو سمجھ رہا ہو سعد صرف مسکرائے جا رہا تھا ۔

اس بیچارے کو تو پتہ ہی نہیں تھا کہ منت اس سے کتنا امپورٹنٹ ڈسکشن کر رہی ہے

۔۔

سیرت کو صبح صبح سارہ کا فون آیا تھا اس نے بتایا کہ آج واپس آرہے ہیں اور دوپہر تک پہنچ جائیں گے ۔۔۔

سیرت یہ سن کر بہت خوش ہوگئی کیونکہ وہ سالار کے لئے کچھ Special کرنا چاہتی تھی اور سارہ بیگم نے اسے پارٹی کے بارے میں بتایا

یہاں پر ہر سال پارٹی لازمی ہوتی تھی ۔کیونکہ وہ ایسے ہائی فیملی سے تعلق رکھتا تھا جس میں وہ خود پارٹی میں موجود ہو یا نہ ہو لیکن پارٹی بہت ضروری ہوتی تھی ۔۔

اس میں شہر کے برے سے برے لوگ شامل ہوتے ۔۔

سیرت پارٹی کے بارے میں سن کر بہت خوش تھی سالار نے اس کے لئے بہت کچھ کیا تھا پر اب وہ سالار کے لئے کچھ بہت سپیشل کرنا چاہتی تھی جس طرح اس نے اس کے لئے کیا تھا لیکن سیرت سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ آخر اسے کیا گفٹ دے

ایسا کیا کریں کہ سالار خوش ہو جائے ۔۔

کرنے کے لیے تو اس کے پاس بہت کچھ تھا مگر ہائے رے یہ شرم و حیا

سالار کے بارے میں سوچتے ہی اس کے گال سرخ ہو جاتے

اور پھر شرما کے وہ بیچاری کچھ سوچ ہی نہیں پاتی

جبکہ دوسری طرف سالارنے اس سے کہا تھا کہ وہ آج سے بہت بڑا سرپرائز دینے والا ہے اس کے لئے بھی وہ بہت ایکسائٹڈ تھی

۔

حنا اور زاویار ایک یتیم خانے میں آئے تھے ۔

یہاں کچھ ہی دن پہلے ایک عورت اپنے دو جڑواں بچے چھوڑ گئی تھی

جو بے روزگاری کی وجہ سے نہیں پال سکتے تھے ۔

زاویار اورحنا کو وہی بچے بہت پسند آئے لیکن وہ ایک ہی بچہ لے سکتے تھے

لیکن وہ دونوں یہ بھی سمجھ چکے تھے کہ یہ دونوں بچے اگر الگ کئے گئے تو اس کا بہت نقصان ہو سکتا ہے

اس لیے حنا نے دونوں بچے لینے کے بارے میں سوچا

انہوں نے ان دونوں بچوں کولے لیا لیکن ولدیت پر اپنا نام نہ لکھا

کیونکہ قرآن پاک میں حکم ہے کہ

"بچے کو اس کے باپ کے نام سے پکارو"

اسلام میں ایک بچے کو گود لینا ثواب کا کام ہے لیکن اس بچے کو اپنا نام دینا نہیں

اسی لئے زاویار نے ان دونوں بچوں کو اپنا نام نہیں دیا

جس کی وجہ سے بہت پروبلم ہوئی لیکن پھر بھی وہ دونوں بچے زاویار کو مل گئے

حنانے ان بچوں کا نام عبدالمناف اور عبدالرافع رکھا ۔

حنا گھر آتے ہوئے بہت پریشان تھی کہ وہ دو بچوں کو ایک ساتھ کیسے سنبھالے گی ۔جبکہ زاویار دونوں بچوں کو پا کر بہت خوش تھا

۔

منت صبح صبح حاشر سے پہلے جاگی تھی

سامان وغیرہ وہ رات کو ہی پیک کر کے سوئی تھی اس لیے بے فکر ہو کے اب ناشتہ بنانے لگی

ناشتہ بنا کر کمرے میں آئی

تو دیکھا حاشر مزے سے سعد کو اپنی باہوں میں لئے سو رہا ہے

کتنا مکمل منظر تھا یہاں منت کی چھ سال پرانی خواہش پر بہت جلدی اس کی یہ خواہش پوری ہونے والی تھی

منت دل میں سوچتی ہوئی حاشر کے قریب آئی

حاشر اٹھ جائیں ابھی ہمیں کچھ دیر میں نکلنا ہو گا ۔اٹھ کر کچھ کھا لیں

حاشر کو جگاتے ہوئے اس نے سعد کا فیڈر بھی ہاتھ میں رکھا ہوا تھا

حاشر شروع سے ہی نیند کا بہت کچا تھا وہ ایک ہی آواز میں جاگ جاتا تھا

جبکہ سعد ابھی بھی سو رہا تھا

حاشر یہ اٹھ کیوں نہیں رہا اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ منت نے فکر مندی سے پوچھا جس پر حاشر مسکرا دیا

بالکل ٹھیک ہے میرا بھانجا بس اپنی ماں پر گیا ہے ۔اس کو بھی ڈھول بجا کے جگانا پڑتا تھا اور میرے خیال میں اس کے لیے بھی بینڈ باجے کا بندوبست کرنا پڑے گا

بہت کوشش کے بعد منت سعد کون نہیں جگا پائی۔

جبکہ حاشر ناشتہ کرکے تیار بھی ہو چکا تھا

حاشر یہ ابھی تک نہیں جاگ رہا کیا کروں

ایسا کرو سوتے ہوئے ہی اسے تیار کر دو جب جاگے گا تو اسے کچھ کھلا پلا دینا حاشر نے مسکرا کر کہا جبکہ ان کو آدھے گھنٹے میں ایئرپورٹ کے لئے نکلنا تھا

حاشر سیرت سے ملنے کے لئے بہت بے چین تھا

--

زاویار عبدالمناف اور عبدالرافع کو حنا کے پاس چھوڑ کر خود آفس چلا گیا

جب کہ حناکو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو کیسے سنبھالے

زاویار نے کہا تھا وہ ان دونوں کے لئے ایک Caretaker

کا انتظام کر دے گا

لیکن فوری طور پر یہ ممکن نہ تھا جس کی وجہ سے حنا کو ہی ان دونوں کو سنبھالا پڑ رہا تھا

لیکن حنا بہت کنفیوز تھی اور وہ یہ نہیں کر پا رہی تھی

جب عبدالمناف عبد الرافع ہستے تو وہ بھی ہنسنے لگتی جب وہ روتے تو حنا بیٹھ کر رونے لگتی

اس نے ایک گھنٹے بعد زاویار کو فون کیا اور گھر واپس آنے کو کہا

فون پر حنا اتنی پریشان لگ رہی تھی کہ زاویار بھی پریشان ہو گیا اور فوراً اپنی میٹنگ کینسل کر کے گھر آ گیا

جبکہ اس کے گھر کا ستیاناس ہو چکا تھا

وہ دونوں بچے مشکل سے ایک ہفتے کے تھے تو یقیناً یہ سب کچھ ان بچوں کا کام تو نہیں ہو گا

یقیناً یہ سب کچھ اس کی بچی نے کیا ہے

یہی سوچ کر وہ ہنستے ہوئے بیڈ روم میں جانے لگا

۔

حنا یاراس میں رونے والی کونسی بات ہے ۔۔۔۔

زاویار کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ حنا کو کیسے چپ کروائے

زاویار یہ 24 گھنٹے روتے رہتے ہیں ۔۔

اور امی بتا رہی تھی کہ اس طرح سے رونے سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے ۔۔۔۔

زاویار اگر یہ بیمار ہوگئے تو مجھے ڈر لگ رہا ہے ۔۔۔حنا پھر سے رونے لگی

حنا کا بچکانہ دیکھا زاویار مسکرانے لگا

حنا یہ چھوٹے بچے ہیں اور بچے ایسے ہی روتے ہیں ۔۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔؟ زاویار میں ان سے اتنا پیار کرتی ہوں اور یہ ہر وقت روتے رہتے ہیں

حنا نے منہ بسور کر کہا

حنا یہ ابھی اتنے چھوٹے ہیں کہ تمہارا پیار نہیں سمجھ پا رہے اس وقت انہیں سوائے رونے کے اور پینے کے کچھ نہیں آتا ۔۔۔۔۔۔

لیکن جب یہ تھوڑے بڑے ہو جائیں گے تب سمجھ جائیں گے

زاویار نے اسے سمجھایا

کیا یہ ایسے ہی روتے رہیں گے بڑے ہونے تک حنا نے پھر پوچھا۔

نہیں کچھ ٹائم ٹھیک ہوجائیں گے اور ویسے بھی فی الحال تو یہ دونوں سو رہے ہیں

ہاں اس وقت سو رہے ہیں اور پھر ساری رات جاگیں گے حنا نے منہ بنا کر کہا ۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے آج رات تم مت جاگنا میں جاگوں گا ٹھیک ہے زاویار نے سے بہلانا چاہا

آپ کیوں جاگیں گے یہ میرے بچے ہیں میں جاگوں گی حنا نے جھٹ دونوں کو پیار کیا

جبکہ زار یار مسکرا دیا

سالار کمرے میں آیا تو سیرت بلو ڈریس پہنے تیار ہو رہی تھی ۔۔

کہاں کی تیاری ہے آج سالاراس کے پاس آکر کھڑا ہوا۔

پارٹی کی ہم پارٹی پے جا رہے ہیں نہ آپ کے برتھ ڈے اسپیشل پارٹی ہے نہ آج سیرت نے مسکرا کر کہا ۔۔

ہاں جان پارٹی تو ہے لیکن تمہیں کس نے کہا کہ تم وہاں جا رہی ہو سالار سنجیدہ دہ ہو کے پوچھ رہا تھا ۔۔۔۔۔

کیا مطلب آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے سیرت نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا ۔۔۔

نہیں ۔۔۔۔سالار نے صاف جواب دیا ۔۔

کیوں ۔۔۔۔؟سیرت کا منہ بن گیا۔

کیونکہ مجھے ہرگز گوارا نہیں ہے میری بیوی کو میرے علاوہ کوئی دوسرا دیکھے ۔سالار نے اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا ۔۔

تو کیا میں آپ کے برتھ ڈے والے دن گھر پر رہوں گی سیرت کو اچھا نہ لگا تھا ۔۔

مجھے نہیں رہنا اکیلے گھر پر سیرت نے منہ بنا کر کہا ۔۔

میری جان تمہیں کس نے کہا کہ تم یہاں اکیلے گھر پر رہو گی ۔۔۔میں بس ابھی پارٹی میں جاؤنگا کچھ دیر رہوں گا پھر واپس آ جاؤں گا

تب تک بابا بھی آ جائیں گے وہ سب سنبھال لیں گے ۔

پھر میرا برتھ ڈے ہم تمہارے ساتھ منائیں گے ۔۔

سالار نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

آپ کب تک واپس آجائیں گے سیرت کو بھی سالار کا آئیڈیا پسند آیا اس لئے پوچھا ۔۔

بس ایک آدھ گھنٹے میں واپس آ جاؤں گا تب تک تم اچھے سے تیار ہو جاؤ ۔

ویسے تمہارے پاس ریڈ ڈریس نہیں ہیں کیا ۔۔۔؟

سالار نے اسکی مزید قریب ہوتے ہوئے پوچھا ۔

آپ کو پتہ ہے جب بھی آپ نے میرے لئے شاپنگ کی ہے ریڈ کلر میں ہی کی ہے سیرت نے یاد دلایا تو سالار مسکرایا ۔۔

تو پھر وہ کیوں نہیں پہنتی ۔۔سالار نے اس کے بالوں کی لٹ کو اپنی انگلیوں میں لپٹتے ہوئے کہا

کیونکہ مجھے پتا ہے اگر میں وہ ڈریس پہنوں گی تو آپ اس کا کچھ اور مطلب نکا لیں گے ۔۔سیرت نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ۔

کوئی اور مطلب ۔۔۔۔؟میں کیا مطلب نکالوں گا۔۔۔۔؟ سالار انجان بنا ۔

آپ نے کہا تھا نہ اگر میں ریڈ ڈریس پہنوں گی تو اس کا مطلب ہاں ہو گا سیرت نے اسے یاد دلانے کی کوشش کی۔

کس بات کی ہاں ۔۔۔؟سالار اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔ اس لئے اپنے چہرے پر انجان ایکسپریشنز سجائے وہ اس سے پوچھ رہا تھا ۔۔

سالار آپ کو یاد نہیں اپ نے گاؤں میں کیا کہا تھا ۔سیرت نے اسے یاد دلانے کی کوشش کی ۔

نہیں مجھے یاد نہیں ہے تم بتا دو ۔سالار نے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو چومتے ہوئے کہا ۔

جب کہ اس کے اس حد تک انجان بننے پر سیرت کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا ۔

کچھ نہیں ۔سیرت اپنا ہاتھ چھڑا کر جانے لگی۔

جب سالارنے پھر سے پکڑ کر اپنی باہوں میں لے لیا ۔

مجھے سب یاد ہے میری جان اور اب بھی میں اپنی بات پر قائم ہوں ۔

تم ہاں بھی کر دو تب بھی میں ڈریس کے بغیر تمہارے قریب نہیں آؤں گا سالار نے آنکھ دبا کر شرارت سے کہا۔

آپ اتنی دیر سے صرف مجھے تنگ کر رہے تھے سیرت کو اپنے بے وقوف بن جانے پر افسوس ہوا۔۔۔

نہیں میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میری باتیں تمہیں یاد بھی رہتی ہیں یا نہیں ۔

بس اسی لئے تھوڑی سی شرارت کی مگر تم تو بہت ذہین ہو۔سب کچھ یاد رکھتی ہو۔یقیناً تمہیں ہماری پچھلی زندگی کے بارے میں سب کچھ یاد ہو گا۔

میرا مطلب ہے جب میں تمہارے قریب آیا۔جب جب تم مجھ سے دور بھاگیں ۔یہ سب کچھ میں تمہیں اس لیے یاد دلا رہا ہوں کیونکہ بہت جلد تم ان سب باتوں کا حساب چوکنے والی ہو۔۔

حساب ۔۔۔؟سیرت نے نا سمجھی سے پوچھا

ہاں تو تمہیں کیا لگا اتنا تم نے مجھے تڑپایا ہے میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں گا سالار نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔

آپ کیا کریں گے سیرت نے معصومیت سے پوچھا۔۔

اس کی معصومیت پر سالار کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر سالار نے اس کے لبس کو اپنے ہونٹوں سے قید کیا۔

جب آزاد کیا تو اس کے چہرے پہ اپنی محبت کے نجانے کتنے ہی رنگ دیکھے۔

سیرت کا چہرہ شرم سے سرخی ٹپکانے لگا۔۔

تم ریڈ ڈریس پہن کے آؤ پھر بتاؤں گا۔

اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا

جبکہ سیرت ابھی تک اپنے دھڑکنوں پر قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی

سیرت سالار کے لیے کچھ لینے کے لئے آئیں تو حنا کے گھر بھی آگئی۔

وہ حنا کو اپنے ساتھ لے کے جانا چاہتی تھی لیکن اسے پھر یاد آیا کہ یہ حنا تو بچوں والی ہے

۔۔

اسی لئے اکیلے ہی چلی گئی

اور واپسی پر عبدالمناف عبدالرافع کے لئے بہت سارے تحفے آئی۔

لیکن حنا کا حال دیکھ کر اسے ہنسی بھی آ رہی تھی اور وہ پریشان بھی تھی

کیونکہ حنا کے لیے ایک ساتھ دو بچے سنبھالا بہت مشکل تھا

لیکن جب وہاں پہ اس نے یہ دو بچے ایک ساتھ دیکھے تو پھر اس کا دل ہی نہیں کیا ایک کو لانے کا ۔۔

ویسے وہ دونوں بہت کمزور بھی تھے اور ان دونوں کو الگ کرنے سے نقصان بھی ہو سکتا تھا ۔جو کم از کم حنا نہیں چاہتی تھی ۔

سیرت بھی حنا کی مدد کرنے لگی اس کے بے بیز سنبھالنے میں

پھر کیا تھا سیرت کے ذہن سے نکل گیا سالار کا برتھ ڈے۔۔

اسے حنا کے گھر میں آئے ہوئے تقریبا تین سے ساڑھے تین گھنٹے گزر چکے تھے ۔۔

شام زاویار جلدی واپس آگیا کیونکہ اسے سالار کے برتھ ڈے پارٹی پر جانا تھا

زاویار کے یاد کرانے پر وہ گھر کی طرف بھاگ گئی۔۔

کیونکہ سالار نے کہا تھا وہ ایک گھنٹے میں واپس آجائے گا اور سارا وقت اس کے ساتھ رہے گا ۔۔

سیرت نے خود اپنے ہاتھ سے اس کے لئے کیک بنایا تھا جو فریج میں رکھ کر آئی تھی

کہیں سالار نے اس کا کیک دیکھ نا لیا ہو کیونکہ یہ سیرت کی طرف سے چھوٹا سالار کے لیے گفٹ تھا جو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا وہ بھی بہت محنت سے جس میں اس نے سوائے انٹرنیٹ کے اور کسی کی مدد نہ لی تھی

وہ لوگ واپس آ چکے تھے سالار نے مہراج کو بتایا تھا کہ حاشر سیرت اور سالار کے رشتے کے بارے میں کیا چاہتا ہے

مہراج اس بات کو لے کر بہت پریشان تھا کیونکہ وہ اب سالار کو دکھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

اس نے جب یہ بات آیت کو بتائی تو اس نے اسے یقین دلایا کہ وہ سیرت کو ضرور سمجھائے گی یقیناً وہ سالار کے حق میں فیصلہ کرے گی

وہ سیرت اور سالار کے رشتے کو لے کر بہت پریشان تھی

جبکہ نہ جانے کتنی بار حاشر کو بتا چکی تھی کہ سالار سیرت سے بہت محبت کرتا ہے

لیکن حاشر نے یہی کہا کہ اب سب کچھ سیرت کے فیصلے پر ہی ہو گا

اگر سیرت اس رشتے کو نبھانا چاہتی ہے تو ٹھیک ورنہ اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی جائے گی

سیرت گھر پہنچی تو اندھیرا ہو چکا تھا

جبکہ سالار کی گاڑی باہر کھڑی تھی اسے یقین تھا کہ سالار گھر پے ہی ہے

اسے بہت افسوس ہو رہا تھا کے سالار اس کے لئے پارٹی چھوڑ کر یہاں آیا تھا

اور وہ کتنی بے وقوف تھی کے سارا وقت برباد کر کے آگئی

اب یقیناً سالار اس سے غصہ ہو گا۔

خود پہ افسوس کرتی وہ اندر چلی گئی

جیسے ہی حال میں قدم رکھا۔

سرخ گلاب کی پتیوں نے اس کا استقبال کیا۔

پتا نہیں وہ پتیاں کہاں سے گر رہی تھی

لیکن بالکل پھولوں کی بارش سا محسوس ہو رہا تھا

سیرت مسکراتے ہوئے آگے بھری۔

تو دیکھا سامنے ٹیبل پر اس کا بنایا ہوا کیک رکھا گیا ہے ٹیبل پر اور کچھ نہیں تھا۔

شاید سالار اسے یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس کے علاوہ آج کچھ بھی اہمیت کے حامل نہیں۔

اس سے پہلے کے وہ آگے بڑتی کسی نے اسے پیچھے سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا۔

ویسے تمہیں تو ذرا احساس نہیں کی آج میرا برتھ ڈے ہے لیکن میں نے سوچا کیوں نہ میں تمہارے لئے کیک بناؤں

اس نے سامنے ٹیبل پر رکھی کی طرف اشارہ کیا تو سیرت کا منہ کھل گیا۔

یہ کیک میں نے بنایا ہے آپ نے نہیں سیرت نے اسے بتانا چاہا۔

جان میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں لیکن اپنی محنت کو تمہارے نام ہرگز نہیں لگاؤں گا سالار نے ایسے گھورتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ہے میں نے کہا نہ یہ کیک میں نے بنایا ہے آپ نے نہیں میں اسے بنا کر فریج میں رکھی گئی تھی۔سیرت خوش تھی کہ سالاراس سے ناراض نہیں ہے لیکن وہ اس کے بنائے گئے کیک کو اپنا بنایا ہوا کیوں کہہ رہا تھا۔

سیرت یہ بہت غلط بات ہے ایک تو تم سارا دن گھر پر تھی ہی نہیں اور اب میں نے اتنی محنت سے تمہارے لئے کیک بنایا ہے اسے بھی تم اپنے نام لگا رہی ہو سالار مکمل لڑاکا عورتوں کی طرح بول رہا تھا۔

لیکن سالار یہ میں نے بنایا ہے انٹرنیٹ سے دیکھ کر تیرت کی حالت رونے والی ہو گی کیونکہ اسے اپنی محنت ضائع ہوتی نظر آرہی تھی۔

اس کے چہرے کے حالت دیکھ کر سالار مزید اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکا۔

ہاں جان جانتا ہوں یہ تم نے بنایا ہے میں تو بس مذاق کر رہا تھا یار نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

مطلب آپ پھر سے مجھے بے وقوف بنا رہے تھے سیرت نے منہ بسور کر کہا۔

میری جان بے وقوفوں کو مزید کچھ بھی بنانے کی ضرورت نہیں پڑھتی ۔سالار یہ کہہ کر ٹیبل سے چھری اٹھانے لگا جبکہ سیرت اس کی بات کا مطلب سمجھ کر اسے گھورنے لگی لیکن تب تک سالار کیک کاٹ کر اس کا پیس اس کے منہ تک لے آیا تھا ۔

جانو منہ کھولو ۔

سالار مسکرا کر بولا تو سیرت بھی مسکرا دی کیونکہ آج کے دن وہ سالار کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

اس نے سالار کے ہاتھ سے کیک لے کر پہلے سالار کو کھلایا ۔

جسے سالار نے فوراً کھا لیا ۔

لیکن جب سیرت نے وہی بچا ہوا خود کھایا تو اس کا سر گھوم کر رہ گیا ۔

کیوں کہ کیک میں چینی کی جگہ نمک ڈال چکی تھی ۔

سالار یہ کیا ہو گیا ۔وہ حیرت سے منہ کھولے سالار کو دیکھنے لگی ۔

کیا ہو گیا جانی یقین کرو انڈے سے زیادہ اچھا بنا ہے ۔سالاراس کی بات کا جواب دیتے ہوئے اور پیس اٹھانے لگا جب سیرت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

سالار میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا

سیرت نے اپنی صفائی پیش کی جس پر سالار مسکرا دیا میں جانتا ہوں جان تم جان بوجھ کر ایسا کچھ نہیں کرو گی

مگر کیک بہت اچھا بنا ہے ۔

سالار نے اس کا دل رکھنے کے لئے اس کی تعریف کی

بالکل اچھا نہیں بنا اتنا گندہ بنا ہے یہ میں نے آپ کا برتھ ڈے خراب کر دیا میں بہت بری ہوں سیرت کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے ۔

خبردار جو تم نے میری سیرت کو برا کہا سالار نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا ۔

جب حال کے دروازے سے کوئی اندر آتا نظر آیا ۔

پہلے سیرت بے یقینی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھتی رہی

پھر دوڑ کر اس کے سینے سے لگی اور بلک بلک کر رونے لگے ۔

حاشر نے اسے اپنے سینے سے لگایا اس کے آنسو صاف کرتا رہا

آپ۔۔۔ زندہ ہ۔ے میرے ۔۔سامنے آپ بالکل ٹھیک ۔۔۔ہے سیرت کے الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے

ہاں گڑیا میں زندہ ہوں اور بالکل ٹھیک ہوں ۔

گھر چلو باقی سب باتیں ہم گھر چل کر کریں گے ۔۔ایک نظر سالار کی طرح دیکھ کر وہ سیرت کو کہنے لگا

سیرت نے ہاں میں سر ہلایا۔

جبکہ حاشر اس کا ہاتھ تھام کر باہر لے جانے لگا۔

اور سالار اتنی ہمت بھی نہ کر پایا کہ اسے پکار پاتا۔

حاشر اسے اپنے ساتھ لے کر چلا گیا۔

...

سیرت حاشر کے ساتھ اس کے گھر واپس آئی تھی

یہاں سے سالار سے اپنے ساتھ اٹھا کر لے گیا تھا

سیرت اپنے گھر واپس آ کر بہت خوش تھی

لیکن جب اسے آیت کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں پتہ چلا تو اسے بہت دکھ ہوا

اور وہ آیت حاشر سے بہت ناراض تھی

کیونکہ اس سے اس ایکسیڈنٹ کے بارے میں نہیں بتایا گیا

لیکن ناراضگی اپنی جگہ تھی آج سیرت کی خوشی کا دن تھا اس کو اس کا بچھڑا بھائی مل چکا تھا

آیت سیرت سے بات کرنے کے لئے موقع ڈھونڈتی رہی

لیکن وہ حاشر سے ہی چپکی رہی

منت کی پریگنینسی کے بارے میں جان کر آیت سیرت دونوں بہت خوش تھی

جبکہ آیت نے سعد کو منت کی گود میں ڈال کر پریکٹس کرنے کا کہا

ایک بار پھر سے ان کے گھر میں تین سال پرانا ماحول تھا

جب وہ چار ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہتے تھے

حاشر نے کوئی بھی پرانی یادوں کی بات یاد کرنے سے منع کر دیا

حاشر ایک خوش اور پرسکون وقت اپنی بہنوں کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا

رات کے دس بجے وہ لڈو کھیل رہے تھے

ہمیشہ کی طرح آیت چیٹنگ کر رہی تھی

بھائی دیکھیں آپی پھر سے بے ایمانی کر رہی ہیں سیرت پھر بول پڑی.

آیت باز آجاو اب تم نے بے ایمانی کی تم میں تمہیں گیم سے آؤٹ کر دوں گا

حاشر نے آیت کو آنکھ مارتے ہوئے سیرت کا ساتھ دیا

جس پر سیرت ایک بار پھر سے نخرے دکھاتے ہوئے کھیلنے لگی

مہراج آیت کو یہاں نہیں چھوڑنا چاہتا تھالیکن حاشر اورمنت کے بار بار اصرار کرنے پر وہ اسے یہاں چھوڑ کر چلا گیا

جبکہ دو بار فون کر کے وہ آیت کی خیریت پوچھ چکا تھا

اور حاشر بار بار اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اس کی شادی ارمان سے نہیں ہوئی

ورنہ شاید وہ اپنی بہن کے چہرے پہ ایسی رونق کبھی نہ دیکھ پاتا

.. ..

مہراج شام سے سالار کو فون کر رہا تھا لیکن وہ نہ جانے کہاں تھا نا وہ فون اٹھا رہا تھا اور نہ ہی اس کے میسج کا کوئی ریپلائی کر رہا تھا.

اس سے ملنے کے لیے وہ گھر چلا گیا

لیکن وہاں جا کر پتہ چلا کہ سالار تو شام سے ہی گھر سے نکل چکا ہے

اس کے پوچھنے پر نوکر نے بتایا کی سیرت کا بھائی آکر اسکو لے گیا.

تب سے شاہ سائیں بہت پریشان تھے اور پھر اٹھ کر کہیں چلے گئے کہ آگے کوئی نہیں جانتا

نوکر کی بات سن کر مہراج پریشان ہو گیا

آخر سالار کہاں گیا اور حاشر نے ان لوگوں سے کیا بات کی

سیرت نے کیا فیصلہ کیا

وہ آیت سے بھی کافی بار بات کر چکا تھا

لیکن فون پر آیت اتنی خوش لگ رہی تھی کہ

سالار اور سیرت کے بارے میں پوچھ ہی نہیں پایا

اب اسے سالار کی ٹینشن ہو رہی تھے

آخر وہ کہاں چلا گیا اور وہ بھی اسے کچھ بھی بتائے بغیر

مہراج سالار کے سبھی قریبی دوستوں سے پوچھ چکا تھا

لیکن سالار کہیں نہیں تھا

پھر وہ کلب کی طرف چلا گیا سالار جب بھی اداس ہوتا تو اسی کلب میں جاتا تھا

شاید آج بھی وہی ہو

..

زاویار کی آنکھ کھلی توحنا بچوں کو سنبھال رہی تھی

وہ نہ محسوس انداز میں اس کے قریب آکر بیٹھا

ارے آپ کیوں اٹھ گئے سب ٹھیک ہے

فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے دونوں بےبی بالکل ٹھیک ہیں میں ان کو بہت اچھی سی سنبھال رہی ہوں دیکھیں حنا نے خوش ہوکر بتایا

جبکہ اس کی معصومیت پر زاویار مسکرا دیا

کیا بات ہے تمہاری تو ان دونوں سے بہت اچھی دوستی ہو گئی ہے ۔

ہاں میں بھی تو یہی کہہ رہی ہوں اب یہ دونوں میرے پاس بالکل بھی نہیں روتے حنا خوش ہو کر بولیں

جائیں آپ سو جائیں میں انہیں سنبھال لوں گی آپ کو صبح کام پر بھی جانا ہے

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

حنا نے کہا تو زاویار نے اس کی گود سے عبدالرافع کو لے لیا اور اسے سلانے کی کوشش کرنے لگا

زاویار سمجھ سکتا تھا حنا کیلئے ایک وقت پر دو بچوں کو سنبھالنا بہت مشکل ہے لیکن وہ پھر بھی ہمت نہیں ہار رہی تھی

اور ویسے بھی کل سے میڈ نے آجانا تھا

لیکن وہ جانتا تھا میڈ کے باوجود بھی رات کو دونوں کو حنا کو ہی سمبھالا ہو گا

اس لیے وہ حنا کی مدد کر رہا تھا

تا کہ آنے والا وقت ان دونوں کے لیے بہت ساری خوشیاں سمیٹ کر لائے

اس کے اندازے کے عین مطابق سالار یہیں پر تھا اس نے بے تحاشہ شراب پی رکھی تھی

جب سے سالار نے شادی کی تھی تب سے اس نے شراب کی ایک بوند تک اپنے اندر نہ اتاری تھی

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ شراب کے نشے میں چور ہوکے وہ سیرت کے ساتھ کوئی زیادتی کر جائے

لیکن آج اسے ایک بار پھر سے شراب پیتے دیکھ کر مہراج کو کو بہت کچھ غلط ہونے کا اندازہ ہو چکا تھا

سر کلب بند ہونے والا ہے ویٹر نے اسے پانچویں بار آکر بتایا

دفع ہو جاؤ یہاں سے ... تم نے قلب بند کیاتو

جانتے نہیں ہو مجھے میں کھڑے کھڑے تمہارا یہ کلب خرید سکتا ہوں وہ نشے میں چور بولا

مہراج فورن اس کے قریب آیا

سالار یہ تو کیا کر رہا ہے تو نے کتنی پی رکھی ہے چل گھر چل

مہراج اسے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا

کون سا گھر وہ گھر جس میں میری سیرت مجھے چھوڑ کر چلی گئی ارے پوچھنا تو دور اس نے تو پلٹ کر دیکھنا تک گوارا نہ کیا

وہ چلی گئی مہراج مجھے چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے اب وہ واپس کبھی نہیں آئے گی

نشے میں چور نجانے کیا کیا بول رہا تھا لیکن مہراج کو ایک ہی بات سمجھائی کہ سیرت اسے چھوڑ کر جا چکی ہے کیا سیرت ایسے کیسے جا سکتی ہے سالار تجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی وہ تیرے نکاح میں ہے

مہراج نے اس سنبھالتے ہوئے کہا

نہیں وہ چلی گئی ہے مجھے چھوڑ کر اب تو دیکھنا وہ کبھی واپس نہیں آئے گی

میں اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا اور مجھے چھوڑ کر اس نے مجھے ہی سرپرائز کر دیا سالار اپنی حالت پر ہنس رہا تھا

سالار تو فکر مت کر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا مہراج نے سمجھانا چاہا

کچھ ٹھیک نہیں ہو گا میرے بھائی سب کچھ ختم ہو گیا وہ چلی گئی ہمیشہ کے لئے اب تو دیکھنا وہ کبھی مڑ کے نہیں دیکھے گی

وہ کہتی تھی کہ وہ ایک پری ہے اک دیو کی قید میں آج پری کو آزادی مل گئی

میری پری مجھے چھوڑ کر چلی گئی

سالار اس کے گلے سے لگا ہوا تھا مہراج نے محسوس کیا کہ اس کا کندھا بھیگ رہا ہے

اس نے آج پہلی بار سالار کو اس طرح سے روتے دیکھا تھا

مہراج مجھے میری پری واپس چاہیے

وہ میری ہے صرف میری میں کسی کو نہیں دوں گا

کسی کو بھی نہیں حاشر کو بھی نہیں

وہ صرف میری ہے میں چھین لوں گا اسے حاشر سے ۔

سالار نشے میں بولتا مسلسل رو رہا تھا مہراج اسے سنبھالتے ہوئے گھر لے آیا

اور اسے اس کے کمرے کے دروازے تک چھوڑا

اب تو بالکل کچھ بھی نہیں سوچے گا اور آرام سے سو جائے گا

سمجھ رہا ہے نہ تو میری بات کو

ہم حاشر سے اس بارے میں بات کریں گے

وہ یقیناً میری بات کو سمجھ جائے گا اور فکر مت کر میں ہی ہوں اگر رات کو تجھے میری ضرورت پڑی تو مجھے بلا لینا

اور ٹینشن مت لے سیرت تیری ہے اور ہمیشہ تیری ہی رہے گی

اسے کمرے میں بیج کر مہراج وہی باہر لان کے صوفے پر لیٹ گیا

اسے یاد تھا وہ دن جب سالار نے نشے میں اسے اس کی ہر خوشی دے ڈالی تھی

کاش وہ آج اس کے لئے کچھ کر پاتا

.

کمرے میں بالکل اندھیرا تھا اس طرح سے آج اس کی زندگی میں اندھیرا تھا

نشے میں لڑکھڑا تا ہوا وہ آگے بڑھا اس نے لائٹ جلانے کی زحمت بھی نہ کی

ویسے بھی تو اس کی زندگی کی ہر روشنی اس سے دور جا چکی تھی

تو کمرے میں لائٹ جلا کر کیا کر لیتا

وہ آکر بیڈ پر گرا اتنی آواز اس کے گرنے کی نہیں تھی جتنی کہ کسی کے چیخنے کی

وہ گھبرا کر اٹھا اور پیچھے ہٹا

سالار میرا بازو توڑ دیا آپ نے وہ تقریبا چلاتی ہوئی بولی اور ہاتھ پر آکر لائٹ آن کر دیں

جبکہ سالار یقینی بے یقینی میں اسے ہونے یا نہ ہونے کا یقین کر رہا تھا

ایسے کیا مجھے گھور رہے ہیں پہلی بار دیکھ رہے ہیں کیا۔

وہ حیرت کی تصویر بنا تھا جب سیرت نے معصومیت سے پوچھا

سالار بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ سیرت ابھی تک اپنا بازو دیکھ رہی تھی جب سالار نے وہی بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کھینچ کر باہوں میں بھینچ لیا

آئی لو یو سیرت آئی لو یو سو مچ مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے جا بجا اپنے محبت کی مہر ثبت کرتا اسے اپنے پیار کا احساس دلا رہا تھا۔

جبکہ سیرت اس کی باہوں میں کسی سوکھے پتے کی طرح تھرتھرا رہی تھی

سالار یہ آپ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے سیرت اپنی اتھل پتھل سانسیں سنبھالے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

پھر اسے محسوس ہوا جیسے سالار رو رہا ہے سیرت کی ساری مزاحمت دم توڑ گئی۔

سالار ۔۔سیرت نے دھیرے سے پکارا اس کی پکار سالار کو خوابوں سے حقیقت میں لائی

سیرت کی پیشانی سے سر ٹکا کر اسے خود سے قریب کیا۔

مجھے اتنی زور سے نہیں لگی سالار پلیز آپ مت رویں اپنے چھوٹے چھوٹے نرم و نازک

ہاتھوں سے اسے اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی تو سالار مسکرا دیا۔

لیکن اگلے ہی لمحے غصے سے اس کا بازو پکڑ کر بولا

کیوں گئی تھی مجھے چھوڑ کر کیوں گئی سالار غصے سے بولا۔

سوری وہ بھائی کو دیکھ کر میں خوشی میں سب کچھ بھول گئی اور آپ کو پوچھنا بھی

بات کرتے کرتے اینڈ پہ نظریں جھکا کر معصومیت سے بولی جیسے بہت بڑا گناہ کیا ہو۔

لیکن سالار کی نظروں میں یہ آج واقع ہی بہت بڑا گناہ تھا

اگر اج وہ واپس نہ آتی تو نہ جانے سالار اپنا کیا سے کیا حال کر لیتا

تمہاری غلطی معاف کرنے والی نہیں ہے سیرت تم نہیں جانتی کہ ان چند لمحوں میں مجھ پر

کتنی بڑی قیامت ٹوٹی ہے

اپنی کیفیت کا سوچ کر سالار ایک بار پھر سے ٹوٹنے لگا

سوری سیرت نے پھر سے معصومیت سے کہا

آج آپ کا برتھ ڈے تھا لیکن آپ نے مجھے اتنا بڑا گفٹ دیا اس کے لیے تھینک یو سو مچ

بھیا نے مجھے بتایا کہ آپ نے ان کی جان بچائی اور آپ اتنے عرصے سے ان کے دوست ہیں انھوں نے مجھے بتایا کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن یہ بات تو میں جانتی ہوں نا سیرت نے شرارت سے کہا تو سالار مسکرا دیا

پچھلے کچھ دنوں سے سالار حاشر کو بہت غلط سمجھ رہا تھا وہ کچھ دنوں سے اسکو محبت کا دشمن بنا بیٹھا تھا وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ سیرت کا بھائی ضرور ہے لیکن اس کا بھی دوست ہے اور اس کے ہر بے چین لمحے سے باخبر ہے

مجھے سمجھ نہیں آتا سالار میں آپ کا شکریہ ادا کس طرح سے کروں آپ نے میری بہن کی عزت بچائی بھائی کی جان بچائی حق رکھتے ہوئے بھی میرے قریب نہیں آئے

آپ بہت اچھے ہیں سالار سب چیزوں کے لیے تھینک یو سو مچ

آپ آیت آپی کے سگے بھائی ہیں۔لیکن یہ مت سوچئے گا کہ انہیں میں آپ کو دوں گی وہ میری ہی رہیں گی ہمیشہ۔سیرت نے معصومیت سے کہا

اچھا اب یہ رونا دھونا بند کرو اور میرا گفٹ کہاں ہے سالار ہاتھ انے اس کے آنسو صاف کیے

گفت تو میں لاّئی ہی نہیں سیرت جٹ بولیں تو سالار نے گھورا

کوئی بات نہیں میں خود لے لوں گا وہ اس پر جھکا

سیرت نے اپنی چھوٹی سی ناک کو اپنی دو انگلیوں کی مدد سے پکڑ کر اسے خود سے دور کیا آپ کے منہ سے اسمیل آرہی ہے

سیرت نے کہا تو سالار کو شرمندگی ہوئی لیکن اس کی ادا پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔شادی کے بعد اس نے پہلی بار شراب پی تھی آج اتنے وقت بعد شراب پیناسے اچھا تو نہیں لگا لیکن سیرت اس کو چھوڑ کر چلی گئی یہ بات اس کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھی اور وہ معصوم تو جانتی بھی نہیں تھی کہ یہ بدبو کس چیز کی ہے۔اور نہ ہی وہ اسے بتانے کا ارادہ رکھتا تھا

سیرت تم سو جاؤ اور آئندہ میری اجازت کے بغیر کہیں جانے کے بارے میں مت سوچنا سالار نے وارن کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس پر کمبل ڈالنے لگا۔

اور ہاں اپنا گفٹ تو میں ضرور لوں گا لیکن آج نہیں۔اس لیے بے فکر ہو کر سو جاؤ۔

اس کی پیشانی چوم کر وہ کمرے سے باہر نکل گی

.

سالار باہر نکلا تو مہراج کو دیکھا جو چھت کو گھورے جا رہا تھا

اور سمجھ سکتا تھا کہ وہ اس کے لئے پریشان ہے اسی لئے مسکرا کر اس کے قریب آیا اور درم سے اس کی گود میں لیٹ گیا

جگر یہ روتی شکل کیوں بنا کے رکھی ہے سالار نے مسکرا کر پوچھا تو مہراج حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔

اگر سالار کا کمرہ ساؤنڈ پروف نہ ہوتا تو ابھی تک سیرت کی چیخ سن کر اس کو پتہ چل چکا ہوتا کہ سیرت اندر کمرے میں ہے

سالار تو ٹھیک ہے نہ سالار کو ہنستے مسکراتے دیکھ کر مہراج کو اس کی ذہنی کیفیت پر شک ہوا

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں اتنا ٹھیک ہوں کہ تیرے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں تیری فیورٹ فلم بھی دیکھ سکتا ہوں۔

یہ کہہ کر سالار اٹھا اور ٹی وی آن کر کے اس کی فیورٹ فلم پلے کرنے لگا

سالار میرے بھائی مجھے تیری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تو فکر مت کر میں صبح خود حاشر سے بات کروں گا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

سیرت واپس آجائے گی۔تو جا جا کے آرام کر تجھے آرام کی ضرورت ہے۔

مہراج نے اسے بچوں کی طرح بہلاتے ہوئے کہا۔

سالار کو اس وقت اپنے دوست پر بہت پیار آ رہا تھا جو اس کی پریشانی میں نہ صرف خود پریشان تھا بلکہ اس سے بھی سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا

بے شک اس دنیا میں دوستی سے زیادہ خوبصورت اور کوئی رشتہ ہے

مہراج سیرت گئی کہاں ہے جو واپس آئے گی اور تجھے حاشر سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

سالار نے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا

کیا مطلب سالار سیرت حاشر کے ساتھ چلی گئی ہے تجھے یاد نہیں ہے کیا مہراج کو اب اس کی ذہنی کیفیت پر اور زیادہ شک ہونے لگا تھا۔

مہراج کی بات پر سالار ہنسا

مہراج سیرت واپس آ گئی ہے اور میرے کمرے میں ہے ۔

کیا مطلب سیرت گھر پے ہے ۔مہراج کو یقین نہیں آرہا تھا لیکن سالار کا چہکتا چہرہ بہت کچھ بتا رہا تھا ۔

ہمممم سالار مسکرا کر بس اتنا ہی کہا ۔جبکہ مہراج اپنی دونوں ٹانگوں سمیٹ سالار کے اوپر چڑھ گیا ۔

جگر کیا کر رہا ہے جان لے گا کیا بچے کی سالار نے دہائی دی ۔

چل تیری خوشی کو سیلیبریٹ کرتے ہیں مہراج نے خوش ہو کر کہا

آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن کیسے سالار۔ نے پوچھا

چل کوئی فلم دیکھتے ہیں ۔۔

اس نے سالار کا ہی تھوڑی دیر پہلے دیا ہوا آئیڈیا کیا۔جس پہ سالار مسکرایا

ٹھیک ہے لیکن کون سی ۔۔

ٹائٹینک دیکھتے ہیں مہراج نے کہا

ٹائٹینک کب سے تیری فیورٹ فلم ہو گی سالار کو پتا تھا مہراج کو رومنٹک مووی کم ہی پسند ہیں

ارے میری نہیں آیت کی فیورٹ اور میں اپنی بیوی کو بہت مس کر رہا ہوں مہراج نے

معصومیت سے منہ بسور کر کہا۔۔

کیسی بے رحم بیوی ہے ایک بار خیال نہیں کیا کہ میں کیسے رہوں گا اُس کے بغیر اور اپنے

بھائی کے گھر جا کر رہنے لگی ۔۔

مہراج اپنے دل کا حال بیان کرتے ہوئے بولا ۔

اوئے خبر دار جو میری بہن کے خلاف ایک لفظ بھی بولا سالار نے سیدھا اسکا گریبان پکڑا ۔۔

او اب سمجھا بہن مل گئی تو بھائی بھول گیا۔کیسا غدار یار ہے تو۔مہراج نے افسوس سے کہا ۔

جو بولنا ہے بول لے لیکن میری بہن کے خلاف ایک لفظ مت ہو لنا ۔

سالار نے بھائی چارہ دکھاتے ہوئے کہا ۔

دیکھ لی تیری یاری مہراج نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی ۔

چل چل یہ سب باتیں بعد میں کریں گے پہلے مووی لگا

سالار نے اسے موضوع سے ہٹای

. .

سیرت کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو سالار کی آغوش میں پایا اپنے آپ کو اس طرح سے قید دیکھ کر بخود میں سیمٹی ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اس کے لبوں پہ آ گئی

سالار کے سارے بال اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے سیرت کا دل بے اختیار چاہا کہ اس کے یہ بال ہٹائے

ان دونوں میں یہ خوبصورت احساس سیرت کو اس کے بال سمیٹنے پر مجبور کر گیا

سیرت نے ہاتھ براکر اس کے ماتھے سے بال ہٹائے

اور بہت محبت سے اس کے کان کے پیچھے کرنے لگی

ا اپنے ماتھے پر نرم نازک انگلیوں کا لمس محسوس کرکے وہ مسکرایا۔

اسے جاگتا پا کر سیرت نے گھبرا کر ہاتھ پیچھے کیا

یہ تو ظلم ہے جان ۔۔

خود سے میرے اتنے پاس آ کیا مجھ سے دور جا رہی ہو ۔

سالار نے آنکھیں کھول کر اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیا۔

میں کہاں آپ کے پاس آئی آپ ہی نے مجھے پکڑ رکھا ہے سیرت نے فوراً اپنی صفائی پیش کی جس پر سالار کھل کر ہنسا۔

چلو تمہارا یہ الزام بھی قبول کیا

چلو اب پہلے تم مجھے میرا گفٹ دو۔۔

کون سا گفٹ ۔۔؟؟سیرت گھبرائی پھر انجان بن گئی

اوتو محترمہ کو یاد بھی نہیں کون سا گفٹ۔خیر کوئی بات نہیں ہم کس مرض کی دوا ہیں ابھی بتاتے ہیں کون سا گفٹ یہ کہہ کر وہ اس پر جھکا ہی تھا دروازہ زور زور سے بجا

اتنے زور سے دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے

کیونکہ اس کے کسی نوکر میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ سالار کے دروازے تک بھی آئے۔

سالار نے گھور کر دروزے کو دیکھا جیسے دروزے کے دوسری طرف کھڑے وجود کو قتل کرنے کی خواہش رکھتا ہو

جبکہ سیرت اس کی حالت دیکھ کر کھکھلا کر ہنسی

سالار بے مزا ہو کر اٹھا

آج یقیننادستک دینے والے موت لازم تھی

...

دروازہ کھولتے ہی مہراج کی مجنوں جیسی شکل دیکھ کر سالار کا غصہ ہنسی میں بدل گیا۔

کیا ہوا جگر ایسی شکل کیوں بنا رکھی ہے سالار نے ہنستے ہوئے کہا

تُو۔ تو خوش ہے نا تجھے کیا لینا دینا میری شکل سے اپنی بیوی تو مل چکی ہے میری تو ابھی تک سسرال میں ہے نا مہراج نے مسکین سی شکل بنا کر وجہ بتائی۔۔۔۔

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے جگر لیکن تو یہاں کیا کر رہا ہے ۔۔؟

سالار تو میرے ساتھ چل ہم آیت سے ملنے جائیں گے اور اسے اپنے ساتھ لے آئیں گے مہراج نے کہا۔

مہراج کیا ہوگیا ہے تجھے آیت کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہے اس وقت اسے منت ٹھیک سے سنبھال رہی ہے ۔

اس وقت اسے ایک ایسے انسان کی ضرورت ہے جو اس کا خیال رکھے سالار نے سمجھانے کی کوشش کی ۔

میں خود اس کا خیال رکھوں گا سالار میں اسے سنبھال لوں گا ۔

بس وہ میرے پاس رہے یارمہر آج نے بے بسی سے کہا ۔

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن روز روز نہیں جاتے سسرال میں غلط امپریشن پڑتا ہے سالار نے آنکھ دبا کر کہا۔

ارے ایسی کی ٹیسی امپریشن کی کمینے تیری بیوی ہوتی سسرال میں تو میں پوچھتا کیسا امپریشن پڑتا ہے۔

مہراج کو اپنی آخری امید پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا جبکہ سالار اس کی کیفیت کو خوب انجوائے کر رہا تھا۔

سیرت فریش ہو کر آئی تو اپنے کمرے میں مہراج کو دیکھ کر حیران رہ گئی مہراج بھائی صبح صبح

۔

ارے سیرت آگئی تم وہ میں کہہ رہا تھا آؤ میں تمہیں حاشر کے گھر چھوڑ رہا ہوں مہراج نے سیرت کو آفر کی۔جبکہ سالار کو اس کی حالت پر ہنسی آ رہی تھی

مہراج بھائی مجھے تو حنا کے گھر جانا ہے پھر وہاں سے حاشر بھائی سے ملنے جاؤں گی سیرت نے مہراج کی آخری امید پر بالٹی بھر کر پانی پھینکا جس پر سالار کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

حنا کے گھر جانے کی بات پر اتنا ہسنے کی کیا ضرورت ہے سیرت نے بُرامنایا۔

مہراج بھائی آپ مجھے حنا کے گھر چھوڑ دیں سیرت نے کہا

اور مجھے آفس سالار نے اس کا ساتھ دیا۔

ہاں بالکل کیوں نہیں ڈرائیور ہونا میں تم دونوں کا مہراج نے منہ بنا کر کہا۔جس پر سالار میں ایک بار پھر سے قہقہ لگایا۔

ایک دن آئے گا میں بھی تجھ پر ایسے ہینسو گا یہ کہہ کر مہراج کمرے سے باہر نکل گیا۔

انہیں کیا ہوا سیرت سالار سے پوچھتے ہوئے پیچھے مڑی اور اس سے بری طرح ٹکرائی۔

سب سالار نے اسے اپنی باہوں میں قید کر لیا۔

میرا گفٹ سالار نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا

برتھ ڈے ختم تو گفٹ کیسا۔۔۔؟

کوئی گفٹ نہیں مل سکتا آپ اگلے سال دوں گی سیرت نے اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے کہا۔

بلکل نہیں ابھی دو گی اور وہ بھی اسی وقت۔اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کر کے اس کی مزاحمت کے سب رہ بند کر کے اس کی گردن پر جھکا اور اس کی صراحی گردن پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے۔

سالار کی شدتیں اور جسارت اسے جھلسنے لگی اس کی سانسوں کو اپنے اندر اتار کر اس کے شربا حسن۔ میں کھو سا گیا

سیرت نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں اور اس کا پورا جسم کانپنے لگا۔

اس سے پہلے کے سالار مزید بہکتا اور سیرت کی حالت مزید غیر ہوتی سالار کو اس پر ترس آگیا۔

سیرت جانم اپنے آپ میرا گفٹ دے دو کیوں کے اگر میں وصول کرنے پر آگیا تو بہت پچھتاؤ گی۔

سالارا سے ایسے ہی چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ سیرت کتنی ہی دیر ایسے ہی آنکھیں بند کئے کھڑی رہی

وہ باہر آئی تو سالار مہراج کے ساتھ کھڑا نجانے اسے کیا کیا بتا رہا تھا لیکن سالار اس کی ہر بات پر قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا

چلو سیرت ہم آفس جا رہے ہیں تمہیں حنا کے گھر چھوڑ دیں گے اور جب تم واپس آؤں گی میرا مطلب ہے تم جب حاشر کے گھر جاؤں گی تو مجھے فون کر لینا میں لینے آ جاؤں گا مہراج نے آفر کی

لیکن ہمیں تو زاویار بھائی چھوڑنے جائیں گے

سیرت کی بات پر سالار پھر سے قہقہ لگا کر ہنسا جبکہ مہراج نے اسے گھورا۔

آخری پلان بھی فیل سالار نے نعرہ لگایا۔

کونسا پلان مہراج بھائی سیرت نے پوچھا۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی کہہ رہا ہے چلو میں تمہیں چھوڑ دوں مہراج باہر نکلا تو سیرت بھی فورا اس کے پیچھے باہر نکل گئی

کہیں سالار پھر سے اسے نہ پکڑ لے۔

سیرت کی معصومیت پر وہ بے ساختہ مسکرایا

اور کتنا تڑپاؤ گی جانم سر پہ ہاتھ پھیرتا وہ بھی باہر نکل گیا

وہ اسے حنا کے گھر چھوڑ کر خود آفس چلے گئے

ابھی اسے یہاں آئے پانچ منٹ ہوئے تھے جب دروازہ بجا

حنا نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے دریا کھڑی تھی

اسے دیکھ کر حنا کو اپنا سب سے بڑا نقصان یاد آگیا۔

میرے بھائی میری وجہ سے گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو میں نے سوچا کیوں نہ ان کا گھر ہی دیکھ آوں۔ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے وہ حنا کو ایک طرف کر کے اندر آ گئی۔

دریا فلحال زاویار گھر پر نہیں ہیں جب وہ آئیں گے تم تب آنا اس وقت جا سکتی ہو حنا نے کھلے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

تمہاری یہ اوقات کے مجھے میرے ہی بھائی کے گھر سے نکالو ۔

حنا میڈم اپنی اوقات میں رہو جانتی ہو نا کہاں سے اٹھا کے لائے ہیں ہم تمہیں تمہارا باپ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

حنا کے گھر والوں کے حثیت زاویار سے کم ضرور تھی ۔لیکن اتنی بھی کم نہ تھی کہ حنادریا کے طعنے سنتی ۔

اپنی بکواس سمیٹو اور نکلو یہاں سے حنا نے سارا لحاظ برائے طاق رکھتے ہوئے کہا

حنا کون آیا ہے۔۔۔؟ سیرت اس کے کمرے سے نکلی لیکن دریا کو دیکھ کر پریشان ہو گی ۔

وہ جانتی تھی کہ دریا نے اسے مارنے کی کوشش کی ہے

اس وقت اسے دریا سے عجیب سا خوف محسوس ہو رہا تھا اس کی آنکھوں میں وہ اپنے لئے نفرت صاف دیکھ سکتی تھی ۔

یہاں کیا کر رہی ہے ۔دریا نے دھاڑتے ہوئے کہا جیسے کہ یہ گھر اس کی ملکیت ہو ۔

یہ میری سہیلی ہے اور یہ میرا گھر ہے اور میری سہیلی جب چاہے میرے گھر آ سکتی ہے حنا نے ایک ایک لفظ کو چھپا چھپا کر بولا ۔

لیکن دریا اسے سن کہاں رہی تھی

اگلے ہی لمحے وہ سیرت کی طرف بڑھی اور اسے بالوں سے پکڑ کر نیچے زمین پر پھینکا ۔

اور اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر دی ۔

وہ معصوم سی لڑکی جو اس لڑکی کی نفرت کی وجہ تک ٹھیک سے نہ جان پائی تھی بری طرح رونے لگی

میں اس کی جان نکال دوں گی اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے سالار کو مجھ سے چھینے کی ۔دریا پاگل پن میں بول رہی تھی

حنا نے سے چھڑوانے کی کوشش کی ۔لیکن دریا پر جنون سوار تھا

اسے دھکا دے کر حنا کو دور پھینکا

اور ایک بار پھر سے سیرت کی طرف بھری

دریا سالار تم سے پیار نہیں کرتے وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں وہ میرے شوہر ہیں ۔

اگر میں تم دونوں کے بیچ میں نہ ہوتی تو بھی وہ تم سے شادی کبھی نہ کرتے ۔

سیرت سے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی کیونکہ زاویار اسے بتا چکا تھا کہ دریا منٹل پیشنٹ ہے اسے علاج کی ضرورت ہے ۔

لیکن اس وقت دریا اس کو سننے کے بالکل موڈ میں نہ تھی ۔

اس سے پہلے کے دریا کا ہاتھ اٹھتا کسی نے زور سے دریا کو اپنی کھینچا ۔

اور زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری سیرت پہ ہاتھ اٹھانے کی

سامنے سالار کو کھڑا دیکھ کر دریا دنگ رہ گئی ۔

سالار ۔

چٹاخ۔اس سے پہلے کے دریا کچھ اور کہتی سالار کا ایک اور زور دار تھپڑ اس کے منہ پر اپنا نشان چھوڑ گیا

میں نے منع کیا تھا نہ تمہیں میں نے کہا تھا میری سیرت سے دور رہنا لیکن تمہیں ایک بار میری بات سمجھ میں نہیں آئی ۔

چٹاخ ۔سالار کا ایک اور تھپڑ دریا کو زمین پر گرا گیا ۔

سالار تم اس لڑکی کے لئے مجھ پہ ہاتھ اٹھا رہے ہو میں تم سے پیار کرتی ہوں تم میرے ہو

چٹاخ ۔سالار کے ایک اور تھپڑ نے دریا کو ایک بار پھر سے زمین بوس کر دیا

خبر دار جو تم نے میرے سامنے اپنی اس محبت کا نام لیا ۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری سیرت پہ ہاتھ اٹھانے کی یہ ہے وہ لڑکی جسے میں پیار کرتا ہوں جس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں

تم نے اس لڑکی پہ ہاتھ اٹھایا تم نے میری سیرت پہ ہاتھ اٹھایا میں تمہارا ہاتھ ہی توڑ دوں گا ۔اس سے پہلے کہ سالار ایک بار پھر سے اس کی طرف بڑھتا ۔

زاویار اور مہراج جلدی سے گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اور سالار کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرنے لگے

حنا جب دریا کو قابو نہ کر سکی تو اس نے زاویار کو فون کیا

زاویار جلدی سے گھر پہنچا گھر کے باہر کھڑا مہراج جو گاڑی میں سالار کا انتظار کر رہا تھا ۔کیونکہ سیرت کا بیگ گاڑی میں رہ گیا تھا وہ اسے واپس کرنے گیا تھا۔ زاویار کو اس طرح اندر بھاگتے ہوئے دیکھا تو مہراج بھی اس کے پیچھے آیا ۔

لیکن اندر کی کیفیت دیکھ کر سب کچھ سمجھ گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ دریامنٹل پیشنٹ ہے ۔

مہراج اورزاویار نے سالار کو کنٹرول کر کے ایک طرف کرنے کی کوشش کی جب سالار کی نظر دیوار سے چپکی ہوئی ڈری سہمی سیرت پر پڑی ۔

سالار نےان سے اپنا آپ چھڑایا اور سیرت کو اپنے سینے سے لگایا ۔

جب دریا نے یہ منظر دیکھا تو اپنا آپا ایک بار پھر سے کھو بیٹھی ۔

اور چلانے لگی چلا چلا کے گھر کی ہر چیز کو زمین پر پھینک کر توڑنے لگی ۔

یقینا سالار نہ آتا تو وہ سیرت کو جان سے مار دیتی ۔لیکن وہ ہوا ایسا نہ کر پائی سالار کو اس طرح سیرت کی فکر کرتے دیکھ کر اس کا دماغ ایک بار پھر سے گھوم چکا تھا ۔

وہ بری طرح سے روتے دھوتے گھر کی ہر چیز کو تہس نہس کر چکی تھی

عبدالمناف عبدالرافع شور کی آواز سن کے رونے لگے ۔

حنا ان کو سنبھالنے کے لئے کمرے کی طرف گئی ۔

جبکہ زاویار دریا کی کنڈیشن پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا ۔

جو بھی تھا وہ اس کی بہن تھی اسے عزیز تھی ۔

لیکن اگلے ہی لمحے جو حرکت دریا نے کی زاویار کو زمین کے نیچے تک گاڑ گئی

دریا نے فروٹ کی ٹوکری سے چھری اٹھا کر سیرت پر حملہ کیا

لیکن شاہد سالار اس کا ارادہ جان چکا تھا اس لیے وہ سیرت کے آگے کھڑا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کا بازو چھری سے کٹ چکا تھا ۔

خون کا ایک فوارہ سالار کے بازو سے نکلا جس پر سیرت کی چیخیں نکل گئی ۔

سالار کی چوٹ دیکھ کر دریا بھی بوکھلا گئی اور دوڑ کا اس کے قریب ائی جب سالار نے اسے دھکا دے دیا ۔

جس سے دریا کا سر سامنے کی دیوار سے لگا وہ بے ہوش ہو گئی

زاویار ڈاکٹر کو فون کروں مجھے لگتا ہے دریا بے ہوش ہوگئی ہے ۔

نہیں مہراج اب اسے انسانوں کے ڈاکٹر کی نہیں بلکہ پاگلوں کے ڈاکٹر کی ضرورت ہے ۔

یہ کہہ کر زاویار نے اپنی جیب سے فون نکالا اور پاگل خانے فون کر دیا

زاویار کو ہمیشہ سے لگتا تھا کہ آج نہیں تو کل دریا ٹھیک ہو جائے گی وہ ایک نارمل انسان کی طرح زندگی گزارنے لگے گی لیکن ایسا نہ ہوا۔

اور اب زاو یار کے پاس اور کوئی حل نہ تھا

سیرت کوحاشر کے پاس چھوڑ کر وہ ہو سپیٹل چلا گیا

جبکہ سیرت کی حالت دیکھ کر حاشر بہت کچھ سمجھ چکا تھا اس لئے سیرت کو اس سب کچھ سچ سچ بتانا پڑا

۔

محبت امید ہے سالار کو امید تھی کہ ایک نا ایک دن سیرت بھی اس سے محبت کرے گی پھر وہی امید یقین بن گئی اور سیرت سالار سے محبت کر بیٹھی

سالار نے وہ کیا جو اسے ٹھیک لگا محبت انسان کو صحیح غلط کا فرق سمجھا دیتی ہے لیکن عشق میں کچھ غلط نہیں ہوتا اور سالار نے عشق کیا تھا

دریا اور سالار کی محبت میں کوئی فرق نہیں تھا

بس دریا کی محبت میں امید نہیں تھی

اس لیے وہ ہار گئی لیکن سالار کو امید تھی کے سیرت ایک دن اس سے محبت کرے گی

اور ایسا ہی ہوا سالار کی محبت جیت گئی

۔

حاشر کو دریا کے بارے میں جان کر افسوس ہوا

اس کا پاگل پن اسے لے ڈوبا

دریا جانتی تھی کہ وہ سیرت سے محبت کرتا ہے لیکن پھر بھی ضد پر اڑی تھی

آج حاشر نے مہراج سیرت سالار حنا سب کو یہاں بلایا تھا وہ اپنے کسی بزنس پارٹنر کی بیٹی کی

شادی پر گئے ہوئے تھے واپسی پر سیدھا وہی آئے

مہراج تو بس آیت سے ملنا چاہتا تھا

آیت بھی اسے بہت مس کر رہی تھی

حنا اور زاویار تو بس اپنے بچوں کو سنبھالنے میں ہلکان ہورہے تھے

جبکہ سالار کی آنکھیں صرف اپنی محبوب کی تلاش میں تھی وہ کافی دیر نظر نہیں آئی تو پوچھ

ہی لیا حاشر سیرت کہاں ہے

مجھے کیا پتا تیری بیوی ہے حاشر ہری جھنڈی دکھا کر اب باتوں میں مگن ہو گیا

جبکہ سالار سیرت کو ڈھونڈتا ہوا کچن میں آگیا جہاں اسے دیکھ کر سالار کی آنکھیں چمکنے لگیں ریڈ فراک اور چوڑی دار پجامہ ساتھ ہمرنگ دوپٹہ پہننے لمبے گھنے بالوں کو کھلا چھوڑیں اس کے ہوش اڑانے کے لئے کافی تھی

اس کی آہٹ محسوس کر کے سیرت خود میں سمٹ سی گئیں جب بہت دیر تک کچھ نہیں بولا تو سیرت خود ہمت کرکے اس کے قریب آئی

کیسا لگا آپ کو سرپرائز گفٹ نظریں زمین پر گارے وہ اتنی کم آواز میں بولی کے سالار کا اگر سارا دھیان اسی کی طرف نہ ہوتا تو شاید وہ سن بھی نہ پاتا

سالار بے ساختہ اس کی طرف بڑھا اور اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے اس کے چہرے پر جھکا اور دیوانہ وار اپنی شدت لوٹانے لگا سیرت کی سانسیں تیز ہونے لگی

سوری سوری حنا دوسری طرف منہ کیے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوگئی اور تیز تیز بولنے لگی

سیرت جٹکا کھا کر دور ہوئی اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا

سالار نے اس کے چہرے پر ایک محبت پر نظر ڈال کر باہر نکل گیا جبکہ سیرت تو ہی کھڑی اپنی دھڑکنوں کا شمار کرنے لگی

حنا تمہارا آئیڈیا اچھا نہیں ہے میں نہیں جا سکتی ان کے پاس

سیرت نے سالار اور اپنے رشتے کے بارے میں حنا کو سب کچھ بتا دیا تھا جس پر حنا کو خوشی ہوئی تھی کے سالار نے زبردستی کوئی رشتہ بنا کر سیرت کے دل میں اپنا مقام خراب نہیں کیا تھااور اب جب سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا تو سیرت کو شرم انے لگی تھی حنا نے سیرت کو بہت سمجھایا پھر منت اور آیت نے اسے کہا کے سالار اس پر حق رکھتے ہوئے اگر اس کی مرضی کا انتظار کر رہا ہے تو سیرت کو بھی آگے بڑھنا چاہیے سیرت خود بھی اس رشتے کو آگے بڑھانا چاہتی تھی لیکن کیسے پھر اسے اس طرح ڈریس کا خیال آیا سالار نے اسے کہا تھا جب وہ اس رشتے کے لیے دل سے راضی ہو

تب ریڈ کلر کا ڈریس پہن تولیا مگر اب سالار کی نظریں اور بے تابیاں دیکھ کر اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنانے لگی

۔

چلو سیرت چلے کھانا کھانے کے بعد سالار نے کہا

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے جگر بیٹھ جاؤ حاشر نے کہا

اس سے پہلے کے سالار کوئی بہانہ کرتا سیرت فوراً بیٹھ گئ

سالار نے سیرت کو گھور کر چلنے کا اشارہ کیا جس پر سیرت نظریں جھکا کر حاشر کے پیچھے چھپ گئ

مہراج آیت کو گھر لانا چاہتا تھا حاشر نے بہت سمجھایا لیکن وہ نہ مانا حاشر نے بھی زیادہ ضد کرنا مناسب نہ سمجھا اسے مہراج کا آیت کا خیال رکھنا اس کی پرواہ کرنا اچھا لگ رہا تھا

عبدالرافع اور عبدالمناف سوگئے تو حنا اور زاویار جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے جب کے حنا نہ جانے کیا کیا سمجھاتی رہی سیرت کو حنا کے جانے کے بعد مہر آج بھی آیت اور سعد کو لے گیا پھر سالار کے صبر میں بھی جواب دے دیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا

اب چلو سیرت سالار نے اب پر زور دیتے ہوئے کہا

ارے آج رات رک جاؤ خاشر نے کہا

نہیں یار میں نے ماما کو بولا تھا کہ ہم واپس آجائیں گے اور بابا بھی گھر پر نہیں ہیں تو جاننا ضروری ہے سارا بیگم ڈرپوک تو ہرگز نہ تھی اور نہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ گھر میں اکیلی رکی ہوں

او اچھا چل تو جا سیرت یہاہی رکے گی اس کی بات پر سالار نے سیرت کو گھور کر دیکھا جبکہ سیرت کا دل چاہا کے اپنے پیارے بھائی کا گال چوم لے

نہیں سیرت میرے ساتھ چلے گی سالار نے فیصلہ سنایا

اس سے پہلے کے حاشر کچھ کہتا

سالار واپس بولا ارے کل صبح واپس لے آونگا سارا دن یہی رکھے گی اس سے پہلے کہ حاشر کچھ بولتا

سیرت خود کو بچانے کے لیے کوئی بہانہ بناتی سالار اس کا ہاتھ تھام کر کھینچتے ہوئے لے کر جانے لگا

اب کل ملاقات ہوگی باے اسے کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بغیروہ اسے ساتھ لے گیا

اسے کیا ہوا حاشر نے حیرانگی سے پوچھا جبکہ منت اس کی بات پر مسکرائی خیر چھوڑو بڑی پیاری ہوتی جارہی ہو حاشر نے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

منت اس کا مطلب سمجھ کر کمرے کی طرف بھاگی جب حاشر اس کے پیچھے آیا اور دروازہ بند کر دیا

...

سارے راستے سیرت خاموش رہی کبھی سالار کو دیکھتی جو خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا اور کبھی اپنی دھڑکنوں کی سپیڈ کو نوٹ کرتی جو کسی سے ریس لگائیں بھاگے جارہی تھی ۔

پھر گھر آ گیا کچھ دیر سیرت ایسے ہی بے مقصد گاڑی میں بیٹھی اپنی سوچوں میں گم رہی

جانم آج آپ کو بچانے کوئی نہیں آئے گا اسی لیے بے کار کا انتظار کرنا چھوڑیں اور اندر چلیں سالار نجانے کب سے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اس کے چہرے کے ایکسپریشنز نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

می۔ میں ۔کس۔ کا انتظار کروں گی۔۔؟ سیرت کپکپاتی آواز میں بولی اس کے ڈر پر سالار نے بہ شکل اپنی ہنسی کو چھپا یا۔

ہاں تو پھر چلو سالار نے راستہ دیتے ہوئے کہا ۔

سیرت فوراً گاڑی سے اتری اور اندر چل دی ا

اس نے نوٹ کیا کہ گھر میں کوئی بھی نہیں تھا واپس آنے سے پہلے ہی سالار نے سب نوکروں کو چھٹی دے دی تھی سارا بیگم بھی گھر پر نہیں تھی ۔

یااللہ میں سالار کے ساتھ بالکل کیلئے ہوں ں

کیوں پہنی میں نے ریڈ ڈریس اپنے آپ کو کوس کر سیڑھیاں چڑھنے لگی

جب اچانک سالار نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا جانم بہت سستی سے چل رہی ہو

چلو میں تمہاری مدد کر دیتا ہوں سالاراسے اُٹھائے سیڑھیاں چڑھنے لگا

سالار نیچے اتاریں مجھے میں خود چل سکتی ہوں سیرت گھبرا کر بولی

جان میں جانتا ہوں تم چل سکتی ہو لیکن کمرے تک پہنچتے پہنچتے تم نے رات ہی برباد کر دینی ہے اور میں اب ایسا رسک نہیں لے سکتا

اسے کمرے میں لاکر پیر کی مدد سے دروازہ بند کر دیا اور دروازے کے ساتھ ساتھ سیرت کا دل بھی بند ہونے لگا۔

احتیاط سے اسے بیڈ پر بٹھایا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا سیرت نے اٹھ کر جانے کی کوشش کی

اہ ہوں۔ اب یہ غلطی مت کرنا جان ورنہ تمہیں ہی شکایت ہو گی شرٹ اتار کر ایک طرف پھینک دی اور اس پر جھکنے لگا

مجھے ڈر لگ رہا ہے سالار سیرت نے گھبرا کر کہا

تمہیں لگنا بھی چاہیے جانم کیونکہ آج حساب کا دن ہے آج تک تم نے مجھے جتنا بھی ستایا میری صبر کا امتحان لیا آج تمہیں ہر بات کا حساب دینا ہو گا سالار نے کھینچ کر اسے اپنی باہوں میں لے لیا

اور اس پر جھکتا چلا گیا اور مقابل کی حالت دیکھنے کی زحمت اس نے نہیں کیں کیونکہ آج اس کا ترس کھانے کا بالکل کوئی ارادہ نہ تھا۔

وہ اس کی گردن پر جھک اپنے شدتیں لوٹ آنے لگا

سالا۔ ۔ر۔ ۔سیرت نے کچھ بولنے کی کوشش کی

سشش۔ ۔آج نہیں۔ اس کے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا

اور اس کی سانسوں کی خوشبو اپنے لبوں سے چنے لگا

اور پھر اس پر جھک گیا سیرت نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر مزاحمت کرنے کی کوشش کی

اور یہ اس کی آخری مزاحمت ثابت ہوئی سالار نے اس کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی

انگلیوں میں قید کر لیا وہ سمجھ چکی تھی کہ بچنے کا کوئی راستہ نہیں

سالار کو آج خود اس نے بلایا تھا وہ اپنی مرضی سے اس کے قریب آئی تھی تو اب پھر وہ

اسے کیوں روکتی

سالار جانتا تھا کہ یہ مزاحمتیں صرف اس کا ڈر ہے

اب وہ اس کا یہ ڈر دھیرے دھیرے اپنے لبوں سے چن رہا تھا

سیرت نے اپنے آپ کو اس کے رحم وکرم پر چھوڑدیا

جس پر سالار سرشاری سے مسکرا دیا۔آج وہ جیت چکا تھا اس کی محبت اس کی پناہوں میں

تھی

آئی لو یو سیرت آئی لو یو سو مچ تم میری جان ہو مجھ سے دور کبھی مت جانا اس کے بالوں

میں منہ چھپاتے سالاراسے اپنی محبت کا اظہار کرنے لگا

آج کی رات سالار اس پر ٹوٹ کر برسا اور پھر یہ برسات ساری رات ہوتی رہی

.

سالار ساری رات نہیں سو ا اور نہ ہی سیرت کو سونے دیا پھر صبح کے قریب سیرت تو سو گئی لیکن سالار جاگا رہا اور سیرت کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا کیونکے اس کے چہرے پر اپنی محبت کے رنگ جو دیکھنے تھے

سالار جوگنگ کرکے واپس آیا تو سیرت ابھی بھی سو رہی تھی اسے سوئے ہوئے دیکھ کر فریش ہونے چلا گیا

ناشتہ نہیں کیا کیونکہ سیرت کے ساتھ کرنے کا ارادہ تھا

مگر سیرت اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اب جگانا مجبوری تھی وہ مسکرا کر اس کے قریب آیا

اور اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیئے سیرت کی آنکھ کھل گئی

واہ جانم تمہیں جگانے کا آسان طریقہ مل گیا سالار نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ سیرت نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ چادر میں چھپا لیا

سیرت

سالار نے زور سے پکار کر چادر اس کے چہرے سے کھینچی ابھی تو سالار نے اپنی محبت کے رنگ تک اس کے چہرے پر نہیں دیکھے تھے اور اس سے چھپ رہی تھی

سالار پلیز

سیرت نے منہ چھپا لیا

جانم اپنی اداؤں کو کنٹرول کرو

رات تمہاری اداوں نے مجھے پاگل کیا تھا

سالار پلیز

میں نے کچھ نہیں کیا سب کچھ آپ نے کیا تھا سیرت چادر کے اندر سے بولی

تو یار اب تم کرلو کس نے روکا ہے سالار پھر چادر کھینچنے لگا

پھر فون بجنے لگا

شکر ہے سیرت بے ساختہ چادر کے اندر سے بولی

جس پر سالار کھل کر ہنس دیا سالار فون رکھ کر واپس آیا تو سیرت واش روم میں تھی وہ باہر اس کا انتظار کرنے لگا جب آدھے گھنٹے بعد بھی سیرت باہر نہ آئیں تو سالار پریشان ہو گیا

سیرت دروازہ کھولو

نہیں کھولوں گی آپ پھر سے تنگ کریں گے سیرت نے روٹھے انداز میں کہا

اپنے ہاتھ میں واش روم کی چابی پکڑے مسکراہا

نہیں کروں گا باہر آو

نہیں پہلے آپ روم سے باہر جائیں سیرت نے کہا تو سالار مسکراتے ہوئے چابی واپس دراز میں رکھ دی

اچھا ٹھیک ہے میں جارہا ہوں سالار نے کہا اور دروازے کو زور سے بند کیا اور چلا گیا

سیرت نے ذرا سا منہ باہر نکال کر دیکھا تو سالار نہیں تھا

اسنے آج بھی ریڈ کلر کا ہی ڈریس پہنا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ باہر نہیں آ رہی تھی

سالار پھر رات والے روپ میں نہ آجائے وہ ابھی آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی

جب سالار نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا سیرت اس حملے پر اچانک بوکھلا گئی آپ باہر نہیں گئے تھے آپ نے میرے ساتھ چیٹنگ کی ہے سیرت نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا

جانم تم نے چیٹنگ کی ہے پھر سے ریڈ کلر پہن کر میرے جذبات کے ساتھ

وہ اس پر جھکا

سالار ہم حاشر بھائی کے گھر جانے والے تھے نا سیرت نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے دور رکھنے کی کوشش کی

نہیں جانم تمہارے اس روپ پر سالار شاہ کا حق ہے اسے باہوں میں بھرے اس پر پھر سے جھکتا چلا گیا اور فرار کی ساری راہیں بند کر دیں

* *

6 ماہ بعد

کیا کر رہی ہو منت تمہیں کتنی دفعہ منع کیا لیکن تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی

وہ چھت سے کپڑے اتار کے نیچے آ رہی تھی

حاشر دروازے سے اندر آیا

حاشر کی غیر موجودگی میں وہ اپنے سارے کام ختم کر رہی تھی کیونکہ اسے ملازمہ کے ہاتھ کے کام پسند نہیں تھے

حاشر میں بس کپڑے سکھانے گئی تھی اس میں ڈانٹنے والی کونسی بات ہے منت نے بسور کر کہا

منت ضرورت کیا ہے یہ سب کچھ کرنے کی

رضیہ کو تمہارے لئے ہی تو رکھا ہوا ہے

حاشر میں سارا دن بیٹھ تو نہیں سکتی نا منت کو بھی غصہ آنے لگا

منت یہ سب کچھ میں نہیں جانتا لیکن اگر اس کی وجہ سے ہمارے بچے یا تم پر کوئی بھی برا اثر پڑا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

حاشر نے غصے سے کہا تو منت خاموش ہو کر ایک طرف بیٹھ گئی لیکن وہ اس سے روٹھ چکی تھی

اب اسے منانے کے لیے ایک سے دو گھنٹے تو صرف کرنے ہی تھے

منت میری جان مجھے بس تمہاری فکر ہے حاشر نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے میری فکر کرنے کی

ایک بار میرا بےبی آجائے پھر تو میں آپ سے بات بھی نہیں کروں گی

منت نے اپنے ارادے بتائے

جس پر حاشر مسکرا دیا

ہاں بابا ٹھیک ہے لیکن اس وقت تمہیں مجھ سے بات کرنی ہو گی ابھی تو بےبی نہیں آیا۔

تو ابھی تم مجھ سے راضی ہو جاؤ

جب بےبی آئے گا تب ناراض رہنا

حاشر نے آئیڈیا دیا

ڈاکٹر نے منت کا بہت خیال رکھنے کے لیے کہا تھا

ان دنوں منت بہت چڑ چڑی ہو گئی تھی ہر بات پہ لڑنے لگتی

لیکن حاشر کے خیال رکھنے کی وجہ سے وہ اور اس کا بےبی بہت ہلتھی تھے۔

حاشر کا بس چلتا تو وہ اسے زمین پیر بھی نہ رکھنے دیتا۔

پہلے پہلے سالار صرف اور صرف مہراج کا ساتھ دیتا تھا اور ہمیشہ آیت کو چراتا تھا۔
لیکن آپ مہراج اکیلا ہو چکا تھا
ہاں لیکن حاشر کی موجودگی میں وہ ہمیشہ مہراج کا ساتھ دیتا۔
سالار نے کبھی حاشر کو یہ محسوس نہ ہونے دیا
کہ وہ آیت پر حاشر سے زیادہ حق رکھتا ہے
یا وہ اس کا سگا بھائی ہے
مہراج اور آیت کی نوک جوک میں
حاشر آیت کا ساتھ دیتا تو سالار مہراج کا سایہ بن جاتا
کیونکہ سالار جانتا تھا کہ وہ آیت کی زندگی میں کبھی حاشر کی جگہ نہیں لے سکتا اور نہ ہی لینا چاہتا تھا۔
جبکہ آیت2۔۔۔2 بھائیوں کو پا کر بہت خوش تھی
آیت سعد نے میرے موبائل پر پانی گرا کر خراب کر دیا ہے
آیت سعد کو پینسل کس نے دی لائن مار مار کر پوری دیوار خراب کر دی ہے۔

آیت سعد میرے اوپر ناچ رہا ہے یار مجھے تھوڑی دیر سونے دو مہراج نے منت کرتے ہوئے کہا۔

وہ بیچارہ ساری رات کام کرتا رہا اب اسے نیند آرہی تھی جو سعد پوری کرنے نہیں دے رہا تھا۔

سعد کتنا کیوٹ تھا پہلے جب سے اس کی پہلی سالگرہ گزری تھی وہ تو بالکل بدل کر رہ گیا اس دوران وہ ایک رات سالار کے پاس رکھ کے آیا تھا۔

اسے لگ رہا تھا سیرت خالہ پلس پھپھو اور مہراج چچا پلس ماموں نے اس سے ٹرینڈ کرکے بھیجا ہے۔

کہ بیٹا گھر جاکے ماما بابا کو خوب تنگ کرنا۔

اور اب وہ اچھے بھانجے اور بھتیجے ہونے کا بھرپور ثبوت دے رہا ہے۔

لیکن اس کی انہیں ننھی ننھی شرارتوں کی وجہ سے ان دونوں کی زندگی میں رونق تھی۔

مہراج آیت کا بہت خیال رکھتا تھا

آیت اب بالکل ٹھیک ہو چکی تھی۔

اور اس ایکسیڈنٹ کے بعد مہراج بہت ڈر گیا تھا وہ اسے ایک سیکنڈ کے لیے بھی خود سے دور نہیں ہونے دیتا اور نہ ہی اکیلے کہیں باہر جانے دیتا اس کا سایہ بنا ہر وقت اس کے آس پاس رہتا ۔

آیت بھی ایکسیڈنٹ کے بعد مہراج کے بہت قریب آگئی ۔

اور اب وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتی نہیں تھی

ساری رات مہراج کی باہوں میں سکون سے سوتی تھی

شاید اسے اس کی تہجد کی نمازوں کا صلہ ملا تھا ۔

وہ اپنے رب کا جتنا شکریہ ادا کرتے کم تھا ۔

عبدالرافع عبدالمناف بالکل حنا پر تھے

جس طرح سے وہ زاویار کو تنگ کرتی اسی طرح سے وہ دونوں بھی اپنا فرض خوب نبھا رہے تھے ۔

اور زاویار میں اتنی ہمت نہ تھی کہ حنا کے لاڈلوں کو کچھ کہے ۔

اس گھر میں صرف حنا کی چلتی تھی ۔

اور حنا کے بعد حنا کے لاڈلوں کی۔

عبدالمناف عبدالرافع ابھی اپنے پیروں پر نہیں چل سکتے تھے

لیکن اپنے گھٹنوں کی مدد سے زمین پر خوب رنگیتے ۔

اور ہر اس جگہ پر پہنچ جاتے جہاں زاویار ہوتا اور پھر اسے خوب تنگ کرتے ۔

لیکن ان کی چھوٹی چھوٹی شرارتوں کی وجہ سے حنا اور زاویار کی زندگی خوبصورت ہو چکی تھی

ہماری غزل ہے تصور تمہارا

تمہارے بنا اپنے جی نا گوارہ

تمہیں یوں ہی چاہیں گے

جب تک ہے دم

اس کی آواز بے شک بہت خوبصورت تھی وہ اس کے بالکل قریب کھڑا تھا

سیرت نے اشارے سے اسے اپنے قریب بلایا

سالار اس کے بالکل قریب آیا اور انچ بھر کا فاصلہ بھی ختم کر دیا

وہ اس پہ جھکتا اس نے اسے دھکا مار کے خود سے دور کیا اور دور بھاگی

اس سے پہلے کہ وہ دور جاتی اس کا بازو پکڑا اور غصے سے اپنے قریب کر لیا

اس کے قریب بہت قریب سیرت کھکھلا کر ہنسی

اور اپنا ہاتھ چھڑا کر پھر سے بھاگی

دور کیوں جا رہی ہو میری جان میرے پاس آؤ سالار نے بلاتے ہوئے کہا

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اس کے قریب آئی اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھا

آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نہ سالار وہ اسکے دل پر ہاتھ رکھے پوچھ رہی تھی

ہاں بہت بہت زیادہ میں تم سے محبت نہیں میں تم سے عشق کرنے لگا ہوں بے حد بے شمار

بے پنا ہ اسے اپنی باہوں میں سمیٹا

تم میرے لیے اس دنیا میں آئی ہو تم صرف میری ہو

وہ اس کے بالکل قریب اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے تھی

سالار نے اس کی تھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیا

وہ با آسانی اس کا چہرہ دیکھ سکتا تھا

تم کرتی ہو مجھ سے محبت اس نے پھر پوچھا

بولو نہ چپ کیوں ہو اسے حاموش پاکر سے پوچھا

سیرت کے گال پر ڈمپل ابھرےاور شرما کر ہاں میں سر ہلایا

کتنا۔۔؟

سالار نے اس کے کان میں سرگوشی کی

ساگر کی باہوں میں میں موجیں ہیں جتنی ۔۔۔۔۔

ہم کو بھی تم سے محبت ہے اتنی ۔۔۔

کہ یہ بے قراری اب نہ کبھی ہو گی کم ۔۔۔

بہت پیار کرتے ہیں تم کو صنم

سیرت مسکراتے ہوئے اس کے گلے سے لگی

سالار نے اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا تنگ کر دیا۔

یہ وہ خواب تھا جو اس نے سیرت کے حوالے سے پہلی بار دیکھا تھا

لیکن یہ خواب نہیں تھا یہ حقیقت تھی۔

سیرت اس کے قریب تھی جس سے وہ با آسانی دیکھ سکتا تھا

آج اس کے دل میں کوئی ڈر نا تھا کہ اس کی آنکھ کھلے گی تو اس کی سیرت سے دور ہو جائے گی

اب وہ اپنی سیرت کو خود سے کبھی دور نہیں جانے دے گا

بارش زور سے گرجی تھی

سیرت نے اپنا آپ سالار کی پناہوں میں چھپایا۔

جہاں کوئی ڈر کوئی خوف نہ تھا

صرف سکون ہی سکون تھا

وہ سالار کی باہوں میں بارش کی چھوٹی چھوٹی بھوندیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی جو ہوا سے آ تھی ۔

اس خوبصورت موسم میں وہ ایک دوسرے میں کھوئے اپنے آنے والی زندگی کے خوبصورت لمحات کے بارے میں سوچ رہے تھے

****

The End